بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ق"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رح

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالاکلام

باہتمام

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ

حرف القاف

یہ اکیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حسابِ جمل میں اُس کے عدد سَو ہیں۔

بَابُ القاف مع الالف

قَأْبٌ۔ کھانا پینا یا جو برتن میں ہو سب پی لینا۔

قَأَبٌ۔ بہت سیر ہو جانا، بھر جانا۔

بَابُ القاف مع البَاء

قَبٌّ۔ سوکھ جانا، کاٹنا۔

قَبٌّ اور قَبِيْبٌ۔ دانتوں کی کٹکٹاہٹ، آواز۔

قَبَبٌ۔ باریک ہونا، دُبلا ہونا، کوچ کرنا، بلند ہونا۔

تَقْبِيْبٌ۔ قبہ بنانا، سوکھ جانا۔

تَقَبُّبٌ۔ قبہ میں داخل ہونا۔

اِقْتِبَابٌ۔ کاٹ ڈالنا۔

قَابٌّ۔ تیسرا برس۔

قُبَّةٌ۔ گنبد۔ (اُس کی جمع قِبَابٌ اور قُبَبٌ ہے)۔

خَيْرُ النَّاسِ اَلْقُبِّيُّوْنَ۔ بہتر لوگ وہ ہیں جو خالی پیٹ رہتے ہیں (برابر روزے رکھتے ہیں)۔

جَدَّاءُ قَبَّاءُ۔ (حضرت علیؓ نے ایک عورت کا حال بیان کیا کہ) وہ چھوٹی چھوٹی پستان والی اور دبے ہوئے پیٹ والی ہے (پیٹ جھکا ہوا دُبلا ہے)۔

اَمَرَ بِضَرْبِ رَجُلٍ حَدًّا ثُمَّ قَالَ اِذَا قَبَّ ظَهْرُهٗ فَرُدُّوْهُ۔ حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ ایک شخص کو حد مارو پھر جب اُس کی پیٹھ سوکھ جائے (زخم خشک اور مندمل ہو جائیں) تو اُس کو میرے پاس لے کر آؤ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں قَبَّ اللَّحْمُ یا قَبَّ التَّمْرُ گوشت سوکھ گیا یا کھجور سوکھ گئی)۔

كَانَتْ دِرْعُهٗ صَدْرًا لَا قَبَّ لَهَا۔ حضرت علیؓ کی زرہ صدریہ تھی (صرف سینہ پر تھی) اُس کی پشت نہ تھی (یہ ماخوذ ہے قَبُّ الْبَكَرَةِ سے یعنے چرخہ کے بیچ کی لکڑی جس پر وہ گھومتا ہے)۔

فَرَاٰى قُبَّةً مَضْرُوْبَةً فِي الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں

ایک ڈیرہ لگا ہوا دیکھا۔

قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤَۃٍ وَّزَبَرْجَدٍ۔ موتی اور زمرد کا قبہ۔

كَانَ اِذَا اَحْرَمَ اَبُوْجَعْفَرٍ اَمَرَ بِقَلْعِ الْقُبَّۃِ ذَاتِ الْحَاجِبَیْنِ۔ امام محمد باقر جب احرام باندھتے تو حکم دیتے کہ ہودے پر کا قبہ نکال ڈالو اسی طرح دونوں طرف کے پردے

یَا عَلِیُّ اَلْعَیْشُ فِیْ ثَلٰثَۃٍ دَارٍ قَوْرَاءَ وَجَارِیَۃٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ قَبَّاءَ۔ اے علی زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے، روشن گھر اور خوبصورت لونڈی اور پچکے پیٹ کا گھوڑا (دبلا پتلی کمر کا)۔

ھَلَاکُ الْمَرْءِ فِیْ ثَلٰثٍ قَبْقَبِہٖ وَذَبْذَبِہٖ وَلَقْلَقِہٖ۔ آدمی کی تباہی تین چیزوں سے ہوتی ہے، پیٹ سے اور ذکر سے اور زبان سے (پیٹ کے لئے پرایا مال مارتا ہے چوری کرتا ہے بے حد یا مضر غذائیں کھالیتا ہے اور ذکر سے زنا اور حرام کاری اور لواطت میں گرفتار رہتا ہے۔ زبان سے جھوٹ، غیبت، گالی گلوج، افترا بہتان وغیرہ صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے)۔

قِبٌّ۔ وہ ہڈی جو دونوں سرینوں کے درمیان ہے اور قوم کا بزرگ اور سردار۔

قَبُحَ۔ بھلائی سے دور کرنا پھوڑنا۔

قُبْحٌ اور قُبَاحٌ اور قُبُوْحٌ اور قَبَاحَۃٌ اور قُبُوْحَۃٌ خرابی اور برائی۔

تَقْبِیْحٌ۔ برائی بیان کرنا، برا ٹھہرانا۔

مُقَابَحَۃٌ۔ گالی گلوج کرنا۔

اِقْبَاحٌ۔ برا کام کرنا۔

اِسْتِقْبَاحٌ۔ برا سمجھنا۔

قَبِیْحٌ۔ برا۔

اَقْبَحُ الْاَسْمَاءِ حَرْبٌ وَّمُرَّۃٌ۔ سب میں برے نام حرب اور مرہ ہیں (کیونکہ حرب جنگ اور لڑائی کو کہتے ہیں اور جنگ بڑی خراب چیز ہے اس میں کشت وخون اور فساد اور بربادی ہے اور مرّہ بمعنی تلخی جو طبیعت کو ناپسند ہے۔ بعضوں نے کہا ابلیس کی کنیت "ابومرہ" ہے اس وجہ سے یہ نام قبیح ہوا)۔

فَعِنْدَہٗ اَقُوْلُ فَلَا اُقَبَّحُ۔ میں اس کے پاس باتیں کرتی ہوں تو بری نہیں ٹھہرتی (وہ مجھ کو کسی بات پر ملامت نہیں کرتا، کیونکہ میری عزت کرتا ہے، مجھ سے محبت رکھتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَبَّحْتُ فُلَانًا۔ میں نے اس سے کہا اللہ تجھ کو بھلائی سے دور رکھے خراب کرے)۔

لَا تُقَبِّحُوا الْوَجْہَ۔ یوں مت کہو، اللہ فلانے کا منہ قبیح کرے یا کسی کو قبیح خراب صورت نہ کہو کیونکہ سب صورتیں اللہ کی بنائی ہوئی ہیں)۔

اُسْكُتْ مَقْبُوْحًا مَشْقُوْحًا مَنْبُوْحًا۔ (ایک شخص نے حضرت عمار کے سامنے حضرت عائشہ رض کو برا کہا۔ وہ سمجھا کہ حضرت عمار چونکہ جنگ جمل میں حضرت علی کے طرفدار تھے تو حضرت عائشہ رض کی برائی سے خوش ہوں گے) حضرت عمار رض نے کہا، ارے کمبخت بدبخت گالی خور چپ رہ (تو مجھ کو رسول اللہ ص اور ام المومنین رض کی برائی کرتا ہے۔ ان کے فضائل بے شمار ہیں اگر ایک غلطی ان سے ہوگئی جس سے وہ نادم ہوئیں اور توبہ اور استغفار کیا تو کیا اس سے ان کی قدر ومنزلت اور فضیلت جاتی رہی)۔

اِنْ مُنِعَ قَبَّحَ وَكَلَحَ۔ اگر کسی نے اس کو نہ دیا تو اس کو برا کہنے لگا منہ بگاڑا۔

مَا اَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْكُمْ اَلْحَدِیْثَ۔ تم میں سے کسی شخص کی بات کیسی قبیح ہوتی ہے۔

اِشْتَرُوْا مِنَ الْاِبِلِ الْقِبَاحَ فَاِنَّهَا اَطْوَلُ الْاِبِلِ اَعْمَارًا۔ بدصورت اور بدشکل اونٹ خریدا کرو ان کی عمر زیادہ ہوتی ہے (بہ نسبت خوبصورت اونٹوں کے، کیونکہ خوبصورت جانور پر نظر لگتی ہے)۔

قَبْرٌ- یا مَقْبَرٌ- زمین میں گاڑ دینا۔

اِقْبَارٌ- قبر بنانا، گاڑنے کا حکم دینا، مُردے کو گاڑنے کے لئے حوالہ کرنا۔

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَقْبَرَۃِ۔ قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں مُردے گاڑے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کی مٹی نجاست یعنی مُردوں کے خون اور پیپ سے مخلوط ہوتی ہے لیکن اگر مقبرہ میں پاک جگہ پر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہو جائے گی اسی طرح اگر حمام میں ایک پاکیزہ مقام پر پڑھے اور بعضوں کے نزدیک صحیح نہ ہوگی۔ بعضوں کے نزدیک مکروہ ہوگی اگرچہ وہاں کی مٹی پاک ہو۔ اگر قبروں سے علیحدہ کوئی مقام ہو تو اس میں بالاتفاق نماز درست ہوگی۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قبر کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھے یا قبر کو سجدہ کرے یہ بالاتفاق حرام بلکہ شرک ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا یا مَقَابِرَ۔ اپنے گھروں کو قبر مت بناؤ (جیسے مُردہ قبر میں نماز نہیں پڑھتا۔ ایسے ہی تم گھر کو مت کرو بلکہ گھر میں نماز پڑھا کرو۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر کو قبرستان کی طرح مت کرو جہاں نماز جائز نہیں ہے)۔

اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا۔ اپنی کچھ نماز گھر میں بھی پڑھا کرو (مثلاً نفل نماز جیسے سنّت وتر تراویح تہجد وغیرہ) اور گھروں کو قبر مت بناؤ (جیسے قبر میں نماز نہیں ہوتی اس طرح گھر کو مت کرو یا جو اللہ کی یاد نہ کرے وہ مُردہ ہے اور اس کا گھر گویا قبر ہے)۔

لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا۔ میری قبر کو عید نہ بناؤ (وہاں عید کی طرح اجتماع نہ کرنا، ہر سال میلہ نہ لگانا جیسے عید گاہ میں ہوتا ہے)۔

نَھٰی عَنْ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَلَعَنَ الْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔ آں حضرت ﷺ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا اور ان لوگوں پر لعنت کی جو قبروں کو مسجد بنالیں اور اُن پر چراغاں کریں (روشنی تماشا عُرس میلہ وغیرہ۔ مجمع البحار میں ہے کہ عورتوں کو زیارتِ قبور کی پہلے ممانعت ہوئی تھی پھر جب مَردوں کو اس کی اجازت ہوئی تو عورتوں کو بھی اجازت ہوگئی اور ممانعت کا حکم منسوخ ہوگیا۔ بعضوں نے کہا عورتوں کے لئے ممانعت کا حکم بدستور باقی ہے، منسوخ نہیں ہوا اس لئے کہ عورتیں بے صبر ہوتی ہیں بہت روتی پیٹتی ہیں اور قبروں پر چراغاں کرنا اس لئے منع ہوا کہ وہ بے فائدہ مال کا ضائع کرنا ہے۔ دوسرے یہ مقصود ہے کہ مسجدوں کی طرح کہیں لوگ قبروں کی تعظیم نہ کرنے لگیں)۔

لَعَنَ اللّٰہُ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ۔ اللہ تعالےٰ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو قبروں کی بہت زیارت کیا کرتی ہیں (اکثر قبروں پر گھومتی رہتی ہیں)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ۔ اللہ تعالےٰ نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت کی، انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا (قبروں کی طرف ان کو قبلہ بناکر نماز پڑھنے لگے)۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ۔ یا اللہ میری قبر کو بُت کی طرح مت کر دیجو کہ لوگ اس کی پُوجا کریں (جیسے بُت کی طرف بار بار آتے ہیں، اس کے سامنے جھکتے ہیں، ڈنڈوت کرتے ہیں اس کو سجدہ کرتے ہیں یا اس کی طرف مُنہ کرکے عبادت کرتے ہیں، ایسا حال میری قبر کا مت کیجیو)۔

اَنْ نَقْبُرَ فِیْھِنَّ۔ کہ ان وقتوں میں ہم اپنے مردوں کو دفن کریں (بعضوں نے کہا نَقْبُرَ سے یہاں جنازے کی نماز مُراد ہے)۔

قَالُوْا لِلْحَجَّاجِ وَکَانَ قَدْ صَلَبَ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَقْبِرْنَا صَالِحًا۔ لوگوں نے ظالم حجاج بن یوسف سے کہا جس نے صالح بن عبد الرحمٰن کو سُولی پر چڑھایا تھا کہ ہم کو صالح کی لاش گاڑنے دے۔

اِنَّ الدَّجَّالَ وُلِدَ مَقْبُوْرًا۔ دجّال کمبخت جب

پیدا ہوا تھا تو ایک جھلی میں ڈھنپا ہوا تھا جس میں کہیں سوراخ نہ تھا دایہ کہنے لگی یہ تو ایک جوڑی ہے، اس کی ماں نے کہا نہیں اس کھال کے اندر ایک بچہ ہے۔ آخر اس کو چیرا جب وہ رویا اس کے اندر سے زندہ نکلا۔ غرض اس کی پیدائش بھی عجیب تھی)۔

جَاءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهَا۔ (جابر بن عبد اللہ انصاری رضؓ کہتے ہیں) میری پھوپی میرے باپ کی لاش اپنے قبرستان میں گاڑنے کے لئے (احد پہاڑ سے) لے کر آئی (جہاں وہ شہید ہوئے تھے) اتنے میں آں حضرتؐ نے منادی کی کہ جو لوگ اس جنگ میں مارے گئے ہیں ان کو اپنے ٹھکانوں میں (جہاں وہ شہید ہوئے مر کر گرے) لوٹا دو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو ایک مقام سے دوسرے شہر میں لیجانا درست نہیں۔ بعضوں نے کہا مرنے کے بعد ہی ایسا کرنا درست نہیں لیکن کچھ مدت کے بعد درست ہے کیونکہ جابر رضؓ اپنے باپ کی لاش چھ مہینے بعد اُحد سے لے کر آئے اور بقیع میں اُن کو دفن کیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ضرورت ہو تو نقل میت درست ہے بے ضرورت منع ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ عمرو بن جموح اور عبد اللہ بن عمرو دونوں ایک قبر میں دفن ہوئے تھے۔ پھر پانی کا بہاؤ اُن کی قبر پر آیا تو اُن کی لاشیں نکالی گئیں اور دوسرے مقام پر گاڑی گئیں)

نَهٰى اَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهَا۔ آں حضرتؐ نے قبروں پر گچ کرانے سے اور عمارت بنانے سے (جیسے گنبد چوکھنڈی وغیرہ) منع فرمایا (اسی طرح قبر پر شامیانہ یا خیمہ لگانا بھی منع ہے)۔

نَهٰى اَنْ تُوْطَاَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّجْلَسَ عَلَيْهَا۔ قبروں کو پاؤں سے روندنے سے اور اُن پر بیٹھنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں مومنین کی قبروں کی اہانت ہے اور وہ جائز نہیں البتہ مشرکوں یا کافروں کی قبریں روندنا یا اُن کی لاشیں کسی ضرورت سے اُکھیڑ کر پھنکوا دینا درست ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے مسجد نبوی بناتے وقت کیا تھا)۔

نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ بِالنِّعَالِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ۔ جوتیوں سمیت (مومنین کی) قبروں پر سے گزرنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں اہانت ہے۔ مومنین کی قبور کی غرض یہ ہے کہ ہمارے شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومنوں کی قبروں کی اہانت بھی جائز نہیں رکھی، جیسے بتوں اور مورتوں کی اہانت کا حکم دیا کہ توڑ پھوڑ کر جلا کر پھینک دیئے جائیں اور نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم درست رکھی کہ ان کو چومنے چاٹنے سجدہ کرنے لگے)۔

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔

لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا قبروں پر بیٹھو نہیں نہ اُن کی طرف نماز پڑھو (بعضوں نے حاجت کے لئے بیٹھنے سے مُراد لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نہ تو قبروں کو حد سے زیادہ ذلیل کرو نہ حد سے زیادہ ان کی تعظیم کرو کہ نماز میں ان کو قبلہ کر لو، بلکہ اعتدال پر چلو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے کیا کہ جب کسی مومن کی قبر پر جاتے تو اس کے لئے دعا و استغفار کرتے)۔

طِيْنُ الْقَبْرِ سے مُراد امام حسینؑ کی قبر کی مٹی ہے۔

خُلُوْقُ الْقَبْرِ يَكُوْنُ فِيْ ثَوْبِ الْاِحْرَامِ۔ اگر احرام کے کپڑے میں قبر کی خوشبو ہو (قِبْر بہ کسرۂ قاف اگر کی لکڑی کا وہ مقام جس کو کیڑا کھا گیا ہو۔ بعضوں نے غلطی سے اُس کو قَبْر بہ فتحہ قاف پڑھا ہے یعنی آں حضرتؐ کی قبر شریف کی خوشبو)

قُبَّرَةٌ۔ چنڈول، چکاوک (ایک قسم کی چڑیا ہے)۔

اَلْقُبَّرَةُ كَثِيْرَةُ التَّسْبِيْحِ لِلّٰهِ وَتَسْبِيْحُهَا لَعَنَ اللّٰهُ مُبْغِضِيْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ قبرہ اللہ کی بہت تسبیح کرتی ہے، اس کی تسبیح یہ ہے اللہ حضرت محمدؐ کے

دشمنوں پر لعنت کرے (حیوٰۃ الحیوان میں کعب احبار
ہی منقول ہے)۔
قنبرؔ۔ حضرت علی رضؓ کا غلام تھا۔
لَمَّا رَأَیْتُ الْاَمْرَ اَمْرًا مُنْکَرًا
اَجَّجْتُ نَارِیْ وَ دَعَوْتُ قَنْبَرًا
(یہ حضرت علی رضؓ کا شعر ہے آپ نے اُن لوگوں کو جو
اللہ آپ کو خدا قرار دیتے تھے آگ میں جلوا دیا۔ ترجمہ
جب میں نے ایک بڑا خلافِ شرع کام دیکھا تو آگ
اور قنبر کو بلایا۔
س۔ ایک مشہور جزیرہ ہے بحیرۂ رُوم میں انگریزی میں
سائپرس کہتے ہیں پہلے یہ جزیرہ سلطان رُوم کے قبضہ
اب سلطنتِ برطانیہ نے اس پر قبضہ کیا ہے۔
آگ کا شعلہ لینا، سیکھنا، استفادہ کرنا، سکھانا۔
قبس۔ نر جانور کا مادہ کو جلد حاملہ کر دینا۔
قباسۃٌ۔ یہ قبسٌ کا مترادف ہے۔
اِقباسٌ۔ سکھانا، آگ کا شعلہ دینا، آگ کا شعلہ کسی کے
کرنا۔
اِقْتِبَاسٌ۔ آگ کا شعلہ لینا، روشنی حاصل کرنا،
کرنا، نظم یا نثر میں آیتِ قرآنی یا حدیث کا مضمون لانا۔
بُوسٌ۔ خوبرو آدمی خوش رنگ۔
بُو قُبَیْسٍ۔ مشہور پہاڑ ہے مکہ کے مشرقی جانب۔
مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَۃً
السِّحْرِ۔ جس نے نجوم کا علم حاصل کیا (آئندہ کی باتیں
کے لئے) اس نے جادو کی ایک شاخ حاصل کی (جیسے
سحر حرام اور کبیرہ گناہ ہے ویسے ہی اس علم نجوم
حاصل کرنا جس سے آئندہ ہونے والی باتیں بتلاتے ہیں،
ہے لیکن نجوم کا وہ علم جس سے دریا اور خشکی کے راستے
زراعت کے طریقے معلوم ہوتے ہیں یعنی علمِ ہیئت، اس
سیکھنا اور سکھانا درست بلکہ ضروری ہے)۔

حَتّٰی اَوْرٰی قَبَسًا لِّقَابِسٍ۔ یہاں تک کہ روشنی
کے طلب گار کے لئے روشنی کا ایک شعلہ سُلگا دیا (یعنی حق
کے طلب گار کو راہ حق بتا دی)۔
اَتَیْنَاکَ زَائِرِیْنَ وَمُقْتَبِسِیْنَ۔ ہم تو آپ
سے ملنے اور آپ سے علم حاصل کرنے کو آئے ہیں۔
فَاِذَا رَاحَ اَقْبَسْنَاہُ مَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ جب وہ چلے جاتے تو جو دین
کی باتیں ہم آں حضرت سے سُنتے وہ ان کو بتلا دیتے۔
قِبَاسٌ اور مِقْبَاسٌ۔ وہ لکڑی جس پر آگ لگی
ہو (یعنی جلتی ہوئی)۔
اَبُو قَابُوْس۔ نعمان بن منذر کی کنیت ہے۔
قَبْصٌ۔ اُنگلیوں کے سِروں سے لینا سیراب ہونے سے
پہلے پانی موقوف کر دینا نیفہ ازار کے سُوراخ میں ڈال کر
کھینچنا، مادہ پر کودنا، ہلکا پھلکا، چالاک ہونا۔
قَبَصٌ۔ سر بڑا ہونا، ملجانا۔
تَقْبِیْصٌ۔ چپک جانا، لگ جانا۔
اِنْقِبَاصٌ۔ اندر گھس کر چھوٹی ہو جانا۔
قَبَصٌ۔ اُس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں بہت
ریت ہو۔
قَبِصٌ۔ ہلکا، چالاک۔
اِنَّ عُمَرَ اَتَاہُ وَعِنْدَہٗ قَبَصٌ مِّنَ النَّاسِ۔
حضرت عمر رضؓ آپ کے پاس آئے اُس وقت بہت سے لوگ
آپ کے پاس جمع تھے (عرب لوگ کہتے ہیں:
اِنَّھُمْ لَفِیْ قِبْصِ الْحَصٰی وہ تو کنکریوں کے بے شمار
ڈھیر میں ہیں)۔
فَتَخْرُجُ عَلَیْھِمْ قَوَابِصُ۔ اُن پر گروہ در گروہ
لوگ نکلیں گے۔
اِنَّہٗ دَعَا بِتَمْرٍ فَجَعَلَ بِلَالٌ یَّجِیْئُ بِہٖ
قُبَصًا قُبَصًا۔ آں حضرت نے کھجور منگوائی تو بلال انگلیوں

کے سروں سے پکڑ کر مٹھے کے مٹھے لانے لگے (یہ قُبْصَةٌ کی جمع ہے جیسے غُرَفٌ، غُرْفَةٌ کی)۔

قَبْصٌ۔ انگلیوں کے سرے سے پکڑنا (جیسے قَبْضٌ ساری ہتھیلی سے پکڑنا)۔

یَعْنِی الْقُبَصَ الَّتِیْ تُعْطَى الْفُقَرَاءَ عِنْدَ الْحَصَادِ (مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر "واٰتوا حقہ یوم حصادہ" میں کہا) مُراد وہ مٹھے ہیں اناج کے یا میوے کے جو محتاجوں کو کاٹتے یا توڑتے وقت دیئے جاتے ہیں (ایک روایت میں قُبَضٌ ہے ضاد معجمہ سے، معنی وہی ہیں یعنی مٹھیاں)

اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَفَتَحَ بَابًا فَجَعَلَ یَقْبِصُ لِیْ مِنْ زَبِیْبِ الطَّائِفِ۔ (ابوذرؓ نے کہا) میں ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ گیا انھوں نے (کوٹھری کا) ایک دروازہ کھولا اور اُس میں سے طائف کے خشک انگور انگلیوں کے سروں سے پکڑ پکڑ کر مجھ کو دینے لگے۔

مِنْ حِیْنَ قَبِصَ۔ جب سے جوان ہوئے اور سر بڑا ہوا یا بلند ہوا۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَسَاَلَنِیْ کَیْفَ بَنُوْكِ قُلْتُ یُقْبَصُوْنَ قَبْصًا شَدِیْدًا فَاَعْطَانِیْ حَبَّةً سَوْدَاءَ کَالشُّوْنِیْزِ شِفَاءً لَهُمْ وَقَالَ اَمَّا السَّامُ فَلَا اَشْفِیْ مِنْهُ۔ (اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں) میں نے خواب میں آں حضرتؐ کو دیکھا، آپ نے مجھ سے پوچھا تمھارے بیٹے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کیا سخت بخار میں سمٹے جا رہے ہیں (منقبض ہو رہے ہیں) یہ سُن کر آپ نے ایک کالا دانہ کلونجی کی طرح ان کی تندرستی کے لئے مجھ کو دیا اور فرمایا موت کا تو علاج نہیں ہے لیکن اور بیماریوں کے لئے اس سے بڑھ کر تندرست کرنے والی کوئی دوا نہیں ہے۔

فَعَمِلَتْ بِاُذُنَیْهَا وَقَبَصَتْ۔ براق نے اپنے کان ہلائے اور دوڑنے لگا۔

ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ شَاةٍ اَوْ طَیْرٍ فَتَقْبِصُ بِهٖ۔ پھر ایک جانور بکری یا پرندہ کو لے کر آتے (اس عورت کے پاس جو خاوند کی وفات کے بعد عدت میں ہوتی) وہ اس کو لے کر اپنے ماں باپ کے گھر کی طرف بھاگتی (لوگوں سے اس کو شرم آتی کیونکہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوتی۔ ایک روایت میں فَتَفْتَضُّ بِهٖ ہے، اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

وَیُطْعِمُ مَکَانَهَا قُبْصَةً۔ اس کے بدلے ایک مٹھی کھانا کھلا دے (ایک روایت میں قُبْضَةً ہے اور قرآن شریف میں ایک قرأت یوں بھی ہے: فَقَبَصْتُ قَبْصَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ایک چٹکی رسول کے قدم کے نشان پر سے اُٹھائی۔ صاد مہملہ سے اور مشہور قرأت ضاد معجمہ سے ہے)۔

قَبِیْصَةُ۔ ایک مشہور تابعی ہیں یا صحابی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان پر دُرّہ اُٹھایا تھا مارنے کو۔

قَبْضٌ۔ لے لینا، پکڑ لینا، تھام لینا، باز رہنا، مار ڈالنا، روزی تنگ کرنا، پاخانہ رُک جانا، سمیٹ لینا۔

تَقْبِیْضٌ۔ قبضہ میں دیدینا، قابض کرانا، جمع کرنا علیحدہ رکھنا۔

اِقْبَاضٌ۔ تلوار کا قبضہ بنانا۔

تَقَبُّضٌ۔ تشنج، سمٹ جانا، کود جانا۔

اِنْقِبَاضٌ۔ مل جانا، سمٹ جانا، اندر گھس کر چھوٹا ہو جانا۔

اِقْتِبَاضٌ۔ قبضہ کرنا۔

قَابِضٌ۔ وہ دوا جو پاخانہ روک دے۔

قَابِضٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی روزی روکنے والا یا ارواح کو قبض کرنے والا۔

یَقْبِضُ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَیَقْبِضُ السَّمَاءَ۔ اللہ تعالےٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو سمیٹ لے گا (اپنی مٹھی میں لے لیگا)۔

فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اَنَّ اِبْنًا لِیْ قُبِضَ۔ انھوں نے

آں حضرت کو کہلا بھیجا کہ میرا ایک بیٹا مر رہا ہے (آپ تشریف لائیے۔ کہتے ہیں کہ یہ پیغام حضرت زینب رضؓ نے آں حضرت ؐ کی خدمت میں کہلا بھیجا تھا ان کا بیٹا علی بن ابی العاص مرنے کے قریب ہو رہا تھا۔ بعضوں نے کہا حضرت رُقیہ رضؓ نے یہ پیغام دیا تھا ان کے بیٹے عبداللہ بن عثمان رضؓ قریب الوفات تھے بعضوں نے کہا حضرت فاطمہ رضؓ نے ان کے صاحبزادے حضرت محسن مرنے کے قریب تھے)۔

اِنَّ سَعْدًا یَوْمَ بَدْرٍ قَتَلَ قَتِیْلًا وَّ اَخَذَ سَیْفَہٗ فَقَالَ لَہٗ اَلْقِہٖ فِی الْقَبَضِ۔ سعد بن ابی وقاص نے بدر کے دن ایک کافر کو مار ڈالا اُس کی تلوار لے لی، آں حضرت ؐ نے ان سے فرمایا، اِس کو لُوٹ کے جمع شدہ مال میں ڈال دے۔

کَانَ سَلْمَانُ عَلٰی قَبَضٍ مِّنْ قَبَضِ الْمُھَاجِرِیْنَ حضرت سلمان فارسی رضؓ مہاجرین نے جو ایک مال لُوٹ کر جمع کیا تھا، اس کی محافظت پر مقرر تھے۔

فَاَخَذَ قَبْضَۃً مِّنَ التُّرَابِ۔ ایک مٹھی مٹی کی لی (قُبْضَۃٌ۔ بہ ضمہ قاف بہ معنی مقبوض اور قَبْضَۃٌ بہ فتحہ قاف ایک مٹھی لینا۔)

فَجَعَلَ یَجِیْئُ بِہٖ قُبَضًا قُبَضًا۔ بلال مٹھی بھر بھر کر کھجور لانے لگے۔

ھِیَ الْقُبَضُ الَّتِیْ تُعْطٰی عِنْدَ الْحَصَادِ۔ مجاہد نے اِس آیت کی تفسیر میں "وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ" کہا۔ مُراد وہ مٹھیاں ہیں جو غلہ کاٹتے وقت محتاجوں کو دی جاتی ہیں۔

فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یَقْبِضُنِیْ مَا قَبَضَھَا۔ فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو بُرا لگتا ہے وہ مجھ کو بُرا لگتا ہے اور جس چیز سے وہ منقبض ہوتی ہے اس سے میں بھی منقبض ہوتا ہوں۔

غَیْرَ مُفْتَرِشِھِمَا وَلَا قَابِضِھِمَا۔ نہ تو ہاتھوں کو (سجدے میں) زمین پر بچھایا نہ ان کو سمیٹ کر پہلو سے ملا دیا۔

قَبْضَۃَ شَعِیْرٍ۔ جو کی ایک مٹھی (اور قُبْضَۃَ شَعِیْرٍ بھی ہو سکتا ہے)۔

فَاَخَذَ قُبْضَۃً۔ پھر ایک مٹھی لی (ایک روایت میں قَبْضَۃً بہ فتحہ قاف ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَقْبِضُ الْعِلْمَ۔ اللہ تعالیٰ علم اُٹھا لے گا (یعنی دین کا علم، اس طرح کہ دین کے عالم دنیا سے گزر جائیں گے)۔

لٰکِنْ یَنْتَزِعُہٗ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِھِمْ۔ لیکن علم کو اُٹھا لے گا اس طرح کہ عالم اور علم دونوں کو قبض کرے گا (یا علم سے مُراد علم کی کتابیں ہیں اس طرح کہ کتاب پر سے حرف مِٹ جائیں گے)۔

فَقَبَضَتْ اِمْرَاَۃٌ یَدَھَا۔ ایک عورت نے آنحضرت ؐ سے بیعت کرتے وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا (حالانکہ آنحضرت ؐ عورتوں سے صرف زبان سے بیعت لیتے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ سے نہ ملاتے۔ تو اِس حدیث میں ہاتھ کھینچ لینے سے یہ مراد ہے کہ دوسری عورتوں کی طرح اس نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا بلکہ ہاتھ سمیٹ لیا۔)

کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِہٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَہٗ۔ عبداللہ بن عمر جب حج کرتے اور حج سے فارغ ہو کر احرام کھولتے تو اپنی ڈاڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جتنی مٹھی سے زیادہ ہوتی اس کو کتر ڈالتے۔ (شاید ان کے نزدیک احرام کھولتے وقت سر اور ڈاڑھی دونوں کا قصر کرنا ضروری ہوگا اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ ڈاڑھیوں کو چھوڑ دو اس کو انھوں نے حج کے سوا اور حالتوں سے خاص رکھا ہوگا یا یہ کہ ڈاڑھی کا قصر جائز ہے اور منع یہ ہے کہ بالکل کترا کر چھوڑ دے، یعنی ایک مٹھی سے کم کر دے۔ خس خسی۔ بعض علمائے امامیہ سے منقول ہے کہ ڈاڑھی اتنی رکھنا واجب ہے کہ اس کو ڈاڑھی کہیں اور امام مالکؒ سے منقول ہے کہ وہ ڈاڑھی کو جو ایک مٹھی سے زائد ہوتی کتر ڈالتے)۔

مَازَادَ بِقَبْضَةٍ فَفِي النَّارِ. جتنی ڈاڑھی ایک مٹھی سے زائد ہو وہ آگ میں پڑے گی (یہ حدیث امامیہ سے منقول ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ ڈاڑھی کو بہت لمبا کرنا بھی عمدہ نہیں. لیکن اعفوا اللحی کی حدیث سے اس کا جواز بلکہ وجوب نکلتا ہے)۔

وَقَبَضَ اِسْرَائِيْلُ ثَلٰثَ اَصَابِعَ. اسرائیل نے جو اس حدیث کو عثمان سے روایت کرتا ہے تین انگلیوں کو بند کرلیا (یعنی تین بار ان کو بھیجا تھا)۔

اَنَا اللّٰهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهٗ وَيَبْسُطُهَا. میں اللہ ہوں اور آں حضرت ؐ نے اللہ تعالےٰ کے قبض وبسط کو اپنی انگلیاں بند کرکے اور کھول کر بتلایا (مطلب یہ ہے کہ قبض وبسط اپنی ظاہری معنی پر محمول ہے، اس میں تاویل کی ضرورت نہیں جیسے دوسری صفات ہیں. لیکن کیفیت اس کی اللہ ہی جانتا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرت ؐ نے انگلیاں بند کرکے اور کھول کر مقبوض کی صفت بیان کی، یعنی آسمان اور زمین کی نہ کہ قابض اور باسط کی، جو اللہ تعالےٰ ہے اور یہ تاویل بعید ہے)۔

فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ. پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی دوزخ والوں میں سے لے لیگا (اور جن کو چاہے گا اس مٹھی میں لے کر دوزخ سے نکال لے گا)۔

اِذَا قُبِضَتْ. جب روح قبض کی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو اس جسمِ کثیف میں سمائی ہوئی ہے اور مرنے سے آدمی کا جسم فنا ہو جاتا ہے، لیکن روح اپنے حال پر باقی رہتی ہے صرف اس کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ روح خود ایک جوہر قائم بالذات ہے نہ کہ عرض اور خون)۔

بِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْقَبْضُ. اس کے دوسرے ہاتھ میں مارنا ہے (ایک روایت میں اَلْفَيْضُ ہے یعنی احسان اور جود وکرم۔ ایک روایت میں ہے، ایک ہاتھ میں اس کے ترازو ہے)۔

خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ مِّنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ. اللہ تعالےٰ نے ساری زمین سے ایک مٹھی لے کر اس سے آدمؑ کو پیدا کیا (یعنی ہر طرح کی مٹی ان کے پتلے میں لی، نرم اور سخت پاکیزہ اور خبیث، نرم سے خوش اخلاق لوگ نکلے، اور سخت سے بدخلق اور پاکیزہ سے مومن اور خبیث سے کافر)۔

مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِّنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ. جو شخص مسلمان یتیم لے لے (اس کی پرورش اپنے ذمہ کر لے)۔

يَاْخُذُ الْجَبَّارُ سَمٰوٰتِهٖ وَاَرْضِهٖ بِيَدِهٖ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَبْسُطُهَا. پروردگار جلّ شانہ اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لیگا، آں حضرت صلعم انگلیوں کو بند اور کھولنے لگے (اللہ تعالےٰ کے قبض اور بسط کی طرف اشارہ کیا، یعنی حقیقتاً قبض اور بسط مراد ہے اس میں تاویل کی ضرورت نہیں)۔

لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهٗ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ. اللہ تعالےٰ قیامت کے قریب علم کو دلوں سے نہیں چھین لے گا بلکہ عالموں کو اٹھا کر علم اٹھالیگا (یعنی دین کے عالم مرجائیں گے، جاہل رہ جائیں گے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب عمل اٹھ جائے گا. یعنی عالم تو رہیں گے پر بے عمل۔ عبادہ بن صامت نے کہا خشوع اٹھ جائے گا۔ تو جامع مسجد میں جاکر دیکھے گا ہزاروں آدمی جمع ہوں گے پر خشوع کے ساتھ نماز پڑھنے والا ان میں ایک بھی نہ ہوگا)۔

فَقَبَضَ عَلَيْهِنَّ. ان کلموں کو انگلیاں بند کرکے شمار کیا.

اَلْاِنْقِبَاضُ عَنِ النَّاسِ مَكْسَبَةٌ لِّلْعَدَاوَةِ. کھلنے کے بعد پھر لوگوں سے رک جانا دشمنی پیدا کرتا ہے (یعنی پہلے پہل تو کھل کر خوشی کے ساتھ ملا کرتا تھا اب رک کرنے لگا تو اس سے عداوت پیدا ہوگی، وضعداری یہ ہے کہ بدو نبع

شروع کرے اسی کو قائم رکھے جس سے کھل کر ملتا تھا اس سے ہمیشہ کھل کر ملتا رہے)۔

تَقَبَّضَتِ الْجِلْدَةُ فِي النَّارِ۔ کھال آگ میں سمٹ گئی۔

كُلَّمَا انْقَبَضَ اللَّحْمُ عَلَى النَّارِ فَهُوَ ذَكِيٌّ وَكُلَّمَا انْبَسَطَ فَهُوَ مَيْتَةٌ۔ جو گوشت آگ پر رکھنے سے سمٹ جائے تو وہ پاکیزہ گوشت ہے اگر پھیل جائے تو وہ مردار ہے۔

مَا مِنْ قَبْضٍ وَّلَا بَسْطٍ إِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهِ مَشِيَّةٌ وَّابْتِلَاءٌ۔ جو قبض اور بسط ہے وہ اللہ تعالےٰ کی مشیت اور اس کی آزمائش سے ہوتا ہے (یہاں قبض سے دل کی تنگی اور کدورت اور بسط سے خوشی اور کشادہ دلی مراد ہے یہ دونوں آدمی کے اختیار میں نہیں ہیں۔ خداوند کریم کی طرف سے ہوتے ہیں)۔

قُبِضَ فُلَانٌ۔ وہ مرگیا۔

مَقْبَضُ السَّيْفِ۔ تلوار کا قبضہ

قَبَضَ قَبْضَةً فَقَالَ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِيْ وَقَبَضَ قَبْضَةً وَقَالَ إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِيْ۔ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کی ارواح میں سے ایک مٹھی لی اور فرمایا' یہ بہشت میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں ہے اور ایک مٹھی اور لی اور فرمایا یہ دوزخ میں جانے والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں۔

قَبْطٌ۔ ہاتھ سے اکٹھا کرنا۔

تَقَبُّطٌ۔ (یہ مقلوب ہے تَقَطُّبٌ کا) ترش رو کرنا، منہ بنانا۔

كَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً۔ آں حضرتؐ نے مجھ کو قبطی کپڑا پہنایا (وہ ایک سفید مہین کپڑا ہوتا ہے جو مصر میں بنا کرتا تھا اس کے بنانے والے قبط تھے یعنی مصر والے اس لئے اس کو قُبْطِی کہنے لگے بہ ضمہ قاف اور مصر والوں کو قِبط بہ کسرہ قاف کہتے ہیں)۔

مَا دَلَّنَا عَلَيْهِ إِلَّا بَيَاضُهُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ كَأَنَّهُ قُبْطِيَّةٌ۔ ابن ابی الحقیق یہودی کو رات کی سیاہی میں اس کے رنگ کی سفیدی نے ہم کو دکھلادیا گویا وہ ایک قبطی کپڑا تھا۔

إِنَّهُ كَسَا امْرَأَةً قُبْطِيَّةً فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَتَّخِذْ تَحْتَهَا غِلَالَةً لَا تَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا۔ آنحضرتؐ نے ایک عورت کو قبطی کپڑا (جو مہین اور باریک ہوتا ہے) دیا اور فرمایا اس عورت سے کہو کہ اس کے نیچے ایک زیر جامہ موٹے کپڑے کا پہنے جس سے اس کی ہڈیوں کا حال معلوم نہ ہو' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو ایسے باریک کپڑے جن میں سے ان کا بدن نظر آئے پہننا درست نہیں البتہ اگر موٹا کپڑا نیچے رکھ کر اوپر سے باریک کپڑا پہنیں تو درست ہے)۔

لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَإِنَّهُ إِنْ لَّا يَشِفَّ فَإِنَّهُ يَصِفُ۔ اپنی عورتوں کو قباطی (مصر کے باریک کپڑے) مت پہناؤ اگر چہ ان میں صاف نظر نہیں آتا لیکن بدن کا حال (عضو کی مقدار) تو معلوم ہوتا ہے۔

إِنَّهُ كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِيَّ وَالْأَنْمَاطَ عَبْدُ اللّٰهِ بن عمرؓ اپنے قربانی کے اونٹوں پر قباطی اور سوزنیوں کے جھولیں ڈالتے۔

أَتَى بِقَبَاطِيَّ۔ قباطی کپڑا لے کر آئے۔

فَأَعْطَانِيْ قُبْطِيَّةً۔ مجھ کو ایک قبطی کپڑا دیا۔

فَسِمَتْ بِالْقَبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتّٰى نَزَحُوْهَا۔ پھر قباطی اور مطارف سے بھرا گیا یہاں تک کہ اس کا سب پانی کھینچ ڈالا۔

قَبْعٌ۔ آواز، فریاد، ہاتھی کی آواز چنگھاڑ، چھپ جانا، چیخنا، سر جھکانا، اتار ڈالنا۔

قُبُوْعٌ۔ سر اپنی کھال میں گھسیڑنا یا گریبان میں سر ڈالنا۔

اِنْقِبَاعٌ۔ جھونجھ (گھونسلہ) میں گھس جانا۔

اِقْتِبَاعٌ۔ مشک کا منہ منہ میں لے کر پینا۔

یَا ابْنَ قَابِعَاءَ۔ گالی ہے یعنی اے احمق۔

قُبَاعٌ۔ احمق

قُبَاعِیٌّ۔ بڑے سر والا مرد۔

کَانَتْ قَبِیْعَۃُ سَیْفِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ۔ آں حضرتؐ کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔

قَبِیْعَۃٌ۔ بند شمشیر یا جو قبضہ کے سر پر ہو یا تلوار کے دونوں چھلوں کے تلے (طیبی نے کہا قبیعۃ۔ وہ جو قبضہ کے اس جانب ہو جو دھار کی طرف ہوتا ہے، چاندی ہو یا لوہا)

قَاتَلَ اللّٰہُ فُلَانًا ضَجَّ ضَجَّۃَ الثَّعْلَبِ وَقَبَعَ قَبْعَۃَ الْقُنْفُذِ۔ اللہ فلاں شخص کو تباہ کرے لومڑی کی طرح چلایا اور سیہی کی طرح (یعنی سیہہ کی طرح) کھال میں سر گھسیڑ لیا۔ (چھپ گیا)۔

اِنْ وَلِیَکُمْ وَالٍ رَؤُوْفٌ بِکُمْ قُلْتُمْ قُبَاعُ بْنُ ضَبَّۃَ۔ اگر تم پر کوئی ایسا حاکم مقرر کیا جاتا ہے جو تم پر مہربان ہو (نرمی سے پیش آئے) تو تم کہتے ہو یہ تو قباع بن ضبہ ہے۔ (جو ایک احمق شخص تھا عرب میں، پھر جو شخص احمق اور بیوقوف ہو اس کو کہنے لگے اور حارث بن عبد اللہ کو جو قُباع کہتے ہیں تو اس وجہ سے کہ انھوں نے لوگوں کے ماپ بدل دیئے تھے اور ایک پیمانہ کو جو چھوٹا تھا لیکن اس میں آٹا بہت سما گیا تھا کہنے لگے تمہارا یہ پیمانہ تو قباع ہے، اُس روز سے خود حارث کا لقب قباع ہو گیا۔) (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَبَعَتِ الْجَوَالِقُ۔ جب اس کے کناروں کو اندر یا باہر موڑ دے، مطلب یہ ہے کہ وہ گہرا ہے)۔

فَذَکَرُوْا لَہُ الْقُبْعَ۔ صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے نرسنگے کا ذکر کیا (یعنی بوق کا کہ اذان کے وقت اس کو بجایا کرو)۔

قَبَعْثَرَی۔ بڑے تن و توش کا اونٹ۔

فَجَاءَنِیْ طَائِرٌ کَاَنَّہٗ جَمَلٌ قَبَعْثَرَی۔ ایک پرندہ میرے پاس آیا گویا وہ ایک بڑا اونٹ تھا۔

قَبْقَبٌ۔ آواز کرنا اور پیٹ کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ آواز کرتا ہے۔

قَبْقَابٌ۔ جھوٹا، کذاب، بہت بڑبڑانے والا اونٹ فرج، کھڑاؤں، بکی، کثیر الکلام۔

مَنْ وُقِیَ شَرَّ قَبْقَبِہٖ وَذَبْذَبِہٖ وَلَقْلَقِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ جو شخص پیٹ اور شرمگاہ اور زبان کے شر سے بچایا جائے (حرام مال سے پرہیز رکھے زنا اور حرام کاری نہ کرے، جھوٹ غیبت افترا گالی گلوچ سے باز رہے) وہ بہشت میں جائے گا (اکثر گناہ انہی تین اعضاء سے ہوتے ہیں)۔

قَبْلٌ یا قَبُوْلٌ یا قُبُوْلٌ۔ چلنا، لازم کرنا، شروع کرنا۔

قَبَالَۃٌ۔ ضمانت۔

قَبْلٌ۔ جوتی میں تسمے لگانا۔

قَبُوْلٌ اور قُبُوْلٌ۔ لے لینا، تصدیق کرنا مان لینا۔

تَقْبِیْلٌ۔ چومنا، بوسہ دینا۔

تَقَبُّلٌ۔ لازم کرلینا، قبول کرنا۔

مُقَابَلَۃٌ۔ مواجہہ ایک کتاب کو دوسری کتاب سے مطابق کرنا، جوتی میں تسمے لگانا (جیسے اِقْبَالٌ ہے)

اِقْبَالٌ۔ آنا، سامنے منہ کرنا، بیوقوفی کے بعد عقلمند ہونا، لازم کرنا، شروع کرنا۔

تَقَابُلٌ۔ ایک دوسرے کے سامنے ہونا۔

اِسْتِقْبَالٌ۔ منہ قبلہ کی طرف کرنا (عرب میں استقبال کہتے ہیں پیش روی کو، یعنی آگے جا کر کسی کو لانا)۔

اِقْتِبَالٌ۔ شروع کرنا، فی البدیہہ کہنا۔

قَابِلٌ۔ آئندہ۔

قَابِلَۃٌ۔ آئندہ شب، دائی، جنائی۔

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ سَوَّاہُ قِبَلًا۔ اللہ

تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پُتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا (ان کو زیادہ عزت دینے کو ورنہ صرف کُن فرما دینا کافی تھا جس طرح اور چیزوں کو بنایا) پھر اپنے سامنے ہی اس کو ٹھیک کیا (اسی طرح توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنۃ العدن کے درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے)۔

اِنَّ اللّٰہَ کَلَّمَہٗ قِبَلًا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے بالمشافہ بات کی (بغیر حجاب اور بغیر توسّط ملائکہ)۔

کَانَ لِنَعْلِہٖ قِبَالَانِ۔ آں حضرتؐ کی نعل مبارک (جوتی) میں دو تسمے تھے (جو انگلیوں کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں

اَقْبَلَ نَعْلَہٗ یا قَابَلَ نَعْلَہٗ۔ اپنی جوتی میں تسمہ لگایا۔ طیبی نے کہا آں حضرت صلعم کے کفش مبارک میں دو تسمے تھے، ایک میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھا ڈالتے اور دوسرے میں دوسری انگلیاں)۔

قَابِلُوا النِّعَالَ۔ جوتیوں میں تسمے لگاؤ۔

نَعْلٌ مُّقْبَلَۃٌ۔ تسمہ دار جوتی۔

نَعْلٌ مَّقْبُوْلَۃٌ۔ تسمہ بندھی ہوئی جوتی۔

نَھٰی اَنْ تُضَحّٰی بِمُقَابَلَۃٍ اَوْ مُدَابَرَۃٍ۔ آنحضرت صلعم نے اُس بکری کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جس کا کان سامنے سے کاٹ لیا گیا ہو اور کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو یا پیچھے سے کچھ کاٹ لیا گیا ہو اور سامنے کچھ لٹکتا چھوڑ دیا گیا ہو۔ (اس نشان کو عرب لوگ قَبَلَہ اور اِقْبَالَہ کہتے ہیں)۔

اَرْضٌ مُّقْبِلَۃٌ وَّ اَرْضٌ مُّدْبِرَۃٌ۔ وہ زمین جس میں کہیں کہیں پانی پڑے اور سب جگہ عام نہ ہو۔

ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔ پھر زمین کے لوگوں کے دلوں میں اس کی اُلفت اور محبت ڈال دی جاتی ہے (زمین والوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، اس کی محبت ان کے دلوں میں سما جاتی ہے اُس کی تعظیم اور تکریم کرنے لگتے ہیں کرمانی نے کہا اللہ کے بندے جس سے محبت کریں تو یہ نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھتا ہے اور مارأہ المسلمون حسنا فھو عِنْدَ اللّٰہِ حسن کا یہی مضمون ہے۔ مترجم کہتا ہے بندوں سے مراد نیک اور دیندار اور خدا پرست بندے ہیں ورنہ فسّاق اور فجار اور بدعتی تو کبھی نیک بندے سے محبت نہیں رکھتے بلکہ طرح طرح کے اتہامات اس پر کرکے اس کی ایذا دہی کے درپے رہتے ہیں)۔

قَبُوْلٌ۔ صبا (یعنی مشرقی ہوا) کو بھی کہتے ہیں (جیسے دَبُوْرٌ مغربی ہوا کو)۔

وَرَاٰی دَابَّۃً یُوَارِیْھَا شَعْرُھَا اَھْدَبَ الْقُبَالِ۔ اور ایک جانور دیکھا جس کے بال اس کو ڈھانپ رہے تھے اس کی پیشانی پر لمبے لمبے بال تھے۔

قُبَال۔ ہر چیز کا سامنے کا حصہ جو پہلے دکھائی دیتا ہے۔

وَاَنْ یُّرَی الْہِلَالُ قَبَلًا۔ اور ایک نشانی قیامت کی یہ ہے کہ چاند نکلتے ہی دکھائی دے (کیونکہ خوب بڑا اور خوب روشن ہوگا اس کے ڈھونڈنے کی ضرورت نہ رہے گی)۔

اِنَّ الْحَقَّ قَبَلٌ۔ حق بات کھلی اور واضح ہوتی ہے (اس کے لئے اینچ پینچ اور تکلف کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

فِیْ عَیْنَیْہِ قَبَلٌ۔ حضرت ہارون کی دونوں آنکھوں کی سیاہی ناک پر رہتی (یعنی ایسا معلوم ہوتا کہ ناک کا کنارہ دیکھ رہے ہیں یا ترچھا پن تھا (ایک طرف مائل جیسے اَحول یعنی بھینگا ہوتا ہے)۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ فِیْ بَعْضِ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْکُتُبِ اَلْاَقْبَلَ الْقَصِیْرَ الْقَصَرَۃِ صَاحِبَ الْعِرَاقَیْنِ مُبَدِّلَ السُّنَّۃِ یَلْعَنُہٗ اَھْلُ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَیْلٌ لَّہٗ ثُمَّ وَیْلٌ لَّہٗ۔ میں بعض آسمانی کتابوں میں اس اقبل کا حال پاتا ہوں جو چھوٹی گردن والا دونوں عراقوں (یعنی عراقِ عجم اور عراقِ عرب) کا حاکم ہے،

سنتِ نبوی کو بدلنے والا اُس پر آسمان اور زمین والے سب لعنت کرتے ہیں، اس کی خرابی ہو خرابی ہو۔

اَقْبَلُ۔ وہ شخص جس کی آنکھوں میں قَبَلُ ہو یعنی ایسا معلوم ہوتا ہو کہ اپنی ناک کو دیکھ رہا ہے۔ بعض نے کہا اَقْبَلُ "افجج کو کہتے ہیں جس کے دونوں پاؤں کے سرے تو نزدیک ہوں اور ایڑیاں دُور دُور (شاید مراد حجاج بن یوسف ہے جو بڑا ظالم سفّاک اور عبدالملک کی طرف سے دونوں عراق کا والی تھا)۔

رَاَیْتُ عَقِیْلًا یَقْبَلُ غَرْبَ زَمْزَمَ۔ میں نے عقیل بن ابی طالب کو دیکھا وہ زمزم کے ڈول کو تھام لیتے (یعنی پانی پلانے کے وقت)۔

فَنَجَمَ شَیْءٌ اَقْبَلُ طَوِیْلُ الْعُنُقِ۔ پھر ایک شخص ترچھا بھینگا لمبی گردن والا نمودار ہوا۔

قَبِلَتِ الْقَابِلَةُ الْوَلَدَ۔ دایہ نے بچہ کو پیدا ہوتے وقت تھام لیا۔

طَلِّقُوا النِّسَاءَ لِقُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔ عورتوں کو اُس وقت طلاق دو جب ان کی عدّت شروع ہو سکے (یعنی اس طہر کے شروع میں جس میں صحبت نہ کی ہو تاکہ عدّت گزارنے میں ان کو آسانی ہو۔ ایک روایت میں فِیْ قُبُلِ طُهْرِهِنَّ ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فِیْ قُبُلِ الشِّتَاءِ۔ جاڑے کی آمد میں۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مطلقہ عورت کی عدّت تین طہر ہیں۔ کیونکہ جب طہر میں طلاق دے گا تو یہ طہر بھی عدّت میں محسوب ہو جائے گا اور عدّت اسی وقت سے شروع ہو جائے گی برخلاف اس کے اگر حیض میں طلاق دی یا اس طہر میں جس میں صحبت کر چکا تو حیض سے پاک ہونے تک یا دوسرا طہر آنے تک عدّت شروع نہ ہوگی)۔

فِیْ قُبُلِ هٰذَا الْجِدَارِ۔ اس دیوار کے سامنے۔

فَتَشُوْا قُبُلَهَا۔ اس کی فرج تک ٹٹولی دیکھیں اس میں نہ چھپائی ہو)۔

صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قُبُلَ الْکَعْبَةِ۔ کعبہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں (یعنی باب کعبہ کی طرف منہ کر کے امام کو یہیں کھڑا ہونا بہتر ہے گو اور جوانب میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے)۔

یُسْتَثْنٰی مَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ جو نہروں اور نالیوں کے سروں پر اوگے وہ مستثنیٰ کر لیا جائے۔

اَقْبَال جمع ہے قُبْلٌ کی جو پہاڑ یا ٹیلہ کی چوٹی کو بھی کہتے ہیں۔ اور قَبَلٌ کی جمع بھی ہو سکتی ہے جو بمعنی گھاس ہے۔ اور قَبَلٌ اس کو بھی کہتے ہیں جو سامنے آئے۔

قُلْتُ لِعَطَاءٍ مُحْرِمٌ قَبَضَ عَلٰی قُبُلِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اِذَا دَخَلَ اِلٰی مَاهُنَالِكَ فَعَلَیْهِ دَمٌ۔ میں نے عطاء سے پوچھا اگر احرام والا شخص اپنی عورت کی فرج تھام لے؟ انھوں نے کہا اگر دخول کر دے تو اس کو دم (قربانی) دینا ہوگی۔

قُبُلٌ۔ سامنے کی شرمگاہ، دُبر، پیچھے کی شرمگاہ (یعنی سرین)۔

نَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرِ مَا قَبْلَهٗ وَخَیْرِ مَا بَعْدَهٗ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا قَبْلَهٗ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ یا اللہ ہم تجھ سے آج کے دن کی بھلائی چاہتے ہیں اور اس دن کی جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی گزشتہ دن کی نیکیاں قبول کر) اور اس دن کی جو اس کے بعد آنے والا ہے اور تیری پناہ چاہتے ہیں آج کے دن کی بُرائی سے اور اس دن کی بُرائی سے جو اس سے پہلے گزر گیا (یعنی اس کی بُرائیاں معاف کر دے) اور اس دن کی بُرائی سے جو اس کے بعد آنے والا ہے۔

اِیَّاکُمْ وَالْقَبَالَاتِ فَاِنَّهَا صِغَارٌ وَفَضْلُهَا رِبًوا۔ ابن عباسؓ نے کہا تم ذمّہ داریوں ضمانتوں سے بچتے رہو یہ چھوٹی باتیں ہیں ان میں جو زیادتی ملے وہ سُود ہے

(یعنی کوئی محصول یا سرکاری مطالبہ کی ضمانت لی اور ضمانت میں جتنا دیا اس سے زیادہ لیا تو یہ سود ہوگا اگر ضمانت کرکے خود اس زمین میں کھیتی کرے تو جائز ہوگی)۔

مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔ پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ ہے (یعنی ان لوگوں کے لئے جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو۔ بعضوں نے کہا یہ مکّہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب یا شمال میں ہو، بعضوں نے کہا یہ مدینہ والوں کے لئے فرمایا جن کا قبلہ جنوب کی طرف ہے مطلب یہ ہے کہ جہت کعبہ کی طرف منہ کرنا کافی ہے ان لوگوں کے لئے جو کعبہ نہ دیکھتے ہوں کیونکہ عین کعبہ کی طرف مُنہ کرنا باہر والوں کو دشوار ہے)۔

مَنْ جَلَسَ يَبُوْلُ قُبَالَ الْقِبْلَةِ فَتَذَكَّرَ وَانْحَرَفَ اِجْلَالًا لَّهَا غُفِرَ لَهٗ۔ جو شخص قبلہ کی طرف مُنہ کرکے پیشاب کرتا ہوا بیٹھے پھر اس کو خیال آئے قبلہ کی بزرگی کا اور اُدھر سے مُڑ جائے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (معلوم ہوا کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا منع ہے، اَب اس میں اختلاف ہے کہ یہ ممانعت صحرا اور میدان میں ہے یا مکانوں میں بھی اسی طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ جماع کے لئے کشف عورت قبلہ کی طرف منع ہے یا نہیں؟ بعضوں نے پیشاب کرنے میں قبلہ کی طرف مُنہ کرنا منع نہیں رکھا اور صحیح یہ ہے کہ پیشاب اور پاخانہ دونوں میں منع ہے)۔

اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ۔ آنحضرتؐ نے بلال بن حارث کو "قَبَل" کی کانوں کا ٹھیکہ دیا (قَبَلْ۔ ایک مقام کا نام ہے ساحلِ سمندر کے قریب فرع سے پانچ دن کی مسافت پر (بعضوں نے کہا وہ "فُرُع" ایک مقام ہے جو نخلہ اور مدینہ کے درمیان ایک موضع ہے۔ بعضوں نے مَعَادِنَ الْقِبَلِيَّةِ روایت کیا ہے)۔

لَوِاسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْیَ۔ اگر پہلے سے مجھ کو یہ خیال آتا جو بعد کو آیا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا (یعنی اگر قربانی میں ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی حج کا احرام فسخ کرکے اس کو عُمرہ کر ڈالتا اور عمرہ کرکے احرام کھول ڈالتا جیسے میں نے تم کو حکم دیا ہے لیکن اب جب قربانی کا جانور میرے ساتھ ہے تو میں بغیر اس کے کہ حج پُورا کروں اور دسویں تاریخ قربانی کا جانور کاٹوں احرام نہیں کھول سکتا۔)

سُئِلَ عَنْ مُقْبَلِهٖ مِنَ الْعِرَاقِ۔ جب وہ عراق سے آئے تو ان سے پوچھا گیا۔

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میرا مُنہ اس طرف ہے (میں پیٹھ کے پیچھے کچھ نہیں دیکھتا نہیں تمہارا رکوع اور خشوع کچھ مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ میں پیٹھ کے پیچھے سے بھی تم کو اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے سامنے سے)۔

اِذَا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ۔ آپ جب نماز پڑھا چکتے تو ہماری طرف مُنہ کرتے (کیونکہ پیٹھ کرنا امامت کی وجہ سے تھا اَب پیٹھ کرنے میں تکبر اور غرور کا احتمال ہوگا۔ بعضوں نے کہا آپ اس لئے مقتدیوں کی طرف مُنہ کرتے کہ اب جو لوگ آئیں ان کو معلوم ہو جائے کہ نماز ہوگئی)۔

لَا يُقْبَلُ اِلَّا حَدِيْثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے اور کسی کی بات قبول نہ ہوگی (کیونکہ آنحضرتؐ کے سوا اور کسی کا قول وفعل شرعی حجت نہیں ہوسکتا نہ وہ خطا سے معصوم ہے۔ ایک روایت میں لَا تَقْبَلْ ہے، یعنی حدیثِ نبوی کے سوا اور کسی کی بات قبول نہ کر)۔

لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ۔ پاخانہ میں قبلہ کی طرف مُنہ نہ کرے (مکان میں ہو یا جنگل میں۔ بعضوں نے کہا مکان میں درست ہے یا جب اس کے اور قبلہ کے درمیان کوئی آڑ ہو، جیسے دیوار وستون وغیرہ۔ ایک روایت میں لَا يُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ ہے یعنی پاخانہ پھرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ نہ کیا جائے)۔

لَمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ

وَلِدُبُرٍ. وضو اسی چیز سے لازم ہے جو قبل یا دبر سے نکلے (یعنی ذکر یا فرج یا مقعد سے)۔

حَتّٰی اِذَا انْتَصَفَ اللَّیْلُ اَوْ قَبْلَهٗ. آدھی رات کے وقت یا اس سے پہلے۔

اِذَا انْظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِهٖ. جب اپنی داہنی طرف دیکھتے

فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ. اپنے منہ کی جانب نہ تھوکے (یعنی نماز میں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سامنے سے آتی ہے)۔

وَکَذَا مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَصَبْنَاهُ. ہم نے انس رضؓ کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کا بال حاصل کیا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهٖ. اللہ تعالیٰ نمازی کے منہ کے سامنے ہے (اس وجہ سے اُدھر تھوکنا بے ادبی ہے اللہ تعالیٰ تو اپنے عرش پر ہے نمازی کے منہ کے سامنے ہونے سے یہ مطلب ہے کہ اس کا قبلہ یا اس کا ثواب یا اس کی رحمت یا اس کی جہت جس کی تعظیم کا اس نے حکم دیا ہے (یعنی کعبہ سامنے ہے)

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ. جو شخص اپنے دل سے (اپنی خوشی اور رغبت سے یا صدق دل سے) لا الٰہ الا اللہ کہے۔

وَکَذَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قِبَلِ عِبَادِهٖ. اللہ کو سلام کرنا بندوں کی طرف سے ایسا ہی ہے۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا. جب اُدھر سے یعنی پورب کی طرف سے رات آن پہنچے اور اِدھر سے یعنی پچھم کی طرف سے دن اپنی پیٹھ موڑے۔

اَلْقَبِیْلُ فِی السَّلَفِ. بیع سلم میں مال وقت پر دینے کی کوئی ضمانت کرے تو یہ درست ہے (یعنی مسلم الیہ کا کوئی ضامن ہو)۔

تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ. وہ چار بٹیں لے کر سامنے آتی ہے (موٹاپے سے اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہیں۔ جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو یہی چار بٹیں دونوں طرف سے آٹھ معلوم ہوتی ہیں۔ اس عورت کا نام بادیہ تھا یہ غیلان کی بیٹی تھی۔

قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ. نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا۔

وَکَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ صَالِحًا. سعد بن عبادہ حضرت عائشہ رضؓ کو تہمت لگنے سے پہلے اچھے نیک بخت آدمی تھے (ایماندار تھے مگر ان کو اپنی قوم کی پچ آگئی چونکہ عبد اللہ بن اُبی منافق جو اس تہمت کا بانی مبانی تھا، انہی کے قبیلہ کا تھا)۔

جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُّوْحٰی اِلَیْهِ آنحضرتؐ پر وحی اُترنے سے پہلے تین فرشتے آپ کے پاس آئے (یہ معراج کا قصہ ہے لیکن اس کے راوی شریک نے اس میں کئی غلطیاں کی ہیں، ان میں سے ایک غلطی یہ بھی ہے کہ معراج کو وحی اُترنے سے پہلے بیان کیا حالانکہ معراج نبوت کے بعد ہوئی تھی اور اسی رات کو نمازیں فرض ہوئی تھیں)۔

بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ. منبر اور قبلہ کی دیوار کے درمیان۔

حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ. یہاں تک کہ اس کے مال کو کوئی نہ لے گا (کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت کم ہوگی اور مال کی کثرت اور قیامت کے قرب کی وجہ سے خواہش نہ رہے گی)

یُصَلِّیْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ. ان دو رکعتوں کو عصر سے پہلے پڑھ لیتے۔ (یعنی ظہر کے بعد کے دوگانہ کو)

قُبَیْلَ الصُّبْحِ. صبح ہونے سے کچھ ہی پہلے۔

فَلَیْسَ اَحَدٌ یَقْبَلُنَا. ہماری مفلسی کی وجہ سے کوئی اپنے پاس ہم کو نہ رکھتا۔

لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوتَهٗ. اللہ تعالیٰ شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں کرتا۔

فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ. دو رکعتیں دل لگا کر پڑھے۔

فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مُجَيًّا۔ پھر خالد بن ولید
لے کر آئے۔
إِنْ أَنْتَ تَجِيئُ بِهٖ فَلَنْ أَقْبَلَهٗ۔ اگر تو اس کو
لوٹ کے مال میں سے چرایا ہے) لے کر آئے گا تو بھی میں
نہیں کرنے کا (یہ بطریق تغلیظ اور تشدد کے فرمایا، نہ
کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مالِ غنیمت بٹ گیا اور لوگ اپنا
لے کر چل دیئے اب اس مال کا پھر سب کو تقسیم کرنا مشکل ہے
یہ مطلب نہیں کہ چور کی توبہ قبول نہ ہوگی کیونکہ ہر ایک
سے توبہ قبول ہوتی ہے)۔
لَا يَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ أَرْضٍ وَّاحِدَةٍ۔ ایک ملک میں
برابری کے ساتھ نہیں رہ سکتے (بلکہ ایک دن غالب
دوسرا مغلوب، جیسے دار الاسلام میں اسلام غالب
ہے اور دار الکفر میں کفر۔ بعضوں نے کہا ارض سے مُراد
ہے یا عرب کا ملک اور مطلب یہ ہے کہ مدینہ سے کافر نکال دیئے
یا سارے ملک عرب میں سے۔ اِس حدیث سے یہ بھی
ہے کہ جس ملک میں اسلام کا دین غالب نہیں ہے گو مسلمان
امن سے رہتے ہوں، اس کو دار الاسلام نہیں کہیں
جیسے کافر اگر جزیہ دے کر دار الاسلام میں رہیں تو دار
الکفر نہیں کہلاتا)۔
أَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا۔ یا اللہ
والوں کے دل مدینہ کی طرف مائل کر دے (وہ ہجرت
کے مدینہ چلے آئیں) اور ہمارے صاع میں برکت دے
دوسرے ملک سے آنے والوں کو کھلانے کی اور اس
والوں کو ان کے کھلانے کی تکلیف نہ ہو، ان پر شاق
گزرے)
حِيْنَ بَلَغَنَا إِقْبَالُ أَبِيْ سُفْيَانَ۔ جب ہم کو
خبر پہنچی کہ ابوسفیان شام کا قافلہ لے کر آ رہا ہے (اس
میں غلہ اور سوداگری کا بہت مال تھا)۔
وَصَامُوْا إِلَى الْقَابِلَةِ۔ اور آنے والی رات تک
روزہ رکھا یا آنے والے سال تک۔
نَهٰى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ۔ ہم کو دونوں قبلوں
کی طرف پاخانہ میں مُنہ کرنے سے منع کیا (یعنی کعبہ اور بیت المقدس
دونوں کی طرف اگر یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہو تو اس کی
وجہ یہ ہوگی کہ بیت المقدس کی طرف وہاں مُنہ کرنے سے کعبہ
کی طرف پشت ہوتی ہے)۔
لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ وَّلَا
صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔ اللہ تعالےٰ چوری کے مال میں سے
(یا حرام مال میں سے) جو خیرات کی جائے اس کو قبول نہیں
کرتا اور نہ نماز بغیر طہارت کے قبول کرتا ہے (تو طہارت
صحتِ نماز کی شرط ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اشتراط
پر دلالت نہیں کرتی، جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ بھاگے
ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی حالانکہ اس کی نماز صحیح
ہو جاتی ہے اور حق یہ ہے کہ صحت باعتبار شرائط اور ارکان
کے اور چیز ہے اور قبول ہونا دوسری چیز اور صحت قبول کو
مستلزم نہیں ہے نہ قبول صحت کو بلکہ قبول اللہ تعالےٰ کی
مرضی اور اس کی پسند پر منحصر ہے)۔
فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ۔ دونوں ہاتھوں کو سر کے
مسح میں سامنے سے لے گئے (گردن تک) اور پیچھے سے
لے کر آئے۔
قَبِيْلٌ۔ جماعت اور گروہ جو ایک باپ کی
اولاد نہ ہوں۔ اور قَبِيْلَةٌ وہ جماعت جو ایک باپ کی
اولاد ہو۔
قَبِلْتُ الدَّلْوَ۔ میں نے ڈول کو سنبھال لیا۔
ثُمَّ كَلَّمَهٗ قُبُلًا۔ پھر مُنہ در مُنہ ان سے کلام کیا۔
(یعنی بلا ذریعہ بلا واسطہ)۔
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلٰى وَالرُّجْزَ
فَاهْجُرْ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔ اللہ تعالےٰ نے
سورۂ مدثر والرجز فاهجر تک نماز فرض ہونے سے

پہلے اُتاری (مطلب یہ ہے کہ نماز فرض ہونے سے پہلے کپڑوں کو پاک رکھنے کا حکم ہوا تھا)۔

یَلْزَمُ الدِّیْنَارُ اِنْ وَطِیَ فِیْ اِقْبَالِهٖ وَنِصْفُهٗ اِنْ وَطِیَ فِیْ اِدْبَارِهٖ۔ اگر حیض کی تیزی میں صحبت کی تو ایک دینار خیرات کرے اور اگر حیض کے ختم ہونے کے قریب صحبت کرے تو آدھا دینار خیرات کرے (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ یہ حکم استحباباً ہے اور صرف توبہ اور استغفار کافی ہے اگر عورت یہ کہے کہ میں حیض سے ہوں اور اس پر جھوٹ بولنے کی تہمت نہ ہو تو اس سے وطی کرنا حرام ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ وہ جھوٹ بولتی ہے تو وطی جائز ہوگی)۔

وَیُقْتَلُ مِنَّا قَابِلًا۔ آئندہ سال ہم میں سے لوگ قتل کئے جائیں (ہم اس پر راضی ہیں، اس سال ہم کو فدیہ دلایا جائے۔ یہ صحابہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ آپ اپنے اصحاب سے پوچھئے یا تو وہ بدر کے قیدیوں کو قتل کریں یا اگر ان سے فدیہ لیتے ہیں تو اتنے ہی لوگ اپنے شہید ہونے پر رضامند ہوں۔ آنحضرتؐ کے اصحاب تنگی میں تھے انھوں نے فدیہ لینا قبول کیا۔ آخر ان کے ستّر آدمی جنگِ اُحد میں شہید ہوئے)۔

نَظَرَ قِبَلَ الْیَمَنِ۔ یمن کی طرف آپ نے دیکھا۔

لَسَلَّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ قُبُلًا۔ البتہ فرشتے تم کو سامنے آکر سلام کرتے۔

کُلُّ وَاعِظٍ قِبْلَةٌ لِلْمَوْعُوْظِ وَکُلُّ مَوْعُوْظٍ قِبْلَةٌ لِلْوَاعِظِ ہر وعظ کرنے والا جس کو وعظ کرتا ہے اس کا قبلہ ہے اور جس کو وعظ کرتا ہے وہ وعظ کرنے والے کا قبلہ ہے (کیونکہ ہر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوتا ہے)۔

اِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ الطَّلَاقَ طَلَّقَهَا فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهَا مِنْ غَیْرِ جِمَاعٍ۔ جب کوئی اپنی عورت کو طلاق دینا چاہے تو ایسے وقت میں دے کہ اس کی عدت شروع ہو جائے یعنی اس طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو۔

اَلرَّجُلُ یَاْتِیْ عَلَیْهِ سِتُّوْنَ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ صَلٰوةً۔ بعض آدمی ساٹھ یا ستّر برس کی عمر تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک نماز بھی نہیں قبول کی ہوتی (اس طرح بے احتیاطی اور بدتمیزی سے نماز پڑھتا رہا کہ کوئی نماز قبول نہیں ہوئی)۔

لَا بَاْسَ بِمَسْحِ الْوُضُوْءِ مُقْبِلًا وَّمُدْبِرًا۔ وضو میں مسح کرنے میں ہاتھوں کو سامنے سے پیچھے لے جائے یا پیچھے سے سامنے لائے دونوں طرح درست ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ۔ اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا حق بات کو قبول کر، اس نے قبول کیا۔

هُوَ قَبْلٌ بِلَا قَبْلٍ۔ پروردگار کی قبلیہ ہماری قبلیہ کی طرح نہیں ہے (ہماری قبلیہ تو زمانی ہوتی ہے اور وہ زمان سے پاک ہے)۔

لَا تُقْبَلُ الْاَرْضُ بِحِنْطَةٍ مُّسَمَّاةٍ وَّلٰکِنْ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالْخُمُسِ۔ زمین کا ایک معیّن مقدار کے گیہوں پر لینا درست نہیں (مثلاً دس من گیہوں اس کی پیداوار میں سے دیں گے۔ البتہ پیداوار کے آدھے یا تہائی یا چوتھائی یا پانچویں حصے پر لینا درست ہے)۔

قَبَالَةٌ۔ وہ لکھا ہوا کاغذ جس میں آدمی اپنے اوپر کوئی حق یا دین یا معاملہ قبول کرے۔ اب عرف میں قبالہ زمین یا مکان کی دستاویز کو کہتے ہیں جو سرکار سے یا کسی شخص سے)۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّاکَ وَمِنَّا۔ اللہ تیری عبادت قبول کرے اور ہماری بھی (یہ عید الفطر میں فرمایا۔ اور عید الاضحیٰ میں فرمایا تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْکَ۔ چونکہ قربانی ہر شخص نہیں کرتا بلکہ امام اور حاکم اور مقدور والے لوگ کرتے ہیں اس لئے کہ پہلے امام قربانی کرتا ہے پھر دوسرے

(لوگ کرتے ہیں)۔

قَبْوٌ۔ انگلیوں سے اکٹھا کرنا، بلند کرنا، چُننا، خم کرنا، کمان کی طرح ملانا۔

تَقْبِیَةٌ۔ قبا بنانا، زیادتی کرنا، اوپر اٹھانا۔

تَقَبِّی۔ گنبد کی طرح کر دینا، قبا پہننا، پیچھے سے آنا۔

اِنْقِبَاءٌ۔ پوشیدہ ہو جانا۔

اِقْتِبَاءٌ۔ قبا بنانا۔

قَبَاءٌ۔ ایک قسم کا لباس جو دوسرے کپڑوں پر پہنا جاتا ہے۔ یا قمیص یا شیروانی

قِبَاءٌ۔ مقدار۔

قَبا۔ ضخیم کثیف۔

یُکْرَهُ اَنْ یَّدْخُلَ الْمُعْتَکِفُ قَبْوًا مَقْبُوًّا

اعتکاف والے شخص کو طاق میں داخل ہونا مکروہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَبَوْتُ الْبِنَاءَ۔ میں نے عمارت کو بلند کر دیا۔

اَیَمُرُّ الْمُعْتَکِفُ تَحْتَ قَبْوٍ مَقْبُوٍّ۔ کیا اعتکاف کرنے والا بندھے ہوئے طاق کے نیچے سے گزر سکتا ہے۔

قُبَاء۔ ایک موضع مدینہ سے دو یا تین میل پر وہاں کی مسجد مشہور ہے۔ آں حضرت نے وہاں نماز پڑھی ہے اور قرآن میں اسی کا ذکر ہے آیت یہ ہے لمسجد اسس علے التقوٰی تا آخر آیت۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ قُبَاءَ کُلَّ سَبْتٍ۔ آنحضرتؐ مسجد قبا میں ہر ہفتہ کے دن آیا کرتے۔

کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءَ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا۔ آنحضرتؐ مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پاپیادہ آتے۔

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ سب سے پہلے قبا حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے پہنی۔

بابُ القاف مع التاء

قَتَبٌ۔ آنتیں کھلانا۔

اِقْتَابٌ۔ پالان باندھنا، غلیظ اور سخت کرنا۔

قِتْبٌ۔ گول آنت (اس کی جمع اَقْتَابٌ ہے لمبی آنت کو قُصْبٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَقْصَابٌ ہے)۔

قَتِبٌ۔ تنگ سریع الغضب۔

قِتْبَةٌ۔ آنت۔

قَتَبٌ۔ پالان، کاٹھی۔

قَتُوْبَه۔ پالان لگایا ہوا اونٹ۔

قُتَیْبَة۔ ایک قبیلے کے باپ کا نام ہے۔

قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ۔ مشہور محدث ہیں جو بخاری اور مسلم اور اصحاب سنن کے شیخ ہیں۔

لَاصَدَقَةَ فِی الْاِبِلِ الْقَتُوْبَةِ۔ ان اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں ہے جن پر پالان لگائی جاتی ہے (یعنی جو محنت، کام کاج کرنے والے اونٹ ہوں)۔

لَا تَمْنَعُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا مِنْ زَوْجِهَا وَاِنْ کَانَتْ عَلٰی ظَهْرِ قَتَبٍ۔ عورت اپنے خاوند کو صحبت کرنے سے نہ روکے اگرچہ کاٹھی کی پشت پر ہو (یعنی اونٹ پر سوار جا رہی ہو۔ بعضوں نے کہا عرب کی عورتیں جب زچگی کا وقت قریب آتا تو اونٹ کی کاٹھی پر بیٹھتیں تاکہ بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جائے۔ مطلب یہ ہے کہ عورت کو کسی حال میں بھی خاوند کو وطی سے روکنا جائز نہیں ہر وقت اس کی اطاعت کرنی چاہیئے)۔

وَاَتَاهُمْ قِیْمَةَ مَا کَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ۔ ان کا جو حصہ کھجوریں میں تھا اس کی قیمت میں ان کو نقد پیسہ اور اونٹ اور سامان جیسے کاٹھیاں رسیاں ملا۔ (کیوں کہ زمین میں ان کا کوئی حق نہ تھا، صرف پیداوار میں تھا)۔

فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ۔ اُس کے پیٹ کی

آنتیں باہر نکل آئیں گی (نہایہ میں ہے کہ اَقْتَابٌ جمع ہے قِتْبٌ کی بکسرہ قاف۔ بعضوں نے کہا قِتْبٌ بھی جمع ہے قِتْبَةٌ کی بمعنی آنت)

قَتٌّ ۔ پھیلانا، چغل خوری کرنا، جھوٹ بولنا، چپکے سے پیچھے پیچھے جانا، مطلب معلوم کرنے کے لئے بیمار اونٹ کا پیشاب سونگھنا، پھاڑنا کم جاننا، تیار کرنا، تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔

تَقْتِیْتٌ۔ پھیلانا، مشہور کرنا، جمع کرکے پکانا۔

زَیْتٌ مُقَتَّتٌ۔ وہ تیل جس میں خوشبودار پھول یا بیج پکائے گئے ہوں۔

قَوْلٌ مَقْتُوْتٌ۔ جھوٹی بات۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ چغل خور (لگانے بجھانے والا) بہشت میں نہیں جائے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَتَّ الْحَدِیْثَ۔ بات بٹ لی گھڑ لی) (بعضوں نے کہا نَمَّام وہ شخص جو لوگوں کے ساتھ ہو ان کی باتیں سن کر دوسروں سے لگائے)۔

قَتَّاتٌ۔ وہ جو پوشیدہ ہو کر لوگوں کی بات سنے، اور دوسروں کو مطلع کرے۔ اور قَسَّاس وہ جو خبریں پوچھ پوچھ کر دوسروں کو جاکر سنائے۔ مجمع البحار میں اس کو قَتَّاشٌ لکھا ہے)

اِنَّهٗ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ غَیْرِ مُقَتَّتٍ وَّهُوَ مُحْرِمٌ آں حضرتؐ نے احرام کی حالت میں سادہ تیل لگایا (جس میں خوشبو نہ تھی)۔

فَاِنْ اَهْدٰی اِلَیْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَاِنَّهٗ رِبًا۔ اگر قرض لینے والا تجھ کو گھانس کا ایک گٹھا یا "قت" کا ایک گٹھا تحفہ بھیجے (اور تو لے لے) تو وہ بھی سود میں داخل ہے (گو وہ اپنی رضامندی سے دیتا ہو)۔

قَتٌّ۔ ایک قسم کا جنگلی ہرا چارہ جس کو جانور کھاتے ہیں (بعضوں نے کہا قَتٌّ ایک دانہ ہے خودرو جو جنگل میں اُگتا ہے قحط سالی میں لوگ اس کو پکا کر کھاتے ہیں۔

مترجم کہتا ہے اگر قرض لینے والا بلا شرط اپنی خوشی سے کچھ زیادہ دے تو اس کا لے لینا درست ہے۔ شاید عبد اللہ بن سلام نے جو اس کو بھی سود میں داخل کیا تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ جب کسی ملک میں ایسے تحفے بھیجنے کا رواج ہو تو یہ رواج بھی شرط کرنے کے مثل ہوگا اور اس صورت میں اس کا لینا ناجائز ہوگا)۔

اَلْجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْقَتَّاتِ۔ چغل خور پر بہشت حرام ہے۔

قَتَّاتٌ۔ قت بیچنے والے کو بھی کہتے ہیں۔

قَتَدٌ۔ قتاد کھانے سے پیٹ میں درد ہونا۔

تَقْتِیْدٌ۔ قتاد کاٹ کر جلا کر اونٹ کا چارہ بنانا۔

قَتَادٌ۔ ایک جنگلی درخت ہے سخت کانٹے دار اس کے کانٹے سوئیوں کی طرح ہوتے ہیں۔

خَرْطُ الْقَتَادِ۔ قتاد کا سونتنا (یہ سخت مشکل کام کو کہتے ہیں)

لَا یُجْتَنٰی مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ۔ قتاد سے سوائے کانٹوں کے اور کیا چن سکتا ہے (اس کو آگ میں جلائیں بس اسی کام کا ہے)۔

اِنَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ غَیْبَةً اَلْمُتَمَسِّكُ فِیْهَا بِدِیْنِهٖ كَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ۔ اس امامت کا صاحب ایک زمانہ میں غائب رہے گا (یعنی بارھواں امام) اس زمانہ میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا جیسے قتاد کو سونتنے والا (مطلب یہ ہے کہ سچے طریق پر قائم رہنا اس زمانہ میں ایسا دشوار ہوگا جیسے قتاد کو سونتنا، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ شرک و بدعت کا غلبہ ہوگا اور مسلمان موحد کو مخالفین سے سخت ایذائیں پہنچیں گی۔ یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

اَبُوْ قَتَادَةَ (رض)۔ مشہور صحابی ہیں جو سواری میں ماہر تھے۔

قَتَادَۃ۔ مشہور تابعی ہیں۔

قَتَدٌ۔ زین کی لکڑی (اس کی جمع اَقْتَادٌ اور قُتُوْدٌ ہے)

قَتْرٌ یا قُتُوْرٌ۔ تنگی کرنا، بُو پھیلنا، ملانا، لازم کرلینا، اندازہ کرنا تخمینہ کرنا۔

تَقْتِیْرٌ۔ گھٹانا، کم کرنا، تنگ کرنا۔

اِقْتَارٌ۔ یہ تَقْتِیْرٌ کا مترادف ہے۔

اِقْتِتَارٌ۔ عود کی خوشبو لینا۔

تَقَتُّرٌ۔ غصہ ہونا، تیار ہونا، فریب دینا، الگ ہوجانا۔

تَقَاتُرٌ۔ ایک دوسرے کو فریب دینا۔

قَتُوْرٌ۔ جو اہل وعیال پر تنگی کرے۔

كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَرْمِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَتِّرُ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ ابوطلحہؓ کافروں پر تیر چلاتے تھے اور آں حضرت صلعم ان کے لئے تیر اکٹھا کرتے جاتے تھے (ان کے پاس رکھتے جاتے تھے یا پیکان تیروں میں لگاتے جاتے تھے)۔

اِنَّهٗ اَهْدٰى لَهٗ يَكْسُوْمُ سِلَاحًا فِيْهِ سَهْمٌ فَقَوَّمَ فُوْقَهٗ وَسَمَّاهُ قِتْرَ الْغِلَاءِ ——— یکسوم نے آں حضرتؐ کو کچھ ہتھیار بھیجے ان میں ایک تیر بھی تھا آپ نے اس کا فوق (سوفار) سیدھا کیا اور اس کا نام قتر الغلاء رکھا (غلاء مصدر ہے غَالٰى بِالسَّهْمِ کا۔ یعنی ایک تیر کی مار تک تیر پہنچایا)۔

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ قِتْرَةٍ وَّمَا وَلَدَ۔ اللہ کی پناہ مانگو شیطان اور اس کی اولاد سے۔

قِتْرَۃٌ۔ ابلیس کا ایک نام ہے۔

اِبْنُ قِتْرَةَ۔ ایک قسم کا خبیث سانپ۔

بِسُقْمٍ فِيْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ فِيْ رِزْقِهٖ۔ جسم کی بیماری اور روزی کی تنگی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَقْتَرَ اللّٰهُ رِزْقَهٗ۔ اللہ اس کی روزی تنگ کرے)۔

اَقْتَرَ الرَّجُلُ یا قُتِرَ۔ وہ تنگدست ہوگیا۔

مُقْتِرٌ۔ محتاج تنگدست۔

مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَمَقْتُوْرٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ۔ دنیا میں تو اس کو کشادگی اور فراغت ہے اور آخرت میں تنگی۔

فَاَقْتَرَ اَبَوَاهُ حَتّٰى جَلَسَا مَعَ الْاَوْفَاضِ اس کے ماں باپ تنگدست ہوگئے یہاں تک کہ فقیروں کے ساتھ بیٹھے۔

وَقَدْ خَلَفَتْهُمْ قَتَرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ان کے پیچھے ہی آں حضرتؐ کے لشکر کا غبار آپہنچا۔

فَاِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ۔ یکایک وہ لشکر کے گردوغبار میں تھے۔

عَلٰى وَجْهِ اٰذَرَ قَتَرَةٌ وَّسَوَادٌ۔ قیامت کے دن آذر حضرت ابراہیمؑ کے والد آئیں گے ان کے مُنہ پر گرد اور سیاہی ہوگی۔

مَنِ اطَّلَعَ مِنْ قُتْرَةٍ فَفُقِئَتْ عَيْنُهٗ فَهِيَ هَدَرٌ۔ جو شخص موکھے روشندان یا سوراخ میں سے جھانکے پھر اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے (دوسرے گھر والا جس کو وہ جھانکتا ہے اس کی آنکھ پھوڑ دے) تو اس کی آنکھ مفت جائے گی (پھوڑنے والے سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا نہ قصاص نہ دیت)۔

لَا تُؤْذِ جَارَكَ بِقُتَارِ قِدْرِكَ۔ اپنی ہانڈی کی بُو سے ہمسایہ کو مت ستا (ایسی چیزیں مت پکا جن کی بُو سے پڑوسیوں کو تکلیف ہو)۔

سَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ امْرَاَةٍ اَرَادَ نِكَاحَهَا قَالَ وَبِقَدْرِ اَيِّ النِّسَاءِ هِيَ قَالَ قَدْ رَاَتِ الْقَتِيْرَ قَالَ دَعْهَا۔ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے

پوچھا کیا میں فلاں عورت سے نکاح کروں؟ آپ نے فرمایا وہ کس انداز کی عورت ہے (یعنی اس کی عمر کیا ہے) اس نے کہا بڑھاپا دیکھ رہی ہے (اس کے بال سفید ہوگئے ہیں) فرمایا جانے بھی دے (یعنی اس سے نکاح مت کر۔ ہوا یہ تھا کہ اس عورت کے باپ نے کچھ وعدہ کیا تھا جس کا ایفا اس نے نہیں کیا تھا اور یہ شخص اس وعدے کے پورا کرنے پر مُصر تھا تو آں حضرتؐ کو یہ خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو دونوں میں جھگڑا اور نزاع پیدا ہو اس لئے آپ نے ایک حکمت عملی سے یہ عقد ملتوی کرا دیا۔ عورت سے اس کو نفرت دلادی کہ وہ بوڑھی ہے اس کے نکاح سے تجھ کو کچھ حظ نہ ہوگا)۔

فَاِذَا اَقْتَرَتْ۔ جب وہ روشن ہوگئی اس میں سے شعلے نکلنے لگے (اکثر روایتوں میں فَاِذَا اقْتُرِبَ ہے اور ایک روایت میں فَاِذَا فَتَرَتْ ہے یعنی جب آگ کمزور ہوگئی۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے بعد خَمِدَتْ ہے یعنی جب وہ بجھ گئی۔ اور حمیدی کی روایت میں فَاِذَا ارْتَفَعَتْ ہے یعنی جب آگ بلند ہوگئی اور چڑھ گئی)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قِتْرَةٍ وَّمَا وَلَدَ۔ ابلیس اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

قَتْلٌ یا تَقْتَالٌ۔ مار ڈالنا، پانی ملا کر تیزی کھو دینا، لعنت کرنا۔

تَقْتِیْلٌ۔ خوب قتل کرنا۔

مُقَاتَلَةٌ اور قِتَالٌ اور قِیْتَالٌ۔ لڑائی، جنگ ایک دوسرے کو مار ڈالنا، لعنت کرنا، دشمن رکھنا۔

اِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے پیش کرنا۔

تَقَتُّلٌ۔ دیر کرنا، اعضا کو موڑ کر دُہرا کرنا، ناز و نخرے کے ساتھ چلنا۔

تَقَاتُلٌ۔ ایک دوسرے سے لڑنا جنگ کرنا۔

اِقْتِتَالٌ۔ یہ تَقَاتُلٌ کا مترادف ہے۔

اِسْتِقْتَالٌ۔ قتل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا۔

قَتَّالٌ۔ جان، نفس، قوت، بہت قتل کرنے والا اور آں حضرتؐ کا ایک نام ہے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ۔ اللہ یہودیوں کو ہلاک کرے یا لعنت کرے یا ان کا دشمن بنے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ۔ اللہ سمرہ بن جندب سے سمجھے (انھوں نے شراب بیچی تھی۔ جب حضرت عمرؓ نے ان کی نسبت یہ فرمایا۔ نہایہ میں ہے کہ یہاں قَاتَلَ سے اس کے مشہور معنی مُراد نہیں ہیں بلکہ محض تعجب کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے)۔

قَاتِلْهُ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ۔ (نماز میں سامنے سے گزرنے والا اگر اشارہ سے بھی نہ مانے اور ہٹانے سے بھی نہ ہٹے) تو پھر اس سے لڑ وہ شریر ہے (یہاں لڑنے سے قتال مُراد نہیں ہے بلکہ زور سے دھکیل دینا دفع کرنا)۔

قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدًا فَاِنَّهٗ صَاحِبُ فِتْنَةٍ وَّشَرٍّ۔ اللہ تعالیٰ سعد بن عبادہ کو قتل کرے وہ تو فسادی اور شریر ہے (اس نے چاہا تھا کہ مسلمانوں میں نا اتفاقی پھیل جائے اور طوائف الملوکی ہو۔ سعد نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کی اور یہ رائے دی کہ مسلمانوں میں دو امیر رہیں ایک قریشی ایک انصاری۔ بھلا ایک نیام میں دو تلواریں کیسے رہ سکتی ہیں)۔

اُقْتُلُوْا سَعْدًا قَتَلَهُ اللّٰهُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) سعد بن عبادہ کو یہ سمجھو کہ مر گیا ہے اللہ اس کو تباہ کرے (اس کی بات مت سنو اُقْتُلُوْا سَعْدًا کے یہی معنی ہیں اور یہ مطلب نہیں ہے کہ سعد کو مار ڈالو[1] کیونکہ مومن کا قتل بدوں تین باتوں کے نہیں ہو سکتا اور ممکن ہے کہ قتل سے مشہور معنی ہی مُراد ہوں کیونکہ سعد نے وہ تجویز کی تھی جس سے مسلمانوں میں پھوٹ پڑ جائے اور ہزار دل

[1] اس کو ہم اُردو میں یوں ادا کر سکتے ہیں کہ سعد کو گولی مارو خدا اسے تباہ کرے ۱۲ مصحح

آدمی مارے جائیں تو ایک شخص کا مار ڈالنا ہزاروں کی جان بچانے اور دین کو قائم رکھنے کے لئے کچھ برا نہیں ہوسکتا)۔

قَتَلْتُمْ سَعْدًا۔ تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا (اُن کی بات نہیں سُنی آخر وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہاں ایک حمام میں مُردہ پائے گئے۔ ایک آواز آئی کہ ہم نے سعد کو مار ڈالا جو خزرج قبیلے کا سردار تھا دو تیر اس کے دل پر لگائے جو خطا نہیں ہوئے۔ حضرت عمرؓ کا یہ کہنا قَتَلَهُ اللهُ پورا ہوا)

مَنْ دَعَا إِلَى إِمَارَةِ نَفْسِهِ أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتُلُوهُ۔ جو شخص لوگوں کو اپنی امامت کی طرف بلائے یا کسی دوسرے مسلمان کی امامت کی طرف (حالانکہ ایک اور شخص باتفاق یا بہ غلبہ آرائے اہلِ حل وعقد خلیفہ اور امام ہو چکا ہو) تو اس کو قتل کر ڈالو (یعنی اس کی بات مت سُنو اس کا کہا مت مانو اس کو مُردہ اور مقتول سمجھو اگر اس سے فساد اور نا اتفاقی کا ڈر ہو تو اس کو مار ڈالنا بھی درست ہے)۔

إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخِرَ مِنْهُمَا۔ جب دو خلفاء سے بیعت کی جائے تو (جس سے پہلے بیعت ہو چکے اس کو قائم رکھو اور) جس سے بعد میں ہوئی اس کو قتل کرو (اس لئے کہ ایک خلیفہ کے موجود ہوتے ہوئے دوسرے کی بیعت اور خلافت صحیح نہیں ہوسکتی)۔

أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ۔ سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن اُس شخص کو ہوگا جس نے اللہ کے پیغمبر کو مار ڈالا یا پیغمبر نے اس کو مار ڈالا (وہ کافر تھا اور کفر پر مارا گیا۔ جیسے ابی بن خلف، جس کو آں حضرتؐ نے ایک برچھی سے مار دیا تھا وہ تڑپ تڑپ کر واصلِ جہنم ہوا)۔

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ الْيَوْمِ صَبْرًا۔ آج کے دن (یعنی فتح مکہ کے) بعد قریش کا کوئی شخص روک کر (بے قابو کرنے کے بعد) نہ مارا جائے گا یا نہ مارا جائے (مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اسلام سے نہیں پھرے گا تاکہ اس کو پکڑ کر مارنے کی ضرورت ہو یا مطلب یہ ہے کہ آج کے بعد قریش کا کوئی شخص اس طرح بے دست و پا کر کے نہ مارا جائے جیسے میں نے ابن خطل وغیرہ کو مارا ہے (انگریزی میں اس کو کولڈ بلڈ کہتے ہیں)، یعنی ایک شخص کو پکڑ کر بے قابو کر کے مار ڈالنا)

أَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيمَانِ۔ قتل سے بہت بچنے والے ایماندار لوگ ہیں (وہ خونِ ناحق سے سخت پرہیز کرتے ہیں)۔

أَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ۔ جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (اس طرح کہ جانور کو تکلیف نہ ہو چھری کو خوب تیز کر لو اور جلدی سے گلے پر پھیر دو اور دوسرے ذبح کئے ہوئے جانور کو اُس کے سامنے نہ لاؤ، بری طرح اُس کو کھینچتے ہوئے نہ لے جاؤ۔ پانی پہلے پلا دو، پیاسا ذبح نہ کرو، ذبح کرنے کے بعد ٹھنڈا ہونے تک چھوڑ دو، یہ نہیں کہ ابھی جان باقی ہو اور پوست نکالنا یا اعضاء کا تناشہ شروع کر دو)

مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔ جو شخص اپنے غلام کو مار ڈالے گا ہم اس کو (قصاص میں) مار ڈالیں گے اور جو شخص اپنے غلام کا کوئی عضو کاٹ ڈالے گا (ناک کان وغیرہ) ہم اس کا وہی عضو (قصاص میں) کاٹ ڈالیں گے (اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے وہ کہتے ہیں آزاد شخص غلام کے عوض قتل نہ کیا جائے گا اور دلیل اس کی آیتِ قرآنی ہے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ۔ اور یوں نہیں فرمایا الحر بالعبد اور اس حدیث کو زجر اور تشدد اور تخویف پر محمول کیا ہے۔ تاکہ لوگ غلاموں کو قتل کرنے سے باز رہیں)۔

لـه یہ حدیث منسوخ نہیں بلکہ آیتِ قرآنی کے بالکل مطابق ہے الحر بالحر والعبد بالعبد کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آزاد شخص نے قتل کیا ہے تو اس کے بدلہ کوئی غلام نہیں بلکہ وہی آزاد شخص قتل کیا جائے گا اس طرح اگر کسی غلام نے کوئی قتل کیا ہے تو اس کے بدلے کوئی آزاد شخص نہیں بلکہ وہی غلام قتل کیا جائے گا یعنی قاتل کے بدلے قاتل ہی قتل کیا جائے گا یہی اس حدیث کا مضمون ہے

اِلَی اَنْ جِیْئَ بِہٖ فِی الْخَامِسَۃِ فَقَالَ اُقْتُلُوْہُ فَقَتَلْنَاہُ۔ (ایک شخص نے چوری کی، اس کا داہنا ہاتھ کاٹا گیا، پھر چوری کی تو بایاں پاؤں کاٹا گیا۔ پھر چوری کی تو بایاں ہاتھ کاٹا گیا پھر چوری کی تو داہنا پاؤں کاٹا گیا) پھر پانچویں بار چوری کی علت میں لے کر آئے تو فرمایا اس کو مار ڈالو آخر ہم نے اس کو مار ڈالا (یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور چور کے قتل کا کوئی قائل نہیں ہوا)۔

فَاِنْ عَادَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ (ہر بار شراب پینے میں کوڑے لگاؤ) اگر چوتھی بار پیئے تو اس کو قتل کرو۔ (یہ حدیث بھی منسوخ ہے دوسری حدیث سے خود اسی روایت میں ہے کہ ایک شخص چوتھی بار شراب خواری کی علت میں لایا گیا تو آں حضرتؐ نے اس کو کوڑے مارے لیکن قتل نہیں کیا)۔

اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ۔ (بڑے گناہوں میں یہ بھی ہے) کہ تو اپنی اولاد کو مار ڈالے۔ اس خیال سے کہ وہ تیرے کھانوں میں شریک ہوگی۔

وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔ (بڑے گناہوں میں) اس شخص کا قتل کرنا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا اگر حق پر قتل کرے تو یہ اور بات ہے (مثلاً حد یا قصاص میں)

عَلَی الْمُقْتَتِلِیْنَ اَنْ یَّنْحَجِزُوْا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ کَانَتْ اِمْرَأَۃً۔ قاتل کے وارثوں کو چاہیے کہ قتل سے باز رہیں (یعنی مقتول کے وارث جب قاتل کو قصاص کے لئے طلب کریں تو فوراً اس کو حوالہ کر دیں یہ نہیں کہ اس کو روکیں اور خون خرابہ کرائیں یا مقتول کے وارثوں کو لازم ہے کہ جب ایک وارث بھی ان میں سے قصاص معاف کر دے تو قاتل کو قتل کرنے سے باز آجائیں) نزدیک والا وارث ہو پھر جو نزدیک ہو اگرچہ عورت ہو (مثلاً مقتول کی دختر خون معاف کر دے تو اب اس کے بیٹے بھی قصاص نہیں لے سکتے۔ بعضوں نے مُقْتَتِلِیْنَ بفتح تاءین روایت کیا ہے)۔

اَرْسَلَ اِلَیَّ اَبُوْبَکْرٍ مَقْتَلَ اَهْلِ الْیَمَامَۃِ جب یمامہ کے مرتد لوگ قتل کئے جا رہے تھے (یعنی مسیلمہ کذاب کے ساتھی) تو حضرت ابوبکرؓ نے مجھ کو بلا بھیجا۔

اِنَّ مَالِکَ بْنَ نُوَیْرَۃَ قَالَ لِامْرَأَتِہٖ یَوْمَ قَتَلَہٗ خَالِدٌ اَقْتَلْتِنِیْ۔ مالک بن نویرہ نے (جن کی بیوی بہت خوبصورت تھی) اپنی بیوی سے جس دن خالد نے ان کو قتل کیا ہے یہ کہا تو نے مجھ کو قتل کرایا (یعنی تیرے بجائے میں مارا جاتا ہوں یا تیری وجہ سے مارا جاتا ہوں۔ آخر خالد نے مالک کو قتل کر کے ان کی بیوی سے نکاح کر لیا)

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔ (جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو) قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے (یہ اس حالت میں ہے جب بلا وجہ شرعی خواہ مخواہ تعصب یا دنیاوی عداوت اور دشمنی سے ایک دوسرے کو قتل کرنے کے لئے اٹھیں صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ قاتل تو خیر دوزخ میں جائے گا، مگر مقتول کیوں دوزخی ہوگا، فرمایا وہ اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا گو قتل نہ کر سکا مگر اس کی نیت تو قتل کی تھی)۔

یُقَاتِلَانِ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ۔ خوب لڑ رہے تھے دونوں سخت جنگ کر رہے تھے۔

فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یُّعْقَلَ وَاِمَّا اَنْ یُّقَادَ۔ جو شخص مارا جائے اس کے وارثوں کو دو باتوں میں سے جو بات بھلی لگے وہ کر سکتے ہیں یا تو دیت لیں یا قاتل کو قصاصاً قتل کریں۔

اُقْتُلُوْہُ قَالَہٗ لِابْنِ خَطَلٍ۔ (جس دن مکہ فتح ہوا تو آپ نے سب کے خون معاف کر دیئے مگر ابن خطل کے لئے جو کعبہ کے پردے پکڑ کر لٹک رہا تھا یہ فرمایا کہ اس کو وہیں مار ڈالو (وہ مردود اسلام لا کر پھر مرتد ہو گیا تھا اور آں حضرتؐ کی

جو کیا کرتا تھا اور دو گانے والیاں رکھی تھیں، وہ مسلمانوں کی ہجو گایا کرتیں، اس کے علاوہ ایک مسلمان خادم کا اس نے ناحق خون کیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حرم میں حد اور قصاص قائم کر سکتے ہیں)۔

وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ۔ (حضرت عیسیٰؑ جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) سور کو قتل کر ڈالیں گے (مطلب یہ ہے کہ سور پالنا حرام کر دیں گے اسی طرح اس کا کھانا بھی، اور اس کا مار ڈالنا جائز کر دیں گے یہاں تک کہ لوگ سب سوروں کو مار کر فنا کر دیں گے)

تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَائِيَ الْيَهُوْدِيُّ۔ تم قیامت کے قریب یہودیوں کو (جو دجال کے ساتھی ہوں گے) قتل کرو گے اس وقت پتھر بول اٹھے گا کہے گا (اے مسلمان ادھر آ دیکھ) میرے پیچھے ایک یہودی ہے (اس کو مار ڈال)

كِلَاكُمَا قَتَلَهُ۔ تم دونوں نے اس کو قتل کیا۔ (یعنی ابوجہل ملعون کو، یہ آپ نے عفرا کے دونوں بیٹوں سے فرمایا، پھر اس کا سامان معاذ بڑے بیٹے کو دلایا کیونکہ اس کی تلوار دیکھ کر آپ کو معلوم ہو گیا کہ اصل قاتل وہی ہے گو تلواریں دونوں بھائیوں یعنی معاذ اور معوذ نے چلائی تھیں اور عبداللہ بن مسعودؓ تو جب وہ مر رہا تھا اس کا سر کاٹ کر لائے تھے)

إِنَّ مُحَمَّدًا أَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَاتِلِيْ۔ حضرت محمد صلعم نے اپنے اصحاب سے بیان کیا کہ ابوجہل اور اس کے ساتھی (ایک دن) مجھ کو قتل کرائیں گے (یہ امیہ بن خلف نے کہا اس کا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں لڑنے کے لئے جاؤں مگر ابوجہل وغیرہ زبردستی اس کو غیرت دلا کر اپنے ساتھ لائے آخر بدر میں مارا گیا)۔

لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُوْمٌ۔ آج یا ظالم مارا جائے گا یا مظلوم (جو ناحق پر ہے وہ ظالم ہے اور جو حق پر ہے وہ مظلوم ہے)۔

لَا أُرَانِيْ إِلَّا سَأُقْتَلُ مَظْلُوْمًا۔ (یہ حضرت زبیرؓ نے جنگ جمل میں فرمایا) میں تو سمجھتا ہوں کہ میں مظلوم مارا جاؤں گا (ایسا ہی ہوا کہ جنگ جمل میں حضرت زبیرؓ تھوڑی دیر تک لڑے پھر حضرت علیؓ نے ان کو پکارا اور تنہائی میں آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی یعنی آں حضرتؐ نے زبیرؓ سے فرمایا تھا۔ تم ایک دن علی سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے یہ حدیث یاد کر کے زبیرؓ میدان جنگ سے لوٹ کر مدینہ کی طرف چلے، راستہ میں ابن جرموز نے ان کو سوتا پا کر قتل کر ڈالا اور ان کی تلوار حضرت علیؓ کے پاس بامید حصول انعام لے کر آیا حضرت علیؓ نے کہا اس کو دوزخ کی خوش خبری سنا دو، کیونکہ آں حضرت نے فرمایا ہے: بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ۔ یعنی صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے یعنی زبیرؓ کے قاتل کو دوزخ کی خوش خبری دے)۔

لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ میں ان کو اس طرح ماروں گا جیسے عاد کی قوم کے لوگ مارے گئے (کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا سب ہلاک ہو گئے۔ مراد خارجی لوگ ہیں، جو امام برحق کی اطاعت سے نکل جائیں گے)۔

يَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ۔ وہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کریں گے (ذرا ذرا سی باتوں میں ان کی تکفیر کر کے) اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔

فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ۔ اگر وہ سامنے سے گزرنا نہ چھوڑے اور منع کرنے سے بھی نہ مانے تو اس سے لڑے (اس کو خوب مارے) وہ شیطان ہے (آدمی کا ہے کو ہے اچھی بات نہیں سنتا)۔

إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ۔ اگر مقتول کا وارث قاتل کو قتل کرے (اس سے قصاص لے معاف نہ کرے) تو وہ بھی قاتل کی طرح ہو گا (یعنی اس کو کوئی فضیلت حاصل

زہو گی، گو قصاص لینا مباح ہے حرام نہیں ہے اور مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے)

فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ۔ اگر تو کسی شخص کو اسلام کا کلمہ پڑھنے کے بعد قتل کرے تو اس کا وہ درجہ ہوگا جو اس کے قتل کرنے سے پہلے تیرا تھا (یعنی معصوم الدم مسلمان) اور تیرا اس کے قتل کرنے کے بعد وہ درجہ ہوگا جو کلمۂ اسلام پڑھنے سے پہلے اس کا تھا (یعنی مباح الدم گو تو کافر نہ ہوگا)

أَقِتَالًا أَيْ سَعْدُ۔ سعد کیا تم لڑنا چاہتے۔

أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔ کتوں کے قتل کا آپ نے حکم دیا (جب کتے بہت ہو جائیں اور ان سے ایذا کا ڈر ہو تو ان کا قتل کرنا جائز ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پہلے آپ نے ایسا حکم دیا تھا پھر ان کے قتل سے منع فرمایا تو بہتر یہ ہے کہ جو کتا کاٹتا ہو یا ایذا دیتا ہو اس کو قتل کر ڈالے ورنہ چھوڑ دے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک امت ہے)۔

يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ۔ ایک اینٹ کی جگہ پر ایک دوسرے سے لڑیں گے۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ دو بڑے گروہ آپس میں لڑیں اور دونوں کو مسلمانی کا دعوے ہو (مراد معاویہ اور حضرت علی کے گروہ ہیں)

اِسْتَحِقُّوا قَتِيلَكُمْ۔ اپنے مقتول کی دیت یا قصاص لینے کا حق حاصل کرلو (ایک روایت میں صاحبکم ہے)

لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا فَإِنَّ لَهُ قَاتِلًا۔ بدکار پر رشک مت کر اس کو تو دوزخ کی آگ قتل کرنے والی ہے)۔

قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ۔ انہوں نے سات کافروں کو مارا پھر کافروں نے ان کو مار ڈالا

فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ۔ اس کا قتل ہونا جہالت کی موت ہے (نہ کہ شہادت)۔

قَتَلْتُ الشَّرَابَ۔ میں نے شراب کی تیزی توڑ دی۔

أَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ۔ ذمی کافروں کو بچانے کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑائی کی جائے (کیونکہ ذمی اسلام کی رعیت ہیں اور ہر ایک بادشاہ پر اپنی رعیت کی حفاظت لازم ہے)۔

حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الدَّجَّالَ۔ میری امت میں جہاد باقی رہے گا قیامت تک یہاں تک کہ میری امت کا آخری گروہ دجال سے لڑے گا (یعنی حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ہوکر مسلمان دجال والوں سے مقابلہ کریں گے اور حضرت عیسیٰؑ خود دجال کو قتل کریں گے)۔

مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلٰى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ

یعنی جو شخص چارپایہ جانور سے جماع کرے تو اس کو مار ڈالو اور اس جانور کو بھی مار ڈالو (اہل حدیث اور امام اسحٰق بن راہویہ کا یہی قول ہے اور زہری کہتے ہیں اگر وہ محصن ہو تو اس کو سنگسار کریں ورنہ سو کوڑے لگائیں گے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اس کو تعزیر دی جائے گی یعنی جو سزا حاکم مناسب سمجھے)۔

اُقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهٖ۔ لواطت میں فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو (اگر مفعول اپنی رضامندی سے یہ کام کرا رہا ہو۔ حضرت علی رضؓ نے لوطیوں کو جلوا دیا تھا)۔

مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ۔ جو شخص جہاد میں کسی کافر کو قتل کرے اس کے ہتھیار اور سامان وہی لے لے (دوسرے مجاہدین کا اس میں حصہ نہ ہوگا البتہ لوٹ کا مال سب میں تقسیم ہوگا)۔

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں (دوسری روایت میں ہے

ہاں تک کہ وہ گواہی دیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور محمد رسول اللّٰہ اور نماز پڑھیں زکوٰۃ ادا کریں اور شاید یہ روایت حضرت صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو نہیں پہنچی ورنہ مانعین زکوٰۃ سے لڑنے میں بحث کی ضرورت نہ ہوتی۔ اِس روایت سے پہلی روایت کی تشریح ہو جاتی ہے اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنا کافی نہیں بلکہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ساتھ نبوت کا اقرار اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ تمام فرائض اور ارکانِ اسلام کا ادا کرنا ضروری ہے اگر ایک رُکن سے بھی انکار کریں تو ان سے جہاد کرنا درست ہے)۔

اِنَّہٗ قَتَلَہٗ عَلٰی دِیْنِہٖ وَلِاِیْمَانِہٖ (امام جعفر صادقؒ نے اس آیت وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کی تفسیر میں فرمایا) مراد وہ شخص ہے جو کسی مومن کو اس کے دین اور ایمان کی وجہ سے مار ڈالے (ایسا مارنے والا تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا)۔

کَیْفَ نَقْتُلُ اَنْفُسَنَا (جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالو تو انھوں نے عرض کیا) ہم کیونکر اپنے تئیں آپ ماریں (حضرت موسیٰؑ نے کہا تم ایسا کرو، صبح کو ہر شخص تلوار یا چھُری لے کر بیت المقدس میں ڈھاٹا باندھے ہوئے آئے جب میں ممبر پر چڑھوں تو ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا ستّر ہزار آدمی قتل ہوئے، اس وقت حضرت جبرئیل اترے، یہ پیغام لائے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے باقی لوگوں کو معاف کر دیا)

مَقَاتِلُ الْاِنْسَانِ۔ آدمی کے جسم کے وہ مقامات جن پر ضرب لگانے سے موت ہوتی ہے۔

قَتَمٌ یا قُتُوْمٌ۔ بلند ہونا۔

اِقْتِمَامٌ۔ کالا ہونا۔

قَتَامٌ۔ کالا غبار، سیاہی، تاریکی۔

اُنْظُرْ اَیْنَ تَرٰی عَلِیًّا قَالَ اَرَاہُ فِیْ تِلْکَ الْکَتِیْبَۃِ الْقَتْمَاءِ فَقَالَ لِلّٰہِ دَرُّ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَالِکٍ فَقَالَ لَہٗ اَیْ اَبَتِ فَمَا یَمْنَعُکَ اِذَا غَبَطْتَہُمْ اَنْ تَرْجِعَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اِذَا حَکَکْتُ قُرْحَۃً دَمَّیْتُہَا۔ (جب صفین کی جنگ ہو رہی تھی تو عمرو بن عاصؓ نے اپنے بیٹے عبد اللّٰہ بن عمرو سے پوچھا) علیؓ اِس فوج میں کہاں ہیں انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ اِس غبار آلود لشکر میں ہیں۔ پھر عمرو نے کہا۔ عبد اللّٰہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا کیا کہنا (یہ دونوں صاحب فریقین سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر میں بیٹھ رہے تھے) تب عبد اللّٰہ نے اپنے باپ سے کہا، باوا جب تم اِن دونوں صاحبوں پر رشک کرتے ہو (ان کے کام کو اچھا سمجھتے ہو) تو پھر لوٹ کیوں نہیں جاتے؟ انھوں نے کہا، بیٹا میری کنیت ابو عبد اللّٰہ ہے میں کسی پھنسی کو کھجاتا ہوں تو جب تک خون نہیں نکال لیتا اس کو نہیں چھوڑتا (یہ ایک مثل ہے یعنی میں جب کسی کام کو شروع کرتا ہوں تو اس کو تمام کیے بغیر نہیں چھوڑتا۔ عمرو بن عاصؓ نے ایسا ہی کیا برابر معاویہ کے ساتھ ہو کر حضرت علیؓ سے لڑتے رہے اور اِس صلہ میں معاویہؓ سے مصر کی حکومت حاصل کی)۔

قَتَنٌ۔ چوڑی پھلی جو ہتھیلی کے برابر ہوتی ہے۔

قُتُوْنٌ۔ سوکھ جانا، تری دُور ہو جانا۔

قَتَانَۃٌ۔ ذلیل ہونا۔

قَتِیْنٌ۔ بے مزہ۔

تَزَوَّجْتَ بِکْرًا قَتِیْنًا۔ (ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللّٰہؐ میں نے فلاں عورت سے نکاح کیا ہے فرمایا) واہ وا تو نے کنواری عورت کی جو کم مزے والی ہوتی ہے (یعنی جماع کی بہت خواہشمند نہیں ہوتی)

اِنَّہَا وَضِیْئَۃٌ قَتِیْنٌ۔ وہ تو گوری خوبصورت جماع کی کم خواہش کرنے والی ہے۔

قَتْوٌ یا قَتًا یا قِتًی یا قُتًی یا مَقْتًی۔ اچھی طرح خدمت کرنا۔

اِقْتِوَاءٌ۔ خدمت لینا۔

قَتْوَۃٌ۔ چغل خوری۔

سُئِلَ عَنْ اِمْرَأَۃٍ کَانَ زَوْجُھَا مَمْلُوْکًا۔ فَاشْتَرَتْہُ فَقَالَ اِنِ اقْتَوَتْہُ فُرِّقَ بَیْنَھُمَا وَاِنْ اَعْتَقَتْہُ فَھُمَا عَلَی النِّکَاحِ۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا گیا ایک عورت کا خاوند غلام تھا، اس نے اپنے خاوند کو خرید کر لیا تو کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا اگر وہ اپنے خاوند سے خدمت لینے لگی (اس کو اپنا غلام رکھا) تب تو دونوں میں جدائی کر دی جائے گی (کیونکہ اپنے غلام یا لونڈی سے نکاح درست نہیں بلکہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے) اور اگر اس نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تب نکاح بدستور قائم رہے گا)۔

باب القاف مع الثاء

قَتٌّ۔ کھینچنا، ہنکانا، اکھیڑنا، جمع کرنا۔

اِقْتِتَاتٌ۔ اکھیڑنا۔

قَتَاتَۃٌ۔ جماعت۔

قُتَاتٌ۔ سامان، متاع۔

قَتَّاتٌ۔ چغل خور۔

قَتِیْتَۃٌ۔ جماعت۔

حَتَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا عَلَی الصَّدَقَۃِ فَجَاءَ اَبُوْبَکْرٍ بِمَالِہٖ کُلِّہٖ یَقُتُّہٗ۔ ایک دن آں حضرتؐ نے خیرات کرنے کی لوگوں کو ترغیب دلائی تو ابوبکر صدیق رضؓ اپنا سارا مال کھینچے ہوئے یا ہنکاتے ہوئے لے کر آئے (گھر والوں کے لئے کچھ نہ چھوڑا) اور حضرت عمر آدھا مال لے کر آئے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

قَتَّ السَّیْلُ الْغُثَاءَ۔ بہیا (سیلاب) کچرے کو کھینچ لایا یا اکٹھا کر لایا۔

قَثْأٌ۔ کھیرا کھانا یا ککڑی کھانا۔

قَثَدٌ۔ کھیرا یا ککڑی یا دوسری کوئی ترکاری جو ککڑی کے مشابہ ہوتی ہے۔

کَانَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ وَالْقَثَدَ بِالْمُجَاجِ۔ آنحضرت ککڑی، کھیرا، شہد کے ساتھ لگا کر کھاتے (شہد ککڑی کی سردی کو روکتا ہے اس کی اصلاح کرتا ہے)

قَثْمٌ۔ ایک دفعہ دے دینا، اکٹھا کرنا، سوکھا گوہ لتھیڑنا۔

قُثْمَۃٌ اور قَثَمٌ۔ سوکھا گوہ لتھڑ جانا۔

قَثَمٌ اور قَثَامَۃٌ۔ گرد آلود ہونا۔

اِقْتِثَامٌ۔ جڑ سے اکھیڑ لینا، جمع کرنا۔

اَنْتَ قُثَمٌ وَخَلْقُکَ قَیِّمٌ۔ (ایک فرشتہ آنحضرت کے پاس آیا کہنے لگا) آپ "قثم" ہیں۔ یعنی مجتمع الخلق یا جامع کامل یا خیر کو جمع کرنے والے یا تمام صفاتِ حسنہ کے جامع۔

قُثَمٌ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام ہے (بعضوں نے کہا قَاثِمٌ سے نکلا ہے۔ یعنی بہت دینے والے)۔

اَنْتَ قُثَمٌ اَنْتَ الْمُقَفّٰی اَنْتَ الْحَاشِرُ۔ آپ "قثم" ہیں اور "مقفی" یعنی متبوع، لوگ آپ کی پیروی کرنے والے ہیں اور آپ "حاشر" ہیں یعنی لوگ آپ کے پیچھے حشر کئے جائیں گے۔

باب القاف مع الحاء

قُحٌّ۔ خالص اپوٹ، اکل کھرا، اکھڑ، کچا خربوزہ۔

قُحُوْحَۃٌ اور قَحَاحَۃٌ۔ خالص ہونا۔

اَعْرَابِیٌّ قُحٌّ۔ گنوار سے اکھڑ یا نرا گنوار یا ابدٌ گنوار ہے۔

عَرَبِیٌّ قُحٌّ۔ خالص عربی ہے (اَقْحَاحٌ جمع ہے)۔

قَحَدٌ۔ کوہان بڑا ہونا۔

قَحَدَۃٌ۔ کوہان یا کوہان کی جڑ۔

فَقُمْتُ اِلٰی بَکْرَۃٍ قَحْدَۃٍ اُرِیْدُ اَنْ اَعْقِرَھَا۔ میں ایک جوان اونٹ کی طرف اٹھا جو بڑے کوہان والا تھا میں نے چاہا اس کی کونچیں کاٹ ڈالوں۔

...حْرٌ. بوڑھا پھونس، بوڑھا اونٹ۔

قُحَارَةٌ. بڑھاپا۔

زَوْجِيْ لَحْمُ جَمَلٍ قُحْرٍ. میرا خاوند بوڑھے اونٹ کا ...شت ہے (یعنی دُبلا سوکھا مفلس ہے)۔

...حْزٌ. کُودنا، بے قرار ہونا، ارنا پچھاڑنا، تیر کا سامنے گر پڑنا۔

تَقْحِيْزٌ. سخت کلامی کرنا، کُدانا۔

دَعَاهُ الْحَجَّاجُ فَقَالَ لَهُ اَحْسِبُنَا قَدْ رَوَّعْنَاكَ ...الَ اَمَا اِنِّيْ بِتُّ اُقَحَّزُ الْبَارِحَةَ. حجاج ظالم نے ...وائل کو بلا بھیجا (جب وہ گئے تو) حجاج ان سے کہنے لگا ہم ...تے ہیں ہم نے تم کو خوف زدہ کردیا (شریر اور ظالم حاکم سے ...ب ہی ڈرتے ہیں) ابو وائل نے کہا میں تو گزشتہ رات کو ...رار اور پریشان رہا۔

وَقَدْ بَلَغَهُ عَنِ الْحَجَّاجِ شَيْءٌ فَقَالَ مَا زِلْتُ اللَّيْلَةَ ...ُقَحَّزُ كَاَنِّيْ عَلَى الْجَمْرِ. امام حسن بصریؒ کو حجاج کوئی بات ...ی تو وہ کہنے لگے میری رات ایسی گزری جیسے کوئی انگارے پر ...ٹ رہا ہو (بے قرار ہو)۔

...حْطٌ. کال پڑنا، پانی رُک جانا، سخت مارنا۔

تَقْحِيْطٌ. پیوند لگانا، حاملہ کردینا۔

اِقْحَاطٌ. قحط پڑنا، جماع کرکے انزال نہ ہونے دینا، قحط ...النا۔

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُحِطَ الْمَطَرُ وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ يا رسول اللہ ...ش رُک گئی اور درخت سرخ ہوگئے (خشکی سے ان کی سبزی ...ی نا رہی۔ ایک روایت میں قَحَطَ الْمَطَرُ ہے)

سُؤَالُ النَّاسِ اِذَا قُحِطُوْا. لوگوں کا امام سے پانی ...نے کی دُعا چاہنا جب پانی رُک جائے۔

...وْ عُجِّلْتَ اَوْ قُحِطْتَ. تم کو جلدی میں ڈال دیا گیا یا ...انزال نہ کرسکے۔

شَكَى النَّاسُ الْقُحُوْطَ. لوگوں نے بارش رُک جانے کی ...کایت کی۔

عَامٌ قَاحِطٌ وَّسَنَةٌ قَحِيْطَةٌ. قحط کا سال۔

اِذَا اَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَقَالُوْا قَحْطًا فَقَحْطًا لَّهٗ يَوْمَ يَلْقٰى رَبَّهٗ. جب کوئی شخص ایک قوم کے پاس جائے وہ قحط قحط پکاریں (یعنی تجھ سے بھلائی کی کوئی امید نہیں ہے)، تو قیامت کے دن جب وہ اپنے مالک سے ملے گا اس وقت بھی قحط ہی پائے گا (کوئی بھلائی اس کو حاصل نہ ہوگی)

مَنْ جَامَعَ فَاَقْحَطَ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ. جو شخص دخول کرے پھر انزال نہ ہو (انزال سے پہلے ذکر باہر نکال لے)، تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا (گو غسل کرلینے میں زیادہ احتیاط ہے امام بخاری اور بعض علماء کا یہی قول ہے اور اکثر ائمہ اور فقہاء کا یہ مذہب ہے کہ دخول ہوتے ہی غسل واجب ہوجاتا ہے اور اس حدیث کو منسوخ کہتے ہیں جیسے اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی حدیث کو وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر آں حضرتؐ نے فرمایا اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ اس سے سابق کا حکم منسوخ ہوگیا)۔

قَحْطَانُ. یمن والوں کا جدِ اعلیٰ تھا۔

سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ قحطان کا ایک بادشاہ عنقریب پیدا ہوگا جو لوگوں کو ہانک لے جائے گا

قَحْفٌ. کھوپری کاٹنا یا توڑنا یا کھوپری پر مارنا، سب پی جانا نکالنا، پھیلانا۔

اِقْحَافٌ. اپنے گھر میں بہتر جمع کرنا، اس پر سامان رکھنا۔

اِقْتِحَافٌ. سب پی جانا۔

قِحَافٌ. خوب پینا۔

اَلْيَوْمَ قِحَافٌ وَّغَدًا اِلْقَافٌ. آج تو خوب پینا ہے اور کل جنگ ہے۔

قُحَافٌ. زور کی بہیا (سیلاب)

قُحَافَہ. جو چیز تولی جائے۔

قِحْفٌ۔ کھوپری۔

تَاكُلُ الْعِصَابَةُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا۔ اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی (اتنا بڑا انار ہوگا) اور اس کے چھلکے کا سایہ لے گی (چھتر کی طرح)۔

نَذَرَتْ لَتَشْرَبَنَّ فِيْ قِحْفِ عَاصِمٍ الْخَمْرَ اس نے منت مانی تھی کہ عاصم کی کھوپری میں شراب پیوں گی (عاصم نے اس کے دونوں بیٹوں کو قتل کیا تھا)

فَمَا رُئِيَ مَوْطِنٌ اَكْثَرَ قِحْفًا سَاقِطًا۔ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گری ہوئی کھوپریاں نہیں دیکھی گئیں (وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں سخت جنگ ہوئی تھی)۔

سُئِلَ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ فَقَالَ اُقَبِّلُهَا وَاَقْحَفُهَا ابوہریرہؓ سے پوچھا گیا، روزہ دار کو بوسہ لینا درست ہے یا نہیں انھوں نے کہا میں تو اپنی عورت کا بوسہ لیتا ہوں اُس کا تھوک چوستا ہوں۔

اَبُوْ قُحَافَةَ۔ ابوبکر صدیقؓ کے والد کا نام ہے۔

(قِحْفٌ کی جمع اَقْحَافٌ ہے)۔

قَحَلَ یا قَحِلَ۔ سوکھ جانا یا کھال کا ہڈیوں پر سوکھ جانا بوڑھا پھونس ہونا، بہت عمر ہونا۔

مُقَاحَلَةٌ۔ لازم کرلینا۔

اِقْحَالٌ۔ ہڈی پر کھال سکھا دینا۔

تَقَحُّلٌ۔ سوکھ جانا۔

قَحِلَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لوگ آں حضرت کے زمانہ میں (خشک سالی اور قحط کی وجہ سے) سوکھ گئے (دبلے ہوگئے کھال ہڈیوں سے چپک گئی، گوشت بالکل نہ رہا)۔

شَيْخٌ قَحْلٌ۔ بوڑھا پھونس، جس کی کھال سوکھ کر ہڈیوں سے لگ گئی ہو۔

قُحُوْلٌ۔ سوکھ جانا۔

تَتَابَعَتْ عَلٰى قُرَيْشٍ سِنُوْ جَدْبٍ قَدْ اَقْحَلَتِ الظِّلْفَ۔ قریش کے لوگوں پر کئی سال پے در پے قحط کے آئے انھوں نے کھر والے جانوروں کو سکھا دیا (چارہ نہ ملنے کی وجہ سے)۔

اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا نُقْحِلَ اَيْدِيَنَا مِنْ خِضَابٍ۔ آں حضرتؐ نے ہم کو یہ حکم دیا کہ خضاب لگا کر اپنے ہاتھوں کو نہ سکھائیں۔

لَاَنْ يَعْصِبَهٗ اَحَدُكُمْ بِقِدٍّ حَتّٰى يَقْحَلَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَسْئَلَ النَّاسَ فِيْ نِكَاحٍ۔ اگر تم میں سے کوئی اپنے عضو مخصوص کو ایک تسمہ سے باندھے رکھے یہاں تک کہ سوکھ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے نکاح کا سوال کرے (یعنی نکاح کے لئے ان سے امداد کا طالب ہو)۔

كَيْفَ نَرُدُّ شَيْخَكُمْ وَقَدْ قَحَلَ۔ ہم تمہارے شیخ کو کہاں سے پھیر کر دیں، وہ تو سوکھ گیا ہے (یعنی مرکر سوکھ گیا ہے۔ یہ بنی ضبہ کے جواب میں کہا گیا تھا جو جنگ جمل میں پڑھ رہے تھے: نحن بنو ضبة اصحاب الجمل الموت احلی عندنا من العسل ـــ ردوا علینا شیخنا ثم بجل ـــ یعنی ہم ضبہ کے بیٹے ہیں جو جمل کے ساتھ ہیں (جمل وہ اونٹ جس پر حضرت عائشہؓ سوار تھیں) ہم کو مرنا شہد سے بھی زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ کو جو عزت والا ہے پھیر دو (یعنی حضرت عثمانؓ کو جو شہید ہوچکے تھے)۔

قَحْمٌ۔ طے کرنا نزدیک ہونا۔

قُحُوْمٌ۔ کسی کام میں بغیر سوچے سمجھے گر پڑنا۔

تَقْحِيْمٌ۔ بغیر سوچے کسی کو ایک کام میں ڈال دینا، اوندھے منہ گرانا۔

اِقْحَامٌ۔ بغیر سوچے سمجھے ایک کام میں گھسیڑ دینا گرا دینا، زور سے داخل کرنا، خواہ مخواہ ایک لفظ کو [illegible]

لفظوں میں یا ایک حرف کو دو حرفوں کے درمیان گھسیڑنا۔

اُقحِمُوا۔ خشک سالی میں پڑگئے

تقحم۔ داخل ہونا، اوندھے مُنہ گرانا۔

اِنقِحَام۔ گھسڑ جانا۔

اِقتِحَام۔ گھس جانا، حقیر جاننا، غائب ہوجانا زور سے اپنے تئیں ڈالدینا۔

اَسوَدُ قَاحِمٌ۔ کالا بھجنگ۔

قحامۃ اور قحومۃ۔ بڑھاپا۔

قحم۔ بوڑھا، دُبلا۔

قحمۃ۔ شاق اور ہلاکت اور سخت قحط (اس کی جمع قحم ہے)۔

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُم عَنِ النَّارِ وَاَنتُم تَقتَحِمُونَ فِیھَا۔ میں تو پیچھے سے تمہاری کمریں آگ میں گرنے سے تھام رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گرے پڑتے ہو (اس میں گھسے جاتے ہو نہ سوچتے ہو نہ سمجھتے ہو)۔

وَھُم یَقتَحِمُونَھَا۔ وہ اس میں گھسے جاتے ہیں گرے پڑتے ہیں۔

مَن سَرَّہٗ اَن یَتَقَحَّمَ جَرَاثِیمَ جَھَنَّمَ فَلیَقضِ فِی الجَدِّ۔ جس شخص کو دوزخ کے سخت اور اصلی مقاموں میں گھسنا منظور ہو وہ دادا کے باب میں (قطعی) فیصلہ کرے۔

تَقَحَّمَت بِیَ النَّاقَۃُ اللَّیلَۃَ۔ آج رات کو سانڈنی نے مجھ کو ایک ہلاکت کے مقام میں گرا دیا (کسی گڈھے یا گڑھے میں۔ مطلب یہ ہے کہ میں اس کا سر تھام نہ سکا وہ ایک خوفناک مقام میں مجھ کو لے کر گھس پڑی)

مَن لَقِیَ اللہَ لَا یُشرِکُ بِہٖ شَیئًا غَفَرَلَہُ المُقحِمَاتِ۔ جو شخص اللہ تعالےٰ سے اِس حال میں ملے کہ اُس نے شرک نہ کیا ہو تو اس کے بڑے بڑے گناہ جو دوزخ میں پھینک دینے والے ہیں وہ معاف کردے گا (گویا توحید جب کامل ہو تو دوسرے تمام گناہوں کے بخشے جانے کی امید ہے)۔

اِنَّ لِلخُصُومَۃِ قُحَمًا۔ جھگڑے میں بڑے شاق اور دشوار امور پیش آتے ہیں۔

اَقبَلَت زَینَبُ تَقَحَّمُ لَھَا۔ حضرت اُمّ المومنین زینب رضؓ بے تحاشا حضرت عائشہ رضؓ کو بُرا بھلا کہتی ہوئی گھس آئیں

اَبغِنِی خَادِمًا لَا یَکُونُ قَحمًا فَانِیًا وَلَا صَغِیرًا ضَرَعًا۔ میرے لئے ایک ایسا خدمت گار تلاش کر جو نہ بوڑھا پھونس ہو اور نہ بالکل بچہ ناتوان۔

اَقحَمَتِ السَّنَۃُ نَابِغَۃَ بَنِی جَعدَۃَ۔ قحط سالی نے بنی جعدۃ کے لوگوں کو (جنگل سے) نکالا (وہ شہر میں آگئے)

لَا تَقتَحِمُہٗ عَینٌ مِّن قِصَرٍ۔ کوئی آنکھ ان کو ٹھنگنے پنے کی وجہ سے حقیر نہیں جانتی۔

اَتَقَحَّمُ فِیہِ۔ میں اس میں ڈوب جاتی (یعنی آبزن میں جو ایک ظرف ہے اس کا سر پوش ہوتا ہے بیمار کو اس میں بٹھا کر سر باہر رکھ کر باقی تمام بدن گرم پانی سے سینکتے ہیں اور صاحب مجمع البحار سے سہو ہوا جو آبزن میں زن کے معنی عورت بیان کئے حالانکہ یہ زن زدن سے ہے اور اب آبزن ایک لفظ ہوگیا ہے صاحب مجمع البحار یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ اس ظرف کو اکثر عورتیں استعمال کرتی ہیں لہٰذا اس کا نام آبزن رکھا گیا یہ دوسرا سہو ہے بُرہان میں ہے کہ آبزن چھوٹے حوض کو بھی کہتے ہیں)۔

فَاقتَحَمَ اَبُو طَلحَۃَ عَن بَعِیرِہٖ۔ ابوطلحہ رضؓ نے جلدی سے اپنے تئیں اپنے اونٹ پر سے گرا دیا (وہ آنحضرتؐ کو دیکھنے دوڑے کہیں آپ کو چوٹ تو نہیں آئی)

فَاطِمَۃُ یُقتَحَمُ عَلَیھَا۔ فاطمہ کے پاس لوگ گھس پڑتے ہیں (یعنی چور بدمعاش وغیرہ)۔

لَا سَھمَ لِلقَحمِ۔ بوڑھے پھونس کو جو لڑائی میں

کوئی کام نہ کرسکے لوٹ کے مال میں سے حصہ نہ ملے گا۔

باب القاف مع الدال

قَدْ - اسمیہ بمعنی بس اور جب حرف ہوتا ہے تو توقع کے لئے آتا ہے اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے۔

قَدْ قَامَ - یعنی ابھی کھڑا ہوا۔

قَدْ قَدْ - دوزخ سے پوچھا جائے گا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی، اور کچھ ہے۔ جب سب اس میں اکٹھا کر دیئے جائیں گے تو کہے گی) بس بس (ایک روایت میں قَطْ قَطْ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَیَقُوْلُ قَدْ قَدْ - پھر کہے بس بس۔

قَدْنِیْ - مجھ کو بس ہے۔

قَدْكَ - تجھ کو بس ہے۔

قَدْحٌ - طعنہ دینا، عیب بیان کرنا، اعتراض کرنا، پانی نکالنا آنکھ سے یا کیڑا دانت یا درخت سے سوراخ کرنا۔

تَقْدِیْحٌ - گھوڑے کو شرط کے لئے دبلا کرنا، اندر گھس جانا۔

قَدْحٌ اور اِقْتِدَاحٌ چقماق سے آگ نکالنا، چلّو بھر کر دینا، تدبیر کرنا۔

لَا تَجْعَلُوْنِیْ کَقَدَحِ الرَّاكِبِ - مجھ کو سوار کے پیالہ کی طرح مت بناؤ (سوار کھانے کا پیالہ اپنے پیچھے لٹکا لیتا ہے مطلب یہ ہے کہ میرا ذکر سب سے آخر میں مت رکھو)۔

كَمَا نِيْطَ خَلْفَ الرَّاكِبِ الْقَدَحُ الْفَرْدُ جیسے سوار کے پیچھے اکیلا پیالہ لٹکا دیا جاتا ہے۔

كُنْتُ اَعْمَلُ الْاَقْدَاحَ - میں پیالے بناتا تھا (تو قَدَحٌ کی جمع ہوگی) یا تیر (تو قِدْحٌ کی جمع ہوگی نہایہ میں ہے کہ تیر کو کاٹتے ہی قِطْعٌ کہتے ہیں پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب قِطْعٌ کہتے ہیں پھر تراش کر چھیل کر صاف کریں تب بَرِیٌّ کہتے ہیں پھر سیدھا کریں تو قِدْحٌ کہتے ہیں۔ پھر پَر اور پیکان لگا دیں تو سَهْمٌ کہتے ہیں)

دَعَا بِقَدَحٍ - ایک پیالہ منگایا۔

كَانَ يُسَوِّي الصُّفُوْفَ حَتّٰى يَدَعَهَا مِثْلَ الْقِدْحِ اَوِ الرَّقِيْمِ - آں حضرتؐ صفوں کو سیدھا کرتے ان کو تیر کی طرح یا کتاب کی سطر کی طرح کر دیتے۔

كَانَ يُقَوِّمُهُمْ فِي الصَّفِّ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدَاحُ - حضرت عمرؓ لوگوں کو صف میں اس طرح برابر کرتے جیسے تیر بنانے والا تیر کو سیدھا کرتا ہے۔

فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوٰى بَطْنِيْ فَصَارَ كَالْقِدْحِ میں نے خوب دودھ پیا، یہاں تک کہ میرا پیٹ جو بھوک سے خالی ہو کر اندر گھس گیا تھا تیر کی طرح برابر ہو گیا۔

اِنَّهٗ كَانَ يُطْعِمُ النَّاسَ عَامَ الرَّمَادَةِ فَاتَّخَذَ قِدْحًا فِيْهِ فَرْضٌ - حضرت عمرؓ لوگوں کو جس سال قحط تھا کھانا کھلاتے، آپ نے ایک تیر بنایا تھا اس میں نشان کر دیا تھا (اس تیر کو کھانے کے پیالہ میں ڈال کر دیکھتے کہ کتنا کھانا ہے)۔

كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ - گویا صف کو تیر سے برابر کرتے (اسی طرح آں حضرتؐ برابر کرتے رہے یہاں تک کہ ہم خود صف کو برابر کرنا سمجھ گئے)۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ آنحضرتؐ کے پلنگ کے تلے ایک پیالہ لکڑی کا تھا جس میں رات کے وقت آپ پیشاب کیا کرتے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ گھر میں کسی ظرف میں پیشاب کرنا درست ہے اور یہ اس حدیث کے خلاف نہیں کہ اپنی پھوپی کھجور کی عزت کرو کیونکہ عزت کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو پانی دو، اس کا پیوند لگاؤ، پھر جب اس کی لکڑی کاٹ لی تو اب اس کو کھجور نہیں کہیں گے۔ بعض لوگوں نے اس کوٹھری میں جس میں نماز پڑھی جاتی ہے پیشاب کا ظرف رکھنا مکروہ رکھا ہے اور شاید یہ

دانہ اس وقت کا ہو جب گھروں میں پاخانے نہ تھے تو رات
دور جانا آپ کو دشوار ہوتا ہو گا۔ لیکن جب سے پاخانے
گھروں میں بنائے گئے تو رات اور دن آپ ان ہی میں
رفع حاجت کیا کرتے۔ اب اختلاف اس میں ہے کہ
پیشاب کی طرح پاخانہ کا ظرف بھی گھر میں رکھنا درست ہے
یا نہیں۔ بعضوں نے کہا پاخانہ کا بھی وہی حکم ہے، بعضوں نے
اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ پاخانہ کثیف اور غلیظ اور بدبودار
ہوتا ہے اب رات اور دن دونوں کا ایک ہی حکم ہے گو ظاہرا
امام بخاری رح کی تبویب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رات ہی کے
لئے یہ جواز خاص ہے گو دن کے وقت بے ضرورت اس سے
بچنا بہتر ہے۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ فرشتے
اس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں پیشاب ہو، وہ اس
کے خلاف نہیں ہے۔ اس کے پیشاب ہونے سے اس حدیث
میں یہ مراد ہے کہ دیر تک پیشاب دان رکھا رہے۔ اس
حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پلنگ یا تخت کا رکھنا، اس پر سونا
شرع کے خلاف نہیں ہے)۔

لَوْشَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَ لِلنَّاسِ قِدْحَةَ ظُلْمَةٍ
كَمَا جَعَلَ لَهُمْ قِدْحَةَ نُوْرٍ۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو لوگوں
کے لئے تاریکی نکالنے کی ایک چیز پیدا کرتا جیسے روشنی پیدا
کرنے کے لئے ایک چیز ان کے لئے بنائی (یعنی چقماق جس سے
آگ نکالتے ہیں عرب لوگ چقماق کے لوہے کو مِقْدَح اور
مِقْدَحَة اور قَدَّاح اور قَدَّاحَة کہتے ہیں اور اس
کو قَدَّاح اور صَوَّانَة کہتے ہیں)۔

قُدْحَة۔ ایک چلو۔

مِقْدَح۔ چمچہ اور برمہ جس سے لکڑی میں سوراخ
کیا (اس کو مِثْقَب بھی کہتے ہیں)۔

مِقْدَاح۔ وہ شخص جو لوگوں میں چغل خوری کرتا

قَدِيْحٌ۔ شوربا جو دیگچی کے تلے رہ جائے اور مشکل
سے نکالا جائے۔

قَاتَلَ اللّٰهُ وَرْدَانًا وَقَدْحَتَهُ۔ اللہ وردان
کو تباہ کرے اور اس کے دل کی بات نکالنے کو (جیسے چقماق
سے آگ نکالتے ہیں یہ عمرو بن عاص رض نے کہا۔ انھوں نے
اپنے غلام وَرْدَان سے رائے لی کہ میں کس کا ساتھ دوں
معاویہ رض کا یا حضرت علی رض کا؟ وردان نے کہا اگر تم آخرت
کی بھلائی چاہتے ہو تو علی رض کے ساتھ رہو اگر دنیا چاہتے
ہو تو معاویہ رض کے ساتھ رہو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم دنیا پر
آخرت کو اختیار نہ کرو گے۔ وردان نے جیسا کہا تھا وہی ہوا
عمرو بن عاص نے دنیا کی خواہش کو آخرت کی بھلائی پر
مقدم رکھا، معاویہ کی رفاقت اختیار کی اور مصر کی حکومت
حاصل کی)۔

يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اَمِيْرٌ لَوْ قَدَحْتُمُوْهُ
بِشَعْرَةٍ اَوْرَيْتُمُوْهُ۔ تم پر ایک ایسا شخص حاکم
ہو گا اگر ایک بال تم اس پر مارو تو وہ سلگ اٹھے گا۔
(اپنے دل کی بات ظاہر کر دے گا۔ اس قدر ضعیف القلب
اور کمزور ہو گا)۔

يَقْدَحُ قِدْرًا وَيَنْصِبُ اُخْرٰى۔ ایک دیگچی میں
سے نکالے گا اور دوسری چڑھائے گا۔

قَدَحَ الْقِدْرَ۔ دیگچی میں سے نکال لیا (یعنی چمچے سے)۔

مِقْدَحَة۔ چمچہ۔

اِقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكِ۔ اپنی ہانڈی میں سے
ایک چمچہ بھر کر دے۔

اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَقْدَحَ عَيْنِيْ۔ میں چاہتا ہوں
آنکھ میں قدح کراؤں (یعنی لرکا پانی اس میں سے نکلوا ڈالوں)

اَتَقَلْقَلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِي الْجَفِيْرِ
الْفَارِغِ وَاِنَّمَا قُطْبُ الرَّحٰى تَدُوْرُ عَلَيَّ۔ اس طرح
خل خل کر رہے ہو جیسے ایک اکیلا تیر خالی ترکش میں خل
خل کرتا رہتا ہے اور چکی کا پاٹ تو مجھ پر گھوم رہا ہے (یعنی

اسلام کی چکی میں چلا رہا ہوں، یہ حضرت علیؓ نے فرمایا، جب لوگوں کو جنگ کے لئے اُٹھنے کی ترغیب دی اور انھوں نے سستی کی)۔

وَرَجُلٌ حَفِظَ حُرُوفَهُ وَضَيَّعَ حُدُودَهُ وَأَقَامَهُ إِقَامَةَ الْقِدْحِ۔ اور ایک وہ شخص جس نے قرآن کے لفظ تو یاد کر لئے لیکن اس کے احکام پر عمل نہ کیا اور کھیل کے تیر کی طرح اس کو رکھا۔

كَأَنَّهُمُ الْقِدَاحُ قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ۔ وہ زاہد لوگ تیروں کی طرح ہیں جن کو خوفِ الٰہی نے تراش ڈالا ہے (یعنی دُبلے اور لاغر ہیں)۔

قَدٌّ۔ کاٹنا، لمبا پھاڑنا، الگ کرنا۔

تَقْدِيدٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا سکھانے کے لئے۔

قَدِيدٌ۔ وہ گوشت جو ٹکڑے ٹکڑے کر کے سکھانے کے لئے رکھا جائے۔

اِنْقِدَادٌ۔ پھٹ جانا۔

تَقَدُّدٌ۔ گروہ گروہ ہو جانا الگ الگ رائے الگ الگ خواہش والے، سوکھ جانا، متفرق ہو جانا، دُبلا ہو جانا۔

اِقْتِدَادٌ۔ چیرنا، پھاڑنا، تدبیر، تمیز۔

اِسْتِقْدَادٌ۔ ہمیشگی، استقامت۔

قَدٌّ۔ بکری کے بچہ کی کھال، آدمی کی قامت، تقطیع کوڑا، مقدار۔

مَوْضِعُ قِدِّهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ جتنی جگہ میں کوڑا رکھا جاتا ہے اُتنی جگہ بہشت کی ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

قِدٌّ۔ بہ کسرۂ قاف کوڑا اور چمڑے کا تسمہ جس سے جوتی ٹانکتے ہیں اور قیدی کو باندھتے ہیں۔ اگر بہ فتحہ قاف پڑھیں تو ترجمہ یہ بھی ہوگا کہ اس کی قامت کے برابر جگہ بہشت میں دنیا و مافیہا سے بہتر ہے)۔

كَانَ أَبُو طَلْحَةَ شَدِيدَ الْقِدِّ۔ ابوطلحہ کی کمان کا چلّہ بہت سخت ہوتا (یہ جب ہے کہ قِدّ بکسرۂ قاف ہو) یا ابوطلحہ کمان بہت زور سے کھینچتے (بڑی قوت سے) تو ان کا تیر بہت دُور جاتا (یہ جب ہے کہ قَدّ بہ فتحہ قاف پڑھیں)۔

نَهَى أَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ۔ تسمہ کو دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر کاٹنے سے منع فرمایا (ایسا نہ ہو چمڑا کاٹنے کی چھری انگلیوں میں لگ جائے)۔

الْأَمْرُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كَقَدِّ الْأُبْلُمَةِ۔ حکومت اور خلافت ہم میں تم میں اس طرح ہے جیسے کھجور کے پتے کو لمبا چیر کر دو ٹکڑے کریں (تو دونوں طرف آدھوں آدھ رہتا ہے مطلب یہ ہے کہ خلافت میں ہمارا تمہارا حصہ برابر رہے)۔

كَانَ إِذَا تَطَاوَلَ قَدَّ وَإِذَا تَقَاصَرَ قَطَّ۔ حضرت علی رضؓ جب طول میں ضرب لگاتے تو دو ٹکڑے کر دیتے اور جب عرض میں ارتے تو بھی کاٹ دیتے۔

قَدَّدَ لَحْمًا۔ گوشت کاٹا۔

إِنَّ امْرَأَةً أَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَدْيَيْنِ مَرْضُوفَيْنِ وَقَدٍّ۔ ایک عورت نے آنحضرتؐ کو دو بکری کے بچے گرم پتھر پر بھونے ہوئے اور ایک مشکیزہ (دودھ کا) بھیجا۔

كَانُوا يَأْكُلُونَ الْقَدَّ۔ بکری کے بچہ کی کھال کھا لیتے تھے (جب زمانہ قحط میں کچھ کھانے کو نہ ملتا)۔

أُتِيَ بِالْعَبَّاسِ يَوْمَ بَدْرٍ أَسِيرًا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ يُقَدُّ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ إِيَّاهُ۔ بدر کی جنگ میں حضرت عباس کو گرفتار کر کے لائے وہ بالکل ننگے تھے (آنگ پر کرتہ نہ تھا) آں حضرتؐ نے ان کے لئے ایک کرتہ تلاش کیا (جو اُن کے بدن پر ٹھیک اُترے) لوگوں نے عبداللہ بن ابی منافق

کرتہ اُن کے جسم کے موافق پایا، آں حضرتؐ نے وہی کرتہ اُن
کو پہنادیا (پھر جب عبد اللہ بن اُبَی مر گیا تو آنحضرتؐ نے
اُن کا احسان اُتارنے کے لئے اپنا کُرتا اس کو پہنادیا)۔

كَانَ يَتَزَوَّدُ قَدِيْدَ الظِّبَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔
ہرن کا سکھایا ہوا گوشت وہ توشہ میں رکھتے تھے حالانکہ احرام
باندھے ہوئے تھے (معلوم ہوا کہ محرم کو جنگلی جانور کا گوشت
کھانا منع نہیں ہے البتہ شکار کرنا منع ہے)

رُبَّ اٰكِلِ عَبِيْطٍ سَيُقَدُّ عَلَيْهِ وَشَارِبِ صَفْوٍ
سَيَغَصُّ کبھی اچھا تندرست جانور کا تازہ گوشت کھانے
والا پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی صاف ستھرا
پانی پینے والے کو بھی اُچھو ہو جاتا ہے۔

قُدَاد۔ پیٹ کی بیماری۔

نَجْعَلُهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَقُدَادًا۔ اللہ تعالے نے اُس کو
استسقا اور پیٹ کی بیماری کر دی۔

لَا يُسْهَمُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ لِلْعَبِيْدِ وَلَا الْاَجِيْرِ
وَلَا الْقَدِيْدِيِّيْنَ۔ لوٹ کے مال میں غلام اور مزدور
اور کام کاج کرنے والوں کا (جیسے لوہار، بڑھئی اور معمار
وغیرہ ہیں) حصہ لگایا جائے گا (انعام کے طور پر اگر ان کو
کچھ دیدیا جائے تو یہ اور بات ہے باقی حصہ اُن ہی لوگوں
کا لگایا جائے گا جو مجاہدین ہیں (یہ قُدَیْد سے نکلا ہے یا
قَدِیْد سے یعنی چھوٹی کملی۔ اور عرب لوگ کسی کو گالی دیتے
ہیں تو کہتے ہیں یا قَدِیْدِیُّ یا قُدَیْدِیُّ۔ بعضوں
نے کہا یہ تَقَدُّدٌ سے نکلا ہے بمعنی کٹ جانے اور جدا ہونے
کے چونکہ یہ لوگ ملکوں میں متفرق رہتے ہیں ان کے کپڑے
بھی ٹکڑے ٹکڑے پھٹے پُرانے ہوتے ہیں)

قُدَیْد۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے
درمیان۔

مَقَدِیٌّ۔ وہ شراب جو پکاتے پکاتے آدھی رہ جائے
(اس کو مُنَصَّف بھی کہتے ہیں)۔

مَا يَجْعَلُ قَدَّكَ اِلٰى اَدِيْمِكَ (یہ ایک مثل
ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے اندازے سے
باہر ہو جائے اور ایک چھوٹی سی بات کو بڑی کرلے۔

اَكْلُ الْقَدِيْدِ الْغَابِّ يُهْدِمُ الْبَدَنَ۔ کھاتے
ہوئے بدبودار گوشت کھانے سے جسم ناتوان ہو جاتا ہے

مِقْدَاد۔ مشہور صحابی ہیں، ان کے باپ کا نام
اَسْوَد تھا۔ حبش کی طرف ہجرت کی، غزوۂ بدر میں شریک
ہوئے، مصر کی فتح میں بھی شریک تھے۔

قَدْرٌ۔ اور قَدَرٌ۔ فیصلہ کرنا، حکم کرنا، تقسیم کرنا، تنگ
کرنا، جمع کرنا، روک رکھنا، تعظیم کرنا۔

قَدْرٌ اور قُدْرَةٌ اور مَقْدِرَةٌ اور مَقْدُرَةٌ اور مِقْدَارٌ
اور قَدَارَةٌ اور قُدُوْرَةٌ اور قُدُوْرٌ اور
قِدْرَانٌ اور قُدَارٌ اور اِقْتِدَارٌ۔ توانا ہونا،
کر سکنا، قیاس کرنا، اندازہ کرنا۔

تَقْدِيْرٌ۔ انداز کرنا، قیاس کرنا، قادر بنانا، روزی
کا تنگ کرنا، فکر کرنا، سوچنا، فیصلہ کرنا، حکم دینا ٹھہرا
لینا۔

مُقَادَرَةٌ۔ قیاس کرنا۔

اِقْدَارٌ۔ قادر بنانا۔

تَقَدُّرٌ۔ تیار ہونا۔

اِنْقِدَارٌ۔ اندازے کے موافق آنا۔

اِسْتِقْدَارٌ۔ تقدیر کی درخواست کرنا۔

اِقْتِدَارٌ۔ قادر ہونا، کر سکنا۔

قَادِرٌ اور مُقْتَدِرٌ اور قَدِيْرٌ۔ یہ سب
اللہ تعالے کے نام ہیں۔

قَدْرٌ یا قَدَرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم اور فیصلہ۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔ یعنی وہ رات جس میں روزی
کا فیصلہ ہوتا ہے اور موت و زیست اور دوسری باتوں
کا۔ یہ رات ہر سال میں ایک بار آتی ہے کبھی کسی مہینہ میں

کبھی کسی مہینہ میں یا رمضان کی اخیر دس راتوں میں یا بیچ کے دہے میں یا طاق راتوں میں۔

فَاقْدُرْهُ وَيَسِّرْهُ۔ اس کو میری تقدیر میں کر دے میری قسمت میں لکھ دے اور اس کو آسان کر دے۔

فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔ اگر ابر آجائے یا چاند چھپ جائے (کسی وجہ سے نظر نہ آسکے) تو شمار پورا کرلو (یعنی تیس دن کا مہینہ سمجھ لو۔ اس سے زیادہ ہلالی مہینہ نہیں ہوسکتا۔ بعضوں نے کہا چاند کی منزلوں کا حساب کرکے معلوم کرلو کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہے یا ۳۰ دن کا۔ مگر یہ اُن لوگوں کے لئے خاص حکم ہوگا جو علمِ نجوم رکھتے ہیں، اور عام آدمیوں کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کرلیں، اور صحیح یہ ہے کہ عام اور خاص سب کے لئے یہ حکم ہے کہ تیس دن پورے کرلیں تو شرع میں رویت کا اعتبار ہے علم نجوم سے کوئی غرض نہیں ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری روایت میں یوں ہے۔ شعبان کے ۳۰ دن پورے کرلو بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ چاند کو ابر کے تلے فرض کرکے اس دن روزہ رکھو حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ دوسری حدیث میں شک کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے)۔

فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ
اب غور کرو کہ نوعمر چھوکری کتنی دیر تک کھیل تماشا دیکھنا چاہے گی۔

كَانَ يَتَقَدَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَنْظُرْ أَيْنَ
اپنی بیماری میں حساب لگاتے تھے آج میں کس بیوی کے پاس رہوں گا (آپ کی مرضی یہ تھی کہ میں حضرت عائشہ رضؓ کے پاس رہوں آخر دوسری بیویوں نے اس کو سمجھ کر آپ کو اجازت دی کہ بیماری بھر آپ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس رہیں)۔

أَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ۔ میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تو اس کی قدرت مجھ کو عطا فرمائے، یا چونکہ تو ہر شے پر قادر ہے اِس لئے مجھ کو بھی اس کام پر قدرت عطا فرما۔

إِنَّ الذَّكَاةَ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ لِمَنْ قَدَرَ۔
ذبح کرنا حلق اور دگدگی کے درمیان ہے اس شخص کے لئے جو ایسا کرنے پر قادر ہو (اگر کوئی جانور بھاگ نکلے اور پکڑا نہ جاسکے یا کنوئیں میں گر پڑا ہو تو جہاں ہوسکے بسم اللہ کہہ کر اس کو زخمی کر دے یہی کافی ہے)۔

أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّرَ لَحْمًا۔ مجھ کو میرے مالک نے یہ حکم دیا کہ میں گوشت کی ایک ہانڈی پکاؤں۔

فَوَجَدُوا قَمِيصَ ابْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَى الْعَبَّاسِ یا يُقَدَّرُ عَلَى الْعَبَّاسِ۔ دیکھا تو عبداللہ بن اُبی (منافق) کا کرتہ حضرت عباس کے ٹھیک آتا ہے (حضرت عباس رضؓ بہت دراز قامت آدمی تھے اِسی طرح عبدالمطلب ان کے والد اِسی طرح حضرت عبداللہ آں حضرتؐ کے والد ماجد)۔

يَقْدُرُ عَلَيْهِ۔ اُن پر ٹھیک آتا تھا (یعنی طول اور عرض میں)۔

لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ لَيُعَذِّبُنِي یا قَدَّرَ عَلَيَّ۔
اگر کہیں اللہ تعالےٰ نے مجھ کو تنگ پکڑا یا مجھ پر قدرت پائی تو ضرور مجھ کو عذاب کرے گا (اس کو اللہ تعالےٰ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ ایسا شک تو کفر ہے اور کافر کی مغفرت نہیں ہوسکتی، بلکہ سخت دہشت اور خوف کی حالت میں اس کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا جب عقل ٹھکانے نہ تھی اس لئے مغفرت کے قابل ہوا۔ بعضوں نے کہا اس کو اللہ تعالےٰ کی ایسی قدرت کا علم نہ تھا کہ اُڑائی ہوئی راکھ کے ذرّوں کو پھر اکٹھا کر دے سکتا ہے تو وہ جاہل تھا نہ منکر، اور جاہل کافر نہیں ہوتا بلکہ منکر کافر ہوتا ہے۔

مترجم کہتا ہے اس کی مثال وہ قصہ ہے جو حضرت مولانائے رُوم نے مثنوی میں نقل کیا ہے کہ ایک گڈریا اپنے جھونپڑے میں یوں کہہ رہا تھا " یا اللہ! اگر تو میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا دودھ پلاؤں تیرے لئے

اچھے سے اچھا بچھونا کروں، تیرے پاؤں دباؤں، تیرے سر کی جوئیں دیکھتا رہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے یہ سنکر اس کو ڈانٹا ہائیں یہ کیا کفر بکتا ہے؟ بارگاہِ الٰہی سے حضرت موسیٰؑ پر وحی آئی، موسیٰ تم نے اس کو ایسا کہنے کیوں نہ دیا ہم اس کی محبت کی باتیں سُن سُن کر خوش ہو رہے تھے تو یہ گدڑیا جاہل تھا وہ اپنے علم کے موافق پروردگار کو ایسا ہی سمجھا جب اس کو علم حاصل ہوا ہوگا تو توبہ کی ہوگی۔ بعضوں نے کہا یہ واقعہ اُس زمانہ کا ہے جب پیغمبروں کے آنے کا سلسلہ کٹ گیا تھا اور عام لوگوں کو نجات کے لئے صرف توحید کافی تھی)

لَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ. سجدہ نہ کر سکے ہجوم کی وجہ سے تو اخیر رکعت کے بعد دو سجدے کر لے۔

لَيْسَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْقَدَرِ۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ اس میں معتزلہ کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے سعید اور نیک بخت لکھا ہے ان کو اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

تَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔ تم اس کام پر مجھ کو ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالےٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا (یعنی لوحِ محفوظ میں یا توراۃ میں کیونکہ علمِ الٰہی میں تو ازل سے یہ موجود تھا۔ یہ حضرت آدمؑ نے حضرت موسیٰؑ کو جواب دیا تھا۔ جب حضرت موسیٰؑ نے ان کو ملامت کی، کہ تمھاری نافرمانی کی وجہ سے ہم سب مصیبت میں پڑ گئے بہشت سے نکلنا پڑا۔

مترجم کہتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی ملامت صحیح اور درست تھی اور حضرت آدمؑ کا جواب بھی صحیح اور مُسکت تھا لیکن صرف ٹالنا تھا کیونکہ علم اور تقدیرِ الٰہی سے بندے کو کیا واسطہ، بندہ جو کام کرتا ہے وہ ظاہرا اپنے اختیار سے کرتا ہے اسی لئے مدح و ثنا یا ذم و ہجا کا مستحق ہوتا ہے۔ اگر حضرت آدمؑ کے جواب کے موافق ہر ایک زانی اور شرابی اور چور کہے کہ مجھ پر کیا ملامت کرتے ہو یہ تو خداوند تعالےٰ نے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا تو پھر کسی بندے کو نہ بُرا بھلا کہہ سکتے ہیں نہ شرعی سزا دے سکتے ہیں وَفِیْ ذٰلِكَ ابطال للدین و تعطیل الشرع المتین۔

اَوَّلُ مَنْ قَالَ بِالْقَدَرِ۔ پہلے جس نے تقدیر کا انکار کیا (انھوں نے کہا اللہ تعالےٰ کو ازل میں یہ علم نہ تھا کہ ایسا ہوگا ایسا ہوگا بلکہ ہر بات کا علم اُس کے وقوع کے بعد ہوا۔ اس قسم کے قدریہ گزر گئے اب نہیں رہے لیکن بعد کے قدریہ اور معتزلہ تقدیر کے تو قائل ہیں پر خیر کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور شر کو بندے کی مخلوق جانتے ہیں اور بندے کو اپنے افعال میں پورا قادر اور اپنے افعال کا خالق سمجھتے ہیں ان کو مجوس سے تشبیہ دی، جیسے مجوسی کہتے ہیں کہ خیر کا خالق یزدان ہے اور شر کا اہرمن یعنی شیطان)۔

تَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ۔ ہم تقدیر میں جھگڑ رہے تھے۔

اَلْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ تقدیروں پر ایمان لانا۔

كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی (بیوقوفی کم عقلی) اور دانائی (ہوشیاری عقلمندی)۔

لِشَيْءٍ قُضِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ نَبِيُّهُمْ۔ کیا یہ کسی تقدیر کی وجہ سے ہے جس کا فیصلہ پہلے ہی کر دیا گیا تھا یا یہ باتیں آئندہ ہوئی ہیں جو اُن کے پیغمبر نے ان کو بتلائیں

اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ۔ دجّال کے دن کا اندازہ کر لو (اس کا ایک دن ایک برس کا ہوگا تو اس دن ساعتوں کا حساب کر کے نماز پڑھ لو۔ مثلاً طلوعِ فجر کے آٹھ گھنٹے کے بعد ظہر پڑھ لو پھر تین گھنٹے بعد عصر پڑھ لو پھر تین گھنٹہ بعد مغرب پڑھ لو پھر دو گھنٹے بعد عشاء پڑھ لو پھر آٹھ گھنٹہ

بعد دوسری فجر کی نماز ادا کرو۔ اسی طرح سال بھر کی نمازیں ساعتوں کا حساب کر کے اس دن پڑھو۔ کل نمازیں اس دن تقریباً اٹھارہ سو ہوں گی اور چونکہ آج کل گھڑیاں معرفتِ اوقات کے لئے نکل آئی ہیں اس لئے عوام کو بھی وقت پہچاننے میں دقت نہ ہوگی۔ البتہ اگر کوئی شخص اکیلا جنگل میں ہوگا یا دیہات میں اور وہاں گھڑی نہ ہوگی تو اوقات کے پہچاننے میں بڑی دقت کا سامنا ہوگا اور ترتیب بھول جانے کا بھی اندیشہ رہے گا۔ مگر مقصود اللہ جل جلالہ کی عبادت ہے بندہ جس وقت اس کو ادا کرے وہ اپنے کرم و رحم سے قبول کر لے گا۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ بعضوں نے کہا: سال بھر کا دن ہونے سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسی مصیبت اور تکلیف کا دن ہوگا گویا ایک دن سال بھر کی طرح معلوم ہوگا مگر یہ تاویل خود حدیث سے رد ہوتی ہے۔ جب صحابہ نے پوچھا کیا اس دن ہم پانچ ہی نمازیں پڑھیں، تو آپ نے فرمایا نہیں وقت کا حساب کر کے پڑھو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن علاقوں میں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے مثلاً سائبیریا وغیرہ وہاں بھی اسی طرح نماز کے اوقات معین کر لینے چاہئیں)۔

یَتَطَیَّبُ مَا قَدَرَ عَلَیْہِ۔ جو ہو سکے وہ خوشبو لگائے۔

تَرَکْتُمْ قِدْرَکُمْ لَا شَیْءَ فِیْھَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِیَۃٌ تَفُوْرُ۔ اے اوس کے لوگو تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اس میں کچھ نہیں ہے (اپنے حلیفوں بنی قریظہ کی کچھ سفارش نہ کی) اور دوسری قوم خزرج والوں کی ہانڈی گرم ہے جوش مار رہی ہے (خزرج والوں میں سے عبد اللہ بن اُبی نے بنی قینقاع یہودیوں کی سفارش کی، آنحضرتؐ نے ان کو چھوڑ دیا)۔

وَاقْدُرْ بِذَرْعِکَ۔ اپنی طاقت کے موافق اندازہ کر۔

لَا یُقْدَرُ قَدْرُہٗ۔ اس کی مرتبہ کے موافق قدر نہیں ہوتی۔

بِقَدْرِ الْمُصْطَفٰی۔ آں حضرتؐ کی شان اور مرتبہ کے موافق۔

یُقَدِّرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔ آں حضرتؐ کی تعظیم جیسی شایان ہے ویسی کی جائے گی۔

اِلْتَمِسُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ شب قدر کو رمضان کے اخیر دہے میں تلاش کرو (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ شب قدر رمضان کی اخیر دس راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ بعضوں نے کہا سال بھر میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ تو جو شخص ایک سال پورے ہر شب کو عبادت کرے اس کو شب قدر یقیناً ملے گی)۔

لَا اَقْدَرَہُ اللّٰہُ۔ اللہ اس کو قدرت نہ دے۔

تَسَحَّرْنَا مَعَہٗ ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ قُلْتُ کَمْ کَانَ قَدْرُ ذٰلِکَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً۔ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ سحری کھائی۔ اس کے بعد صبح کی نماز کے لئے اٹھے، میں نے پوچھا سحری اور نماز میں کتنا فاصلہ تھا انھوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے (پچاس آیتیں پانچ منٹ میں پڑھی جاتی ہیں، معلوم ہوا کہ سحری صبح کے قریب کھانا سنت ہے نہ یہ کہ بہت رات سے اور جس شخص کو صبح کی معرفت اچھی طرح نہ ہو اس کے لئے یہ حدیث نہیں ہے اس کو احتیاطاً ایسے وقت میں سحری کھا لینا چاہئے جب صبح طلوع ہونے کا گمان نہ ہو۔

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْاٰیۃ تو ہر شخص کو اس وقت تک سحری کھانا درست ہے جب تک اس کی نظر میں صبح نہ کھلے اگر حقیقت میں صبح ہو بھی گئی ہو لیکن اس کی نظر میں یہ معلوم ہو کہ ابھی رات ہے اور صبح نہیں ہوئی اور وہ کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا اور مؤید ہے

اس کے وہ حدیث کہ اگر کسی کے ہاتھ میں کھانے کا پیالہ ہو ادھر صبح کی اذان ہو تو اپنی حاجت پوری کرلے یعنی کھا کر روزہ رکھ لے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ہر طرح آسانی رکھی ہے)۔

وَلٰكِنْ لِيَقُلْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ (جب کوئی مصیبت آئے تو یوں نہ کہے، اگر میں ایسا کرتا تو یہ مصیبت نہ آتی) بلکہ یوں کہے ہر کام اللہ کی تقدیر اور اس کے حکم سے ہے اس نے جو چاہا سو کیا۔

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ۔ (آنحضرتؐ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے) جب سورج بلند اور صاف ہوتا اور غروب تک سوار آدمی چھ میل تک جا سکتا۔

اَلْقَدَرُ سِرٌّ مِّنَ الْاَسْرَارِ۔ تقدیر اللہ کا ایک راز ہے (جس کا سمجھنا دشوار ہے اور اس میں سوالات اور بحث کرنا منع ہے)۔

قَدَرْتُ الشَّيْءَ یا قَدَرْتُ الشَّيْءَ فَهُوَ قَدُرٌ میں اس چیز پر قادر ہوں وہ میری قدرت میں ہے۔

اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ۔ اللہ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے (یعنی اس سے زیادہ جتنی قدرت تو اس پر رکھتا ہے)۔

اَهْلُ الْقَدَرِ۔ قدریہ لوگ (معتزلہ)۔

اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً مِّنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ اللہ تعالیٰ نے سارا قرآن لوح محفوظ سے نزدیک والے آسمان پر اتارا شب قدر میں (جیسے فرمایا اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) پھر حضرت جبرئیلؑ اس میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر آنحضرتؐ پر اتارتے تھے (جو ۲۳ سال میں پورا ہوا)۔

اَلْعَالِمُ مَنْ عَرَفَ قَدْرَهٗ وَكَفٰى بِالْمَرْءِ جَهْلًا اَنْ لَّا يَعْرِفَ قَدْرَهٗ۔ عالم وہ شخص ہے جو اپنا درجہ اور مرتبہ پہچانتا ہو اور جاہل ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ آدمی اپنا مرتبہ نہ پہچانے (اور جو واقعی اس کا مرتبہ ہو اس سے اپنے آپ کو بڑھ کر سمجھے)۔

اَللّٰهُ قَادِرٌ اَنْ يُّدْخِلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا فِي الْبَيْضَةِ وَلَا تَصْغُرُ الدُّنْيَا وَلَا تَكْبُرُ الْبَيْضَةُ (ایک شخص نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا) کیا اللہ تعالیٰ اس امر پر قادر ہے کہ ساری دنیا کو ایک انڈے کے اندر کر دے اور پھر نہ دنیا چھوٹی کی جائے نہ انڈا بڑا کیا جائے۔ (مطلب یہ کہ محال سے بھی اس کی قدرت متعلق ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ لیکن امام نے فرمایا کہ اللہ کی قدرت سے یہ امر ممتنع نہیں ہے حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف عجز کی نسبت کرنا بے ادبی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے جیسے اس نے قرآن میں فرمایا محال اگر کوئی شے ہے تو وہ اس پر بھی قادر ہے اور جو شے ہی نہیں (مثلاً شریک باری یا ایک ہی عدد زوج و فرد ہونا اجتماع نقیضین یا ارتفاع نقیضین وغیرہ) تو اس پر قادر ہونے کا سوال کرنا خود ایک بے وقوفی اور نادانی کی نشانی ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ہر محال پر بھی قادر ہے مگر اپنی طرح دوسرا خدا پیدا کرنے پر، بس ایک یہی مستثنیٰ ہے)۔

لَمَّا سَاقَنِي الْقَضَاءُ اِلٰى بِلَادِ الْغُرْبَةِ وَحَصَّلَنِي الْقَدَرُ فِيْهَا۔ جب قضائے الٰہی مجھ کو پردیس میں لے گئی اور تقدیر نے مجھ کو وہاں پہنچایا۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدَّرَ التَّقَادِيْرَ وَدَبَّرَ التَّدَابِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ بِاَلْفَيْ عَامٍ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے تقدیریں کر دی تھیں اور تدبیریں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَدَرِيٌّ۔ تقدیر کا منکر بہشت میں نہیں جائے گا۔

اَلتَّقْدِيْرُ وَاقِعٌ عَلَى الْقَضَاءِ بِالْاِمْضَاءِ۔ جو

اللہ تعالیٰ نے ازل میں فیصلہ کر دیا ہے تقدیر اُسی کے موافق ظاہر ہو گی۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ طَرِيقٌ مُظْلِمٌ فَلَا تَسْلُكُوهُ وَبَحْرٌ عَمِيقٌ فَلَا تَلِجُوهُ وَسِرُّ اللّٰهِ فَلَا تَتَكَلَّفُوهُ۔ ایک شخص نے آپ سے تقدیر کو پوچھا فرمایا اندھیرا راستہ ہے اس میں مت چلو اور گہرا سمندر ہے اس میں مت گھسو اور اللہ کا ایک راز ہے اس کو دریافت کرنے کے لئے تکلیف مت اُٹھاؤ۔

سُئِلَ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ هُوَ تَقْدِيرُ الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ قَضَاهَا وَفَصَّلَهَا۔ ابن عباس رضؓ سے سوال ہوا، تقدیر کیا ہے؟ فرمایا پہلی بار اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کا اندازہ کیا پھر ان کا فیصلہ کیا اور جُدا جُدا کیا (یعنی اجمالاً پہلے ایک نقشہ قرار دیا وہ قدر ہے پھر تفصیل کے ساتھ ہر ایک چیز کا جُدا جُدا وہ قضا ہے)۔

اَلنَّاسُ فِي الْقَدَرِ عَلٰى ثَلٰثَةِ مَنَازِلَ۔ (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) تقدیر میں لوگوں کے تین طریق ہیں (جو شخص بندوں کا بالکل اختیار سمجھے، اس نے اللہ تعالیٰ کو نقصان پہنچانا چاہا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے کام کی نسبت دے جس سے وہ پاک ہے (مثلاً بُرے کاموں کو اس کی طرف منسوب کرے اگرچہ خالق خیر و شر کا وُہی ہے) اُس نے اللہ پر جھُوٹ باندھا اور جو شخص یُوں کہے اگر میں نجات پاؤں تو یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اور اگر عذاب دیا جاؤں تو یہ اُس کا عدل و انصاف ہے ظلم نہیں ہے اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہی سے بچا لیا۔

قَدْرُ الرَّجُلِ عَلٰى قَدْرِ هِمَّتِهٖ۔ آدمی کا مرتبہ اس کی ہمّت کے موافق ہوتا ہے (جتنی بلند ہمّت ہو اور مقصد عالی ہو اتنا ہی اس کا درجہ لوگوں کی نظر میں بلند ہوتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو صرف اپنے پیٹ کی فکر ہو دوسروں سے کوئی غرض نہ ہو تو اس کا مرتبہ نہایت حقیر ہو گا بہ نسبت اُس آدمی کے جو اپنے ساتھ دوسروں کی پرورش کی بھی فکر کرتا ہو۔ اسی طرح جو آدمی اپنے گھر کی اصلاح چاہتا ہے وہ اس سے کم درجہ ہے جو ایک محلہ کی اصلاح چاہتا ہے، پھر وہ اس سے کم ہے جو ایک شہر کی اصلاح چاہتا ہے علیٰ ہٰذا القیاس)۔

بَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ مَنْزِلَةٌ بَيْنَ الْمَنْزِلَتَيْنِ نہ بندہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل قادر ہے، بیچ بیچ میں ایک درجہ ہے (جو اہلِ سنت اور اہلِ حق کا مذہب ہے۔ قدریہ کہتے ہیں بندہ بالکل اپنے افعال میں قادر ہے اور جبریہ کہتے ہیں بندہ جمادات کی طرح بالکل مجبُور ہے دونوں فرقے گمراہ ہیں)

قُدُسٌ یا قُدْسٌ پاک ہونا، برکت والا ہونا۔

تَقْدِيسٌ۔ پاک کرنا، متبرک قرار دینا، پاکی بیان کرنا۔

تَقَدُّسٌ۔ پاک ہونا۔

قَادِسِيَّةٌ۔ ایک موضع ہے کوفہ کے قریب۔

قُدُّوسٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ اکثر استعمال بہ ضمّہ قاف ہے اور بہ فتحہ کم الفاظ اس وزن پر آئے ہیں۔

اَلْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ۔ شام کا ملک۔

بَيْتُ الْمَقْدِسِ یا اَلْبَيْتُ الْمُقَدَّسُ یا بَيْتُ الْقُدُسِ۔ شام کے ملک کی وہ مسجد جو حضرت سلیمانؑ نے بنوائی تھی، اب تو ایک شہر کا نام ہو گیا ہے جہاں یہ مسجد واقع ہے اس کو مدینۃ القدس بھی کہتے ہیں۔

فَاَخْرِجْنِي اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ۔ مجھ کو پاک اور برکت والی زمین میں لے چل (یا لے گیا اگر فَاَخْرَجَنِيْ ہو)

حَدِيثٌ قُدْسِيٌّ۔ اللہ کا وہ ارشاد جو آنحضرتؐ کو خواب میں بتلایا گیا یا الہام ہوا بغیر فرشتہ کے توسّط کے اور آپ نے طبع زاد الفاظ میں اپنی امّت سے بیان فرمایا اس میں اور قرآن میں یہ فرق ہے کہ قرآن کے الفاظ اور معانی

دونوں اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اللہ کا کلام ہیں اور حدیث قدسی کا صرف مضمون اللہ کی طرف سے ہوتا ہے ان میں الفاظ کی خصوصیت نہیں دیکھی جاتی۔

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ۔ پاک روح (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام) نے میرے دل میں یہ پھونکا۔

لَا قُدِّسَتْ اُمَّۃٌ لَا یُؤْخَذُ لِضَعِیْفِھَا مِنْ قَوِیِّھَا۔ وہ امت کبھی پاکیزہ نہیں ہو سکتی (یا پاکیزہ نہ ہو) بددعا ہے اس کے لئے جس میں کمزور کا حق زبردست سے نہیں دلایا جاتا (اس میں عدالت اور انصاف نہیں۔ زبردست جتنا چاہے غریبوں پر ظلم کرے کوئی اس کو روکنے والا اور سزا دینے والا نہ ہو)۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَہٗ حَیْثُ یَصْلُحُ لِلزَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ وَّلَمْ یُعْطِہٖ حَقَّ مُسْلِمٍ۔ قدس پہاڑ کی وہ زمین آپ نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی جو زراعت کے لائق ہو لیکن کسی دوسرے مسلمان کا حق ان کو نہیں دلایا۔

(قُدْس۔ ایک پہاڑ ہے مشہور جس کو قدیس بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا صحیح قرس ہے اور قریس دو پہاڑ ہیں مدینہ کے قریب۔ بعضوں نے کہا قُدْس زمین کا وہ حصہ جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو)

قَدَسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے شام کے ملک میں، جس کو شرحبیل بن حسنہ نے فتح کیا تھا۔

اَلسَّطْلُ قُدُسٌ۔ سطل (نہانے کا بادستہ) پاک ہے اس سے وضو کر سکتے ہیں۔

تَقَدَّسًا لَا عُدْمًا۔ پاکیزگی سے نہ کہ ناداری اور نہ ہونے سے۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَکُوْنُ فِیْ بَیْتِہٖ عَنْزٌ حَلُوْبٌ اِلَّا قُدِّسَ لِاَھْلِ ذٰلِکَ الْمَنْزِلِ فَاِنْ کَانَتَا اثْنَتَیْنِ قُدِّسُوْا کُلَّ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ قُلْتُ کَیْفَ یُقَدَّسُوْنَ قَالَ یَقُوْلُ لَھُمْ بُوْرِکَ عَلَیْکُمْ وَطِبْتُمْ وَطَابَ اِدَامُکُمْ۔ جس مسلمان کے گھر ایک دودھ والی بکری ہو تو اس گھر والوں کی تقدیس کی جائے گی اگر دو بکریاں ہوں تو دو بار تقدیس کی جائے گی۔ راوی نے کہا میں نے پوچھا تقدیس سے کیا مراد ہے، فرمایا ان سے کہا جائے گا تم کو برکت ہو اور تم خوش رہو تمہارا سالن عمدہ اور پاکیزہ ہے۔

مَا مِنْ اَرْضٍ فِیْھَا اسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا تَقَدَّسَتْ جس زمین میں محمد نام والا کوئی شخص ہو وہ پاکیزہ اور برکت والی ہوگی

قَدْعٌ۔ روکنا، باز رکھنا، جاری کرنا، برچھے سے ناک پر مارنا، تھوڑا تھوڑا کر کے پینا۔

اِقْدَاعٌ۔ روکنا۔

تَقَدُّعٌ۔ تیار ہونا، مستعد ہونا۔

تَقَادُعٌ۔ ایک دوسرے کو دھکیلنا، ایک کے بعد مرنا۔

اِنْقِدَاعٌ۔ باز رہنا۔

مَاءٌ قَدِعٌ۔ کھاری پانی۔

رَجُلٌ قَدِعٌ۔ بڑا روکنے والا آدمی۔

اِمْرَأَۃٌ قَدِعَۃٌ۔ شرمگیں کم گو عورت۔

فَتَتَقَادَعُ بِھِمْ جَنْبَتَا الصِّرَاطِ تَقَادُعَ الْفَرَاشِ فِی النَّارِ۔ پل صراط کے دونوں کنارے ان کو اس طرح گرائیں گے جیسے پروانے (تیتر پنکھیاں) آگ پر گرتی ہیں (ایک کے پیچھے ایک)۔

فَذَھَبْتُ اُقَبِّلُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقَدَعَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ۔ میں آپ کے دونوں آنکھوں کے درمیان چومنے لگا۔ لیکن آپ کے بعض اصحاب نے مجھ کو روکا (اس سے باز رکھا)

مُحَمَّدٌ یَخْطُبُ خَدِیْجَۃَ ھُوَ الْفَحْلُ لَا یُقْدَعُ اَنْفُہٗ۔ ورقہ بن نوفل نے کہا، محمد خدیجہ کو نکاح کا پیغام دیتے ہیں بے شک محمدؐ ایسے نر ہیں جس کی ناک پر مارا نہیں جاتا (عرب کا دستور تھا کہ جب بدذات نر اونٹ کسی ذات والی شریف اونٹنی پر چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر برچھے

یا لکڑی سے مارتے اس کو ہٹانے کے لئے ورقہ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے جوڑ کے ہیں یعنی شرافتِ خاندانی اور عزت میں اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ اُن کا پیغام نامنظور کیا جائے)۔

فَاِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْدَعَهٗ بِهَا قَدَعَ۔ اگر اللہ چاہے گا اس سے باز رکھنا تو باز رکھے گا۔

فَجَعَلْتُ اَجِدُنِيْ قَدَعًا مِنْ مَّسْاَلَتِهٖ۔ میں نے اس کے پوچھنے میں اپنے تئیں سُست اور بُزدل پایا (ایک روایت میں اَجِدُنِيْ قَدَعْتُ عَنْ مَسْاَلَتِهٖ ہے ترجمہ وہی ہے)۔

اِقْدَعُوْا هٰذِهِ النُّفُوْسَ فَاِنَّهَا طَلِعَةٌ۔ اپنے نفسوں کو روکے رہو وہ خواہشوں کی طرف پل پڑنے والے ہیں (جتنی خواہش نفس کی پوری کرو گے وہ مزید خواہش کرے گا، اس لئے اُس کو پہلے ہی سے روک دو، گر بہ کشتن روزِ اوّل)۔

اِقْدَعُوْا هٰذِهِ الْاَنْفُسَ فَاِنَّهَا اَسْاَلُ شَيْءٍ اِذَا اُعْطِيَتْ وَاَمْنَعُ شَيْءٍ اِذَا سُئِلَتْ۔ ان نفسوں کو روک کر رکھو، نفس کا قاعدہ ہے جتنا اس کو دیتے جاؤ اور مانگتا جاتا ہے اور جب اس سے کوئی مانگے تو دینا نہیں چاہتا (بخل کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ مجھ کو سب کچھ دیتے چلے جائیں اور میں کسی کو کچھ نہ دوں سارا مال وزر دھر رکھوں)

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَدِعًا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روتے روتے بینائی ضعیف ہو گئی تھی (آپ خوفِ الٰہی سے بہت رویا کرتے اور شب و روز عبادت میں مصروف رہتے۔ اتباعِ سنت کا یہ حال تھا کہ ہر بات میں آں حضرتؐ کی پیروی کرتے یہاں تک کہ راستہ میں جہاں آپ نے نماز پڑھی اسی مقام پر نماز پڑھتے اگرچہ اس کے متصل مسجد بن گئی ہو)۔

قَدْفٌ۔ کھینچ لینا، بہا دینا۔

قُدَافٌ۔ مٹی کا گھڑا۔

قُدُمٌ یا قُدُوْمٌ آگے بڑھ جانا، بہادری کرنا، جرأت کرنا، راضی ہونا۔

قُدُوْمٌ اور قِدْمَانٌ اور مَقْدَمٌ۔ آنا۔

قِدَمٌ اور قَدَامَةٌ۔ پرانا ہونا، ہمیشہ سے ہونا (اس کی ضد حُدُوْثٌ ہے)۔

تَقْدِيْمٌ۔ آگے ہونا، آگے کرنا۔

اِقْدَامٌ۔ جرأت کرنا، راضی ہونا، آگے کرنا، مستعد ہونا

تَقَدُّمٌ۔ آگے ہونا۔

تَقَادُمٌ۔ پرانا ہونا۔

اِسْتِقْدَامٌ۔ بہادر، جری ہونا۔

قَدُوْمٌ۔ شجاع، بہادر۔

قَدِيْمٌ۔ پرانا، اگلا جو ہمیشہ سے ہو (اس کی ضد حادث ہے)

اَلْبَارِيْ قَدِيْمٌ وَالْعَالَمُ حَادِثٌ۔ پروردگار جو پیدا کرنے والا ہے وہ قدیم ہے اور عالم (ساری دنیا ماسوائے اللہ) حادث ہے (یعنی ہمیشہ سے نہیں بلکہ جب سے اللہ نے اس کو بنایا)۔

مُقَدِّمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے، یعنی ہر ایک چیز کو اپنے مقام میں رکھنے والا، آگے کرنے والا۔

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ۔ تو آگے کرنے والا ہے یعنی آخرت میں ہم کو پہلے اٹھائے گا اور دُنیا میں ہم کو اخیر میں بھیجا یا کسی کو تو نیکیوں کی توفیق دے کر آگے کر دیتا ہے اور کسی کو پیچھے۔

حَتّٰى يَضَعَ الْجَبَّارُ فِيْهَا قَدَمَهٗ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں دوزخ پر رکھ دے گا (تب وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی (سلفِ اہلِ حدیث نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور تاویل نہیں کی ہے لیکن

متاخرین تاویل کرتے ہیں کہ قَدَمَ سے مُراد وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لئے بنایا، جیسے مسلمانوں کو بہشت کے لئے۔ بعضوں نے کہا قدم رکھنے سے ڈانٹنا مُراد ہے یا دبانا یا اس کی تیزی بجھا دینا جیسے محاورہ میں کہتے ہیں وَضَعْتُهٗ تَحْتَ قَدَمِیْ یعنی میں نے اس کو باطل اور خراب کر دیا۔ اور ایک حدیث میں ہے رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَيْنِ۔ جاہلیت کے زمانہ کا سُود میرے اِن دونوں پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو ہے اور باطل وہ کسی کو نہ دلایا جائے گا مگر یہ تاویلیں دوسری روایت سے رَدّ ہوتی ہیں جس میں رِجْلَهٗ ہے اس کا بیان کتاب الرا میں گزر چکا)۔

اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَّ مَاْثُرَةٍ تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَيْنِ۔ دیکھو (جاہلیت کے زمانہ کا) ہر خون اور فخر و افتخار میرے اِن دونوں پاؤں کے تلے ہے (یعنی لغو ہے اب اس کا کوئی لحاظ یا حساب نہ ہوگا)۔

ثَلَاثَةٌ فِی الْمَنْسٰی تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمٰنِ تین آدمی پروردگار کے قدم کے تلے بُھلا دیئے جائیں گے۔ (ان کا کوئی ذکر تک نہیں کرے گا)۔

اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ میں حاشر ہوں یعنی لوگوں کا حشر میرے قدم پر ہوگا (مطلب یہ ہے کہ میں ان کے آگے ہوں گا وہ سب میرے پیچھے حشر کئے جائیں گے)۔

اِنَّا عَلٰی مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهٗ۔ ہم لوگ اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور حدیث کے علم کے لحاظ سے اپنے اپنے مرتبہ پر ہیں ایک آدمی ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ ہے دوسرے آدمی کی تکلیفات کا (جو اللہ کی راہ میں اُس نے اُٹھائیں) باقی دنیا کے مال میں سب کا حق برابر ہے (مطلب حضرت عمرؓ کا یہ ہے کہ دین کے لحاظ سے ہم لوگوں میں فرقِ مراتب ہے لیکن فئی میں (یعنی اس مال میں جو کافروں سے حاصل ہو سب کا حصہ برابر ہے)۔

لَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رِجْلَيْهِ رُكْبَتَيْهِ۔ آں حضرتؐ کو کبھی اپنے پاؤں گھٹنوں سے بڑھائے ہوئے نہیں دیکھا (یعنی کسی کے سامنے پاؤں لمبے نہیں کرتے تھے ہر ایک کی تعظیم کا لحاظ رکھتے تھے)۔

كَانَ قَدْرُ صَلٰوتِهِ الظُّهْرَ فِی الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰی خَمْسَةِ اَقْدَامٍ۔ گرمی کے دنوں میں آں حضرتؐ ظہر کی نماز اُس وقت پڑھتے تھے جب ہر ایک آدمی کا سایہ تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک ہوتا۔ (یہ اقلیم ثانی سے متعلق ہے جس میں مکہ اور مدینہ واقع ہیں مطلب یہ ہے کہ گرمیوں میں جب سایہ چھوٹا پڑتا ہے تین قدم سے پانچ قدم سایہ تک ظہر کی نماز ادا کرتے اور جاڑے کے دنوں میں جب سایہ لمبا پڑتا ہے پانچ قدم سے سات قدم تک)۔

غَيْرُ نُكُلٍ فِیْ قَدَمٍ وَّلَا وَاهِنًا فِیْ عَزْمٍ۔ نہ تو جنگ میں) آگے بڑھنے سے انکار کرنے والے تھے اور نہ عزم اور ارادہ میں سُست تھے (بلکہ جنگ میں سب سے آگے رہنے کو مُستعد تھے اور جس امر کا عزم کرتے اس کو پورا کر ڈالتے (عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ قَدَمٌ یعنی بہادر اور دلیر آدمی)۔

اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ۔ اے حیزوم (یہ فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا) آگے بڑھ بہادری کر (بعضوں نے اِقْدَمْ بکسر ہمزہ پڑھا ہے)

طُوْبٰی لِعَبْدٍ مُّغْبَرٍّ قَدَمُهٗ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ خوشی ہے اور مبارکبادی ہے اس بندے کے لئے جو اللہ کی راہ میں گرد آلود ہو اور بہادری کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہو۔

مَضٰی قُدُمًا۔ سیدھا چلا گیا اِدھر اُدھر نہیں مُڑا۔
قُدُمًا ھَا۔ ارے لوگو آگے بڑھو جنگ کرو (ھا
لفظ تنبیہ ہے)۔
نَظَرَ قُدُمًا اَمَامَہٗ۔ سیدھ پر اپنے سامنے دیکھا
(بعضوں نے قُدْمًا بہ سکون دال پڑھا ہے)
اِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ۔
فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ
عبد اللہ بن مسعودؓ نے آں حضرتؐ کو سلام کیا آپ نماز پڑھ
رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا تو عبد اللہؓ کہتے ہیں میں
پُرانی اور نئی فکروں میں پھنس گیا (ان کو یہ فکر پیدا
ہوئی کہ آں حضرتؐ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا
پُرانی اور نئی باتوں کا خیال آیا۔ یعنی میری کونسی بات آنحضرتؐ
کو ناگوار گزری، سوچنے لگے)۔
اِنَّ ابْنَ اَبِي الْعَاصِ مَشٰى الْقُدَمِيَّةَ یا
مَشَى التَّقْدُمِيَّةَ یا مَشَى الْيَقْدُمِيَّةَ ابو العاص
کا بیٹا تو شرافت اور فضیلت میں آگے بڑھ گیا یا اپنی
سبقت پر اِتراتا ہے۔
يَمْشِي الْقُدَمِيَّةَ یا يَمْشِي الْيَقْدُمِيَّةَ وہ تو
انتہا تک پہنچ جاتا ہے آگے بڑھ جاتا ہے اپنے مطلب کو
حاصل کر لیتا ہے۔
لَاَكُوْنَنَّ مُقَدِّمَتَهٗ اِلَيْكَ۔ (جب معاویہ
حضرت علی سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصرِ روم نے موقع پاکر
شام پر حملہ کرنے کا قصد کیا معاویہ نے اس کو لکھا اگر تو ایسا
قصد کرے گا تو میں اپنے ساتھی یعنی حضرت علی کے ساتھ
صلح کر لوں گا اور) ان کا مقدمۃ الجیش بن کر تجھ سے لڑنے
کو آؤں گا (قسطنطنیہ کو جلا کر کوئلہ کر دوں گا۔ قیصر کو جب
معاویہ کا یہ خط پہنچا تو وہ اپنے ارادے سے باز آگیا)۔
قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ۔ اللہ کی تقدیر ایسی ہی
تھی اُس نے جو چاہا کیا۔
حَتّٰى اِنَّ ذِفْرَاهَا لَتَكَادُ تُصِيْبُ قَادِمَةَ
الرَّحْلِ۔ یہاں تک کہ اس کے کانوں کی جڑیں زین
کے سامنے کی لکڑی تک پہنچنے کو تھیں۔
وَبْرٌ تَدَلّٰى مِنْ قَدُوْمِ ضَانٍ۔ ایک بال
جو ابھی قدوم ضان سے اترا ہے (وبر ایک جانور
بلی کے برابر خاکی یا سفید رنگ کا اس کی آنکھیں اچھی ہوتی
ہیں اور بڑا شرمگیں ہوتا ہے کہتے ہیں اس کی دم نہیں
ہوتی۔ یہ عرب کے پہاڑوں میں رہتا ہے۔ یہ اَبان بن سعید
نے ابو ہریرہ کی نسبت کہا۔ جب ابو ہریرہ رضؓ نے آں حضرتؐ
سے عرض کیا کہ اَبان کو خیبر کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملنا
چاہئے۔ قَدُوْمُ ضَانٍ ایک گھاٹی یا پہاڑ کا نام ہے۔
بعضوں نے کہا بھیڑ کا سر مراد ہے مطلب ابو ہریرہؓ
کی تحقیر اور توہین ہے)۔
اِنَّ زَوْجَ فُرَيْعَةَ قُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ
فریعہ کا خاوند قدوم کے کنارے پر مارا گیا۔
قَدُوْم یا قَدُّوْم۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے
چھ میل پر۔
اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ اخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ۔ حضرت ابراہیمؑ
نے بسولے سے اپنا ختنہ آپ کر لیا (بعضوں نے کہا قَدُّوم
ایک بستی کا نام ہے ملک شام میں یعنی وہاں آپ نے وہاں ختنہ
کیا۔ ایک روایت میں قَدُّوم ہے بہ تشدید دال، جب تو
موضع ہی مراد ہوگا)۔
وَفِيْنَا الشِّعْرُ وَالْمُلْكُ الْقُدَامٰى۔ ہم میں شاعری
ہے اور پرانی بادشاہت۔
اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى اَهْلِ كِتَابٍ۔ تم کتاب
والوں کے پاس پہنچو گے (یعنی یہود اور نصاریٰ تم کو ملیں گے)
قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرًا فَقَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ۔ (حجاج عبد الملک

لہ بکسرۂ دال اور بہ فتحہ دال۔ ۱۲ منہ

بن مروان کی طرف سے) حجاج مدینہ کا امیر ہوکر آیا (اور نماز میں دیر کرنے لگا) تو ہم نے جابر رضہ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ ان اوقات پر نماز پڑھا کرتے تھے، انھوں نے کہا اخیر تک۔

فَمَا سُئِلَ عَنْ شَیْئٍ قُدِّمَ اَوْ اُخِّرَ۔ آپ سے جس چیز کا سوال ہوا جو اپنے وقت سے پہلے کی گئی یا وقت کے بعد کی گئی (یعنی حج کے اعمال میں سے کوئی عمل آگے یا پیچھے کیا گیا)

ثُمَّ قَامَ اِلٰی خَشَبَةٍ فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ۔ پھر مسجد کے سامنے کے رُخ میں یعنی قبلہ کی جانب جو ایک لکڑی لگی تھی آپ اس طرف گئے۔

لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ۔ کوئی تم میں سے رمضان کا استقبال نہ کرے (اس کے آنے سے پہلے روزے رکھنا شروع نہ کرے۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ رمضان کے روزوں کی خوب طاقت رہے یا یہ کہ فرض روزے نفل روزوں سے نہ مل جائیں)۔

لَوْ تَقَدَّمْتُ اِلَیْكِ لَاَوْجَعْتُكِ۔ اگر پہلے سے میں نے تجھ کو بتلا دیا ہوتا کہ باجا بجانے کا پیشہ حرام ہے تو میں تجھ کو سزا دیتا (لیکن چونکہ تو جاہل تھی اس لئے معذور تھی میں نے تجھ کو معاف کر دیا)۔

کَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِی الْاِسْلَامِ یَا مِنَ الْقَدَمِ۔ تم کو اسلام میں سبقت یا فضیلت ہوتی۔

فَمِنْهُمْ مَنْ یَقْدَمُ بِمِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ ان میں کوئی فجر کی نماز کے وقت منا میں آجاتا۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِیْنَ۔ جو لوگ حج سے فارغ ہوکر واپس آئیں ان کا استقبال کرنے کا بیان۔

اِذَا سَمِعْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَقَدَّمُوْا عَلَیْهَا یا فَلَا تُقْدِمُوْا عَلَیْهَا۔ جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں نہ جاؤ (ایسا نہ ہو وہاں جاکر تم بیمار ہو اور یہ سمجھو کہ دوسروں کی بیماری ہم کو لگ گئی اگر ہم یہاں نہ آتے تو بیمار نہ ہوتے کیونکہ ایسا خیال اور اعتقاد اسلامی اصول کے خلاف ہے، دُکھ اور بیماری سب اللہ کے حکم اور تقدیر سے ہوتی ہے چھوت چھات کوئی چیز نہیں ہے)

فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوْا۔ ان پر ایک پاؤں نمودار ہوا وہ ڈر گئے (کہ شاید آنحضرتؐ کا پاؤں ہے حالانکہ وہ حضرت عمر رضہ کا پاؤں تھا)۔

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ یَعْنِی الْقَدِیْمَةَ۔ عاد سے بڑا عاد مراد ہے کیونکہ دو عاد گزرے ہیں، ایک پہلا دوسرا پچھلا۔

لَا یَنْوِیْ اَنْ تُقْدِمَهُمْ۔ اُن پر آگے بڑھنے کی نیت ہو۔

تَقَدَّمْتُ اِلَیْهِنَّ فِیْ اَذَاهُ۔ آں حضرتؐ کی بیویوں نے جو آپ کو ستایا تھا۔ اِس مقدمہ میں سب سے پہلے میں حفصہ رضہ کے پاس گیا (کہ اُس کو ڈراؤں دھمکاؤں چونکہ امّ المومنین حفصہ رضہ حضرت عمر رضہ کی بیٹی تھیں اُن پر زور چلتا تھا اِس لئے پہلے انہی کے پاس گئے)۔

ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے پاؤں (پل صراط پر) جمائے رکھے۔

قَدِّمُوْا قُرَیْشًا وَلَا تَقَدَّمُوْهَا۔ امامت کے لئے قریش کے شخص کو آگے کرو اور اس کے آگے مت ہو (یعنی تم اس کے امام نہ بن جاؤ)۔

وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوْهُ۔ نہ کوئی نیکی انھوں نے آگے بھیجی۔

فَشَرٌّ تُقَدِّمُوْنَهَا۔ بُرے کو جلدی سے آگے لیجاتے ہو (اپنا پنڈ) اس سے چھڑاتے ہو۔ ایک روایت میں —— تُقْدِمُوْنَهَا ہے اگر نیک ہے تو اس کو آرام کی جگہ جلدی لیجاتے ہو، دونوں حال میں جنازہ کو جلدی لیجانا بہتر ہے

حِیْنَ رَاَیْتُمُوْنِیْ اُقَدِّمُ یا اَتَقَدَّمُ۔ جب تم نے مجھ کو دیکھا، میں نماز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

قَدِّمُوْا اَکْثَرَھُمْ قُرْاٰنًا۔ جس شخص کو قرآن زیادہ یاد ہو اُس کو قبر میں آگے رکھو (یعنی قبلہ سے نزدیک رکھو)۔

اِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ بِمَکَّۃَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جب جمعہ کی نماز مکہ میں پڑھتے تو فرض پڑھ کر آگے بڑھ جاتے (اس جگہ سے جہاں فرض نماز پڑھی ہے سرک جاتے) پھر دو رکعتیں نفل پڑھتے۔

تَقْدُمُہٗ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاٰلُ عِمْرَانَ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اس کے آگے ہوں گی (قیامت میں یہ سورتیں ایک شکل پکڑلیں گی جن کو لوگ دیکھیں گے)۔

حَتّٰی یَضَعَ قَدَمَہٗ فِیْھَا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم دوزخ پر رکھ دے گا (پاؤں سے اُس کو دبائے گا (اس کو ذلیل اور خاموش کرنے کو اس کی حرص دبانے کو کہ اور چاہیے اور چاہیے)۔

سَھِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِی اللَّیْلَۃَ۔ جب آں حضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو ایک رات آپ کو نیند نہ آئی (دشمنوں کے ڈر سے) آپ نے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی آج کی رات میری چوکیداری کرتا (پہرہ دیتا میری نگہبانی کرتا)۔

خَرَجَ مَعَ الْمُؤْمِنِ مِثَالٌ یَقْدُمُہٗ۔ جب مومن مرتا ہے تو اس کی روح کے ساتھ ایک صورت مثالی بھی نکلتی ہے جو اس کو ہمت اور جرأت دلاتی رہتی ہے (ایک روایت میں یَقْدُمُہٗ ہے یعنی اس کے آگے آگے رہتی ہے)

اَثْبِتْ لِیْ قَدَمَ صِدْقٍ۔ میری سچائی کا قدم جمادے۔

مَاضٍ عَلٰی نُصْرَتِھِمْ قُدُمًا غَیْرَ مُوَلٍّ دُبُرًا برابر سیدھے ہو کر ان کی مدد کرتا رہے پیٹھ نہ پھیرے۔

قَذُوْ یا قَذَیٰ یا قَذَاوَۃٌ۔ خوشبودار خوش مزہ ہونا، نزدیک ہونا، سفر سے آنا۔

اِقْذَاءٌ۔ عمر رسیدہ ہونا، موت تک پہنچ جانا دین کے طریق اور خیر میں مستقیم ہونا، خوشبو پھیلنا، سفر سے آنا، خوش مزہ اور عمدہ ہونا۔

تَقَدِّیْ۔ رستوں کے نشان پر چلنا۔

اِقْتِدَاءٌ۔ پیروی کرنا۔

قِدْوَۃٌ (بحرکات ثلثہ در قاف) پیروی۔

قَدِیٌّ۔ عمدہ، خوش مزہ، خوشبودار۔

قَدْوِیْ۔ استقامت۔

وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِھِمْ۔ نماز جماعت میں ناتوان شخص کی پیروی کر (ہلکی پھلکی نماز پڑھ تاکہ ناتوان اور کمزور لوگ بھی تیرے پیچھے نماز پڑھ سکیں البتہ جب اکیلے نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرے)۔

وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ (ابوبکرؓ تو آں حضرتؐ کی اقتدا کر رہے تھے جو مرض موت میں ابوبکرؓ کے بازو بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے) اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اقتدا کر رہے تھے (مطلب یہ ہے کہ ابوبکرؓ لوگوں کو آں حضرتؐ کی تکبیر کی آواز سناتے تھے تو گویا لوگ ان کے مقتدی تھے اگرچہ حقیقت میں امام ایک ہی تھے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اس لئے کہ ایک نماز میں دو امام ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتے)۔

اُمِرَ نَبِیُّکُمْ بِالْاِقْتِدَاءِ بِھِمْ۔ تمہارے پیغمبر کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا (اس آیت میں فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے پیغمبر آں حضرتؐ سے افضل ہوں کیونکہ اس آیت میں یہ حکم ہے کہ ان کے طریق پر چل یعنی توحید وغیرہ اصول اور عقائد میں جو سب پیغمبروں کے ایک ہی ہیں)۔

باب القاف مع الذال

قذّ۔ تیر میں پر لگانا اس کو چھیل چھال کر گول کرنا، کترنا۔

اِقْذَاذٌ۔ پر لگانا۔

قُذَّۃٌ۔ تیر کا پر۔

قُذَاذَۃ۔ سونے کا چورہ جو کاٹنے میں گرے۔

فَیَنظُرُ فِی قُذَذِہٖ فَلَا یَرٰی شَیْئًا۔ پھر اس کے پروں کو دیکھے اس میں بھی کچھ نہ پائے (خون گوشت وغیرہ)

لَتَرْکَبُنَّ سُنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَذْوَ الْقُذَّۃِ بِالْقُذَّۃِ۔ تم لوگ اگلے لوگوں کے رستوں پر چلوگے جیسے تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔

وَتَرْکَبُوْنَ قُذَّتَہُمْ۔ تم ان کے راستے پر چلو گے

قَذَرٌ یا قَذَارَۃٌ۔ پلید ہونا، پلید کرنا، کروہ جاننا، پلیدپن کی وجہ سے گھن کرنا۔

تَقْذِیْرٌ۔ پلید کرنا۔

اِقْذَارٌ۔ پلید پانا، بہت باتیں کرنا۔

تَقَذُّرٌ اور اِسْتِقْذَارٌ۔ گھن کرنا پلید دیکھ کر۔

قَاذُوْرٌ۔ جو بدخلقی کی وجہ سے لوگوں سے میل جول نہ کرے۔

قَاذُوْرَۃٌ۔ بہت گھن کرنے والا، بدخلق، فاحشہ۔

وَیَبْقٰی فِی الْاَرْضِ شِرَارُ اَہْلِہَا تَلْفِظُہُمْ اَرْضُوْہُمْ وَتَقْذَرُہُمْ نَفْسُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ زمین میں اس کے بدترین لوگ رہ جائیں گے (اچھے اور نیک لوگ سب گزر جائیں گے) ان کے ملک ان کو نکال کر پھینک دیں گے اور اللہ کا نفس ان کو پلید سمجھے گا (یعنی شام کے ملک میں ان کو آنے کی توفیق نہ دے گا)۔

رَاَیْتُہٗ یَاْکُلُ شَیْئًا فَقَذِرْتُہٗ۔ میں نے اس کو (مرغی) کو ایک چیز کھاتے دیکھا جو مجھ کو پلید معلوم ہوئی کیونکہ مرغی پلیدی وغیرہ کھا لیتی ہے)۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ قَاذُوْرَۃً لَا یَاْکُلُ الدَّجَاجَ حَتّٰی یُعْلَفَ۔ آں حضرتؐ بہت گھن کرنے والے تھے کیونکہ آپ بڑے نفیس مزاج تھے بدبو اور پلیدی سے سخت نفرت رکھتے) آپ مرغی کو اس وقت تک نہ کھاتے جب تک اس کو (پلیدی کھانے سے روک کر) پاک چارہ نہ دیا جائے۔

اِجْتَنِبُوْا ہٰذِہِ الْقَاذُوْرَۃَ الَّتِیْ نَہَی اللّٰہُ عَنْہَا۔ اس پلید بات یا پلید کام سے باز رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔

فَمَنْ اَصَابَ مِنْ ہٰذِہِ الْقَاذُوْرَاتِ شَیْئًا فَلْیَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰہِ۔ جو شخص ان پلید کاموں میں سے (زنا شراب خواری) کوئی کام کر بیٹھے تو اللہ کے پردے میں چھپا رہے (جب تک اللہ تعالیٰ اس کا پردہ چھپائے رکھے وہ بھی اپنا عیب چھپائے رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے)۔

ہَلَکَ الْمُتَقَذِّرُوْنَ۔ پلید کام کرنے والے تباہ ہوئے۔

اِذَا اُلْقِیَ عَلٰی ظَہْرِ الْمُصَلِّیْ قَذَرٌ۔ اگر نمازی کی پیٹھ پر کوئی پلیدی ڈال دی جائے (یعنی کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا شخص اس کے بدن یا کپڑے پر پلیدی پھینک دے تو نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے گا اگر اس کو جدا کر سکے تو فوراً جدا کر ڈالے)۔

اِنِّیْ اُطِیْلُ الذَّیْلَ وَاَمْشِیْ فِی الْمَکَانِ الْقَذِرِ۔ میں اپنا پلو لمبا رکھتی ہوں (جو زمین پر رلتا رہتا ہے) اور پلید مقام میں جاتی ہوں (وہاں اس کو نجاست لگ جاتی ہے۔ آں حضرتؐ نے فرمایا اس کے بعد جو مقام آتا ہے وہ اس کو پاک کر دیتا ہے)۔

لَاَہَبَنَّ سَبْیَکِ لِبَنِیْ قَاذِرٍ۔ اللہ تعالیٰ نے رومیہ کے لوگوں سے فرمایا میں تیرے قیدی قاذر کی

اولادکو دوں گا (قاذر اور قیذر اور قیذار حضرت اسمعیلؑ کے فرزند کا نام تھا۔ مطلب یہ ہے کہ عرب لوگوں کو تم پر غالب کروں گا وہ تم کو قید کرکے لے جائیں گے اور لونڈی غلام بنائیں گے)۔

اَلْمَاءُ طَاهِرٌ اِلَّا مَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ قَذِرٌ۔ ہر پانی پاک سمجھا جائے گا مگر جب تجھ کو یقیناً معلوم ہو جائے کہ وہ ناپاک ہے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ الْقَاذُوْرَةُ۔ وہ بندہ برا ہے جس کو کسی کام یا بات کی پرواہ نہ ہو (جو دل میں آئے کر بیٹھے زبان سے کہہ ڈالے)۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْعَبْدَ الْقَاذُوْرَةَ۔ اللہ تعالیٰ بدخلق بدکار بندے کو ناپسند کرتا ہے

لَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَقْذِرَهَا وضو میں اپنے پاؤں نہ دھوئے (بلکہ مسح کرنا کافی ہے مگر جب ان کو پلید دیکھے (نجاست یا میل کچیل میں آلودہ ہوں تو ان کو دھو سکتا ہے (یہ امامیہ کی روایت ہے)

قَذْعٌ۔ گالی دینا، برا کہنا، مارنا۔

تَقْذِيْعٌ۔ پلید کرنا۔

مُقَاذَعَةٌ۔ گالی گلوج کرنا۔

اِقْذَاعٌ۔ گالی دینا، برا کہنا، مارنا، فحش کام کرنا۔

تَقَذُّعٌ۔ تیار ہونا۔

قَذَعٌ۔ فحش بیہودہ بات۔

مَنْ قَالَ فِي الْاِسْلَامِ شِعْرًا مُقْذِعًا فَلِسَانُهٗ هَدَرٌ۔ جو شخص مسلمان ہوکر فحش اشعار کہے اس کی زبان کی نہ دیت دینا ہوگی نہ قصاص (بلکہ اس کی زبان کوئی کاٹ ڈالے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا)۔

مَنْ رَوٰى هِجَاءً مُقْذِعًا فَهُوَ اَحَدُ الشَّاتِمَيْنِ جو شخص فحش ہجو کی نقل کرے (دوسرے کا فحش کلام پڑھے لوگوں کو سنائے گو اس کی تالیف نہ ہو) وہ بھی دو گالی بازوں میں کا ایک گالی باز ہے (ایک گالی باز تو وہ تھا جس نے یہ فحش شعر یا مضمون بنایا، دوسرا وہ جس نے اس کو نقل کیا، پڑھ کر سنایا)

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْطِيْ غَيْرَهُ الزَّكٰوةَ اَيُخْبِرُهٗ بِهٖ فَقَالَ يُرِيْدُ اَنْ يُقْذِعَهٗ۔ ان سے پوچھا گیا ایک شخص دوسرے کو زکوٰۃ کا پیسہ دے، کیا اس سے کہدے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے؟ انھوں نے کہا اس سے کیا مطلب، کیا اس کو وہ بات سنانا چاہتا ہے جو ناگوار ہو (گویا گالی دیتا ہے)۔

قَذْفٌ۔ قے کرنا، پھینک مارنا، تہمت لگانا، بدکاری کی بے سوچے بات کہدینا، ڈولی سے کشتی چلانا۔

مُقَاذَفَةٌ اور تَقَاذُفٌ ایک دوسرے کو پھینک مارنا۔

اِسْتِقْذَافٌ۔ تہمت لگانا۔

مِقْذَافٌ۔ کشتی چلانے کی ڈولی۔

قَذَّافٌ۔ گوپھن۔

هُمْ بَيْنَ حَاذِفٍ وَّقَاذِفٍ۔ کوئی لاٹھی سے مارتا ہے کوئی پتھر پھینکتا ہے۔

اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يَّقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَيْئًا میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں برا خیال نہ ڈالے (تم میری نسبت یہ خیال کرو کہ آں حضرتؐ اتنی رات کو جو ایک عورت کے ساتھ جا رہے ہیں تو ضرور کچھ نہ کچھ نی ہے دال میں کالا ہے اور ایسا خیال پیغمبر کی نسبت کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے)۔

فِيْهِ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ۔ وہاں زمین کا دھنسنا یا صورت کا بدل دینا یا پتھراؤ ہوگا۔

فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ فِي الْاَرْضِ وَقَذْفٌ وہاں زمین میں دھنسنا اور سخت سرد آندھی آنا ہوگا یا مردوں کو باہر پھینک دینا (زمین ان کو باہر پھینک دے گی

یا پتھر برسنا ہوگا)۔

وَكَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ یا تَقْذِفُ۔ میری آنکھ پر چیپڑ آرہا تھا (یعنی آنکھ دُکھ رہی تھی)۔

فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ۔ مشرکوں کی عورتیں ایک پر ایک اُن پر گری پڑتی تھیں۔ (ایک روایت میں فَتَنْقَذِفُ ہے اور مشہور روایت فَتَتَقَصَّفُ ہے)

اِنَّهٗ قَذَفَ اِمْرَأَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ۔ اس نے اپنی عورت کو شریک بن سحماء سے متہم کیا (بدنام کیا یعنی شریک سے زنا کرایا ہے)۔

وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ بِهِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ۔ اُن کے پاس دو لونڈیاں گانیوالیاں تھیں جو انصاری تھیں وہ شعر گا رہی تھیں جو انھوں نے بُعاث کے دن ایک دوسرے کو گالیاں دینے میں کہے تھے (جنگِ بُعاث مشہور ہے جو انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں ہوئی تھی)

كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ فِيْهِ قِذَافٌ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں کنگورے ہوتے (مسجد میں اونچے اونچے مینار اور کنگورے بنانا ایک بدعت ہے جو آں حضرت ؐ کے عہد مبارک میں نہ تھی عبد اللہ بن عمرؓ کو اتباعِ سنت میں نہایت تشدد تھا۔ آپ ایسی مسجد میں نماز تک نہ پڑھتے۔ اسی طرح مسجد میں محراب بنانا یا چونہ گچی پتھر کا منبر بنانا، یہ بھی بدعت ہے اور بہتر یہ ہے کہ مسجد سنت کے موافق بغیر محراب اور منبر اور کنگوروں اور گنبدوں وغیرہ کے سادے طور پر بنائی جائے۔ جیسے عہد دیوں کے عبادت خانے مسجدیں ہوتی ہیں۔ اور خطبہ پڑھتے وقت لکڑی کا منبر رکھ لیا جائے، پھر اُٹھا دیا جائے)۔

قِذَافٌ۔ جمع ہے قُذْفَةٌ کی بمعنی کنگورہ۔

وَاقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاءَكَ۔ میرے دل میں اپنی اُمید ڈال دے (یعنی تیرے رحم و کرم اور بخشش کی اُمید رکھوں)۔

كَانَ يَقْذِفُ الْغُرَابَ۔ کوّے کو پتھر مارتے تھے

اَلْحُبْلٰى رُبَّمَا قَذَفَتِ الدَّمَ۔ کبھی حاملہ عورت کو بھی خون آجاتا ہے (یعنی تھوڑا سا خون، اگر بہت خون بہے تو اسقاط کا ڈر ہے)۔

قَذْلٌ۔ گدی پر مارنا، مائل ہونا، ظلم کرنا۔

قَذَالٌ۔ گدی (یعنی سر کے پیچھے کا حصہ جو گردن سے ملا ہوا ہے)۔

مَسَحَ رَاْسَهٗ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ۔ آں حضرتؐ نے سارے سر پر مسح کیا (یعنی وضو میں) یہاں تک کہ گدی تک پہنچ گئے (یعنی سر کے مسح میں ہاتھ کو گدی تک پہنچایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ سر کے مسح کے بعد گردن کا مسح کیا)

قَذًى یا قَذَيَانٌ یا قُذِيٌّ یا قَذًى۔ کچرا، کوڑہ جو آنکھ میں ہو یا پانی میں یا شربت میں۔ آنکھ میں کچرا کوڑہ پڑجانا، آنکھ سے چیپڑ پانی نکلنا۔

تَقْذِيَةٌ۔ آنکھ میں کچرہ کوڑہ ڈالنا یا آنکھ سے کچرا کوڑہ نکالنا، صاف کرنا۔

اِقْتِذَاءٌ۔ دیکھنا پھر آنکھ بند کرلینا۔

مُقَاذَاةٌ۔ بدلہ دینا۔

هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ۔ ایک صلح ہوگی لیکن اختلاف اور بدنیتی کے ساتھ، اور جماعت ہوگی لیکن دلوں کے فساد کے ساتھ (ظاہر میں مل جائیں گے مگر دلوں میں کھوٹ رہے گا)۔

اَقْذَاءٌ (جمع ہے قَذًى کی، اور قَذًى جمع ہے قَذَاةٌ کی بمعنی) کچرا اور کوڑہ جو آنکھ میں پڑجائے

يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذٰى فِي عَيْنِ اَخِيْهِ وَيَعْمٰى عَنِ الْجِذْعِ فِي عَيْنِهٖ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ دیکھتا ہے (اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا (یعنی دوسرے کا تو ذرا سا عیب بھی بیان کرتا ہے اُس پر لعن طعن

بکرنا ہے اور اپنے سخت عیبوں کو بھی نہیں دیکھتا دل میں شرمندہ نہیں ہوتا۔ یہ مضمون انجیل شریف میں بھی ہے)۔

عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاۃُ یُخْرِجُھَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ میری امت کے ثواب مجھ پر پیش کئے گئے۔ یہاں تک کہ مسجد سے کوڑا نکالنے کا بھی ثواب۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْقَذٰی وَالْاَذٰی۔ یا اللہ مجھ سے فضلہ اور پلیدی دور کر (یہ پاخانہ میں جانے کے وقت کی دعا ہے)

صَرْفُ الْقَذٰی عَنِ الْمُؤْمِنِ حَسَنَۃٌ۔ مومن کی کوئی بھی تنکر دور کرنا ایک نیکی ہے۔

غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخِطْمِیِّ یَنْفِی الْاَقْذَاءَ۔ خطمی سے سر دھونا میل کچیل کو دور کر دیتا ہے۔ (سر کو صاف کر دیتا ہے)۔

بابُ القاف مع الرّاء

قَرْءٌ یا قِرَاءَۃٌ یا قُرْاٰنٌ۔ پڑھنا، پہنچا دینا، جمع کرنا، حاملہ ہونا، جننا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا، مُقَارَءَۃٌ اور قِرَاءٌ۔ درس میں شریک ہونا۔

اِقْرَاءٌ۔ پڑھانا، پہنچانا، حائضہ ہونا، حیض سے پاک ہونا، لوٹنا، نزدیک ہونا، دیر لگانا، غائب ہونا۔

اِقْتِرَاءٌ۔ پڑھنا

اِسْتِقْرَاءٌ۔ پڑھنے کی درخواست کرنا، تلاش کرنا ڈھونڈھنا (نہایہ میں ہے کہ قِرَاءَۃٌ اور اِقْتِرَاءٌ اور قَارِیٌ اور قُرْاٰنٌ۔ یہ سب الفاظ احادیث میں کرر سہ کرر وارد ہیں۔ اصل میں "قرأت" کے معنی جمع کرنا ہیں اور قرآن شریف کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں امر اور نہی اور قصص اور وعد اور وعید اور آیات اور سُوَر اکٹھا ہیں۔ اصل میں قُرْاٰنٌ مصدر ہے جیسے غُفْرَانٌ اور کُفْرَانٌ ہیں۔ اور کبھی نماز کو بھی قُرْاٰنٌ کہتے ہیں)۔

اَکْثَرُ مُنَافِقِیْ اُمَّتِیْ قُرَّاءُھَا۔ میری امت کے اکثر منافق قاری ہوں گے (جو ظاہر میں قرآن بڑی عمدگی سے اور تجوید کے ساتھ پڑھیں گے تاکہ لوگ ان کو مخلص اور سچا مسلمان سمجھیں گر دلوں پر قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا۔ نہایہ میں ہے کہ آنحضرت کے زمانہ میں منافقوں کی یہی صفت تھی)۔

اِنْ کَانَتْ لَتُقَارِیْ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ اَوْ ھِیَ اَطْوَلُ۔ سورۂ احزاب سورۂ بقرہ کے برابر تھی یا اس سے بھی لمبی تھی (مگر اس کی بہت سی آیتیں منسوخ التلاوۃ ہو گئیں اکثر روایتوں میں لَتُوَازِیْ ہے)۔

اَقْرَءُکُمْ اُبَیٌّ۔ تم میں بڑھ کر قاری ابی بن کعب ہیں (شاید یہ خطاب چند مخصوص صحابہ سے ہوگا، ورنہ بعض صحابہ اُبی بن کعب سے بھی قرأت میں افضل تھے بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ، تم سب میں ابی بن کعب قرآن کو زیادہ پڑھا کرتے ہیں۔ بعضوں نے کہا: واقعی ابی بن کعب رض قرأت میں سب صحابہ سے بڑھ کر تھے)۔

اِنَّہٗ کَانَ لَا یَقْرَاُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا۔ عبد اللہ بن عباسؓ ظہر اور عصر میں پکار کر قرأت نہیں کرتے تھے۔ (بلکہ آہستہ چپکے قرأت کرتے) اخیر میں یہ کہا تیرا رب بھولنے والا نہیں (یعنی جب کوئی آہستہ چپکے، دل میں پڑھے تو لکھنے والے فرشتوں کو گو اس کی خبر نہیں ہوتی، وہ نہیں لکھتے مگر اللہ تعالیٰ کو تو سب معلوم ہے وہ بھولنے والا نہیں اس کا اجر ضرور دے گا۔ نہایہ میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس نے بعضے لوگوں کو دیکھا وہ ظہر اور عصر میں اس طرح قرأت کرتے تھے کہ خود بھی سنتے اور پاس والے شخص کو بھی سناتے، اس وقت یہ کہا)۔

اِنَّ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ یُقْرِئُکَ السَّلَامَ۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کو سلام کہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں: اَقْرِئْ فُلَانًا

السلام یا اِقْرَأْ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔ یعنی میرا سلام فلاں
شخص کو پہنچا دے (اور جب کوئی شخص قرآن یا حدیث اپنے
استاد کے سامنے پڑھے تو کہتا ہے، اَقْرَأَنِیْ فُلَانٌ یعنی فلاں
شخص نے مجھ کو پڑھایا)۔

تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَعَلٰی مَنْ لَمْ تَعْرِفْ
تو ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ اس سے معرفت (شناسائی)
ہو یا نہ ہو۔

فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ۔ آنحضرت
نے سورۂ قمر میں فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ پڑھا جیسے اکثر لوگ
پڑھتے ہیں (اور ایک قرأت میں فهل من مُذَّکِر اور
فهل من مذکر ذال معجمہ سے بھی ہے)۔

خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ۔ حضرت داودؑ پر قرآن
پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (یہاں قرآن سے مراد توریت شریف
یا زبور شریف ہے اور آسانی سے یہ مراد ہے کہ بہت جلد
پڑھ لیتے یا ان پر پڑھنے میں کوئی بار نہ ہوتا)۔

کَانَ یَقْرَأُ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی۔ وہ
سورۂ واللیل میں وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی پڑھتے تھے
(پہلے اسی طرح اترا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یوں اُتارا وَمَا
خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی جیسے مشہور قرأت ہے لیکن ابوالدرداؓ
اور ابن مسعودؓ کو دوسری قرأت کی خبر نہیں ہوئی وہ یونہی
پڑھتے رہے وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی جیسے عبد اللہ بن مسعودؓ
کو یہ بھی گمان تھا کہ معوذتین قرآن میں داخل نہیں ہیں)۔

اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ۔ اللہ نے مجھ کو یہ حکم دیا
کہ میں یہ سورت تجھ کو پڑھ کر سناؤں (حالانکہ آں حضرت صلعم
سب سے بڑھے قاری تھے۔ مگر اس حکم سے اُبی کا مرتبہ
بڑھانا منظور تھا۔ بعضوں نے کہا اُبی کی قرأت درست کرنا
مطلوب تھا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ افضل شخص مفضول کو پڑھ کر
سنا سکتا ہے)۔

اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ۔ بھلا میں آپ کے
سامنے کیا پڑھوں، قرآن تو آپ پر اُترا ہے (تو آپ سے
بہتر کون پڑھ سکتا ہے)۔

اَقْرَأَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ اِمْرَةِ عُثْمَانَ
حَتّٰی کَانَ الْحَجَّاجُ۔ ابو عبد الرحمن لوگوں کو قرآن پڑھاتے رہے
حضرت عثمانؓ کی خلافت میں یہاں تک کہ حجاج کا زمانہ آ گیا۔

اِنَّا سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ۔ ہم نے پڑھنا سنا (ایک روایت
میں اِنَّا سَمِعْنَا الْقُرَّاءَ ہے یعنی ہم نے قاریوں سے سنا)

اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ۔ قرآن
اُس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل لگیں (جب دل
برخاستہ ہو اور ملال ہونے لگے تو موقوف کرو)

فَاسْتَقْرَیْتُهٗ۔ میں نے ان سے کہا فلاں آیت
تو پڑھو (عربوں کا دستور تھا۔ ان میں جب کوئی بھوکا ہوتا
تو دوسرے کسی شخص سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست
کرتا وہ اس کو اپنے گھر لے جا کر جو میسر ہوتا تو وہ کھلا دیتا اسی
اُمید پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے ایک آیت پڑھنے کی درخواست
حضرت ابوہریرہؓ نے کی۔ مگر وہ بتا کر چل دیئے۔ ابوہریرہؓ کا
مطلب پورا نہیں کیا۔ آخر میں آنحضرتؐ تشریف لائے اور
ابوہریرہؓ کو اپنے ساتھ لے گئے)۔

لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰیَةَ۔ میں ایک شخص سے
درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک آیت پڑھے حالانکہ وہ آیت
مجھ کو یاد ہوتی ہے (میرا مطلب دوسرا ہوتا ہے یعنی یہ کہ
وہ مجھ کو کھانا کھلائے)۔

اَلَّذِیْ یَقْرَأُ اَوْ یُعْرِضُهٗ۔ جو رات کو پڑھنا چاہے
وہ دن کو کسی کو سنا لے۔

یَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِیْمُوْا۔ اے قاریوں
(عالموں) کے گروہ حق کے رستہ پر (یعنی قرآن وحدیث
کی پیروی پر) مضبوط رہو۔

کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ۔ آں حضرتؐ کے اخلاق
قرآن کے موافق تھے (جو شخص آپ کا اخلاق طرزِ معاشرت

معلوم کرنا چاہے وہ قرآن دیکھے، جتنی باتوں کا قرآن میں حکم ہے ان پر آپ عمل کرتے اور جن جن باتوں کی ممانعت ہے ان سے باز رہتے)۔

اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ۔ اُسید بن حضیر تو ہمیشہ قرآن پڑھا کر (تاکہ سکینت تجھ پر اترتی رہے)۔

اِقْرَأْ فُلَانُ۔ اے فلانے تو پڑھتا رہ۔

يَرْضٰى بِرِضَاءِ الْقُرْاٰنِ وَيَسْخَطُ بِسَخَطِهٖ۔ قرآن ہی کے رو سے راضی ہو اور قرآن ہی کے رو سے غصہ کرے (جو شخص قرآن کا تابع ہو اس سے خوش ہو اور جو قرآن کے خلاف کرے اس سے ناراض رہے)۔

اِقْرَأُوا الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ۔ ہر مہینہ میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو (کم سے کم ایک پارہ روز پڑھتے رہو ورنہ ڈر ہے کہ قرآن بھول جاؤ گے۔ یہ حکم قرآن کے حافظوں کے لئے ہے اور ناظرہ خواں کو اختیار ہے جتنا ہو سکے غور اور فکر کے ساتھ سمجھ کر پڑھے اور اکثر کی کوئی حد نہیں۔ بعضوں نے دن رات میں آٹھ ختم قرآن کے کئے ہیں اور مختار یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ سات دن میں ختم کرے۔ روز ایک منزل پڑھے یا تین دن میں ختم کرے اس سے کم میں ختم کرنا بعضوں نے ناپسند رکھا ہے)۔

وَهُنَّ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ یہ پانچ بار دودھ پینا قرآن میں پڑھا جاتا تھا (لیکن بعد کو ان کی تلاوت منسوخ ہو گئی)۔

قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ۔ میں نے قرآن پڑھ کر آں حضرت ﷺ کی نبوت کا یقین کیا (قرآن کی فصاحت و بلاغت کو دیکھ کر عربی زبان والا شخص معلوم کر لیتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے بشر کا کلام نہیں۔ خصوصاً ایسے بشر کا جس نے تعلیم بھی نہ پائی ہو۔ جب اللہ کا کلام ہوا تو اس میں آں حضرت ﷺ کی نبوت کا ذکر ہے اس کا بھی یقین آجائے گا)۔

اَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً۔ آں حضرت ﷺ نے سارے قرآن میں پندرہ جگہ سجدۂ تلاوت مجھ کو پڑھایا (سورۂ حج میں دو سجدے اور باقی وہی جو مشہور ہیں)۔

يَؤُمُّكُمْ اَقْرَؤُكُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ۔ تم میں امامت نماز کی وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب یعنی قرآن کا زیادہ قاری ہو (یعنی قرآن کو اچھی طرح تجوید کے ساتھ پڑھتا ہو یا جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔ بعضوں نے کہا یہ حکم صحابہ رضی سے خاص تھا لوگ بڑی عمر میں مسلمان ہوئے تھے تو قرأت سے پہلے دین کے مسائل جان لیتے تھے لیکن بعد والے لوگ چھوٹی عمر میں قرآن پڑھ لیتے ہیں اور فقہ بڑے ہو کر حاصل کرتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے امامت کے لئے مقدم اس کو سمجھا ہے جو فقہ کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ لیکن اگر اس کے ساتھ قرأت بھی عمدہ کرتا ہو تو نور علیٰ نور وہ بالاتفاق سب پر مقدم ہوگا)

اَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔ ان میں امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو زیادہ قاری ہو۔

اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يُوْصِيْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ۔ تم اس آیت کو یوں پڑھتے ہو کہ وصیت اور دین کی ادائی کے بعد (تو آیت میں وصیت کو پہلے ذکر کیا حالانکہ میت کے ترکہ میں سے پہلے دین کی ادائی کریں گے اس کے بعد جو بچے گا اس کے تہائی میں سے وصیت نافذ کریں گے اور باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے)۔

وَلَمْ يَقْرَأْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِيْنَ۔ بشر نے مطوعین کا لفظ نہیں پڑھا (یعنی سورۂ براۃ میں یوں پڑھا اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ آخر تک)۔

اِنَّ اللّٰهَ قَرَأَ طٰهٰ وَيٰسٓ قَبْلَ اَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کرنے سے پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین پڑھ کر فرشتوں کو سنائیں (معلوم ہوا کہ قرآن کے الفاظ اور معانی دونوں اللہ کے کلام ہیں اور اللہ

تعالیٰ آواز کے ساتھ کلام کرتا ہے ورنہ فرشتے کیونکر سُنتے بعضوں نے تاویل کی ہے اور یہ کہا ہے کہ ان سورتوں کا مطلب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے دلوں پر ڈالا)۔

اَقْرَأُ سُوْرَةَ هُوْدَ اَوْ يُوْسُفَ۔ میں سورۂ ہود پڑھوں یا سورۂ یوسف۔

اِقْرَءُوْا الٓمٓ تَنْزِيْلُ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا وَمَا يَقْرَأُ غَيْرَهَا۔ سورۂ الٓم تنزیل السجدہ پڑھا کرو ایک شخص صرف یہی سورت پڑھا کرتا تھا اور کوئی سورت نہیں پڑھتا تھا۔

كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ۔ نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔

اِسْتَقْرِئُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ۔ چار آدمیوں سے قرآن پڑھو (ان سے حاصل کرو کیونکہ صحابہ میں یہ چاروں بڑے قاری تھے)۔

اِقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ اپنی قوم والوں کو سلام کہو جہاں تک میں جانتا ہوں وہ پاکیزہ اور پرہیزگار لوگ ہیں (کسی سے سوال نہیں کرتے اور جنگ اور جہاد میں صابر رہتے ہیں)۔

فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ جب لوگوں نے اس کو پڑھا۔

نَحْنُ نَقْتَرِئُ۔ ہم پڑھتے ہیں۔

قَامَ ثُمَّ اقْتَرَأَ۔ کھڑے ہوئے پھر پڑھا۔

اَاَقْرَأُ التَّوْرَاةَ۔ کیا میں نے توراۃ شریف پڑھی ہے (کعب احبار کی طرح کہ میں اس کی باتیں بیان کروں۔ میں نے تو سب باتیں آں حضرت ہی سے سُنی ہیں)

لَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهٗ عَلٰى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَا يَلْتَئِمُ عَلٰى لِسَانِ اَحَدٍ۔ میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر رکھا لیکن وہ کسی کی زبان پر نہیں جمتا (کسی شعر کی کسی بحر پر موزوں نہیں ہوتا)۔

دَعِي الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِكِ۔ تیرے حیض کے جو دن (عادت کے موافق) ٹھہریں اُن دنوں میں نماز چھوڑ دے (یعنی قرء سے حیض مراد ہے)۔

تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ اَيَّامٍ۔ حیض سے پاک ہونے پر پانچ دن کے بعد پھر خون دیکھے۔

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْاَعْرَافِ وَالطُّوْرِ وَالْمُرْسَلَاتِ۔ آں حضرتؐ مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف اور سورۂ طور اور سورۂ والمرسلات پڑھتے (یہی سنت ہے اور مغرب میں ہمیشہ چھوٹی سورتوں کا التزام مردانیوں کا طریق ہے)۔

تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ۔ تم لوگ اس آیت کو پڑھتے ہو مسلمانو! تم اپنے آپ کو سنبھالو، دوسرے کی گمراہی سے تم کو نقصان نہ ہوگا (اور اس آیت کو پڑھ کر تم امر بالمعروف میں کوتاہی کرتے ہو حالانکہ میں نے آں حضرتؐ سے سُنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو اس کے ظلم سے نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ سب کو عذاب کرے گا اور تو مطلب آیت کا یہ ہے کہ جب تم اپنا کام پورا کر دو یعنی نیک بات کا حکم کر دو اور بُری بات سے منع کر دو پھر وہ تمھاری بات نہ سُنے تو اب اپنے آپ سے کام رکھو، اب اس کی بدکاری اور گمراہی سے تم کو نقصان نہ ہوگا اور یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی بدین خود اور علی بدین خود پر عمل کر کے صلح کل بن جاؤ اور کسی کو نیک بد نہ سمجھاؤ یہ تو منافقوں اور بے ایمانوں کا طریق ہے)

مَنْ يَدْخُلُ جُبَّ الْحُزْنِ اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ۔ دوزخ میں جو ایک مقام جب الحزن ہے یعنی رنج و غم کا کنواں، اس میں وہ عابد لوگ جائیں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک کام کیا کرتے تھے (نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے)۔

يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ۔ صبح کی نماز میں سورۂ قاف پڑھتے تھے۔

مَنْ قَرَأَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِهَا۔ جو کوئی سورۂ کہف کی آخیر کی دس آیتیں پڑھے (یعنی وہ عذابِ جہنم سے)

قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ اَلْفُ دَرَجَةٍ۔ قرآن یونہی حفظ پڑھنا ہزار درجہ کا ثواب رکھتا ہے اور مصحف میں دیکھ کر دو ہزار درجہ کا۔

مَنْ تَقَرَّاَ بِحَرْفٍ اِلَّا اُعْطِيَهٗ۔ تو جو کوئی حرف پڑھے گا ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں دیا جائے گا۔

اَلْقُرْاٰنُ جُمْلَةُ الْكِتَابِ وَالْفُرْقَانُ الْمُحْكَمُ الْوَاجِبُ الْعَمَلُ بِهٖ۔ قرآن ساری کتاب کا نام ہے اور فرقان وہ آیتیں جو محکم اور واجب العمل ہیں۔

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اَرْبَعَ اَرْبَاعٍ رُبْعٌ فِيْنَا وَرُبْعٌ فِيْ عَدُوِّنَا وَرُبْعٌ سُنَنٌ وَاَمْثَالٌ وَرُبْعٌ فَرَائِضُ وَاَحْكَامٌ۔ قرآن چار حصّوں پر اُترا۔ ایک چوتھائی تو ہمارے باب میں (یعنی مومنین کے صفات اور احوال میں) اور ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں (کافروں اور منافقوں) کے باب میں۔ اور ایک چوتھائی سنتوں اور امثال میں اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام میں۔

كَمْ مِنْ قَارِئٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ يَلْعَنُهٗ۔ کتنے قرآن پڑھنے والے (قاری) ایسے ہیں کہ قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے (جو قرارت کا حق ادا نہیں کرتے یا قرآن پر عمل نہیں کرتے۔ فاتحہ اور سویم، دہم اور چہلم اِن الفاظ کو رٹ لیتے ہیں اور غور و فکر سے اس کو نہیں پڑھتے نہ عمل کی نیت سے)

قَرْبٌ۔ نیام میں داخل کرنا۔ کمر کا گوشت کھلانا، رات کو لے جانا صبح کو پانی پلانے کے لئے۔

قُرْبٌ اور قُرْبَانٌ اور قِرْبَانٌ۔ نزدیک ہونا جماع کے لئے پاؤں اُٹھانا، بیچ کی راہ پر چلنا۔

اِقْتِرَابٌ۔ نزدیکی نزدیک ہونا۔

تَقَرُّبٌ۔ نزدیکی چاہنا، کمر پر ہاتھ رکھنا، جلدی کرنا۔

تَقَارُبٌ۔ نزدیک ہونا، کم ہونا، آخر ہونا۔

قِرَابٌ۔ نیام یا غلاف تلوار کا۔

مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہو، میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ (نہایہ میں ہے کہ بندے کا اللہ سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ یادِ الٰہی اور اعمالِ صالحہ میں مصروف رہے نہ کہ قربِ ذاتی اور مکانی کیونکہ یہ جسم کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ جسمیت سے پاک ہے اور اللہ کا بندے سے نزدیک ہونا یہ ہے کہ اس کی نعمتیں اور مہربانیاں بندے کے شاملِ حال ہوں)

قُرْبَانُهُمْ دِمَاؤُهُمْ۔ ان کی قربانی اپنا خون بہانا ہوگی (یعنی کافروں سے جہاد کریں گے، شہید ہوں گے جیسے اگلی اُمتوں کی قربانی گائے بکری، اونٹ کاٹنا تھی، یہ امتِ محمدی کی صفت توراۃ شریف میں بیان ہوئی ہے)۔

اَلصَّلٰوةُ قُرْبَانُ كُلِّ تَقِيٍّ۔ نماز ہر پرہیزگار شخص کی نزدیکی کا وسیلہ ہے (یعنی پروردگار کا تقرب نماز پڑھ کر حاصل کرتے ہیں)۔

مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْاُوْلٰى فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے پہلی ہی ساعت میں جائے (یعنی اذان ہوتے ہی) اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے ایک اونٹ مکہ میں قربانی کے لئے بھیجا۔

وَاِنْ نَقْرُبُ بِذٰلِكَ اِلَّا اَنْ نَحْمَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى۔ (عبداللہ بن عمر رضہ نے کہا۔ ہم دن میں کئی بار ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کا حال پوچھتا رہتا) اس سے ہمارا کوئی مقصد نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ کا شکر (نَقْرُبُ بمعنی نَطْلُبُ ہے)۔

لَيْلَةُ الْقَرَبِ۔ وہ رات جس کی صبح کو پانی کے مقام پر پہنچتے اور اونٹوں کو پانی پلاتے۔ پھر مطلق طلب کو کہنے لگے (عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ يَقْرُبُ حَاجَتَهٗ فلاں شخص اپنی حاجت کا طالب ہے)۔

مَالِیْ هَادِبٌ وَّلَا قَادِبٌ. نہ میرے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو پانی پی کر لوٹتا ہے نہ پانی کو جانے والا۔ (یعنی میں نادار ہوں سوائے اس اونٹنی کے اور کوئی جانور نہیں رکھتا)۔

وَمَاکُنْتُ اِلَّا کَقَارِبٍ وَّرَدَ وَطَالِبٍ وَّجَدَ میں تو اس شخص کی طرح تھا جو پانی کی تلاش میں پانی تک پہنچ گیا ہو یا جو کسی چیز کا طالب ہو اور اُس کو پالے۔

اِذَا تَقَارَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ۔ جب زمانہ آخر ہو گا یعنی قیامت کے قریب تو مومن کا خواب جھوٹا نہ ہو گا (کیونکہ قیامت کے قریب کفر پھیلے گا اور مومن وہی شخص ہو گا جو کامل الایمان ہے اس کا خواب اکثر سچا ہو گا۔ بعضوں نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے جب موسم اعتدال پر ہو گا رات دن برابر برابر ہوں گے تو مومن کا خواب بہت کم جھوٹا ہو گا کیونکہ ایسے موسم میں مزاج صحیح اور تندرست ہوتا ہے)۔

یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ حَتّٰی تَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ اخیر زمانہ میں وقت جلدی گزرے گا ایک برس ایسا معلوم ہو گا جیسے ایک مہینہ (کیونکہ لوگ عیش وعشرت اور راحت وغفلت میں بسر کریں گے اور آرام اور غفلت کا زمانہ جلد گزر جاتا ہے اور ریاضت اور عبادت کا زمانہ جو نفس پر شاق ہوتا ہے دیر میں گزرتا ہے، دیکھو اور دنوں میں دن کھاتے پیتے کیسی جلدی گزر جاتا ہے اور روزے میں دن پہاڑ معلوم ہوتا ہے کسی طرح شام نہیں ہوتی۔ بعضوں نے کہا، مطلب یہ ہے کہ زمانہ میں برکت نہ رہے گی عمریں چھوٹی ہو جائیں گی یا زمانہ کے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوں گے۔ شر اور برائی میں یا خود زمانہ کے اجزا ایک دوسرے کے مشابہ ہوں گے۔ ایک زمانہ برا آئے گا دوسرا بھی اسی طرح کا یا دولتیں اور حکومتیں دیرپا نہ ہوں گی۔ جلدی جلدی حکومتوں کا انقلاب ہو گا ان کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ لوگوں پر ایسی فکریں اور سختیاں ہوں گی اور فتنوں کا ایسا ہجوم ہو گا کہ ہوش وحواس قائم نہ رہیں گے ان کو نہ سال معلوم ہو گا نہ مہینہ اور صحیح یہ ہے کہ برکت اُٹھ جائے گی، ہر چیز کی برکت جاتی رہے گی یہاں تک کہ زمانہ کی بھی)۔

سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا۔ ٹھیک رستہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو (نہ افراط نہ تفریط)۔

فَاَخَذَنِیْ مَاقَرُبَ وَمَا بَعُدَ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا میں نے آں حضرتؐ کو سلام کیا آپؐ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا) مجھ کو نزدیک اور دور گزری ہوئی فکریں آلگیں (یہ تشویش لاحق ہوئی کہ آنحضرتؐ نے میری کونسی بات ایسی دیکھی جس سے آپ رنجیدہ ہو گئے کہ سلام کا جواب تک نہیں دیا)۔

لَاُقَرِّبَنَّ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آں حضرت کی سی نماز پڑھ کر تم کو دکھاؤں گا۔

اِنِّیْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ تم لوگوں میں سب سے زیادہ میری نماز آنحضرت کی نماز کے مشابہ ہے۔

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ وہ ہماری مسجد میں نہ آئے (یعنی ہمارے ساتھ جماعت میں شریک نہ ہو)۔

مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ اِلٰى عَرَفَةَ۔ جو شخص کعبہ کے پاس نہ پھٹکے نہ طواف کرے، (یعنی طواف قدوم) اور (جلدی سے) عرفات کو چلا جائے (کیونکہ حج فوت ہونے کا ڈر ہو) مجمع البحار میں ہے یعنی طواف قدوم کے بعد دوسرا کوئی نفل طواف نہ کرے)۔

فَرَحٌ اَقْرَبُ مِنْ حُزْنٍ۔ خوشی رنج سے زیادہ نزدیک ہے۔

لَمْ اَرَاهُ قَرِبَكَ۔ میں نے اس کو آپ کے نزدیک ہوتے نہیں دیکھا۔

اِنْ وَصَلُوْنِیْ مِنْ قَرِیْبٍ۔ بنی امیہ اگر مجھ سے عمدہ سلوک کریں گے تو وہ میرے نزدیک کے رشتہ دار ہیں (بہ نسبت عبد اللہ بن زبیر کے، کیونکہ بنی امیہ عبد مناف کی اولاد میں تھے اور عبد اللہ بن عباس بھی اُنہی کی اولاد تھے برخلاف عبد اللہ بن زبیر کے وہ بنی اسد میں سے تھے)۔

مَنْ غَیَّرَ الْمَطْرَبَةَ وَالْمَقْرَبَةَ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰہِ جو چھوٹے رستوں اور پگڈنڈیوں کو (جو بڑے راستہ سے جا کر ملتی ہیں) بدل ڈالے (ان کو خراب کر دے میٹ دے یا روک دے) اس پر اللہ کی پھٹکار (بعضوں نے کہا، مَقْرَبَہ پانی کا راستہ)۔

ثَلَاثٌ لَعِیْنَاتٌ رَجُلٌ عَوَّرَ طَرِیْقَ الْمَقْرَبَةِ تین شخص ملعون ہیں ان میں ایک وہ ہے جو پانی تک جانے کا راستہ (یا چھوٹا راستہ) میٹ دے۔

مَا هٰذِہِ الْاِبِلُ الْمُقْرِبَةُ یا الْمُقْرَبَةُ (بفتح اور بکسرۂ را دونوں طرح مروی ہے) یہ تنگ بندھے ہوئے اونٹ کیسے ہیں (سواری کے اونٹوں کے پیٹ پر گھوڑوں کی طرح زین اور تنگ باندھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مُقْرَبَہ وہ اونٹ جس پر چمڑے سے منڈھے ہوئے زین لگائے جاتے ہیں، ان پر بادشاہ اور امراء سوار ہوتے ہیں)

لِکُلِّ عَشَرَةٍ مِنَ السَّرَایَا مَا یَحْمِلُ الْقِرَابُ مِنَ التَّمْرِ۔ جو ٹکڑیاں فوج کی جہاد کو جائیں، ان میں ہر دس آدمیوں کے لئے ایک تھیلہ کھجور کا ہونا چاہیے (قراب وہ تھیلہ ہے جس میں سوار اپنی تلوار اور کوڑا وغیرہ سامان رکھ لیتا ہے۔ کبھی توشہ بھی اس میں رکھا جاتا ہے۔ خطابی نے کہا میں سمجھتا ہوں صحیح فِرَاف ہے جو جمع ہے فَرْفٌ کی۔ یعنی چمڑے کا تھیلہ جس میں مسافر اپنا توشہ رکھتا ہے اس کی جمع فُرُوفٌ بھی آئی ہے)

اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ (حضرت علی نے فرمایا آں حضرت نے مجھ کو کوئی خاص باتیں نہیں بتلائیں جو اوروں کو نہ بتلائی ہوں) البتہ یہ چند باتیں ہیں جو میرے تلوار کے غلاف میں لکھی ہوئی رکھی ہیں (اس میں زکوٰۃ کے مسائل تھے اور دیت کے اور یہ کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔ بس یہی وہ باتیں تھیں جو خاص حضرت علی کے پاس لکھی ہوئی تھیں۔ باقی سب روایتیں شیعوں کی اہلِ سنت کے نزدیک صحیح نہیں ہیں کہ آنحضرتؐ نے بہت سے علم اور آئندہ کی باتیں حضرت علی کو بتلائی تھیں، جو دوسرے صحابہ رضؓ کو نہیں بتلائیں، یا دو کتابیں ایک جفر ایک جامعہ آپ کو دی تھیں۔ جو نسلاً بعد نسلٍ ائمہ اہلِ بیت علیہم السلام کو ترکہ میں ملتی رہیں)۔

اِنْ لَقِیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً۔ اگر تو زمین بھر کر گناہ میرے پاس لے کر آئے (لیکن شرک نہ کرتا ہو) تو میں زمین بھر کر بخشش تجھ کو دوں گا (تیرے سب گناہ بخش دوں گا۔ یہ حدیث قدسی ہے)۔

اِتَّقُوْا قُرَابَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ (ایک روایت میں قُرَابَةَ الْمُؤْمِنِ ہے ایک میں فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ۔ یعنی مومن کی فراست، دانائی اور پہچان سے بچو وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے (اس کا گمان اکثر سچ نکلتا ہے جو وہ ہر شخص کا چہرہ دیکھ کر اس کے باطن کا حال دریافت کر لیتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَا هُوَ بِعَالِمٍ وَّلَا قُرَابُ عَالِمٍ وَّلَا قُرَابَةُ عَالِمٍ وَّلَا قَرِیْبُ عَالِمٍ۔ نہ وہ عالم ہے نہ عالم کے قریب)

خَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ اَبُو النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مُتَقَرِّبًا مُتَخَصِّرًا حَتّٰی جَلَسَ بِالْبَطْحَاءِ عبد اللہ آں حضرتؐ کے والد ماجد ایک دن کمر پکڑ کر کوکھ پر ہاتھ رکھے ہوئے نکلے یہاں تک کہ بطحا میں بیٹھے (قُرْبٌ: وہ نرم مقام جو ناف کے نیچے ہے۔ بعضوں نے کہا مُتَقَرِّبًا کے معنی یہ ہیں کہ جلدی بھاگتے ہوئے)

یَمْشِیْ الْقُرَادُ عَلَیْهَا ثُمَّ یَزْلِفُهٗ
عَنْهَا لَبَانٌ وَّاَقْرَابٌ زَهَالِیْلُ

اس پر گو چڑی (چچڑی) یا جوں چلتی ہے پھر اس کا چکنا سینہ اور چکنی کو کہیں اس کو پھسلا دیتی ہیں۔

اَتَیْتُ فَرَسِیْ فَرَکِبْتُھَا فَرَفَعْتُھَا تُقَرِّبُ بِیْ۔ میں اپنی گھوڑی کے پاس آیا، اس پر سوار ہو گیا پھر اس کو پویہ چلایا (یعنی سرپٹ سے کم)۔

فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ۔ پھر جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ گئے (جن کو لائف بوٹ کہتے ہیں جو بڑے جہاز کے دونوں کناروں پر لگی رہتی ہیں۔ اس کا مفرد قَارِبٌ ہے اور جمع قَوَارِبُ لیکن اَقْرُبُ غیر مشہور ہے۔ بعضوں نے کہا اَقْرُبُ کشتی کے وہ حصے جو زمین کے قریب رہتے ہیں)۔

اِلَّا حَامِیْ عَلٰی قَرَابَتِهٖ اپنے عزیزوں کی پچ لگا لینے

مُقَارِبُ الْحَدِیْثِ۔ وہ اوسط درجہ کا ہے یا دوسرے راوی کے قریب قریب ہے حافظہ میں (یا اس کی روایت پڑے دوسرے کی تو معتبر نہیں ہے مگر اس کے قریب قریب ہے یعنی ایک درجہ کم مگر قبول کے لائق ہے)۔

لَا یَقْرَبُ الْمَلٰئِکَةُ جُنُبًا۔ جنب شخص کے (جس کو نہانا فرض ہو) فرشتے نزدیک نہیں آتے (مراد وہ جنب ہے جو نہانے میں دیر کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت اخیر ہو جائے یا فوت ہو جائے)

کَانَ رُکُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آپ حضرت کا رکوع اور سجدہ، اسی طرح رکوع کے بعد قومہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ) یہ سب برابر سرابر ہوتے (صرف قراءت کا قیام اور تشہد کا قعود یہ بڑے ہوتے۔ بخاری کی روایت میں اس جلسہ کا بھی ذکر ہے، جو سلام کے بعد ہوتا ہے اس سے یہ نکلتا ہے کہ آپ سلام پھیر کر تھوڑی دیر مصلے پر ٹھہرے رہتے)۔

اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ۔ سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار سے بہت قریب ہوتا ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی پروردگار کی رحمت اور فضل سے بہت قریب)۔

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ جو بندے اللہ کے مقرب ہیں اُن کے حق میں نیک لوگوں کی نیکیاں برائیاں ہیں (مطلب یہ ہے کہ عام نیکبخت لوگوں کے واسطے ایک کام صغیرہ گناہ ہوتا ہے جس کی وہ چنداں پرواہ نہیں کرتے، مگر مقربین کے حق میں وہ سخت گناہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح بعض کام عام لوگوں کے حق میں مباح ہوتے ہیں لیکن مقربانِ بارگاہِ الٰہی ان سے پرہیز رکھتے ہیں، ان کو برا سمجھتے ہیں۔ جیسے عمدہ عمدہ مزیدار چرب اور شیریں کھانے عیش و عشرت کے سامان جن میں پڑ کر آدمی خدا سے غافل ہو جائے مگر اس پر اعتراض ہوتا ہے کہ صغیرہ گناہ یا مباح کو حسنہ نہیں کہہ سکتے۔ میرے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض نیکی جو عام لوگوں کے لئے نیکی ہے مقربین کے لئے برائی ہے۔ مثلاً مال میں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے لئے برائی ہے وہ سارا مال اللہ کی راہ میں دیدیتے ہیں ایک پیسہ بھی جوڑ کر نہیں رکھتے یا پھٹا پرانا کپڑا اللہ کی راہ میں دے ڈالنا عام لوگوں کے حق میں نیکی ہے مگر مقربین کے حق میں برائی ہے۔ وہ عمدہ سے عمدہ مال اللہ تعالیٰ کے لئے نکالتے ہیں، عمدہ سے عمدہ کھانے اللہ کے نام پر کھلاتے ہیں۔ وقس علی ہٰذا)

قَارِبُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ۔ اپنی سب اولاد کو برابر برابر حصہ دو (یہ نہیں کہ ایک کو زیادہ دو اور دوسرے کو کم جو ظلم ہے)۔

اُحْتُمِلَ قُرَیْبَةَ۔ قریبہ کو اٹھا لیا (یہ تصغیر ہے قربہ کی، ایک روایت میں قُرْبَةً ہے یعنی مشک)

یُقَرِّبُ وَضُوْءَهٗ۔ وضو کا پانی ان کے نزدیک کرتے تھے۔

اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ۔ اللہ تعالیٰ

کی مقرر کی ہوئی سزائیں (حدِ زنا، حدِ قذف وغیرہ) نزدیک رشتہ دار اور دور رشتہ دار سب پر قائم کرو (یہ نہیں کہ نزدیک کے رشتہ داروں کو بچا دو اور دور والوں پر قائم کرو)

ثُمَّ ذَكَرَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا۔ پھر آپؐ نے ایک فتنہ کا بیان کیا اس کو نزدیک کر دیا (یعنی ایسا بیان کیا گویا وہ فتنہ سامنے آگیا)۔

تُفْتَنُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے قریب قریب اس آزمائش کے جو دجال سے ہوگی

اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ۔ بہشت جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہے (اگر اعتقاد اور عمل درست اور شریعت کے مطابق ہو)۔

اَنْزَلَهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ۔ اس کو قرب کے مقام میں اتارے گا۔

كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ آخر تک قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ۔ آں حضرتؐ کی نماز میں رکوع اور رکوع کے بعد قومہ اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ یہ سب برابر سرابر ہوتے۔

قَرَابَةٌ۔ رشتہ داری نسب کی ہو یا سبب کی۔

قِرْبَةٌ۔ مشک (اس کی جمع قِرَبٌ اور قِرْبَاتٌ ہے)۔

فَقَرَّبَ هَابِيْلُ كَبْشًا۔ ہابیل نے ایک مینڈھا قربانی کے لئے رکھا اور قابیل نے ایک خراب گیہوں کی بالی۔ (کمبخت نے ایک بالی رکھی وہ بھی خراب اور ناکارہ)۔

قَرْثَعٌ۔ جری، بہادر بے شرم عورت یا بھولی بھالی بیوقوف

هِيَ كَالْقَرْثَعِ۔ وہ بھولی بیوقوف کی طرح ہے (ایک اعرابی سے پوچھا قرثع کس کو کہتے ہیں، اس نے کہا وہ عورت جو ایک آنکھ میں سرمہ لگائے دوسری آنکھ یونہی چھوڑ دے اور کرتا الٹا پہنے۔ یعنی خیلہ بدسلیقہ بدتمیز پھوہڑ ہے)۔

قَرْحٌ۔ زخمی کرنا، چیرنا، پھاڑنا، ایسی جگہ کنواں کھودنا جہاں پانی نہ ہو۔

قُرُوْحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا

قَرَحٌ۔ پوری عمر کو پہنچنا۔

تَقْرِيْحٌ۔ زخمی کرنا، چیرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

مُقَارَحَةٌ۔ مواجہہ کرنا۔

اِقْرَاحٌ۔ پوری عمر کو پہنچ جانا، اونٹوں کا زخمی ہونا، خارشت سے زخمی کرنا۔

تَقَرُّحٌ۔ زخمی ہونا، تیار رہنا۔

اِقْتِرَاحٌ۔ فی البدیہہ ایجاد کرنا، بلغیر سنے کوئی بات نکال لینا، چننا، اختیار کرنا، ایجاد کرنا، سواری کے لائق ہونے سے پیشتر جانور پر سوار ہونا، ایسی جگہ کنواں کھودنا جہاں پانی نہ ہو، دھینگا دھینگی کرنا، شاعر سے قصیدہ نظم کرنے کی درخواست کرنا، یا کسی سے کوئی شے تیار کرنے کو کہنا،

قَرْحٌ اور قُرْحٌ۔ زخم اور تکلیف۔

بَعْدَ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ۔ زخمی ہو چکنے کے بعد۔

اِنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ قُرْحَانٌ۔ آں حضرتؐ کے اصحاب (جنگِ اُحد سے) لوٹ کر مدینہ میں آئے وہ زخمی تھے۔

اِنَّ مَعَكَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قُرْحَانٌ یا قُرْحَانُوْنَ۔ (جب حضرت عمر ملک شام کو جانے لگے وہاں طاعون پھیلا ہوا تھا تو لوگوں نے کہا) آپ کے ساتھ حضرت محمد صلعم کے بے داغ صحابہ ہیں (جن کو کوئی بیماری نہیں لگی)۔

قُرْحَانٌ۔ وہ شخص جس کے چیچک نہ نکلی ہو اور وہ اونٹ جس کو خارشت نہ ہوئی ہو (یہاں یہ مراد ہے کہ وہ صحابہ جن کو طاعون کا کچھ اثر نہیں ہوا، پاک اور صاف ہیں)۔

كُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَاْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا
ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتّے جھاڑتے اور کھاتے یہاں
تک کہ ہمارے جبڑے (مسوڑھے) زخمی ہو گئے (پتّے چباتے
چباتے)۔
خُلِقَ الْخُبْزُ وَالْمَاءُ الْقَرَاحُ۔ روکھی روٹی اور
خالص پانی (جس میں اور کوئی چیز جیسے دودھ یا شہد
یا شکر یا کھجور نہ ملائی گئی ہو)۔
خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے
جس کی پیشانی پر سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں پر بھی۔
قَارِحٌ۔ وہ گھوڑا جو پانچویں برس میں لگ گیا ہو
یعنی پوری عمر کا جوان (اس کی جمع قُرَّحٌ ہے) (گھوڑا
تین چار برس تک بچھیرا ہے، پانچ برس کا جوان، دس برس
تک۔ دس کے بعد بوڑھا پندرہ برس تک، پندرہ کے بعد
بیس سال تک بوڑھا پھونس)۔
وَعَلَيْهِمْ فِيْهِ الصَّالِغُ وَالْقَارِحُ۔ ان کو پوری عمر کے
جانور دینا ہوں گے (صالغ: پانچ برس کی بکری یا گائے)
قُرْحٌ۔ وادی القریٰ میں ایک بازار تھا وہاں
آں حضرتؐ نے نماز پڑھی ہے اور ایک مسجد بھی وہاں بنائی گئی
خَرَجَتْ بِرِجْلِهٖ قُرْحَةٌ۔ ان کے پاؤں میں ایک
پھوڑا نکلا۔
لَا تُسْلِمْ فِيْ قَرَاحٍ حَتّٰى يُسَنْبِلَ۔ صاف چٹیر
زمین میں (جہاں کھیت نہ ہو)۔ بیع سلم مت کر جب تک
اس میں غلہ کی بالی نہ نکلے۔
اَفْوَاهُهُمْ ضَامِزَةٌ وَقُلُوْبُهُمْ قَرِحَةٌ۔ ان
کے منہ تو بند ہیں اور دل زخم خوردہ۔
مَنْ بِهٖ قَرْحَةٌ۔ جس کو زخم لگا ہو۔
سُئِلَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ فِيْهِ الْقَرْحَةُ۔ آپ
سے پوچھا گیا اگر کسی شخص کو زخم لگا ہو۔
اَلْمَيِّتُ يَغْسِلُهُ بِمَاءِ الْقَرَاحِ۔ مردے کو
خالص پانی سے نہلائے۔
اُنْثُرْ فِي الْقَرَاحِ بَذْرَكَ۔ خالی زمین میں
اپنا تخم ڈال۔
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَقْتَرِحُ عَلٰى رَبِّهٖ فِيْ شَيْءٍ يَاْمُرُهٗ بِهٖ۔ جب
جب اللہ تعالیٰ آں حضرتؐ کو کسی بات کا حکم کرتا، تو
آپ بے سوچے سمجھے اس میں سوالات نہ کرتے۔
قَرِيْحَةٌ جَيِّدَةٌ۔ تیز طبیعت اچھا ذہن۔
قَرْدٌ۔ جمع کرنا، کمانا۔
قَرَدٌ۔ گھونگھر ہونا بات سے عاجز ہو کر، سکوت کرنا،
زرد ہو جانا، چھوٹا ہونا، مزہ خراب ہونا۔
تَقْرِيْدٌ۔ بات سے عاجز ہو کر خاموش رہ جانا،
جوئیں نکالنا، ذلیل کرنا، فریب دینا، ذلیل ہونا، عاجزی
کرنا۔
اِقْرَادٌ۔ بات سے عاجز ہو کر چپ رہ جانا، ساکن
ہونا، ٹھہر جانا، جوئیں نکالنا۔
تَقَرُّدٌ۔ گھونگر ہونا۔
قُرَادٌ۔ بھٹنی، گوچڑی (چچڑی) جو اونٹ اور
گھوڑے اور کتے کے بدن میں ہوتی ہے (جیسے جوں اور
قمل انسان کے بدن میں)۔
قِرْدٌ۔ بندر (اس کی جمع اَقْرَادٌ اور قُرُوْدٌ
اور قِرَادٌ اور قِرَدَةٌ ہے)۔
اِيَّاكُمْ وَالْاِقْرَادَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَا الْاِقْرَادُ قَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مِنْكُمْ اَمِيْرًا
اَوْ عَامِلًا فَيَاْتِيْهِ الْمِسْكِيْنُ وَالْاَرْمَلَةُ فَيَقُوْلُ
لَهُمْ مَكَانَكُمْ حَتّٰى اَنْظُرَ فِيْ حَوَائِجِكُمْ وَيَاْتِيْهِ
الشَّرِيْفُ وَالْغَنِيُّ فَيُدْنِيْهِ وَيَقُوْلُ عَجِّلُوْا
قَضَاءَ حَاجَتِهٖ وَيُتْرَكُ الْاٰخَرُوْنَ مُقْرِدِيْنَ
آں حضرتؐ نے فرمایا تم اقراد سے بچے رہو۔ لوگوں نے

عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اقراد کیا ہے؟ فرمایا اقراد یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص حاکم یا عہدے دار ہو پھر اس کے پاس کوئی مسکین یا بیوہ آئے (کچھ حاجت لے کر) وہ اُن سے کہے ٹھہرو میں کچھ فکر کروں گا (ابھی اور جلدی میں تمہاری حاجت پوری نہیں کر سکتا) اور کوئی عزت والا شخص یا مالدار آ جائے تو اس کو جھٹ اپنے پاس بُلا لے، اور اپنے کارکنوں سے کہے ان کا کام جلدی پورا کر دو ان کا مطلب تو فوراً پورا ہو جائے اور دوسرے (غریب اور مسکین بے وسیلہ حاجتمند) یوں ہی پڑے رہیں، ذلت کے ساتھ ان کو کوئی نہ پوچھے۔

كَانَ لَنَا وَحْشٌ فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْعَرَنَا قَفْزًا فَإِذَا حَضَرَ مَجِيْئُهُ أَقْرَدَ۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں، ہمارے گھر میں ایک جنگلی وحشی جانور تھا۔ جب آں حضرت گھر کے باہر کہیں تشریف لیجاتے تو وہ کود پھاند کر کے ہم کو پریشان کر دیتا پھر جب آں حضرت تشریف لاتے تو غریب ہو کر بیٹھ جاتا (ساری شرارت چھوڑ دیتا)۔

لَمْ يَرَ بِتَقْرِيْدِ الْمُحْرِمِ الْبَعِيْرَ بَأْسًا (ابن عباس نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر احرام والا شخص اونٹ کی گرچڑیاں نکال ڈالے۔

قَالَ لِعِكْرِمَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قُمْ فَقَرِّدْ هٰذَا الْبَعِيْرَ فَقَالَ إِنِّيْ مُحْرِمٌ فَقَالَ قُمْ فَانْحَرْهُ فَقَالَ كَمْ تَرَاكَ الْآنَ قَتَلْتَ مِنْ قُرَادٍ وَحَمْنَانَةٍ عبد اللہ بن عباس نے عکرمہ سے کہا وہ احرام باندھے ہوئے تھے، اٹھو اس اونٹ کی گوچڑیاں نکال ڈال۔ عکرمہ نے کہا میں احرام باندھے ہوں (گوچڑیوں کو نہیں مار سکتا) تب عبد اللہ نے کہا، اچھا اٹھ اور اس اونٹ کو نحر کر ڈال عکرمہ نے اس کو نحر کر دیا۔ تو عبد اللہ نے کہا اب ذرا غور کر تو نے کتنی گوچڑیاں اور مار ڈالیں (جو اونٹ کو لگی ہوئی تھیں۔ جب اونٹ نحر ہو گیا تو وہ بھی سب مر گئیں)۔

ذُرِّيْ الدَّقِيْقَ وَأَنَا أُحَرِّكُ لَكِ لِئَلَّا يَتَقَرَّدَ تو آٹا چھڑک میں حریرہ بناؤں تیرے لئے (اس کو ہلاتا جاؤں) ایسا نہ ہو کہ ایک پر ایک چڑھ کر گولہ گولہ ہو جائے (نہایہ اور مجمع میں وَأَنَا أُحَرِّكُ لَكِ ہے یعنی میں اس کو ہلاتا جاؤں تو اوپر سے ہانڈی میں آٹا چھڑکتی جا)۔

إِنَّهُ صَلَّى إِلَى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا انْفَتَلَ تَنَاوَلَ قَرَدَةً مِنْ وَبَرِ الْبَعِيْرِ۔ آں حضرت نے لوٹ کے مال میں سے ایک اونٹ کی آڑ میں نماز پڑھی، جب نماز سے لوٹے تو اونٹ کے خراب بالوں کا ایک گچھا نوچ لیا۔

إِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ بندر اور سؤر تو اس کے پہلے سے تھے (یعنی جب بنی اسرائیل کے کچھ لوگ بندر اور سؤر بنا دیئے گئے تو یہ نہیں کہ بندر اور سؤر دنیا میں انہی کے نسل سے شروع ہوئے بلکہ دونوں قسم کے جانور دنیا میں پہلے سے موجود تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کے جو لوگ بندر اور سؤر کی صورتوں میں مسخ کئے گئے تھے وہ سب تین دن میں مر گئے، ان کی نسل نہیں چلی)۔

قُرْدُوْدَةُ الظَّهْرِ۔ پشت کا بلند حصہ۔

لَجَأُوْا إِلَى قَرْدَدٍ۔ ایک اونچی یا ہموار زمین میں پناہ لی۔

قَطَعْتُ قَرْدَدًا۔ ایک بلند زمین کو میں نے طے کیا۔

جَاءَ بِالْحَدِيْثِ عَلَى قَرْدَدِهٖ۔ بات ٹھکانے کی کہی (اس کی جمع قَرَادِدُ اور قَرَادِيْدُ ہے)۔

قِرْدِيْدَةٌ۔ پہاڑ کی چوٹی، آدمی کا سر، پشت کے درمیان کی لکیر۔

غَزْوَةُ ذِيْ قَرَدٍ۔ ذی قرد کی جنگ (ذی قرد یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے دو منزل پر، اس کو ذو القرد بھی کہتے ہیں اور ذی قاردہ بھی)۔

اِنَّهُ لَاَدْنٰى مِنْ قِمَاحٍ ۔ وہ بندر سے بھی کمتر ہے۔

قَرْدَحَةٌ۔ حسب خواہش اقرار کرنا، رام ہو جانا، سُلگ جانا۔

اِقْرِنْدَاحٌ۔ جُرم کرنا۔

قُرْدُحٌ اور قَرْدَحٌ۔ ایک قسم کی چادر اور موٹا بندر (جیسے قُرْدُوحٌ ہے)۔

مُقْرَدِحٌ۔ شرط کا وہ گھوڑا جو دسویں کے بعد آئے۔

مُقْرَنْدِحٌ۔ جُرم اور بُرائی کرنے پر مُستعد۔

اِذَا اَصَابَتْكُمْ خُطَّةُ ضَيْمٍ فَقَرْدِحُوْا لَهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَزِيْدُكُمْ خَبَالًا (عبد اللہ بن حازم نے اپنے بیٹوں کو مرتے وقت یہ وصیت کی کہ بیٹا جب تم پر کوئی ظلم کا حادثہ آجائے (کوئی ظالم تم پر ظلم کرے) تو خاموشی کے ساتھ صبر کرو (وہ ظلم برداشت کرلو غل نہ مچاؤ اضطراب مت کرو) ایسا کروگے تو اور زیادہ خرابی ہوگی (اس وقت تو وہ ظالم زبردست ہے اگر تم اس کا مقابلہ کروگے تو اور زیادہ ستائے گا۔ صبر اور سکون سے اس کا ظلم برداشت کرلو اور خاموش رہو البتہ موقع کے منتظر رہو جب موقع پاؤ تو اس کا سَر کچل ڈالو اور بدلہ لے لو)۔

قَرٌّ۔ قرقر آواز کرنا، ٹھنڈا ہونا۔

قَرَّةٌ اور قُرَّةٌ اور قُرُوْرَةٌ۔ ٹھنڈک موقوف ہونا، آنسو ٹھکے ہو جانا، جس چیز کا شوق ہو اس کو دیکھ پانا، ڈالنا، چپکے سے کان میں کچھ کہنا۔

قَرَارٌ اور قُرُوْرٌ اور قَرٌّ اور تَقْرَارٌ اور تَقِرَّةٌ۔ ٹھہر جانا، ساکن ہونا۔

قُرَّ الرَّجُلُ۔ اس کو سردی لگ گئی۔

تَقْرِيْرٌ۔ تھوڑا تھوڑا پیشاب کرنا، اقرار کرنا، جمانا، عہدے پر بحال رکھنا۔

مُقَارَّةٌ۔ سکون کرنا۔

اِقْرَارٌ۔ سردی میں جانا، سردی پہنچانا، اعتراف کرنا، قبول کرنا، مان لینا۔

تَقَارٌّ۔ ساکن ہونا۔

اِقْتِرَارٌ۔ جم جانا، ٹھہر جانا۔

اِسْتِقْرَارٌ۔ ثابت ہونا، جگہ پانا، ساکن ہونا۔

دَارُ الْقَرَارِ۔ آخرت (جیسے دَارُ الْاِرْتِحَالِ یا دَارُ الْفَرَارِ دنیا)۔

اَفْضَلُ الْاَيَّامِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ۔ سب دنوں میں فضیلت والا یوم النحر ہے (یعنی دسواں دن ذی الحجہ کا) پھر یوم القر (یعنی گیارھواں دن ذی الحجہ کا۔ اس کو یوم القر اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن منا میں قرار کرتے ہیں یعنی ٹھہرتے ہیں یا حج کے اعمال سے فارغ ہو کر اس دن آرام کرتے ہیں)۔

اَقِرُّوا الْاَنْفُسَ حَتّٰى تَزْهَقَ۔ ذبح کئے ہوئے جانوروں کو پڑا رہنے دو، ٹھنڈا ہونے دو یہاں تک کہ ان کی جان بالکل نکل جائے (یہ نہیں کہ ذبح کرتے ہی کھال اتارنا شروع کردو)۔

اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ ایک روایت میں قُرَّتْ ہے یعنی نماز نیکی کے ساتھ ملائی گئی ہے، اور زکوٰۃ نماز کے ساتھ ملائی گئی ہے (ہر جگہ قرآن میں زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ بیان کیا ہے)۔

قَارُّوا الصَّلٰوةَ۔ نماز میں سکون رکھو (بے فائدہ حرکتیں مت کرو)۔

فَلَمْ اَتَقَارَّ اَنْ قُمْتُ۔ میں ٹھہرا نہیں اور کھڑا ہو گیا (یعنی مجھ سے ٹھہرا نہ گیا)۔

قُلْنَا لِرَبَاحِ بْنِ الْمُعْتَرِفِ غَنِّنَا غِنَاءَ اَهْلِ الْقَرَارِ ہم نے رباح بن معترف سے کہا بستی والوں کا گانا گا کر ہم کو سناؤ (نہ کہ جنگل والوں کا گانا جو ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلتے رہتے ہیں)۔

عِلْمِيْ اِلٰى عِلْمِهٖ كَالْقَرَارَةِ فِي الْمُثْعَنْجَرِ۔ عبداللہ

بن عباس نے کہا جو اس امت کے بڑے عالم تھے) حضرت علی کے علم سے میرے علم کی نسبت ایسی ہے جیسے ایک چھوٹے گڑھے (گنڈھ) کی سمندر سے۔

اِنْ هِيَ قَرَّتْ وَدَرَّتْ۔ اگر وہ تھم گئی اور دودھ نکالی۔

مَعَاقِلُ الْاَرْضِ وَقَرَارُهَا۔ زمین کے ٹیلے اور ہموار قطعات۔

وَلَحِقَتْ طَائِفَةٌ بِقَرَارِ الْاَوْدِيَةِ۔ ایک گروہ وادیوں کے ہموار اور نرم مقاموں میں گھس گیا۔

اِنَّهُ اسْتَصْعَبَ ثُمَّ اذْعَنَ وَاَقَرَّ۔ براق نے پہلے منہ زوری کی پھر پسینے پسینے ہوگیا اور رام ہوگیا۔ (جب اس کو معلوم ہوا کہ آں حضرت اس پر سوار ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ساری مخلوقات سے زیادہ ہے)

لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ۔ نہ وہ گرم ہے نہ سرد (بلکہ معتدل مزاج ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں: قَرَّ يَوْمُنَا اور يَوْمٌ قَرٌّ یعنی ٹھنڈا سردی کا دن۔

فَلَمَّا اَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَقَرَرْتُ قُرِرْتُ (حذیفہ کہتے ہیں غزوۂ خندق میں) جب میں آں حضرتؐ سے مشرکوں کا حال بیان کرچکا اور اپنی جگہ ٹھہر گیا اس وقت مجھ کو سردی معلوم ہوئی (باقی آنے جانے مطلق مجھ کو سردی محسوس نہیں ہوئی حالانکہ سخت سردی کی رات تھی۔ یہ آنحضرتؐ کا معجزہ تھا)۔

فَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ۔ ہم کو سخت آندھی اور سردی نے پکڑ لیا۔

دَعَا لِعَلِيٍّ اَنْ يَكْفِيَ الْحَرَّ وَالْقُرَّ۔ آں حضرتؐ نے حضرت علی کو دعا دی کہ گرمی اور سردی دونوں ان پر اثر نہ کریں (ایسا ہی ہوا۔ آپ گرمی میں گرم لباس پہنتے اور سردی میں باریک لباس آپ کو سردی اور گرمی کا کچھ احساس نہ ہوتا)۔

بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُفْتِيْ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا (حضرت عمرؓ نے ابو مسعود بدری سے کہا) مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتویٰ دیتے ہو (تم کو کیا مطلب) جس نے مزہ اٹھایا اسی کو تلخی بھی اٹھانے دو۔ (حَارَّهَا سے یہاں مراد برائی اور تکلیف ہے۔ جیسے قَارَّهَا سے آرام و راحت اور بھلائی)۔

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد حضرت علیؓ سے کہا، جب حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ ولید بن عقبہ کو جو حضرت عثمانؓ کا سالا تھا شراب کی حد لگائیں اور حضرت علی نے حسن کو حد مارنے کا حکم دیا) جس نے خلافت کا مزہ لوٹا اسی کو اس کی تلخی بھی اٹھانے دو (امام حسن کا مطلب یہ تھا کہ ہم لوگوں کو حد مار کر خواہ مخواہ ان سے برے کیوں ہوں۔ حضرت عثمان تو خلافت کے مزے لوٹیں اور ہم سزائیں دے کر لوگوں سے ناراضی اور دشمنی مول لیں ناحق بلائیں پڑیں لیکن حضرت علی نے حسن کی بات نہ سنی اور عبداللہ بن جعفر کو حکم دیا انھوں نے ولید کو حد لگائی)۔

لَوْ رَاٰكَ لَقَرَّتْ عَيْنَاهُ۔ اگر وہ تم کو دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں (خوش ہوتے)۔ قاعدہ ہے کہ خوشی کے آنسو ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اَقَرَّ اللّٰهُ عَيْنَكَ کے معنی یہ ہیں کہ تو اپنی مراد کو پہنچے اور تیرا مطلب حاصل ہو۔ گویا تیری آنکھ کو سکون ہوجائے۔ دوسری طرف التفات نہ کرے)۔

لَقُرْصٌ بُرِّيٌّ بِاَبْطَحِ قُرِّيٍّ۔ ابطح میں گیہوں کی ایک روٹی مزیدار ہے (اس سے دل ٹھنڈا ہوتا ہے)۔

اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُهُمْ۔ ایسی بیویاں جن کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی یا ایسے جوڑے جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

اَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ ۔ پروردگار میں تجھ سے آنکھوں کی ٹھنڈک مانگتا ہوں (یعنی نیک اور صالح اولاد جو نسل ہمیشہ قائم رہے منقطع نہ ہو۔ بعضوں نے کہا آنکھوں کی ٹھنڈک سے نماز مراد ہے جیسے اس حدیث میں بھی ہے: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے (جس قدر ایمان قوی ہوتا ہے اور پروردگار کی محبت زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی نماز میں مزہ آتا ہے، کیونکہ اس میں حضوری ہے مالک کے دربار کی اور مشاہدہ ہے پروردگار کا)۔

اَلْعَيْنُ مُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ ۔ آنکھ ان چیزوں کو ثابت کرتی ہے جن کو دل یاد رکھتا ہے (آنکھ، کان، ناک یہ سب دل کے جاسوس ہیں، یعنی دل میں طرح طرح کی باتیں پہنچاتے ہیں)۔

خُيِّرَتْ اَنْ تَقِرَّ ۔ اس کو اختیار دیا گیا کہ ٹھہری رہے یا وقار کے ساتھ رہے۔

خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ ۔ اپنی مونچھیں کترا اور کترا تارہ (شاید اس سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے تجھ کو آخرت میں آں حضرت کا شرفِ ملاقات حاصل ہو)۔

رُوَيْدَكَ رِفْقًا بِالْقَوَارِيْرِ ۔ ارے آہستہ چلا شیشوں پر مہربانی کر (شیشوں سے مراد عورتیں ہیں جو نازک طبع ہوتی اور جلدی سے بگڑ جاتی ہیں۔ یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب انجشہ آپ کا غلام گا کر اونٹوں کو جلدی جلدی بھگا رہا تھا، جس پر عورتیں سوار تھیں۔ مطلب آپ کا یہ تھا کہ ایسا نہ ہو عورتیں جو ضعیف الطبع ہوتی ہیں انجشہ کے گانے اور خوش آوازی کی وجہ سے اس پر فریفتہ ہو جائیں یا اونٹ گانے کی آواز سے مست ہو کر دوڑ پڑیں، اور عورتیں گر جائیں اور شیشے کی طرح چکنا چور ہو جائیں)۔

مَا اَصَبْتُ مُذْ وُلِّيْتُ عَمَلِيْ اِلَّا هٰذِهِ الْقُوَيْرِيْرَةُ (حضرت علیؓ نے فرمایا) جب سے مجھ کو خلافت ملی ہے میں نے کوئی چیز تحفہ کے طور پر حاصل نہیں کی البتہ یہ شیشی تو ہے (جو ایک کنبی دہقان نے مجھ کو دی تھی)۔ فَيُقِرُّهَا فِيْ اُذُنِهٖ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ اِذَا اُفْرِغَ فِيْهَا (شیطان آسمان پر جاتا ہے اور وہاں فرشتوں سے کوئی بات سن کر کاہن کے پاس آتا ہے) پھر وہ بات اس کے کان میں اس طرح پھونک دیتا ہے قر قر کرکے جیسے شیشی میں پانی ڈالو تو وہ قر قر کرتی ہے (ایک روایت میں یوں ہے: فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ كَقَرِّ الدَّجَاجَةِ ۔ وہ اپنے دوست کے کان میں قر قر کرکے پھونک دیتا ہے، جیسے مرغی قر قر کرتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قَرٌّ ایک بات کو مخاطب کے کان میں بار بار کہنا تاکہ وہ خوب سمجھ جائے اور قَرُّ الدَّجَاجَةِ مرغی کا آواز ختم ہونا اگر دوبارہ آواز کرے تو اس کو قَرْقَرَةٌ کہیں گے۔ ایک روایت میں كَقَرِّ الزُّجَاجَةِ ہے یعنی جیسے شیشی آواز کرتی ہے پانی ڈالتے وقت۔ ایک روایت میں فَيُقَرْقِرُهَا كَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ يا كَالْقَرْقَرَةِ الزُّجَاجَةِ ہے یعنی قر قر کرکے اس کے کان میں ڈالتا ہے، جیسے مرغی قر قر کرتی ہے یا شیشی)۔

سُدُّوْهَا بِقَارُوْرَةٍ ۔ شیشہ سے اس کو بند کر دو (وہاں کانچ کو پیس کر آٹے میں ملا کر لگا دو)۔

فَسَاَلَتِ الْيَهُوْدُ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا اَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهَا (جب آں حضرتؐ نے خیبر فتح کر لیا) تو یہود نے آپ سے یہ درخواست کی کہ ہم کو خیبر میں رہنے دیجئے، (ہم آپ کی رعایا ہو کر رہیں گے) اور زراعت اور باغات کا سب کام ہم کر لیں گے (مسلمانوں کو کچھ کام کرنا نہیں پڑے گا۔ پیداوار میں سے ہم آدھا حصہ مسلمانوں کو دیں گے)۔

اِنَّهَا تَسْتَقِرُّ تَحْتَ الْعَرْشِ ۔ سورج عرش کے تلے جا کر رک جاتا ہے (اور پروردگار کو سجدہ کرکے آگے جانے کی اجازت مانگتا ہے۔ قیامت کے قریب اس کو

ٹوٹ جانے کا حکم ہوگا اور پھر مغرب سے نکلے گا۔ اُس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا)۔

حَرَّةٌ تَحْتَ قِرَّةٍ۔ گرمی ہے سردی کے تلے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص کچھ بات کھولتا ہے کچھ چھپاتا ہے)

قِرَّةٌ۔ وہ وقت جب بیاری آتی ہے۔

قَرَّتَانِ۔ صبح اور شام۔

قُرُوْر۔ ٹھنڈا پانی۔

وَقَعْتُ بِقُرِّكَ۔ میں نے تیرا بدلہ لے لیا۔

قَرْقَرٌ۔ عورت کا لباس۔

قُرْقُوْرٌ۔ بڑی یا چھوٹی یا لمبی کشتی (اس کی جمع قَرَاقِیْر ہے)۔

فَاَقَرَّ بِهٖ عَلَيَّ۔ اُس نے میری بات کا اقرار کیا۔

نَمْ قَرِيْرَ الْعَيْنِ۔ ٹھنڈی آنکھ سو جا (یعنی آرام و راحت کے ساتھ)۔

مَنْ بِهٖ قُرُوْحٌ اَقِرُّوْهُ حَتّٰى تَبْرَأَ۔ اگر کسی شخص کو زخم لگے ہوں (یا پھوڑے پھنسیاں ہوں) تو اس کو رہنے دو (حد نہ لگاؤ) جب تک وہ اچھے نہ ہو جائیں۔

اَقْرَرْتُ الْعَامِلَ عَلٰى عَمَلِهٖ۔ میں نے کارندہ کو اس کے کام پر بحال رکھا (علیحدہ نہیں کیا)۔

اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَقِرَّ۔ اگر چاہے تو اپنے خاوند کے پاس رہ جائے۔

وَاجْعَلْ عَيْشِيْ قَارًّا وَحَالِيْ سَارًّا۔ میری زندگی آنکھوں کی ٹھنڈک کر اور میرا حال خوشی اور سرور کا کر۔

وَاجْعَلْ لِيْ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِكَ مُسْتَقَرًّا اَوْ قَرَارًا۔ اپنے پیغمبر کی قبر کے پاس میرا جاؤ اور میرا ٹھکانا کر دے (وہیں رہوں اور وہیں گاڑا جاؤں)۔

اِلَّا اَنْ تَخَافَ عَلٰى نَفْسِهِ الْقُرَّ۔ مگر یہ کہ سردی ہو جانے کا ڈر ہو۔

قَرِّيْ كَعْبَةُ۔ کعبہ ٹھہرا رہ۔

تَسْتَرِيْبُنِيْ قَرَاقُرٌ فِيْ بَطْنِيْ۔ میرے پیٹ میں قراقر ہو جاتا ہے (یعنی ریاح کی آواز جو پیٹ میں سے نکلتی ہے)۔

بِقَاعٍ قَرْقَرٍ۔ ایک صاف چٹیل میدان میں۔ (چکنا میدان جہاں روئیدگی نہ ہو)۔

قَرْسٌ۔ جم جانا، سرد ہونا، سخت ہونا۔

تَقْرِيْسٌ اور اِقْرَاسٌ۔ جما دینا، غلبہ کرنا۔

قَارِسٌ۔ قدیم۔

قَرِّسُوا الْمَاءَ فِي الشِّنَانِ وَصُبُّوْهُ عَلَيْهِمْ فِيْمَا بَيْنَ الْاَذَانَيْنِ۔ پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دونوں اذانوں کے درمیان اوپر بہاؤ۔

يَوْمٌ قَارِسٌ۔ سردی کا دن۔

قَرْشٌ۔ کاٹنا جمع کرنا، ملانا کمانا (اور ایک پیسہ ہے عرب کا مشہور سکہ۔ اس کی جمع قُرُوْش ہے)

تَقْرِيْشٌ۔ لبھانا، بہکانا، ابھارنا، کمانا، دشمن کا حساب کرنا۔

مُقَارَشَةٌ۔ لڑنا، معترض ہونا۔

اِقْرَاشٌ۔ پھٹ جانا، غیبت کرنا، عیب بیان کرنا۔

تَقَرُّشٌ۔ جمع ہونا، بری باتوں سے پاک رہنا۔

تَقَارُشٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا۔

اِقْتِرَاشٌ۔ کمانا۔

قُرَيْشٌ۔ ایک دریائی جانور ہے جو دوسرے دریائی جانوروں کو کھا لیتا ہے۔ اور قبیلہ کا نام ہے عرب میں جو مکہ میں رہتا تھا اور عرب کے تمام قبیلوں کا سردار گنا جاتا تھا اِس قبیلہ کا جدِ اعلیٰ نضر بن کنانہ تھا آنحضرت

اسی قبیلہ میں سے تھے اس کو قریش اس لئے کہا کہ وہ سب دوسرے
قبیلوں سے زیادہ قوی، طاقتور اور ان پر غالب تھا بعضوں
نے کہا اس لئے کہ وہ متفرق مقاموں کو چھوڑ کر مکہ میں آکر
اکٹھا ہوا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ یَتَقَرَّشُ
الْمَالَ فلاں شخص مال اکٹھا کر رہا تھا۔ مجمع البحرین میں ہے
کہ قریش کے جدِ اعلیٰ نضر بن کنانہ دریائے ہند میں جہاز پر سوار جا رہے
تھے اتنے میں قریش جو ایک دریائی بڑا قوی جانور ہے اس نے
جہاز کو توڑنا چاہا نضر نے اس کو مار ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر
لاکر جبل ابو قبیس پر رکھا۔ لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے
تھے اور کہتے تھے نضر نے قریش کو مار ڈالا۔ آخر ان کی اولاد
کا نام قریش ہوگیا۔

قَرْصٌ۔ پکڑ لینا، انگلیوں سے مل ڈالنا یا ناخن سے
چھیل ڈالنا یا انگلیوں کے سروں سے مل کر دھونا آٹے
کی روٹیاں بنانا، ڈنک مارنا۔

قَرَصٌ۔ متنفر اور غائب رہنا۔

تَقْرِیْصٌ۔ آٹے کو پھیلا کر کاٹ کر روٹیاں
بنانا۔

قَارِصَۃٌ۔ وہ کلام جو رنج دے، منغص کرے۔

قُرْصٌ۔ گول روٹی۔

قُرْصَانٌ۔ دریائی چور، ڈاکو۔

اُقْرُصِیْہِ بِالْمَاءِ۔ ایک عورت نے آں حضرتؐ
سے پوچھا، میں حیض کے خون میں کیا کروں (اگر وہ کپڑے
سے لگ جائے؟ آپ نے فرمایا اس انگلیوں سے رگڑ کر
پانی بہا کر دھو ڈال (ایک روایت میں قَرِّصِیْہِ ہے
معنی وہی ہیں)۔

فَلْتَقْرُصْہُ۔ اس کو انگلیوں سے رگڑ کر دھو ڈالے۔

تَقْرُصُ الدَّمَ۔ خون انگلیوں سے رگڑ کر دھو ڈالے

حُتِّیْہِ بِضِلَعٍ وَاقْرُصِیْہِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ۔ ایک
ہڈی سے اس کو چھیل ڈالے پھر انگلیوں سے رگڑ کر پانی اور
بیری سے دھو ڈالے۔

اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَلَمَ الْقَرْصَۃِ۔ شہید کو اتنی ہی
تکلیف ہوتی ہے جیسے کسی چیونٹی نے کاٹا اور وہ تو اللہ کی محبت
میں غرق رہتا ہے زخمی ہونے میں اس کو کچھ تکلیف نہیں
ہوتی بلکہ بعضوں کو لذت آتی ہے اگر تکلیف ہو بھی تو خفیف
جیسے چیونٹی یا بھڑ (ڈکوری) نے کاٹا)۔

قَرَصَتْکَ نَمْلَۃٌ اَحْرَقْتَ اُمَّۃً۔ تجھ کو تو ایک
چیونٹی نے کاٹا تھا تو نے ایک گروہ کو (سارے چھتے کو جس
میں ہزاروں چیونٹیاں تھیں) جلا دیا (یہ اللہ تعالیٰ نے
ان پیغمبر سے فرمایا جنھوں نے اعتراض کیا تھا یا پروردگار
گناہ تو خاص خاص لوگ کرتے ہیں اور تو تمام ملک یا
بستی کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے)۔

فَاُتِیَ بِثَلٰثَۃِ قِرَصَۃٍ مِّنْ شَعِیْرٍ۔ جو کی تین
روٹیاں آپ کے پاس لائی گئیں (یہ جمع ہے قُرْصٌ کی
جیسے جِحَرَۃٌ جمع ہے جُحْرٌ کی)۔

قَضٰی فِی الْقَارِصَۃِ وَالْقَامِصَۃِ وَالْوَاقِصَۃِ
بِالدِّیَۃِ اَثْلَاثًا۔ حضرت علیؓ نے ان تین چھوکریوں
میں جن میں ایک کاٹنے والی دوسری لاتیں مارنے والی،
تیسری گردن ٹوٹ کر مرجانے والی تھی، یہ فیصلہ کیا کہ
کاٹنے والی اور لاتیں مارنے والی کے لوگ تہائی تہائی
دیت اس چھوکری کی دیں جو مرگئی (اور ایک تہائی دیت
ساقط کر دی۔ کیونکہ مرنے والی چھوکری اپنی رضامندی
سے اوپر چڑھی تھی۔ ہوا یہ کہ تین چھوکریاں کھیل رہی
تھیں، ایک پر ایک سوار ہوئیں پھر نیچے والی نے بیچ
والی کو کاٹا، وہ تڑپی تو اوپر والی گر پڑی اور گردن
ٹوٹ کر مرگئی)۔

لَقَارِصٌ قُمَارِصٌ۔ یہ دودھ تو کھٹے پن سے
زبان کو کاٹتا ہے (قُمَارِصٌ اس کی تاکید ہے اور میم
اس میں زائد ہے)۔

لٰکِنْ غَذَاهَا اللَّبَنُ الْخَرِيْفُ الْمَخِيْضُ وَ الْقَارِصُ وَالصَّرِيْفُ۔ اس کی غذا ایں فصلِ خریف کا دودھ (جو چکنا اور گاڑھا ہوتا ہے) دیا گیا ہے اور وہ دودھ جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو اور ترش زبان کو کاٹنے والا دودھ اور گرم گرم تازہ دوہا ہوا دودھ

قَرْصَفٌ۔ چادر یا کملی۔

خَرَجَ عَلٰی اَتَانٍ وَّعَلَيْهَا قَرْصَفٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا قَرْمُهَا۔ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے اس پر ایک کملی پڑی تھی، اس میں سے کچھ باقی نہ رہا تھا۔ مگر اس کی پشت رہ گئی تھی۔

قُرْصُوْفٌ۔ کاٹنے والا۔

مُقْرَنْصِفٌ۔ شیر۔

قَرْضٌ۔ کاٹنا، تجاوز کرنا، کھا جانا، بدلہ دینا، شعر کہنا، اِدھر اُدھر چلنے میں مُڑنا، چھوڑ دینا، ٹل جانا، سرک جانا۔

قَرِضٌ۔ مرجانا۔

تَقْرِيْضٌ۔ تعریف کرنا، بُرائی کرنا۔

مُقَارَضَةٌ اور قِرَاضٌ۔ بدلہ دینا، مضاربت کرنا۔

اِقْرَاضٌ۔ قرض دینا۔

تَقَارُضٌ۔ ایک دوسرے کو قرض دینا، ایک دوسرے کو گھورنا، مشاعرہ کرنا۔

اِنْقِرَاضٌ۔ گزر جانا۔

اِقْتِرَاضٌ۔ غیبت کرنا، قرض لینا (جیسے اِسْتِقْرَاضٌ ہے)۔

قُرَاضَہ۔ کاٹنے میں جو چُورا گرے۔

قَرْضٌ۔ اُدھار دینا۔

وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَءًا اِقْتَرَضَ امْرَءًا مُسْلِمًا۔ اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دے گا مگر جس شخص نے ایک مسلمان کی ناحق عزت ریزی کی ہو (اس کی غیبت کی ہو یا اس پر طوفان جوڑا ہو)۔

اِنْ قَارَضْتَ النَّاسَ قَارَضُوْكَ۔ اگر لوگوں سے گالی گلوچ کرے گا تو وہ بھی تجھ کو گالی دیں گے، یا تو ان کی بُرائی کرے گا تو وہ بھی تیری بُرائی کریں گے۔

اَقْرِضْ مِنْ عِرْضِكَ لِيَوْمِ فَقْرِكَ۔ اپنی عزت میں سے لوگوں پر قرضہ رکھ تاکہ احتیاج کے دن (قیامت کے دن) تیرے کام آئے (یعنی جو لوگ پیٹھ پیچھے تیری بُرائی کریں تجھ کو بُرا کہیں، تو صبر کر (بلکہ خوش ہو جا) گویا یہ ایک قرضہ ہے جو ان کے ذمہ رہنے دے تاکہ حشر کے دن تیرے کام آئے اُن کی نیکیاں تجھ کو ملیں اور تیری بُرائیاں اُن پر ڈالی جائیں

اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْ حَمَلَهٗ عَلٰی دَابَّةٍ فَلَا يَرْكَبْهَا وَلَا يَقْبَلْهَا۔ جب کوئی تم میں سے کسی کو قرض دے پھر اس کو قرض دار کی طرف سے) کچھ تحفہ بھیجا جائے یا قرض دار اپنا جانور سواری کے لئے اس کے پاس بھیجے تو وہ تحفہ ہرگز قبول نہ کرے نہ اس جانور پر سوار ہو (کیونکہ قرض خواہ کو قرض کے بدلے اپنی اصل رقم کے سوا اور کسی طرح کا نفع قرض دار سے حاصل کرنا منع ہے البتہ ادائی کے وقت اگر قرض دار اپنی خوشی سے کچھ زیادہ یا اس کے مال سے عمدہ مال دے تو اس کا لے لینا درست ہے)۔

اَحْسَنْتَ قَرْضِيْ۔ تو نے مجھ پر احسان کیا۔

اِجْعَلْهُ قِرَاضًا۔ اس کو مضاربت کر دے (یعنی ایک شخص کا روپیہ ہو دوسرے کی محنت، نفع میں دونوں شریک ہوں)۔

لَا تَصْلُحُ مُقَارَضَةُ مَنْ طُعْمَتُهُ الْحَرَامُ جس کا روپیہ حرام کا ہو اس سے مضاربت کرنا درست نہیں۔

اَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْزَحُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَيَتَقَارَضُوْنَ کیا آں حضرت صلعم کے اصحاب دل لگی اور مزاح کیا کرتے تھے، انھوں نے کہا ہاں، اور بیت بازی بھی کرتے تھے (ایک نے

شعر پڑھے دوسرے نے کچھ)۔

اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّۃِ. قرض دوستی اور محبت کو کاٹنے والا ہے (اس کی قینچی ہے، جہاں قرض لے لیا اور وعدہ خلافی ہوئی، دوستی کٹ گئی)۔

اِذَا اَصَابَ اَحَدَھُمْ قَطْرَۃُ بَوْلٍ قَرَضُوْا لُحُوْمَھُمْ بِالْمَقَارِیْضِ. بنی اسرائیل کے لوگ جب ان میں سے کسی کے جسم پر پیشاب کا قطرہ پڑجاتا تو اتنا گوشت قینچیوں سے کاٹ ڈالتے (اللہ تعالیٰ نے یہ سخت حکم مسلمانوں پر سے اُٹھالیا اور صرف پانی سے دھوڈالنا کافی کردیا)

یَتَقَارَضُوْنَ الثَّنَاءَ. ایک دوسرے کی تعریف کرتے تھے۔

قَرْطٌ. ہانڈی میں کاٹنا۔

تَقْرِیْطٌ. کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور (کان میں) بالی پہنانا، خوب کاٹنا، لگام دینا یا باگوں کو کانوں کے پیچھے کرنا یا باگ کو ڈھیلا کرنا، بتّی کا گل کتردینا تاکہ چراغ روشن ہو تھوڑا تھوڑا دینا۔

تَقَرُّطٌ. بالی پہننا۔

قُرَاطَۃٌ. کترنے میں جو چورا گرے۔

مَا یَمْنَعُ اِحْدَاکُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَیْنِ مِنْ فِضَّۃٍ. تم میں سے کوئی عورت کو چاندی کی دو بالیاں بنالینے سے کونسا امر روکتا ہے۔

قُرْطٌ. کان کی بالی، آگ کا شعلہ، بچہ کی پھنور (ذکر)، پستان۔ (اس کی جمع اَقْرَاطٌ اور قِرَاطَۃٌ اور اَقْرِطَۃٌ آئی ہے)۔

تُلْقِی الْقُرْطَ. بالی ڈالتی۔

مِنْ اَقْرُطِھِنَّ. اپنی بالیوں میں سے۔

فَلْتَثِبِ الرِّجَالُ اِلٰی خُیُوْلِھَا فَیُقَرِّطُوْھَا اَعِنَّتَھَا لوگ اپنے گھوڑوں کی طرف لپکیں اور اُن کو لگام لگائیں یا ان کی باگ ڈھیلی کردیں تاکہ خوب دوڑیں (بعضوں نے کہا تَقْرِیْطٌ یہ ہے کہ سوار اپنا ہاتھ بڑھا کر گھوڑے کی گردن پر رکھے (ایال پر) جب وہ دوڑ رہا ہو)۔

سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُذْکَرُ فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا. تم ایک ملک کو فتح کروگے جہاں قیراط کا رواج ہوگا، ان لوگوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ ذمّی ہوں گے اور ان سے رشتہ بھی ہے۔ (تم ان کی حفاظت کا ذمّہ لوگے دوسرے ان سے ناطہ بھی ہے مُراد مصر کے لوگ ہیں جو اس وقت قبطی کافر تھے۔ وہاں قیراط کا رواج دوسرے ملکوں کی بہ نسبت بہت زیادہ تھا اور رشتہ ان سے اس لئے ہوا کہ عرب لوگ حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو حضرت اسماعیلؑ کی والدہ تھیں وہ قبطی تھیں بعضوں نے کہا مصر والے اکثر کہا کرتے ہیں: اَعْطَیْتُ فُلَانًا قَرَارِیْطَ یعنی میں نے اس کو گالیاں دیں اور اِذْھَبْ لَا عُطِیَنَّکَ قَرَارِیْطَکَ ارے جا کہیں تیرے قیراط تجھ کو دوں (یعنی تجھ کو گالیاں سناؤں اور قیراط ان معنوں میں خاص مصر والوں کا محاورہ ہے اصل میں قیراط دینار کے بیسویں حصہ یا چوبیسویں حصہ کو کہتے ہیں)۔

کُنْتُ اَرْعَاھَا عَلٰی قَرَارِیْطَ. میں چند قیراط کی اُجرت پر ان کی بکریاں چرایا کرتا۔

فَلَہٗ قِیْرَاطٌ. اس کو ایک قیراط برابر ثواب ملے گا (جس کا وزن اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے (بعضوں نے قیراط کی یہاں یہ تفسیر کی ہے کہ ایک بڑے پہاڑ کے برابر)۔

نُقِصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ. جو شخص بلا ضرورت کتّا پالے اس کا ثواب ہر روز ایک قیراط برابر کم ہوتا رہے گا۔

حِیْنَ اَرَادَ ذِبْحَ ابْنِہٖ فَوَضَعَ لَہٗ قِرْطَاطَ الْحِمَارِ فَاَضْجَعَہٗ عَلَیْہِ. حضرت ابراہیمؑ نے جب اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو گدھے کا زین پوش بچھایا، اس پر اس کو لٹایا (بعضوں نے کہا قِرْطَاط کمبل کا وہ

ٹکڑا یا نمدہ جو جانور کی پیٹھ پر زین کے نیچے رکھا جاتا ہے۔
قِرْطِیْطٌ اور قِرْطَاطٌ آفت اور مصیبت کو بھی کہتے ہیں)
قَرْطَسَۃٌ۔ نشان پر مارنا
تَقَرْطُسٌ۔ ہلاک ہونا۔
قِرْطَاسٌ۔ (بحرکاتِ ثلثہ در قاف) یا قِرْطَقٌ
کاغذ یا لکھا ہوا کاغذ (اور سادے کاغذ کو طرس کہیں گے
بعضوں نے برعکس کہا ہے)۔
کَاَنَّھُمُ الْقَرَاطِیْسُ۔ گویا وہ سفید کاغذ
ہیں (سفیدی میں کاغذ سے تشبیہ دی)۔
اِیْتُوْنِیْ بِدَوَاۃٍ وَّقِرْطَاسٍ۔ (آں حضرتؐ نے
مرضِ موت میں فرمایا) دوات اور کاغذ میرے پاس لاؤ
(میں ایک ایسی تحریر تم کو لکھوا دوں کہ تم میرے بعد اگر اس
پر چلو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اس وقت حجرے میں بہت
سے صحابہؓ تھے کسی نے کہا لاؤ کسی نے کہا آپ پر بیماری کی
شدت ہے ایسے وقت میں آپ کو تحریر لکھوانے سے اور زیادہ
تکلیف ہوگی، غرض رائے میں اختلاف ہونے لگا آخر
آں حضرتؐ نے فرمایا چلو جاؤ پیغمبر کے پاس جھگڑا کرنا
مناسب نہیں، غرض یہ تحریر نہ لکھی گئی۔ عبداللہ بن عباس
ساری عمر اس پر افسوس کرتے رہے)۔
قَرْطَفٌ۔ کملی۔ بعضوں نے کہا وہ اہلِ عجم کا ایک لباس ہے
جو قبا کے مشابہ ہوتا ہے اور ایک قسم کی بھاجی۔
کَانَ مُتَدَثِّرًا فِیْ قَرْطَفٍ۔ جب سورۂ مدثر
اتری تو آں حضرتؐ ایک کملی اوڑھے ہوئے تھے (نہایہ
میں ہے قَرْطَفٌ وہ کملی جس میں سرا ہو یعنی حاشیہ)
قُرْطُقٌ۔ کرتا یا قبا۔
قَرْطَقَۃٌ۔ کرتہ پہنانا۔
تَقَرْطُقٌ۔ کرتہ پہننا۔
جَاءَ الْغُلَامُ وَعَلَیْہِ قُرْطُقٌ اَبْیَضُ۔ لڑکا آیا
وہ سفید کرتہ پہنے ہوئے تھا۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ حَبَشِیٌّ عَلَیْہِ قُرَیْطِقٌ۔ گویا
میں اس کو دیکھ رہا ہوں، ایک حبشی ہے چھوٹا کرتا پہنے ہوئے
قُرْطُمٌ۔ کڑ یعنی کسم کا بیج۔
فَلَتَلْتَقِطُ الْمُنَافِقِیْنَ لَقْطَ الْحَمَامَۃِ الْقُرْطُمَ
وہ منافقوں کو اس طرح سے چن لے گی جیسے کبوتر کسم کے دانے
چن لیتا ہے۔
قِرْطَانٌ۔ نمدہ، زین پوش۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی سَلْمَانَ فَاِذَا اِکَافٌ وَّقِرْطَانٌ
وہ حضرت سلمان فارسی رضؓ کے پاس گئے، دیکھا تو ایک پالان
ہے جو گدھے کی پشت پر رکھتے ہیں اور ایک نمدہ ہے
(جو پالان کے نیچے گدھے کی پیٹھ پر رکھا جاتا ہے۔ ایک روایت
میں قِرْطَاطٌ اور ایک میں قِرْطَاقٌ ہے معنی وہی ہیں)۔
قَرْظٌ۔ چننا، جمع کرنا۔
قَرَظٌ۔ چمڑا صاف کرنا (قَرَظٌ ایک درخت ہے
جس کے پتوں سے چمڑے کی دباغت کرتے ہیں) اور
ذلت کے بعد پھر سردار بننا۔
تَقْرِیْظٌ۔ زندگی میں کسی کی تعریف کرنا (جیسے
تَاْبِیْنٌ مرنے کے بعد تعریف کرنا۔ اب عرف میں تقریظ
اس تحریر کو کہتے ہیں جو کسی کتاب کی تعریف میں لکھی جائے)
قَرَظ یمن کے ملک کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہاں قرظ بہت
پیدا ہوتا ہے۔
بَنِیْ قُرَیْظَۃَ۔ یہودیوں کا ایک مشہور خاندان
تھا مدینہ میں۔
لَا تُقَرِّظُوْنِیْ کَمَا قَرَّظَتِ النَّصَارٰی عِیْسٰی
تم میری ایسی تعریف مت کرو جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ کی
تعریف کی (ان کو بشریت خداوند کریم کی عبودیت سے
چڑھا کر خدا بنا دیا)۔
وَلَا ھُوَ اَھْلٌ لِّمَا قُرِّظَ بِہٖ۔ نہ جو تعریف اس
کی کی گئی وہ اس کے لائق ہے۔

يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي (حضرت علی رض نے فرمایا میرے باب میں دو شخص تباہ ہوں گے (ان کا ایمان جاتا رہے گا) ایک تو وہ جو میری محبت میں اتنا مبالغہ کرے کہ مجھ میں وہ باتیں بتلائے جو مجھ میں نہیں ہیں (جیسے عالم الغیب ہونا، مشکل کشا ہونا، ہر جگہ ہر شخص کی فریاد سن لینا اس کی مدد کرنا، پیغمبر کے برابر یا ان سے بھی بڑھ کر ہونا۔ جیسے نصیری فرقے والے حضرت علی کو خدا کہتے ہیں)۔ دوسرا وہ جو مجھ سے دشمنی رکھتا ہو اور دشمنی کی وجہ سے مجھ پر طوفان جوڑے (جیسے خارجی اور ناصبی، جو حضرت علی کی برائیاں بیان کرتے ہیں اور اللہ اور رسول سے نہیں شرماتے)۔

إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَيْهِ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُورًا۔ حضرت عمر رض آں حضرت کے پاس گئے۔ آپ کے پاؤں کے پاس قرظ کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔

أُتِيَ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ۔ آنحضرت کے پاس کچھ سونا ایک چمڑے میں جو قرظ سے صاف کیا تھا لایا گیا۔

سَعْدُ الْقَرَظِ۔ آنحضرت کے مشہور موذن ہیں۔

يُطَهِّرُهُ الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔ اس کو پانی اور قرظ پاک کردے گا (یعنی پانی میں قرظ ملا کر اس سے دباغت کرنا)۔

كَبْشٌ قَرَظِيٌّ۔ یمن کا مینڈھا۔

قَرْعٌ۔ قرعہ میں غالب ہونا۔ ٹھونکنا، مارنا، عیب کرنا، جفتی کرنا

قَرَعٌ۔ سر کے بال اڑ جانا۔

تَقْرِيعٌ۔ ڈانٹنا۔ زجر کرنا۔

مُقَارَعَةٌ۔ قرعہ ڈالنا، ایک دوسرے کو مارنا۔

اِقْرَاعٌ۔ بہتر مال دینا، مارنا باز رہنا، رجوع کرنا قرعہ ڈالنا۔

تَقَرُّعٌ۔ پلٹ جانا۔

تَقَارُعٌ۔ قرعہ ڈالنا۔

اِنْقِرَاعٌ۔ باز رہنا۔ کروٹیں لینا۔

اِقْتِرَاعٌ۔ اختیار کرنا، سلگانا، ازالۂ بکارت کرنا، قرعہ ڈالنا۔

اِسْتِقْرَاعٌ۔ نر جانور مانگنا۔

لَمَّا أَتَى عَلَى مُحَسِّرٍ قَرَعَ نَاقَتَهُ۔ آں حضرت جب وادی محسر میں آئے تو اپنی اونٹنی پر کوڑا جھکارا (اس کو تیز کیا تاکہ جلد وہاں سے گزر جائیں)

هُوَ الْفَحْلُ لَا يُقْرَعُ أَنْفُهُ۔ (جب آنحضرت نے ام المومنین خدیجہ رض کو نکاح کا پیغام دیا تو انھوں نے اپنے عزیز ورقہ بن نوفل سے رائے لی۔ ورقہ نے کہا[۱] محمد صلعم ایسے نر (مرد) ہیں جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی (یعنی بڑے شریف اور عالی خاندان اور تمہارے لائق ہیں۔ عرب کا دستور ہے کہ کم ذات اونٹ جب ذات والی اونٹنی پر چڑھنا چاہتا ہے تو اس کی ناک پر مار کر اس کو ہٹا دیتے ہیں)۔

أَخَذَ قَدَحَ سَوِيقٍ فَشَرِبَهُ حَتَّى قَرَعَ الْقَدَحُ جَبِينَهُ۔ حضرت عمر رض نے ستو کا پیالہ لے کر اس کو پینا شروع کیا یہاں تک کہ پیالے نے ان کی پیشانی پر ٹکر لگائی (یعنی سب پی گئے پیالہ کا کنارہ پیشانی سے لگ گیا)۔

أَقْسَمَ لَتَقْرَعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ۔ قسم دی کہ ابوہریرہ رض پر یہ بات پھینک مارنا (یعنی ان کو زور سے سنا دینا)۔

بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ (اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے وَلَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سُيُوفَهُمْ۔

۱؎ بعض کہتے ہیں کہ یہ جملہ ورقہ نے خطبۂ نکاح میں کہا تھا۔ ۱۲

یعنی ان میں اور کوئی عیب تو نہیں ہے صرف یہ ہے کہ ان کی تلواروں میں (کہیں کہیں شکستگی ہے دھار ٹوٹ گئی ہے، فوجوں سے مقابلہ کرنے میں ان سے لڑنے میں، ان کو مارنے میں، یہ مدح ہے بصورت ذم، مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے بہادر اور جنگی ہیں)

اِنَّهٗ کَانَ یُقْرِعُ غَنَمَهٗ وَ یَحْلِبُ وَیَعْلِفُ وہ اپنی بکریوں پر نر کو کداتے تھے ان کا دودھ دوہتے تھے، ان کے لئے چارہ تیار کرتے تھے (ابو موسیٰؓ نے کہا یُقَرِّعُ قاف سے نقل کرنے میں ہروی اور زمخشری نے غلطی کی ہے اور صحیح یُفَرِّعُ ہے فائے موحدہ سے نہایہ میں ہے کہ لغت کی رو سے یُقَرِّعُ غلط نہیں ہو سکتا)۔

اِنَّهَا لَمِقْرَاعٌ۔ یہ اونٹنی ایسی ہے کہ پہلی ہی بار جہاں اس پر نر چڑھا وہ حاملہ ہو جاتی ہے (یعنی ایک ہی جفتی میں گابھن ہو جاتی ہے)۔

اِنَّهٗ رَکِبَ حِمَارَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَکَانَ قَطُوْفًا فَرَدَّهٗ وَهُوَ هِمْلَاجٌ قَرِیْعٌ مَا یُسَایَرُ آں حضرت سعد بن عبادہ کے گدھے پر سوار ہوئے وہ سست تھا (سست)، جب آپ نے اس کو (سواری کے بعد) پھیرا تو وہ تیز رو عمدہ چیدہ ہو گیا ایسا کہ دوسرا گدھا اس کے برابر چل نہ سکتا (یہ آپ کی سواری کی برکت تھی، زمخشری نے کہا اگر حدیث میں فَرِیْغٌ ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ چال میں کشادہ یعنی اچھا چلنے والا اور کیا عجب ہے کہ قَرِیْعٌ غلط ہو)۔

اِنَّکَ قَرِیْعُ الْقُرَّاءِ۔ تم قاریوں کے سردار اور رئیس ہو۔

قَرِیْع۔ برگزیدہ اور منتخب (عرب لوگ کہتے ہیں: اِقْتَرَعْتُ الْاِبِلَ۔ میں نے اونٹ چن لئے اور نر اونٹ کو بھی "قریع" کہتے ہیں)

یُقْتَرَعُ مِنْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُنْتَهًی۔ کیا تم میں سے لوگ چنے جائیں گے حالانکہ تم سب کامل ہو۔

یَجِیْئُ کَنْزُ اَحَدِهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ۔ قیامت کے دن اس کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ نہ دی ہو) ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا (جس کے سر اور بدن پر بڑھاپے کی وجہ سے بال نہ رہے ہوں وہ سخت زہریلا ہوتا ہے)

قَرِعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ حِیْنَ اُصِیْبَ اَصْحَابُ النَّهْرِ۔ جب نہر والے شہید ہوئے تو مسجد کے لوگ کم رہ گئے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَرَعِ الْفِنَاءِ وَصَفَرِ الْاِنَاءِ اللہ کی پناہ میدان خالی ہونے سے (جہاں رہنے والا نہ ہو، باشندے ہلاک ہو گئے ہوں) اور برتن خالی ہونے سے (مفلسی اور محتاجی سے)۔

اِنِ اعْتَمَرْتُمْ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ قَرِعَ حَجُّکُمْ اگر تم حج کے دنوں میں عمرہ کرتے رہو تو تمہارا حج سونا ہوگا (اس میں بہت کم لوگ ہوں گے۔ اکثر لوگ عمرہ کر کے چل دیں گے)۔

لَا تُحْدِثُوْا فِی الْقَرَعِ فَاِنَّهٗ مُصَلَّی الْخَافِیْنَ سبزہ زار زمین میں جو خالی مقام ہوتا ہے (جہاں گھاس اور سبزہ نہیں ہوتا) اس میں پاخانہ پیشاب نہ کرو (وہاں جن نماز پڑھتے ہیں)

سُئِلَ عَنِ الصَّلْعَاءِ وَالْقَرْعَاءِ۔ آں حضرت سے پوچھا گیا صلعا اور قرعا زمین کیسی ہے؟ (قرعا وہ زمین جس کے کناروں پر کچھ پیداوار ہو اور بیچ میں سب خالی رہے ایسی زمین پر اللہ نے لعنت کی اور صلعاء کے معنی بیابان بنجر زمین)۔

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ عَلٰی قَارِعَةِ الطَّرِیْقِ۔ آں حضرت نے بیچ رستہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نَهٰی عَنِ الْبَرَازِ فِی الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ۔ اترنے کی جگہوں میں اور بیچ رستہ میں پاخانہ کرنے سے منع فرمایا۔

مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَصَابَهُ اللّٰهُ

بِقَادِعَةٍ۔ جو شخص نہ خود جہاد کرے نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان تیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی آفت میں مبتلا کرے گا (اس پر دنیا ہی میں کوئی مصیبت آن پڑے گی)

قَوَادِعُ الْقُرْآنِ۔ قرآن شریف کی وہ آیتیں کہلاتی ہیں جن کے پڑھنے سے شیطان کے شر سے بچاؤ ہوتا ہے (جیسے آیت الکرسی وغیرہ)۔

يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ۔ ایک چھڑی سے اس کو مار رہے تھے۔

اُقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ قُرْعَةً مہاجرین قرعہ ڈال کر انصار میں بانٹ دیئے گئے (جو مہاجر جس انصاری کے حصے میں آیا وہ اس کے پاس رہنے لگا۔ اس کا بھائی بن گیا)۔

فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِحَفْصَةَ وَعَائِشَةَ۔ قرعہ حضرت ام المومنین حفصہؓ اور حضرت ام المومنین عائشہ کو ساتھ لے جانے پر نکلا۔

اِقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ۔ بنی اسرائیل نے حضرت مریمؑ کی پرورش کرنے کے لئے قرعہ ڈالا سب کے قلم بہہ گئے (لیکن حضرت زکریاؑ کا قلم اوپر آ گیا آخر حضرت مریم کی پرورش انھیں سے متعلق ہوئی)۔

قَارِعَه۔ قیامت (کیونکہ وہ ایک سخت گھبرا دینے والی چیز ہے)۔

كُلُّ مَجْهُوْلٍ فَفِيْهِ الْقُرْعَةُ۔ ہر مجہول بات کے لئے قرعہ ڈالنا چاہئے۔

قَرْعٌ اور قَرْعَةٌ۔ کدو کو بھی کہتے ہیں۔

اَرْضٌ قَرْعَاءُ۔ جس زمین میں سبزی نہ ہو۔

لَيْسَ فِيْ حَبِّ الْقَرْعِ وُضُوْءٌ۔ کدو دانہ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

قَارِعٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے

بَانِيْ قَارِعٍ وَهَادِمُهُ يُقْطَعُ اِرْبًا اِرْبًا۔ قارع کا بنانے والا اور اس کا ڈھانے والا اس کے جوڑ جوڑ کاٹے جائیں گے۔ (وہ مارا جائے گا (مراد جعفر بن یحییٰ برمکی ہے جو خلیفہ ہارون رشید کا وزیر تھا اس نے ایک اونچا مقام اپنے بیٹھنے کے لئے بنایا! پھر اس کو گروایا)۔

قَرِيْعَةُ الْبَيْتِ۔ گھر کا اچھا مقام۔

قَرْفٌ۔ بغاوت کرنا چھیلنا، عیب کرنا، متہم کرنا، کمانا، ملانا، جھوٹ بولنا۔

قَرَفٌ۔ نزدیک ہونا۔

تَقْرِيْفٌ۔ چھیلنا۔

مُقَارَفَةٌ اور قِرَافٌ۔ نزدیک ہونا۔ جماع کرنا۔ (جیسے مُقَارَبَةٌ ہے) برائی بیان کرنا، تہمت لگانا۔

تَقَرُّفٌ۔ چھل جانا۔

اِقْتِرَافٌ۔ کمانا، جماع کرنا، مرتکب ہونا، عیب لگ جانا۔

رَجُلٌ قَارَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ ذُنُوْبًا۔ ایک شخص نے اپنی جان پر کئی گناہ کئے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَرَفَ الذَّنْبَ اور اِقْتَرَفَهٗ یعنی گناہ کیا اور قَارَفَ الذَّنْبَ جب گناہ سے لگ گیا قَرَفَهٗ بِكَذَا اس پر فلاں کام کی تہمت لگائی)۔

قَارَفَ امْرَاَتَهٗ۔ اپنی بیوی سے صحبت کی۔

اِنَّهٗ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ قِرَافٍ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ۔ آنحضرت رات کو جماع کر کے صبح کو جنب اٹھتے پھر روزہ رکھتے یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی، بلکہ جماع سے (معلوم ہوا اگر کوئی شخص صبح صادق ہونے سے پہلے جماع کرے اور غسل نہ کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو اس کے روزے میں خلل نہیں آتا)۔

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَمْ يُقَارِفْ اَهْلَهُ اللَّيْلَةَ فَيَدْخُلُ قَبْرَهَا۔ آں حضرتؐ نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کے دفن کے وقت فرمایا، جس شخص نے تم میں سے

آج کی رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو وہ ان کی قبر میں اُترے (ان کی نعش اُتارے۔ ایسا فرمانے سے حضرت عثمانؓ پر اپنی ناخوشی کا اظہار منظور تھا چونکہ انھوں نے اس رات کو جس میں حضرت ام کلثومؓ نے انتقال کیا، اپنی ایک لونڈی سے صحبت کی تھی۔ یہ امر آں حضرتؐ کو ناپسند ہوا۔ شاید حضرت ام کلثوم کے مدت تک بیمار رہنے کی وجہ سے حضرت عثمان سے صبر نہ ہوسکا یا ان کو یہ گمان نہ ہوگا کہ اسی رات کو وہ گزر جائیں گی)

بِقَرْفِ اَحَدٍ۔ کسی کے گناہ کی وجہ سے۔

اَمِنْتَ اَنْ تَكُوْنَ اُمُّكَ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا يُقَارِفُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ۔ تجھ کو یہ اطمنان ہے کہ تیری ماں نے بعض وہ گناہ کے کام نہ کئے ہوں جو جاہلیت کے لوگ کیا کرتے تھے (یعنی زنا حرام کاری وغیرہ)۔

اِنْ كُنْتِ قَارَفْتِ ذَنْبًا فَتُوْبِيْ اِلَى اللّٰهِ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا جب بدمعاشوں نے ان پر تہمت لگائی تھی) عائشہ اگر تجھ سے کوئی گناہ ہوگیا ہے تو اللہ سے توبہ کر۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَاْخُذُ بِالْقَرْفِ۔ آنحضرتؐ تہمت پر سزا نہیں دیتے تھے (جب تک جرم کا ثبوت اچھی طرح نہ ہو جاتا۔ یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے۔ قانونِ فوجداری میں شبہہ کا فائدہ ہمیشہ مجرم کو ملنا چاہئے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مجرم کا سزا سے بچ جانا اتنا قبیح نہیں ہے، جتنا بے گناہ کا سزا پانا)۔

اَوَلَمْ تَنْهَ اُمَيَّةَ عِلْمُهَا بِيْ عَنْ قِرَافِيْ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا بنی امیہ کو اس بات کے علم نے کہ میں حضرت عثمانؓ کے قتل میں شریک نہ تھا (بلکہ اس کے برخلاف حضرت عثمانؓ کی جان بچانے میں کوشش کر رہا تھا) ان کو میرے ساتھ لگانے سے نہ روکا (مطلب یہ ہے کہ بنی امیہ خوب جانتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضہ کے قتل میں کسی طرح کا شریک یا معین اور مددگار نہ تھا مگر پھر بھی جھوٹ اور افترا پردازی کے طور پر لوگوں کو بہکانے کے لئے ظاہر کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضہ کو قتل کرایا)۔

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ مُقْرِفًا۔ آں حضرتؐ ابو طلحہ رضہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو مجنس تھا (یعنی باپ اس کا عرب اور ماں ترکی، یا بالعکس، یا جو گھوڑی عربی گھوڑے کے برابر تھی اس پر سوار ہوئے)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَرْضٍ وَبِيْئَةٍ فَقَالَ دَعْهَا فَاِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفَ۔ آں حضرت سے پوچھا گیا وبائی سرزمین میں رہنا کیسا ہے۔ فرمایا اس سرزمین کو چھوڑ دے، بیماری کے نزدیک جانے سے ہلاکت ہوتی ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو متعدی ہوتی ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا عَدْوٰى بلکہ مطلب یہ ہے کہ جو ملک بد آب و ہوا ہو وہاں اکثر وبا رہتی ہو، ایسے ملک سے دُور رہنا بہتر ہے آب و ہوا کا صاف ہونا صحت کے ضروری اسباب میں سے ہے اور ہوا کی یا پانی کی خرابی اکثر اوقات بمشیتِ خداوندی بیماری کا سبب بنتی ہے)۔

كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فِي الْبَرَاذِيْنِ مَا قَارَفَ الْعِتَاقَ مِنْهَا فَاجْعَلْ لَهٗ سَهْمًا وَاحِدًا۔ حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ اشعری رضہ کو لکھا، ترکی گھوڑے جو عربی عمدہ گھوڑوں کے قریب ہوں ان کو بھی ایک حصہ دلا۔

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ مِقْرَافٌ لِلذُّنُوْبِ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں بہت گناہ کرنے والا آدمی ہوں (بڑا گناہ گار ہوں)۔

لِكُلِّ عَشَرَةٍ مِنَ السَّرَايَا مَا يَحْمِلُ الْقِرَافُ مِنَ التَّمْرِ۔ فوج کی ٹکڑیوں میں ہر دس آدمیوں کے لئے ایک قراف کھجور ہونی چاہئے (قِراف جمع ہے قَرْفٌ کی وہ ایک چمڑے کا تھیلا ہوتا ہے جس کی دباغت قرف یعنی پوست

(اُتارے کی جاتی ہے)۔

إِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاقْرِفُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ. جب تم خارجیوں کو دیکھو تو ان کو چھیل ڈالو اور مار ڈالو (عرب لوگ کہتے ہیں: قَرَفْتُ الشَّجَرَةَ۔ میں نے درخت کا پوست چھیل ڈالا۔ اور قَرَفْتُ جِلْدَ الرَّجُلِ۔ میں نے اس کی کھال اُتار لی)۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْبَادِيَةِ مَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ قِرْفَ الْأَرْضِ فَلَا تَقْرَبْهَا. حضرت عمرؓ سے ایک گنوار جنگل کے رہنے والے نے پوچھا ہم کو مردار کھانا کب حلال ہے؟ انھوں نے کہا جب تک تو زمین سے جو ترکاریاں نکالی جاتی ہیں ان کو پاسکے تو مردار کے پاس مت پھٹک (ان ترکاری بھاجیوں سے پیٹ بھر لے۔ جب وہ بھی نہ ملیں اور اضطرار کی حالت ہو تو مُردار کھا سکتا ہے)۔

أَرَاكَ أَحْمَرَ قَرِفًا۔ میں تو تجھ کو سُرخ خوب سُرخ پاتا ہوں۔

قِرْفُ السِّدْرِ. بیری کا پوست۔

مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا أَتَى الْمَسْجِدَ أَنْ يُخْرِجَ قِرْفَةَ أَنْفِهِ. تم میں کسی کو کیا مشکل ہے۔ جب مسجد میں آئے تو ناک کا سوکھا رینٹ نکال کر آئے (جو پوست کی طرح نتھنوں پر جم جاتا ہے)۔

لَكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ. وہ اس میں جھوٹ ملاتے ہیں (ایک روایت میں یُرَقُّوْنَ ایک میں یَرْقُوْنَ ہے یعنی بڑھا دیتے ہیں)۔

هُمْ يَفْرَقُونَ وَيَكْذِبُونَ۔ وہ ڈرپوک ہیں اور جھوٹے بھی ہیں۔

قَرْفَصَةٌ۔ جمع کرنا، دونوں پاؤں کے تلے ہاتھ باندھ لینا، جامع کرنا۔

فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسُ الْقُرْفُصَاءَ۔ ناگاہ دیکھا تو آں حضرتؐ قرفصاء کے طور پر بیٹھے ہوئے تھے۔ (محیط میں ہے کہ عرب لوگ کہتے ہیں: قَرْفَصَ الرَّجُلُ۔ اپنے پاؤں پر بیٹھا اور رانوں کو پنڈلیوں سے ملا دیا۔ اسی کو اِسْتِيْفَاز بھی کہتے ہیں یعنی اُکڑوں بیٹھنا جو جلدی اور ضرورت کی حالت میں ہوتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قرفصاء احتباء ہے یعنی دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر بیٹھنا)۔

قَرَافِصَه۔ چور۔

تَقَرْفُصٌ۔ لپٹ جانا۔

قُرَافِصٌ۔ موٹا، مضبوط۔

قَرْقٌ۔ فریب دینا، آواز کرنا۔

قِرْقٌ۔ ایک کھیل ہے جس میں چوبیس ۲۴ لکیریں کھینچ کر ان کے مربع بناتے ہیں ایک مربع دوسرے مربع کے اندر ہوتا ہے ان کے بیچ میں کنکریاں ایک مخصوص طریقہ سے رکھتے ہیں۔

قَرِقٌ اور قَرَقٌ۔ ہموار مقام۔

وَبُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرِقٍ. ایک ہموار مقام میں اوندھا گرایا جائے گا (جانور اس کو روندیں گے۔ ایک روایت میں بِقَاعٍ قَرْقَرٍ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

إِنَّهُ كَانَ رُبَّمَا رَآهُمْ يَلْعَبُوْنَ بِالْقِرْقِ فَلَا يَنْهَاهُمْ. ابوہریرہؓ کبھی دیکھتے لوگ قرق کھیل رہے ہیں تو ان کو منع نہیں کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ "قرق" ایک کھیل ہے جس کو حجاز کے لوگ کھیلتے ہیں۔ یعنی ایک مربع بنایا اس کے بیچ میں ایک اور مربع اس کے بیچ میں ایک اور مربع پھر ہر ایک گوشہ پر ایک خط کھینچا تو چوبیس خط ہو گئے، قاموس میں اس کی صورت کھینچ دی گئی ہے اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ جس کھیل میں اسراف اور اضاعت مال نہ ہو نہ اس میں ایسی مشغولی ہو کہ عبادات ضروری سے غافل رہے تو تفریح طبع یا رفع وحشت کے لئے اس کا کھیلنا منع

نہیں۔ بعضوں نے شطرنج کو بھی اسی شرط سے مباح رکھا ہے۔ اکثر نے منع کیا ہے)۔

قُرْقُبٌ یا قُرْقُبٌّ۔ پیٹ، ایک چھوٹا پرندہ۔

فَاَقْبَلَ شَیْخٌ عَلَیْهِ قَمِیْصٌ قُرْقُبِیٌّ۔ ایک بوڑھا آیا قرقبی کرتا پہنے ہوئے (یہ منسوب ہے قرقوب کی طرف جو ایک شخص کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا قرقبی کتان کا سفید کپڑا)۔

قَرْقَرَةٌ۔ آواز کرنا، دوبارہ آواز نکالنا۔

قُرَاقِرٌ۔ خوش آواز حادی اور ایک چشمہ کا نام ہے۔

بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ۔ ایک ہموار مقام یا میدان میں لٹایا جائے گا۔

رَكِبَ اَتَانًا عَلَيْهَا قَرْصَفٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا قَرْقَرُهَا۔ ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک کملی پڑی تھی جس کی صرف پشت باقی تھی۔

فَاِذَا قُرِّبَ الْمُهْلُ مِنْهُ سَقَطَتْ قَرْقَرَةُ وَجْهِهٖ جب وہ پگھلا ہوا تانبا اس کے نزدیک لایا جائے گا تو منہ کی کھال اس کی گرمی سے نکل کر گر پڑے گی (قرقر عورتوں کا لباس، منہ کی کھال کو اس سے تشبیہ دی۔ بعضوں نے کہا قرقرہ سے اُس کے منہ کی خوبصورتی مراد ہے۔ ایک روایت میں قَرْدَةُ وَجْهِهٖ یعنی منہ کی کھال۔ زمخشری نے کہا مراد منہ کا نمایاں حصہ ہے۔ کھلے جنگل یا میدان کو بھی قرقر کہتے ہیں)۔

لَا بَأْسَ بِالتَّبَسُّمِ مَا لَمْ يُقَرْقِرْ۔ بغیر آواز کی ہنسی میں قباحت نہیں لیکن قاہ قاہ نہ کرے (بلند آواز سے ٹھٹے نہ مارے یہ سنت اور تہذیب کے خلاف ہے)۔

اِذْهَبُوْا فَاحْمِلُوْهُ فِيْ قُرْقُوْرٍ۔ جاؤ اس کو ایک بڑی کشتی میں سوار کراؤ (بعضوں نے کہا قرقور چھوٹی کشتی، اس کی جمع قَرَاقِيْرُ ہے)۔

فَاِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ رَكِبَ شُهَدَاءُ الْبَحْرِ فِيْ قَرَاقِيْرَ مِنْ دُرٍّ۔ جب بہشتی لوگ بہشت میں جا چکیں گے تو سمندر میں ڈوب کر جو لوگ شہید ہوئے ہیں وہ موتی کی کشتیوں میں سوار ہوں گے۔

رَكِبُوا الْقَرَاقِيْرَ حَتّٰى اَتَوْا اٰسِيَةَ امْرَاَةَ فِرْعَوْنَ بِتَابُوْتِ مُوْسٰى۔ وہ کشتیوں پر سوار ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جس صندوق میں تھے اُس صندوق کو بی بی آسیہ کے پاس لے کر آئے جو فرعون کی بیوی تھی۔

كُنْتُ زَمِيْلَهٗ فِيْ غَزْوَةِ قَرْقَرَةِ الْكُدْرِ۔ میں قرقرۃ الکدر کے جہاد میں آپ کا رفیق تھا (زمیل کہتے ہیں سفر کے ساتھی کو، جس کا کھانا پینا سواری ایک جگہ ہو۔ کُدر قبیلہ سلیم کا ایک چشمہ ہے اور قرقرہ ہموار مقام۔ بعضوں نے کہا کُدر اصل میں ایک خاکی رنگ کا پرندہ ہے پھر اس مقام یا چشمہ کا نام رکھ دیا گیا)۔

قُرَاقِرٌ ایک جنگل ہے یمامہ کے راستے میں جو خالد بن ولید رض کا مقطعہ تھا۔

قَرَاقِرُ۔ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قرب میں وہاں امام حسن رض کی اولاد رہا کرتی تھی۔

قَرَاقِرُ۔ پیٹ میں ریاح کی آواز۔

قِرِلّٰی۔ ایک ہوشیار پرندہ جو پانی میں سے شکار کرتا ہے۔ ایک آنکھ شکار کی طرف اور ایک آنکھ دشمن کی طرف رکھتا ہے۔

هُوَ اَحْزَمُ مِنْ قِرِلّٰى اِنْ رَاٰى خَيْرًا تَدَلّٰى وَاِنْ رَاٰى شَرًّا تَوَلّٰى۔ وہ قرلّی سے بھی زیادہ چترا ہے فائدہ دیکھے تو اُتر آئے نقصان دیکھے تو پیٹھ موڑ کر چل دے۔

قَرْمٌ۔ چھیلنا، دانت سے کاٹنا، گالی دینا، کہاجانا، قید کرنا۔

قَرَمٌ۔ بہت خواہش کرنا۔

تَقْرِیْمٌ۔ کھانا سکھانا۔
اِقْرَامٌ۔ سردار بنانا۔
تَقَرُّمٌ۔ بہ معنی قَرْمٌ ہے۔
اِسْتِقْرَامٌ۔ سردار بننا۔
قَرْمٌ۔ سردار اور وہ اونٹ جس کو نسل کے لئے رکھیں
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ وَعَلَی الْبَابِ قِرَامُ سِتْرٍ
آں حضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو دروازہ پر ایک باریک یا کئی رنگ کپڑے کا ایک پردہ پڑا ہے (ایک روایت میں یوں ہے: وَعَلٰی بَابِ الْبَیْتِ قِرَامٌ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ۔ کوٹھری کے دروازے پر ایک پردہ پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں۔ نہایہ میں ہے کہ قِرَام باریک پردہ جو سنگین پردہ کے بعد ہو)۔
ھٰذَا یَوْمٌ اَللَّحْمُ فِیْہِ مَقْرُوْمٌ۔ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی سخت خواہش ہوتی ہے۔
اِنَّہٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْقَرَمِ۔ آں حضرتؐ گوشت کی سخت خواہش سے (ایسی کہ بغیر گوشت کے صبر نہ ہوسکے) پناہ مانگتے تھے کیونکہ بعض اوقات اور جگہوں میں گوشت میسر نہیں آتا تو اگر گوشت کھانے کی ایسی حرص ہوگی تو مشکل پڑے گی)۔
قَرِمْنَا اِلَی اللَّحْمِ فَاشْتَرَیْتُ بِدِرْھَمٍ لَحْمًا۔ ہم کو گوشت کا شوق ہوا تو ایک درم کا گوشت خریدا۔
لِنَرُدَّ بِھَا قَرَمَنَا۔ تاکہ ہم اس سے گوشت کا ہوکا بجھائیں۔
بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا یَغْتَابُہٗ فَقَالَ عُثَیْثَۃٌ تَقْرِمُ جِلْدًا اَمْلَسَ۔ احنف بن قیس سے کسی نے کہا کہ فلاں شخص تمھاری غیبت کرتا ہے۔ انھوں نے کہا کپڑوں کا کیڑا ہے جو چکنا صاف چمڑا کاٹنا چاہتا ہے۔ (حالانکہ چمڑا کاٹنے کی اس کو طاقت نہیں وہ تو ادنیٰ اد
ریشمی کپڑے جو ملائم ہوتے ہیں ان کو کھا سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی غیبت بے حقیقت ہے، اس کا کوئی اثر مجھ پر نہیں ہوسکتا)۔
اَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْقَرْمُ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) میں ابو الحسن ہوں، لوگوں میں جہاں دیدہ تجربہ کار سردار (ایک روایت میں اَلْقَوْمُ ہے واؤ سے اس کے معنی نہیں بنتے۔ بعضوں نے کہا اس صورت میں یہ معنی ہوں گے۔ اے میری قوم کے لوگو! میں ابو الحسن ہوں)۔
قَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْ فَزَوِّدْھُمْ لِجَمَاعَۃٍ قَدِمُوْا عَلَیْہِ مَعَ النُّعْمَانِ ابْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِیِّ فَقَامَ فَفَتَحَ غُرْفَۃً فِیْھَا تَمْرٌ کَالْبَعِیْرِ الْاَقْرَمِ۔ آں حضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ اٹھ اور ان لوگوں کو توشہ دے جو نعمان بن مقرن مزنی کے ساتھ آئے تھے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ اٹھے اور ایک دریچہ کھولا اس میں عمدہ ذات والے نر اونٹ کی طرح کھجور رکھی تھی۔ (ابو عبید نے کہا صحیح کَالْبَعِیْرِ الْمُقْرَمِ ہے یعنی اس نر اونٹ کی طرح جو نسل کے لئے رکھا جاتا ہے اور سردار اور رئیس کو بھی مُقْرَم کہتے ہیں۔ لیکن اقرم کے معنی مجھ کو معلوم نہیں ہیں۔ زمخشری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں:
قَرِمَ الْبَعِیْرُ فَھُوَ قَرِمٌ۔ جب وہ عمدہ شریف ہوجائے اِسْتَقْرَمَ کے بھی یہی معنی ہیں۔ اور اَقْرَمَہٗ فَھُوَ مُقْرَمٌ یعنی اس کو نسل کے لئے رکھا)
اَلْبَیْضُ یَذْھَبُ بِقَرَمِ اللَّحْمِ۔ انڈا گوشت کی خواہش کو مٹا دیتا ہے۔
مَرِضْتُ فَقَرِمْتُ اِلَی اللَّحْمِ۔ بیمار ہوکر مجھ کو گوشت کی خواہش ہوئی۔
قِرْمِزٌ۔ ایک رنگ ہے سرخ جو ایک کیڑے میں سے نکلتا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایک دانہ کی طرح مارچ کے

ہینہ میں بلوط کے درخت پر گرتا ہے اگر اس کو اکٹھا نہ کریں تو پرندہ بن کر اڑ جاتا ہے۔

قِرْمِیْزٌ۔ ضعیف، ناتوان۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ قَالَ کَالْقِرْمِزِ۔
قارون اپنا جلوس زیب و زینت کا سامان لے کر نکلا، یعنی قرمز کی طرح جو ایک سرخ رنگ ہے۔

قَرْمَصَۃٌ۔ اس گڑھے میں گھس جانا جس کا منہ چھوٹا ہوتا ہے اور اندر سے کشادہ۔

قُرْمُوْصٌ۔ اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں لوگ سردی سے بچنے کے لئے گھس کر بیٹھ جاتے ہیں اور درندے جانور اس میں چھپ کر شکار کرتے ہیں۔

مَا تَقَرْمَصَ سَبُعٌ قُرْمُوْصًا اِلَّا بِقَضَاءٍ کُلِّی
درندہ قرموص میں نہیں جاتا مگر تقدیر الٰہی سے۔

قَرْمَطَۃٌ۔ باریک لکھنا یا چھوٹے چھوٹے حروف لکھنا یا سطریں نزدیک کرکے لکھنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا۔

اِقْرِمَّاطٌ۔ غصہ ہونا۔

قَرَامِطَہ۔ ایک مشہور فرقہ گزرا ہے ملحدین اور بے دینوں کا، جن کا سردار حمدان نامی ایک شخص تھا۔ اس کا لقب قرمط تھا۔ ان کا ظہور ۲۸۱ھ میں ہوا تھا ان لوگوں نے کعبہ کو جلا دیا تھا اور حاجیوں کو عین حرم محترم میں بلا قصور قتل کیا تھا، حجرِ اسود کو اکھاڑ کر لے گئے تھے۔

فَرِّجْ مَا بَیْنَ السُّطُوْرِ وَقَرْمِطْ بَیْنَ الْحُرُوْفِ
سطریں کشادہ رکھ اور حرفوں کو ایک دوسرے سے نزدیک رکھ۔

قَرْمَطْتَ قَالَ لَا۔ معاویہ نے عمرو بن عاص سے کہا تم بوڑھے ہو گئے (چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے لگے۔ جو بڑھاپے کی نشانی ہے) انھوں نے کہا نہیں۔

قَرْمَلٌ۔ ایک کمزور بے کانٹے والا درخت ہے جو روندتے ہی پھٹ جاتا ہے۔

قِرْمِلٌ۔ بختی اونٹ کا بچہ یا ۲ دو کوہان والا اونٹ یا چھوٹا اونٹ بہت بال والا۔

اِنَّ قِرْمِلِیًّا تَرَدّٰی فِیْ بِئْرٍ۔ ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا دو کوہان والا کنویں میں گر گیا۔

تَرَدّٰی قِرْمِلٌ فِیْ بِئْرٍ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلٰی نَحْرِهٖ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ جُوْفُوْهُ ثُمَّ اقْطَعُوْا اَعْضَاءَ
ایک چھوٹا اونٹ بہت بال والا یا دو کوہان والا ایک کنویں میں گر گیا۔ لوگوں نے مسروق سے پوچھا اب کیا کریں اس کو نحر نہیں کر سکتے۔ انھوں نے کہا اس کے پیٹ میں (بسم اللہ کہہ کر) برچھا مار دو پھر اس کے اعضاء کاٹ کر نکال لو۔

اِنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْقَرَامِلِ۔ انھوں نے قرامل کی اجازت دی (یعنی ریشم یا اون یا بالوں کے دھاگوں کی جن سے عورتیں اپنے سر کے بال جوڑ لیتی ہیں یہ جمع ہے قَرْمَلٌ کی)

قَرْنٌ۔ باندھنا جوڑنا، ایک رسی میں دو اونٹوں کو باندھنا۔ حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا۔

قِرَانٌ۔ حج اور عمرے کو جمع کرنا، گدر اور پکی کھجور ملا کر کھانا، دو دو کھجوریں ایک ساتھ اٹھا کر کھانا۔

تَقْرِیْنٌ۔ جوڑ کر باندھنا۔

مُقَارَنَۃٌ۔ نزدیک ہونا، ہم صحبت ہونا۔

اِقْتِرَانٌ۔ نزدیک ہونا۔

اِقْرَانٌ۔ حج اور عمرے کو جمع کرنا۔ دو تیر ایک بار مارنا۔ سینگ دار جانور کا ٹتنا یا اس کا دودھ دوہنا، طاقت رکھنا، قادر ہونا۔ عاجز ہونا۔ تجاوز کرنا، عدول کرنا۔ رسی بیچنا۔ دو قیدیوں کو ایک رسی میں باندھ کر لانا، دو دو کھجوریں ملا کر ایک ساتھ کھانا۔

قَرْنٌ۔ سینگ، چوٹی، دھکڑ۔

قَرْنَان۔ دیوث۔

قَرْنٌ۔ چالیس برس کا زمانہ یا اسی برس کا یا سو برس
کا، یا جو امت تباہ ہو گئی ہو اور ان میں سے کوئی باقی نہ
رہا ہو۔ عمر میں برابر والا۔

قِرْنٌ۔ جوڑ برابر والا شجاعت یا علم یا قوت وغیرہ
میں (اس کی جمع اَقْرَانٌ ہے)۔

خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ۔ تم میں
بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ پھر تابعین پھر
تبع تابعین۔ ان تینوں زمانوں کو خیر القرون کہتے ہیں)

وَقَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ۔ ایک قرن کے بعد دوسرا قرن

بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ حَتّٰی
کُنْتُ۔ بنی آدم کے بہتر قرنوں میں بھیجا گیا میرے قرن تک
(یعنی آدمی سے لے کر میری نبوت تک یا ظہور اسلام تک
بہتر طبقوں میں منتقل ہوتا رہا)۔

لَا یَکْبُرُ سِنِّیْ یَا قَرْنِیْ۔ میری عمر بڑی نہ ہوگی
یا میرے جوڑ والا بوڑھا نہ ہوگا (کیونکہ جب اس کا ہم عمر
بوڑھا ہو جائے تو وہ بھی بوڑھا ہوگا۔ مجمع البحار میں ہے
کہ آں حضرتؐ کے قرن سے صحابہ کا قرن مراد ہے۔ یعنی
جب تک ایک صحابی بھی دنیا میں باقی رہا یعنی ۱۲۰ھ تک
پھر دوسرا قرن جب تک ایک تابعی بھی دنیا میں باقی رہا
۱۷۰ھ تک۔ پھر تیسرا قرن جب تک ایک تبع تابعی بھی باقی
رہا یعنی ۲۲۰ھ تک۔ اس کے بعد بدعتیں ظاہر ہوئیں)۔

اِنَّہٗ مَسَحَ رَاْسَ غُلَامٍ وَّقَالَ عِشْ قَرْنًا فَعَاشَ
مِائَۃَ سَنَۃٍ۔ آں حضرت نے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا
اور فرمایا ایک قرن تک جیتا رہ، وہ سو برس تک زندہ رہا

فَارِسُ نَطْحَۃٌ اَوْ نَطْحَتَیْنِ ثُمَّ لَا فَارِسَ بَعْدَھَا
اَبَدًا وَالرُّوْمُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ کُلَّمَا ھَلَکَ قَرْنٌ
خَلَفَہٗ قَرْنٌ۔ ایران تو مسلمانوں سے ایک یا دو جنگ
کرے گا۔ پھر اس کے بعد کبھی ایرانیوں (یا پارسیوں) کی حکومت
(ایران میں) نہ ہوگی۔ لیکن نصاریٰ تو قرنوں تک قائم رہیں
گے ایک قرن گزر جائے گا تو ان کا دوسرا قرن اس کے
بعد آئے گا۔ (قیامت تک ان کی حکومت قائم رہے گی۔
اور وہ مسلمانوں سے جنگ کرتے رہیں گے)۔

لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ طَاعَۃَ قَوْمٍ وَلَا فَارِسَ
الْاَکَارِمِ وَلَا الرُّوْمَ ذَاتَ الْقُرُوْنِ۔ میں نے
تو آج کی طرح کسی قوم کو اتنی اطاعت کرتے نہیں دیکھا نہ
ایران کے عزت والے لوگوں کو نہ نصاریٰ کو جو سر پر چوٹیاں
رکھتے ہیں۔

وَمَشَطْنَاھَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ۔ ہم نے کنگھی کر کے ان کے
بالوں کی تین چوٹیاں کر دیں (دو تو سر کے دونوں جانب
اور ایک پیشانی پر ڈال دی)۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے
کہ عورت کو غسل دینے کا حق عورتیں بہ نسبت خاوند کے
زیادہ رکھتی ہیں۔ اہل کوفہ کا یہی قول ہے لیکن اکثر علماء کے
نزدیک خاوند اپنی بیوی کو غسل دینے کا حق زیادہ رکھتا ہے
چنانچہ آں حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اگر تو میرے
سامنے مرجائے تو میں تجھ کو غسل دوں گا اور حضرت علیؓ
نے حضرت فاطمہؓ کو غسل دیا۔ انھوں نے یہی وصیت کی
تھی)۔

لَتَاْتِیَنِّیْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکِ مَنْ یَّسْحَبُکِ
بِقُرُوْنِکِ۔ (حجاج بن یوسف نے جب حضرت عبد اللہ
بن زبیرؓ کو شہید کر دیا تو ان کی والدہ اسماء بنت ابوبکر
سے جو حضرت عائشہ کی بہن تھیں کہلا بھیجا کہ) تم میرے
پاس حاضر ہو ورنہ میں اس شخص کو تمہارے پاس بھیجوں گا
جو تمہاری چوٹیاں کھینچ کر تم کو لائے (جب بھی اسماءؓ نہ
گئیں اور یہ کہلا بھیجا کہ میں ہرگز آنے والی نہیں جب تک
تو میری چوٹی کھینچوا کر مجھ کو نہ بلوائے۔ آخر حجاج خود اتراتا
ہوا، فخر کرتا ہوا اکڑتا ہوا ان کے پاس گیا اور کہنے لگا
دیکھ میں نے تیرے بیٹے کا کیا حال کیا۔ اسماءؓ نے جواب
دیا۔ تو نے اس کی دنیا بگاڑی اس نے تیری آخرت بگاڑ دی۔

فَاَصَابَتْ ظُبَتُهٗ طَائِفَةً مِّنْ قُرُوْنِ رَأْسِیَهٖ۔ تلوار کا ایک کنارہ میرے سر کے کونے میں لگا۔

اِنَّ لَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَاِنَّکَ ذُوْ قَرْنَیْهَا۔ آنحضرتؐ نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا) تم کو بہشت میں ایک گھر ملے گا تم تو بہشت کے دونوں کنارے لوگے (اتنا وسیع گھر ہوگا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، تم تو امتِ محمدی میں دو زخم والے ہو۔ یعنی تمہارے سر پر دو زخم لگیں گے۔ حضرت علیؓ نے سر پر دو زخم کھائے تھے۔ ایک تو جنگِ خندق میں عمرو بن عبدود کے ہاتھ سے دوسرا وفات کے وقت ابن ملجم ملعون کے ہاتھ سے۔ بعضوں نے کہا قرنین سے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام مُراد ہیں)۔

ذَکَرَ قِصَّةَ ذِی الْقَرْنَیْنِ ثُمَّ قَالَ وَفِیْکُمْ مِثْلُهٗ۔ حضرت علیؓ نے ذی القرنین بادشاہ کا قصہ بیان کیا۔ پھر فرمایا تم لوگوں میں بھی ایک شخص ان کی طرح کا موجود ہے (اپنے آپ کو مُراد لیا۔ ذو القرنین ایک بادشاہ کا لقب تھا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ بعضوں نے کہا ذو القرنین وہی سکندر بن فیلبس مقدونی تھا جو دارا بادشاہ ایران سے لڑا تھا۔ لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور ذو القرنین ایک دوسرے بادشاہ کو قرار دیتے ہیں چوں کہ اس کے سر پر دو زخموں کے نشان تھے یا سینگ کی طرح دو چیزیں تھیں۔ یا اس لئے کہ اس کے سر پر بالوں کی دو چوٹیاں تھیں۔ یا اس لئے کہ وہ مشرق اور مغرب دونوں کا مالک ہو گیا تھا۔ یا اس لئے کہ اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ سورج کے دونوں کنارے اس نے تھام لئے یا اس لئے کہ اس کے سر کے دونوں کنارے تانبے کے تھے)۔

مَسَحَ مِنْ قَرْنِ الرَّأْسِ کُلَّ نَاحِیَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لَا یُحَرِّکُ الشَّعْرَ عَنْ هَیْئَتِهٖ۔ سر کی بلندی کے جانب سے ہر طرف مسح شروع کیا بالوں کی لٹکے اخیر تک اور بالوں کی وضع نہیں بدلی (ان کو اُلٹ پلٹ نہیں کیا)۔

اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ۔ سورج شیطان کے سر کے دونوں کونوں کے درمیان نکلتا ہے (طلوع کے وقت شیطان اپنا سر سورج کے قریب کر دیتا ہے تاکہ سورج پرستوں کا سجدہ اسی کے لئے ہو جائے۔ بعضوں نے کہا طلوع کے وقت شیطان حرکت کرتا ہے اور چست و چالاک خوش و خرم ہوتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ شیطان کی اگلی اور پچھلی امتوں کے درمیان سورج نکلتا ہے۔ غرض یہ سب تمثیلات ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ سورج کو سجدہ کرنے والے شیطان کے بہکائے میں آ گئے ہیں جب وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو گویا شیطان کو سجدہ کرتے ہیں)۔

قَرْنَا الشَّیْطَانِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔ پورب کی طرف شیطان کے سر کے دونوں کونے ہیں یا اس کے دونوں بڑے گروہ اسی طرف ہیں (مکہ کے مشرقی جانب ہند اور چین اور تاتار اور جاپان کے ملک ہیں، یہیں سے بڑے بڑے فتنے نمودار ہوئے)

هُنَاکَ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ۔ نجد ہی سے شیطان کے سر کا کونا نمودار ہوگا۔

اِلٰی اَنْ یَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔ یہاں تک کہ سورج کا سرا نکلے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبح کی نماز کا وقت سورج نکلنے تک رہتا ہے نہ کہ اسفار تک جیسے بعض لوگوں کا قول ہے)۔

وَیَسْقُطُ قَرْنُهَا الْاَوَّلُ۔ اس کا پہلا سرا ڈوب جائے۔

وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ۔ ناگاہ دیکھا تو اس کے دو گوشے ہیں۔

وَیَمْسَحُ نَاصِیَتَهَا وَقَرْنَیْهَا۔ اس کی پیشانی

ر سر کے دونوں کناروں پر ہاتھ پھیرے۔

فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ۔ اپنے سر کا کونا ہم کو دکھلائے ہمارے سامنے آئے)۔

هٰذَا قَرْنٌ قَدْ طَلَعَ۔ یہ تو ایک نیا امر ایجاد ہوا ہے (یعنی بدعت ہے جو آں حضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا۔ مراد قصہ خوانی ہے جو واعظوں نے شروع کی تھی۔ جھوٹی اور غلط نقلیں اور حکایتیں بیان کرنا۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے ان واعظوں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم دیا)۔

يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ۔ کنویں کے دونوں کناروں کے درمیان غسل کر رہے تھے۔

"قرنان" کنویں کے دونوں طرف جو پتھر وغیرہ سے بناتے ہیں تاکہ پانی نکلنے میں آسانی ہو۔ اگر لکڑی سے ہوں تو ان کو "زُرْنُوقَان" کہتے ہیں۔

كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ۔ کنویں کے دونوں سینگوں کی طرح۔

لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ۔ اس کے دو سینگ تھے کنویں کے سینگوں کی طرح ("قرنان" وہ دو لکڑیاں ہیں جو کنویں کے دونوں طرف لگاتے ہیں۔ ان میں سوراخ کر کے ایک سلاخ لوہے کی ڈالتے ہیں، اس پر گرّی (چرکی) گھومتی ہے)۔

اِنَّهٗ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔ آنحضرتؐ نے حج اور عمرہ میں قران کیا (یعنی احرام باندھتے وقت دونوں کی ایک ساتھ نیت کی، یوں کہا لبیک بحجۃ وعمرۃ ہدایہ میں ہے کہ قران میں ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قران تمتع اور افراد سے افضل ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْقِرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ اَحَدُكُمْ صَاحِبَهٗ۔ (ایک روایت میں نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ ہے) دو دو کھجوریں ایک ساتھ اٹھا کر کھانے سے منع فرمایا۔ مگر جب اپنے ساتھی کی اجازت سے کرے تو قباحت نہیں (یہ ممانعت اس لئے کی کہ کھانے میں سب ساتھیوں کا حصہ ہے تو دو دو کھجوریں ایک ساتھ یا بڑے بڑے لقمے کھانے سے دوسرے ساتھی کو نقصان پہنچے گا، یہ جلدی سے اپنا پیٹ بھر لے گا وہ بھوکا رہے گا۔ اس کے علاوہ ایسا کرنا حرص و ہوا کی نشانی ہے۔ اب یہ ممانعت بعضوں کے نزدیک تحریم کے لئے ہے، بعضوں نے کہا کراہت کے لئے۔ اور اگر کھانا وافر ہو یعنی کثرت سے ہو تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں، اس پر بھی ادب کا مقتضیٰ یہ ہے کہ ایسا نہ کرے)۔

وَيَقْرِنُ یا يُقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ۔ دو انگلیوں کو ملا کر رکھتے۔

كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْثِ الْعِرَاقِ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ فَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ۔ ہم عراق کے لشکر میں مدینہ میں تھے، عبد اللہ بن زبیرؓ کھانے کے لئے ہم کو کھجوریں دیتے اور عبد اللہ بن عمرؓ ہمارے سامنے سے گزرتے اور کہتے، دو دو کھجوریں ایک ساتھ مت کھاؤ مگر اپنے ساتھی کی اجازت سے۔

قَارِنُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ۔ اپنے بیٹوں میں برابری کرو (سب کو انصاف سے برابر دو۔ یہ نہیں کہ ایک کو کم دوسرے کو زیادہ۔ ایک روایت میں قَارِبُوْا ہے بائے موحدہ سے)۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلَيْنِ مُقْتَرِنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ الْقِرَانِ قَالَ نَذَرْنَا۔ آں حضرتؐ نے دو شخصوں کو دیکھا ایک رسی میں جڑے ہوئے (یعنی دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے) آپ نے پوچھا ایسا کیوں کیا؟ وہ کہنے لگے کہ ہم نے نذر مانی تھی (کہ اس طرح ایک رسی میں بندھ کر بیت اللہ کو جائیں گے)۔

اَلْحَيَاءُ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَرَنٍ ۔ حیا اور ایمان دونوں ایک ساتھ بندھے ہوئے ہیں (ایمان دار شخص کو حیا اور شرم لازم ہے)۔

اَنْ يَّاْتِيَ بِعِقَالَيْهِمَا وَقِرَانِهِمَا۔ ان کے پاؤں کی رسیاں اور جوڑ کر باندھنے کی رسی لے کر آئے۔

اِذَا كَتَمَهَا اٰخِذُهَا فَفِيْهَا قَرِيْنَتُهَا مِثْلُهَا اگر کوئی شخص گمی ہوئی چیز کو پاکر چھپا رکھے (لوگوں سے پہنچوائے نہیں) پھر وہ چیز اس کے پاس سے نکلے تو وہ چیز بھی مالک کو دے اور ایک ویسی ہی چیز (جرمانہ کے طور پر، یہ اس کے چھپا رکھنے کی سزا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں ہوا تھا پھر منسوخ کر دیا گیا۔ بعضوں نے کہا تادیب کے طور پر اب بھی امام ایسا حکم دے سکتا ہے جیسے مانع زکوٰۃ سے زکوٰۃ اور آدھا مال جرمانہ کے طور پر لے جانے کا۔ ان حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مالی سزا دینا شریعتِ اسلامی میں درست ہے اور جنھوں نے نادرست رکھا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے)۔

فَلَمَّا اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ۔ جب میں آں حضرت کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں اونٹ جو ایک رسی سے بندھے ہوئے ہیں لیجا (یہ ابوموسیٰ اشعری رض نے کہا)

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَطَلْحَةَ يُقَالُ لَهُمَا الْقَرِيْنَانِ۔ حضرت ابوبکر صدیق اور طلحہ دونوں کو قرینان کہتے تھے۔ (کیونکہ طلحہ کے بھائی عثمان نے دونوں کو پکڑ کر ایک رسی سے باندھ دیا تھا)۔

مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ۔ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر اس کا ہمزاد معین نہ ہو (ہر شخص پر ایک فرشتہ معین ہے، ایک شیطان۔ دونوں اس کے ہمزاد ہیں۔ فرشتہ اس کو اچھی باتوں کا حکم کرتا رہتا ہے، اور شیطان بری باتوں کا)۔

فَقَاتِلْهُ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ۔ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا منع کرنے سے بھی نہ مانے) تو اس سے لڑ اس کے ساتھ شیطان ہے (جو اس کو بری صلاح دیتا ہے (قرین کہتے ہیں رفیق اور ساتھی کو برا ہو یا اچھا)۔

اِنَّهٗ قُرِنَ بِنُبُوَّتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْرَافِيْلُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ ثُمَّ قُرِنَ بِهٖ جِبْرِيْلُ آں حضرت کے ساتھ شروع زمانۂ نبوت میں تین برس تک حضرت اسرافیل رفیق رہے پھر حضرت جبرئیل (جو آپ پر وحی لایا کرتے)۔

سَوَابِغُ فِيْ غَيْرِ قَرَنٍ۔ آنحضرت کی ابرو خوب بھری ہوئی، لیکن دونوں ملی ہوئی نہ تھیں (ذرا بیچ میں فاصلہ تھا۔ یہ ام معبد کی روایت کے خلاف ہے، جس میں آپ کی صفت کمان ابرو اور دونوں ابرو ملی ہوئی بیان کی گئی ہے اور پہلی روایت زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے یا ام معبد نے دور سے دیکھا ہوگا تو ان کو دونوں ابرو ملی ہوئی معلوم ہوئیں یا آخر عمر میں آپ کی دونوں ابرو مل گئی ہوں گی۔ مجمع البحار میں ہے کہ ابروؤں کا مل جانا عرب لوگ عیب سمجھتے ہیں تو آں حضرت اس سے پاک ہوں گے)۔

قُرَنَاءُ ۔ وہ سورتیں جو طول یا اختصار میں ایک دوسرے کے مثل ہیں۔

اِنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا۔ آنحضرت نے نجد والوں کے لئے قرن کو میقات مقرر کیا (جو ایک مقام کا نام ہے جہاں سے نجد کے حاجی احرام باندھتے ہیں۔ اس کو قَرْنُ الْمَنَازِلِ اور قَرْنُ الثَّعَالِبِ بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے قَرَن بہ فتحہ را کہا ہے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے)

وَلِاَهْلِ النَّجْدِ قَرْنٌ۔ نجد والوں کا میقات

ن ہے۔

نَدَمَ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ۔ میں ایسے رنج و غم تھا کہ مجھ کو ہوش نہ تھا جب قرنِ ثعالب میں پہنچا تو ہوش آیا۔

اِحْتَجَمَ عَلٰی رَاْسِہٖ بِقَرْنٍ حِیْنَ طُبَّ۔ آپ نے علاج لے قرن میں سر پر پچھنے لگوائے، جب آپ پر جادو کیا گیا ار قرن مقام کا نام ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایک ینگ سے (جو نوک دار نشتر کی طرح بنایا گیا ہوگا۔

مترجم کہتا ہے، یہ ظاہر ہے کہ نشتر الگ ہوگا اور پچھنا رن چوسنے والا سینگ کا ہوگا)

اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْاَۃَ وَبِھَا قَرْنٌ فَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَ اِنْ شَاءَ طَلَّقَ۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے، ن اس کی شرم گاہ میں قرن ہو (ہڈی کی طرح ایک سخت چیز ن کے سبب سے جماع نہ ہو سکے۔ عرب لوگ اس کو عَفَلَہ بھی تے ہیں) تو خاوند کو اختیار ہوگا خواہ اس عورت کو رہنے دے طلاق دیدے۔

اَتَجِدُوْھَا فَاِنْ اَصَابَ الْاَرْضَ فَھُوَ عَیْبٌ قَرْنٌ لُصِبُہَا فَلَیْسَ بِعَیْبٍ۔ (قاضی شریح نے ایک لونڈی کے باب میں جس کی شرم گاہ میں قرن تھا یہ فیصلہ کیا) اس کو ساؤ اگر زمین سے وہ ہڈی (جو اس کی فرج میں ہے) لگ ئے تب تو عیب ہے (خریدار اس کو واپس کر سکتا ہے) اگر ین سے نہ لگے تب عیب نہیں ہے۔

اِنَّہٗ وَقَفَ عَلٰی طَرَفِ الْقَرْنِ الْاَسْوَدِ۔ وہ ن اسود کے کنارے پر ٹھہرے (قرنِ اسود ایک چھوٹے ہاڑ کا نام ہے)۔

جَلَسْتُ عَلٰی رَاْسِ قَرْنٍ۔ میں قرن کی چوٹی پر بیٹھا۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً ثُمَّ تَاہُ عِنْدَ قَرْنِ الْحَوْلِ۔ ایک شخص ان کے پاس آیا اور ہنے لگا مجھ کو ایک دُعا سکھلایئے پھر جب سال آخر ہوا (دوسرا سال شروع ہونے لگا) تو دوبارہ آیا۔

اَجِدُكَ قَرْنًا قَالَ قَرْنُ مَہْ قَالَ قَرْنٌ مِّنْ حَدِیْدٍ۔ (حضرت عمرؓ سے ایک پادری نے کہا، میں اگلی کتابوں میں) تمھارا ذکر قرن کے لفظ سے پاتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا، کاہے کا قرن؟ کہنے لگا لوہے کا قرن (یہاں "قرن" کے معنی قلعہ ہے۔ اس کی جمع "قُرُوْنٌ" ہے۔ حضرت عمرؓ کی ذات بابرکات گویا ایک فولادی قلعہ تھی۔ جو تمام آفتوں اور خرابیوں کی روک تھی)۔

اِذَا لَیْسَاوِرُ قِرْنًا لَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَھُوَ مَجْدُوْلٌ۔ جب وہ کسی حریف برابر والے پر حملہ کرتا ہے تو اس کو اس کا چھوڑ دینا درست نہیں۔ جب تک اس کو زمین پر نہ لٹا دے (اس کو مار کر نہ گرا دے)

قِرْن (بہ کسرۂ قاف) برابر والا (اس کی جمع اَقْرَان ہے)۔

بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ۔ تم نے لڑائی میں اپنے برابر والوں (حریفوں) کو بُری عادت ڈلوا دی۔

سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الْقَوْسِ وَالْقَرَنِ فَقَالَ صَلِّ فِی الْقَوْسِ وَاطْرَحِ الْقَرَنَ۔ سلمہ بن اکوعؓ نے آں حضرتؐ سے پوچھا کمان اور ترکش لئے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا کمان لگائے ہوئے نماز پڑھ لے لیکن ترکش (تیر دان) کو علیحدہ کر دے (کیونکہ ان کا تیردان ایسے چمڑہ کا تھا جس کی دباغت نہیں ہوئی تھی نہ اس جانور کا چمڑہ تھا جو اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو)۔

اَلنَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ كَالنَّبْلِ فِی الْقَرَنِ۔ لوگ قیامت کے دن اس طرح اکٹھا ہوں گے جیسے تیر ترکش میں ہوتے ہیں (ایک دوسرے سے ملے ہوئے یعنی بڑا ہجوم ہوگا)۔

فَاَخْرَجَ تَمْرًا مِّنْ قَرَنِہٖ۔ عمیر بن حمام نے کچھ کھجوریں اپنے تیردان میں سے نکالیں (اُن کو کھانے لگے پھر خیال آیا کہ ان کے کھانے میں تو دیر لگے گی اور باقی

کھجوریں پھینک کر دشمن پر حملہ کیا اور شہید ہوئے۔ رضی اللہ عنہ
(نہایہ میں ہے کہ قَرَنٌ کی جمع اَقْرُنٌ اور اَقْرَانٌ آتی ہے، جیسے جَبَلٌ کی اَجْبُلٌ اور اَجْبَالٌ آتی ہے)۔

تَعَاهَدُوْا اَقْرَانَكُمْ۔ اپنے تیر دانوں کا خیال رکھو (اگر وہ پاکیزہ چمڑے کے ہوں تو خیر، ورنہ نماز پڑھتے وقت ان کو الگ رکھ دو)۔

مَا مَالُكَ قَالَ اَقْرُنٌ لِيْ وَاٰدِمَةٌ فِي الْمَنِيْئَةِ فَقَالَ قَوِّمْهَا وَزَكِّهَا۔ (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا) تیرے پاس کیا مال ہے، اس نے کہا کچھ تیر دان ہیں اور کچھ چمڑے ہیں جو بھگو کر دباغت کے لئے رکھے گئے ہیں فرمایا اچھا ان کو درست اور پاک صاف کر لے۔

اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ لِهٰذِهٖ مُقْرِنٌ۔ میں تو اس پر قادر ہوں۔

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ۔ ہم کو اس پر قدرت نہ تھی (اگر اللہ تعالے اس کو ہمارا تابعدار نہ کر دیتا)۔

كَبْشٌ اَقْرَنُ۔ سینگ دار مینڈھا

قَرْنَاءُ۔ سینگ والی۔

نَجَمَهٗ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ۔ سینگی اور چھری سے پچھنے لگائے (چھری بجائے نشتر کے اور سینگی خون چوسنے کے لئے)

اِخْتَلَفُوْا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَارِنًا اَوْ مُتَمَتِّعًا اَوْ مُفْرِدًا۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ آں حضرتؐ نے قران کیا تھا یا تمتع یا افراد۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ نے افراد کیا تھا پھر قران کی نیت کر لی۔)

شَجَّةٌ قَرَنِيَّةٌ مِلْعَةٌ بَجْرًا قَفْطٰى۔ یہ ایک منتر ہے اور ان الفاظ کے معنی معلوم نہیں ہیں۔

وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔ ایسے لوگ میرے بعد کے قرنوں میں بھی ہوں گے (جو اکل حلال اور عمل بالسنۃ کریں گے کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے)۔

اَلْمَرْاَةُ تُرَدُّ مِنْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ مِنْهَا الْقَرَنُ وَالْعَفَلُ۔ عورت چار عیبوں کی وجہ سے واپس ہو سکتی ہے ان میں ایک قرن ہے اور ایک عفل (یہ امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے اس کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ عفل اور ہے اور قرن اور۔ اوپر گزر چکا کہ دونوں ایک ہیں۔ ابن درید نے کہا قَرْنَاءُ وہ عورت ہے جس کے رحم سے ہڈی نکل آئی ہو۔ اور عَفْلَاءُ وہ جس کا رحم سخت ہو گیا ہو۔)

اُوَيْسٍ قَرَنِيْ۔ مشہور بزرگ ہیں ان کا درجہ سب تابعین میں بڑھ کر ہے۔ یہ قرن کے رہنے والے تھے جو نجد والوں کا میقات ہے اور جنگِ صفین میں حضرت علی رضہ کے ساتھ تھے۔

قَرَنْفُلٌ۔ لونگ قَرَنْفُوْلٌ بھی لونگ کو کہتے ہیں۔

قِرًى۔ ضیافت

قَرْدٌ۔ قصد کرنا، پیچھے لگنا، کوچنا۔

اِقْرَاءٌ۔ پیٹ میں بیماری ہونا، ضیافت چاہنا، گاؤں کی سکونت لازم کر لینا۔

اِقْتِرَاءٌ اور اِسْتِقْرَاءٌ۔ ڈھونڈھنا، پیچھے لگنا جزئیات کی تلاش کرنا۔

قِرًى اور قِرَاءٌ۔ ضیافت کرنا۔

قَرْيٌ۔ جمع کرنا، ایک ملک سے دوسرے ملک جانا۔

اِقْتِرَاءٌ۔ ضیافت کرنا۔

قَرْيَةٌ۔ گاؤں، شہر، بستی۔

اَلنَّاسُ قَوَارِيُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔ لوگ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں زمین میں (جس کی وہ تعریف کریں، تو اللہ کے نزدیک بھی وہ اچھا ہے اور جس کی برائی کریں وہ برا ہے، جیسے کہتے ہیں دنیا پرکھیا ہے کھوٹا کھرا پہچان لیتی ہے۔ یہ جمع ہے قَارٍ کی۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَرَوْتُ النَّاسَ اور تَقَرَّيْتُهُمْ اور اِقْتَرَيْتُهُمْ اور اِسْتَقْرَيْتُهُمْ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میں نے لوگوں کو جانچا ان کا حال دریافت کیا)

فَتَقَرَّى حُجَرَ نِسَائِهِ - آپ اپنی بیویوں کے حجروں میں ایک کے بعد ایک میں جانے لگے۔ (آپ کا مطلب یہ تھا کہ کسی طرح یہ لوگ جو حضرت زینبؓ کے حجرے میں باتیں بناتے بیٹھے تھے اُٹھ جائیں تو میں حضرت زینبؓ سے خلوت کروں)۔

فَمَا زَالَ عُثْمَانُ يَتَقَرَّاهُمْ وَيَقُولُ لَهُمْ ذٰلِكَ - حضرت عثمان رضؓ اُن میں ہر ایک سے ایک کے بعد دوسرے سے یہی کہتے رہے۔

بَلَغَنِي عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَيْءٌ —— فَاسْتَقْرَيْتُهُنَّ أَقُولُ لَتَكُفُّنَّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ أَوْ لَيُبْدِلَنَّهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْكُنَّ۔ (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) مجھ کو اُمہات المومنین یعنی آں حضرتؐ کی بیویوں کی کچھ خبر پہنچی (کہ وہ آپ کو تنگ کرتی ہیں آپ سے کیا کیا چیزیں مانگتی ہیں) تو میں ان میں سے ہر ایک کے پاس گیا اور یہی کہتا رہا دیکھو تم آں حضرتؐ کو تنگ کرنے سے باز آؤ، ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بہتر بیویاں آپ کو عنایت کرے گا (پھر قرآن میں بھی یہی مضمون اُترا)۔

فَجَعَلَ يَسْتَقْرِي الرِّقَاقَ - وہ چپاتیوں کو ایک کے بعد ایک دیکھنے لگے۔

مَا وُلِّيَ أَحَدٌ إِلَّا حَامَى عَلٰى قَرَابَتِهِ وَقَرَى فِي عَيْبَتِهِ - جب کوئی حاکم بنایا گیا تو اس نے اپنے ناطہ والوں کی طرفداری کی اور اپنی گٹھری میں روپیہ جوڑا (یعنی خیانت کی)۔

حِينَ فَجَّرَ اللّٰهُ لَهَا زَمْزَمَ فَقَرَتْ فِي سِقَاءٍ أَوْ شَنَّةٍ كَانَتْ مَعَهَا - جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے لئے زمزم کا چشمہ جاری کر دیا تو انھوں نے ایک ڈولچی یا پرانی مشک میں جو اُن کے پاس تھی اس کا پانی جمع کیا۔

إِنَّهُ عُوتِبَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ إِنَّ بِي جُرْحًا يَقْرِي وَرُبَّمَا ارْفَضَّ فِي إِزَارِي - کسی نے ان پر غصہ کیا کہ تم جمعہ کی نماز میں کیوں نہیں آتے۔ انھوں نے کہا میرے بدن میں ایک زخم ہے جو پیپ اور خون جمع کرتا رہتا ہے اور کبھی میرے تہبند میں بہہ نکلتا ہے (یعنی میں معذور ہوں اور معذور پر جمعہ فرض نہیں ہے)۔

قَامَ إِلٰى مِقْرَى بُسْتَانٍ فَقَعَدَ يَتَوَضَّأُ - باغ کے ایک حوض پر گئے وہاں بیٹھ کر وضو کرنے لگے۔ مَقْرَى اور مَقْرَاة حوض کو کہتے ہیں جس میں پانی جمع ہوتا ہے۔

رَعَوْا قُرْيَانَهُ - پانی بہنے کے مقاموں میں چرایا۔ (قُرْيَان جمع ہے قَرِيٌّ کی)۔

وَرَوْضَةٍ ذَاتِ قُرْيَانٍ - ایک چمن جس میں پانی بہہ رہا ہو۔

إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ هِيَ مَسْكَنُهَا وَبَيْتُهَا - پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے حکم دیا چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا وہی ان کا گھر اور رہنے کا مقام تھا۔

أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى - مجھ کو ایسے شہر میں جانے کا حکم ہوا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا (مراد مدینۂ طیبہ ہے اور کھا جانے سے یہ مطلب ہے کہ دوسرے شہروں کو فتح کرے گا۔ ان کا مال و دولت سمیٹ لے گا)

إِنَّهُ أُتِيَ بِضَبٍّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَقَالَ إِنَّهُ قَرَوِيٌّ - حضرت علی رضؓ کے پاس گھوڑ پھوڑ (سوسمار) لایا گیا۔ اُس کو انھوں نے نہیں کھایا اور فرمایا یہ گنواروں کا کھانا ہے (نہ کہ شہر والوں کا۔ آں حضرتؐ نے بھی گھوڑ پھوڑ (سوسمار) نہیں کھایا اور فرمایا میرے شہر میں اس کو نہیں کھاتے اس لئے مجھ کو نفرت آتی ہے۔ اِن حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑ پھوڑ (سوسمار) حلال ہے۔ دوسرے صحابہ رضؓ نے آنحضرتؐ کے دسترخوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے)

لَوْ كُنْتَ مِنْ هَاتَيْنِ الْقَرْيَتَيْنِ۔ اگر تو مکہ یا مدینہ کا رہنے والا ہوتا (تو میں تجھ کو سزا دیتا مگر تو باہر والا ہے شاید تجھ کو معلوم نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں آواز بلند کرنا منع ہے)۔

وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَىٰ أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ (ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں) میں نے قرآن کو جو آنحضرتؐ سناتے تھے شعر کی تمام قسموں اور بحروں پر لگانا چاہا مگر وہ شعر نہیں ہے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کا یہ کہنا کہ آپ شاعر ہیں غلط ہے)۔

اَقْرَاءٌ جمع ہے قَرْوٌ اور قَرْیٌ اور قِرْیٌ کی اور ہروی نے اس کو ہمزہ السلام سمجھا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا۔

فَقَالَتْ لَهُ قُرَيْشٌ هُوَ شِعْرٌ قَالَ لَا لِأَنِّي عَرَضْتُهُ عَلَىٰ أَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَلَيْسَ هُوَ بِشِعْرٍ۔ (عتبہ بن ربیعہ آں حضرتؐ کے پاس آیا۔ آپ نے اس کو قرآن سنایا۔ اُس نے قرآن کی تعریف کی جب لوٹ کر کفارانِ قریش کے پاس گیا) تو قریش کے لوگ اس سے کہنے لگے، کیا قرآن شعر ہے؟ اس نے کہا نہیں میں نے قرآن کو شعر کے تمام بحروں پر لگایا (وہ کسی بحر پر نہیں لگتا) تو وہ شعر نہیں ہے۔

لَا تَرْجِعُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلَىٰ قَرْوَاهَا يَا عَلَىٰ قَرْوَائِهَا۔ یہ امت اپنی اگلی حالت پر جس حالت پر شروع ہوئی تھی آنے والی نہیں۔

أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِشَاةٍ وَشَفْرَةٍ فَقَالَ ارْدُدِ الشَّفْرَةَ وَهَاتِ لِي قَرْوًا۔ اُمّ معبد نے آنحضرتؐ کے پاس ایک بکری (جس میں مطلق دودھ نہ تھا) اور ایک چھری بھیجی (تاکہ چھری سے اس کو کاٹ کر اُس کا گوشت کھائیں۔ آپ نے اس شخص سے جو چھری اور بکری لے کر آیا تھا یہ فرمایا۔ چھری جاکر پھیر دے اور ایک لکڑی کا قدح لے کر آ۔

قَرْوٌ۔ کہتے ہیں کھجور کے درخت کے نیچے کے حصے کو، اس کو کھود کر پیالہ کی طرح بنا لیتے ہیں، اس میں نبیذ بھگوتے ہیں بعضوں نے کہا وہ ایک چھوٹا برتن ہے جو کام کاج کے لئے پھرایا جاتا ہے۔

تَقْرِي الضَّيْفَ يَا تُقْرِي الضَّيْفَ۔ آپ مہمان کی مہمان داری کرتے ہیں (اس کو کھانا پانی ضروریات دیتے ہیں)۔

فَنَزَلَ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا۔ ایسے لوگوں کے پاس جاکر اُترے جو ہماری ضیافت نہیں کرتے۔

جِئْنَاهُمْ بِقِرَاهُمْ۔ ہم ان کی ضیافت کا سامان لے کر آئے۔

قِرَاءٌ۔ ضیافت کا کھانا۔

أَقْرِيهِ أَمْ أَجْزِيهِ۔ میں اس کی ضیافت کروں یا اس کا بدلہ لوں (کہ اس نے میری ضیافت نہیں کی تھی میں بھی نہ کروں)۔

لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ۔ ان کی تو اب غطفان کی سرزمین میں ضیافت ہو رہی ہے۔

وَأَعَدَّ الْقِرَىٰ لِيَوْمِهِ النَّازِلِ بِهِ۔ جو دن اُس پر آنے والا ہے اس کے لئے مہمانی کا سامان تیار رکھا (یعنی آخرت کا توشہ دنیا میں تیار کر لیا)۔

بابُ القاف مع الزاء

قَزَحٌ۔ مصالح ڈالنا بلند ہونا، بار بار پیشاب کی دھار مارنا (جیسے قُزُوحٌ ہے)۔

تَقْزِيحٌ۔ مصالح ڈالنا، زینت دینا۔ چھینٹیں اُڑانا۔

تَقَزُّحٌ۔ بہت شاخ دار ہونا۔

لَا تَقُولُوا قَوْسَ قُزَحٍ وَلٰكِنْ قُولُوا قَوْسَ اللّٰهِ۔ (یہ جو کمان ابر میں نکلتی ہے) اس کو قوس قزح مت کہو (کیونکہ قزح شیطان کا ایک نام ہے اس وجہ سے

کردہ لوگوں کو گناہ کی بات اچھی کرکے دکھاتا ہے تو قوس قزح کے
معنی یہ ہوں گے کہ شیطان کی کمان، حالانکہ وہ اللہ کی کمان
ہے۔ لہٰذا اُسے اللہ کی کمان کہو)۔

إِنَّهُ أَتَى عَلَى قُزَحَ وَهُوَ يَحُوشُ بَعِيرَهُ بِمِحْجَنِهِ
ابوبکر صدیق رضؓ قزح پہاڑ پر آئے (جو عرفات میں ہے۔ امام
شام کے وقت وہاں کھڑے ہو کر خطبہ سُناتا ہے) اپنے اونٹ
کو چھڑی سے مار رہے تھے۔

إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا
وَضَرَبَ الدُّنْيَا لِمَطْعَمِ ابْنِ آدَمَ مَثَلًا وَإِنْ
قَزَّحَهُ وَمَلَّحَهُ اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی مثال آدمی کے
کھانے سے دی اور آدمی کے کھانے کی مثال دنیا سے دی،
کھانے کو کتنا ہی مصالح اور نمک سے بامزہ اور آراستہ
کرو آخر وہ پیٹ میں جا کر گوہ اور غلیظ بن جاتا ہے (اسی
طرح دنیا کا حال ہے کیسی ہی مزین اور آراستہ ہو لیکن
ایک روز خراب اور ویران ہوگی۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
قَزَحْتُ الْقِدْرَ۔ میں نے ہانڈی میں مصالح ڈالے۔
(یعنی نمک، مرچ، پیاز، لہسن، لونگ، الائچی، دھنیا،
زیرہ وغیرہ)۔

كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ إِلَى الشَّجَرَةِ الْمُقَزَّحَةِ
اس درخت کی طرف نماز پڑھنا جس کی شاخیں بہت پھیلی
ہوں مکروہ سمجھا (بعضوں نے کہا "مُقَزَّعَة" وہ درخت
ہے جو انجیر کے درخت کے مشابہ ہوتا ہے اس کی چھوٹی چھوٹی
شاخوں کے سرے کتے کے پنجہ کی طرح ہوتے ہیں۔ بعضوں
نے کہا مُراد وہ درخت ہے جس پر کتوں اور درندوں نے
ٹانگ اٹھا کر پیشاب مارا ہو)۔

قَزٌّ۔ کُودنا، کودنے کے لئے سمٹنا، انکار کرنا، نفرت کرنا۔
قُزُوزٌ۔ دُور رہنا (جیسے تَقَزُّزٌ ہے)۔
قَزٌّ۔ ریشم یا کچا ریشم۔

قَالَ مُوسَى لِجِبْرِيلَ هَلْ يَنَامُ رَبُّكَ فَقَالَ اللّٰهُ
قُلْ لَهُ فَلْيَأْخُذْ قَازُوزَتَيْنِ أَوْ قَارُورَتَيْنِ وَلْيَقُمْ
عَلَى الْجَبَلِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ حَتَّى يُصْبِحَ۔ حضرت موسیٰؑ نے
حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا۔ کیا تمہارا پروردگار سوتا ہے (آرام
کرتا ہے) تب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا موسیٰؑ
سے کہو دو صراحیاں یا دو شیشے دونوں ہاتھوں میں لیں اور
ایک پہاڑ پر ان کو لئے ہوئے شام سے صبح تک کھڑے رہیں
(حضرت موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا۔ آخر اُونگھ گئے اور شیشے ہاتھوں
سے چھوٹ کر پھوٹ گئے۔ تب ان کو معلوم ہوگیا کہ اگر اللہ تعالیٰ
سوئے تو پھر آسمان زمین کو کون سنبھالے۔

قَازُوزَة۔ پانی پینے کا کوزہ (اس کی جمع قَوَازِيزُ ہے)
اور قَارُورَة شیشی (اس کی جمع قَوَارِيرُ ہے)

إِنَّ إِبْلِيسَ لَيَقْفِزُ الْقَفْزَةَ مِنَ الْمَشْرِقِ فَتَبْلُغُ
الْمَغْرِبَ۔ شیطان ایک جست مشرق سے لگاتا ہے تو مغرب
تک پہنچ جاتی ہے (اتنی دُور دَم بھر میں کُود جاتا ہے)۔

دُودُ الْقَزِّ۔ ریشم کا کیڑا۔

تَقَزَّزَ مِنْ أَكْلِ الضَّبِّ۔ گھوڑپھوڑ (سوسمار)
کھانے سے ہٹ گئے نفرت کی۔

إِنَّمَا الْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَلٰكِنَّ
الْأَنْفُسَ تَتَقَزَّزُ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ ذٰلِكَ تَقَزُّزًا۔
حرام تو وہی جانور ہیں جو اللہ نے قرآن میں بیان فرمادئے
(یا حدیث میں) لیکن بہت سے جانور ایسے ہیں (جن کو اللہ
اور رسولؐ نے حرام نہیں کیا) مگر نفس ان سے دُور رہنا
چاہتا ہے ان کے کھانے سے نفرت کرتا ہے (جیسے گھوڑپھوڑ
بجو، چوہا، گھونس وغیرہ)۔

قَزَعٌ۔ چھوٹے اونٹ کا بچہ سر اس طرح مونڈنا کہ جابجا
بال چھوڑ دیئے جائیں، نالہ کا کچرا۔

قُزُوعٌ۔ جلد چلنا، ہلکا ہونا، دیر میں چلنا۔

تَقْزِيعٌ۔ خوب دوڑانا، ایک کام کے لئے کسی کو
خاص کرنا، پیغام بھیجنا، دوڑ کے لئے تیار کرنا۔

تَقَزُّعٌ - دَوڑ کے لئے تیار ہونا۔

قُزَعَة - بالوں کی چوٹی جو بچوں کے سروں پر رکھی جاتی ہے۔

وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ - آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔

فَيَجْتَمِعُونَ اِلَيْهِ كَمَا يَجْتَمِعُ قَزَعُ الْخَرِيْفِ پھر اُن کے پاس اِس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے فصلِ خریف کے ابر کے ٹکڑے (جو جُدا جُدا ہوتے ہیں پھر اکٹھا ہو جاتے ہیں)۔

نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ - آں حضرتؐ نے قزع منع فرمایا۔ (نہایہ میں ہے کہ قَزَع یہ ہے کہ بچہ کا سر مُونڈا جائے اور جابجا کچھ مقامات بن مُونڈے چھوڑ دیئے جائیں گویا اس کو متفرق ابر کے ٹکڑوں سے تشبیہ دی۔ طیبیؒ نے کہا اس کی کراہت پر اجماع ہے اگر یہ چھوڑ دینا کئی مواضع پر ہو، کیونکہ کافروں کی رسم ہے دوسرے دیکھنے میں بدنما معلوم ہوتا ہے اگر دَوَا یا معالجہ کے لئے (یا کسی عذر سے) ایسا کیا جائے تو اس میں قباحت نہیں۔ میں کہتا ہوں اگر کسی کے دماغ میں حرارت ہو یا ضعف، اور وہ سارے سر پر بال رکھ کر چندیا پر سے منڈوا دے یا طُول گول چھلّے کے یا بیچا بیچ کا حصہ منڈا کر تین طرف بال رکھے تو وہ اُس ممانعت میں داخل نہ ہوگا کیونکہ یہ قَزَع نہیں ہے۔ اور بعضوں نے اِس کو بھی مکروہ رکھا ہے اگر بلا عُذر ہو، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ سارا سر مُنڈاؤ یا سارے سر پر بال چھوڑ دو)

كَانَتِ السَّمَاءُ كَالزُّجَاجَةِ لَيْسَ فِيْهَا قَزَعَةٌ آسمان شیشہ کی طرح صاف تھا اس میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہ تھا۔

قَزْلٌ یا قَزَلَانٌ - لنگڑے کی طرح چلنا کُودنا۔

قَزَلٌ - لنگڑاپن، اِترانا، پنڈلی باریک ہونا۔

اَقْزَلُ - لنگڑا۔

وَكَانَ فِيْهِ قَزَلٌ فَاَوْسَعُوْا لَهٗ - اس میں لنگڑاپن تھا تو لوگوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کر دی۔ (نہایہ میں ہے قَزَلٌ سخت لنگڑاپن اور بُرا)

قَزْمٌ - عیب کرنا۔

قَزَمٌ - کم ذات، بدخلق ہونا، کمینہ ہونا، بُری قسم کا مال۔

كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْقَزَمِ - بخیلی اور لالچ سے پناہ مانگتے تھے (ایک روایت میں قَرَم ہے رائے مہملہ سے، اس ذکر اوپر گزر چکا)۔

جُفَاةٌ طَغَامٌ عَبِيْدٌ اَقْزَامٌ (حضرت علیؓ نے شام والوں کی مذمت میں فرمایا) کمبخت لٹھ ہیں، شریر غلام ہیں بدذات لالچی۔

بابُ القاف مع السین

قَسْبٌ - جاری ہونا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔

قُسُوبَةٌ - سختی۔

قُسَابَہ - خراب کھجور۔

قَسَبٌ - خشک اور سخت کھجور جو گٹھلی کی طرح مُنہ میں لوٹے۔

اَهْدَيْتُ اِلٰى عَائِشَةَ جِرَابًا مِّنْ قَسَبٍ عَنْبَرَ میں نے حضرت عائشہ کو عنبر کے سخت اور خشک کھجور کا ایک تھیلا تحفہ بھیجا۔

قَسْرٌ - زبردستی کرنا، جبر کرنا۔

اِقْتِسَارٌ کے بھی یہی معنی ہیں (یعنی قَسْر کا مترادف ہے)

مَرْبُوْبُوْنَ اِقْتِسَارًا - زبردستی پالے جاتے ہیں (بچپن سے لے کر بڑھاپے تک، ان کو کوئی اختیار نہیں، پروردگار پالتا ہے)۔

اَخَذْتُهٗ قَسْرًا - میں نے جبرًا اس کو لے لیا۔

قَسْرٌ - ایک قبیلہ کا بھی نام ہے اِسی میں سے خالد بن

عبد اللہ قسری ہیں۔

قِنَّسْرِیْنَ۔ ملک شام میں ایک شہر کا نام ہے۔ اس کی نسبت قِنَّسْرِیٌّ ہے۔

قَسٌّ۔ (بحرکاتِ ثلٰثہ در قاف) چغل خوری کرنا، تلاش کرنا اچھی طرح چرانا، ہنکانا، بدگوئی کرکے ستانا۔ ہڈی پر کا گوشت اس کا مغز سب کھا جانا۔ اکیلا چرنا۔

تَقْسِیْسٌ۔ اچھی طرح چرانا۔

تَقَسُّسٌ۔ طلب کرنا، پیچھے لگنا۔

قَسٌّ۔ پادری۔

قُسُّ بْنُ سَاعِدَۃَ۔ عرب کا مشہور عالم اور خطیب

قِسِّیْسٌ۔ پادری (یہ اُسْقُفٌ سے کم درجہ کا ہوتا ہے)۔

یَرْحَمُ اللّٰہُ قُسًّا اِنِّیْ لَاَرْجُوْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنْ یُّبْعَثَ اُمَّۃً وَّحْدَہٗ۔ اللہ تعالیٰ قس بن ساعدہ پر رحم کرے مجھ کو امید ہے کہ قیامت کے دن وہ اکیلا ایک اُمت ہو کر اُٹھایا جائے گا۔ (کہتے ہیں کہ یہ شخص عرب میں بڑا فصیح اور بلیغ گزرا ہے فصاحت اور بلاغت میں اس کی مثال دی جاتی ہے۔ سب سے پہلے بلندی پر چڑھ کر اسی نے خطبہ سُنایا اور خطبہ میں اما بعد کا لفظ کہا اور تلوار یا لاٹھی پر ٹیکا دیا۔ اور خطوں میں من فلان الی فلان لکھا۔ اور قیامت اور حشر و نشر کا اقرار کیا اور مدعی پر گواہ لانے کا اور مدعی علیہ کو قسم دینے کا قاعدہ اُسی نے مقرر کیا)۔

قَسَّاسٌ۔ چغل خور۔

نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ۔ قسی کپڑا پہننے سے منع فرمایا (وہ ایک کپڑا ہے کتان کا جس میں ریشم ملا ہوتا ہے مصر سے آتا ہے ایک گاؤں کی طرف منسوب ہے جس کا نام قس ہے۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ اصل میں قَزِّیٌّ تھا یعنی ریشمی کپڑا، زا کو سین سے بدل دیا۔ بعضوں نے کہا منسوب ہے قَسٌّ کی طرف یعنی شبنم کی طرح سفید۔ محیط میں ہے کہ قس ایک موضع ہے ملک مصر میں عریش اور فرما کے درمیان)۔

مَا الْقَسِّیَّۃُ قَالَ ثِیَابٌ تَاْتِیْنَا مِنَ الشَّامِ اَوْ مِنْ مِّصْرَ مُضَلَّعَۃٌ فِیْھَا اَمْثَالُ الْاُتْرُنْجِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا قسی کونسا کپڑا ہے فرمایا وہ کپڑے جو شام کے ملک سے ہمارے پاس آتے ہیں یا مصر سے ان میں خانے بنے ہوتے ہیں اور ترنج کی شکلیں۔

قِسْطٌ۔ عدل اور انصاف کرنا۔

قَسْطٌ اور قُسُوْطٌ۔ ظلم کرنا، جور کرنا، جدا کرنا۔

قَسَطٌ۔ خشک ہونا۔

تَقْسِیْطٌ۔ قسطیں مقرر کرنا، تنگی کرنا، درخت برابر فاصلہ پر گاڑنا۔

اِقْسَاطٌ۔ عدل اور انصاف کرنا۔

تَقَسُّطٌ اور اِقْتِسَاطٌ برابر بانٹ لینا۔

فُلَانٌ لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ الْقِسْطِ وَالْقَسْطِ۔ اس کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ قِسط اور قَسط میں جو فرق ہے اس کو سمجھے۔

مُقْسِطٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی عادل اور منصف (نہایہ میں ہے کہ اَقْسَطَ یُقْسِطُ فَھُوَ مُقْسِطٌ کے معنی عدل اور انصاف ہے اور قَسَطَ یَقْسِطُ فَھُوَ قَاسِطٌ کے معنی جور اور ظلم ہے تو ہمزہ باب افعال کا یہاں سلب کے لئے ہے جیسے شَکٰی اور اَشْکٰی میں ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ۔ اللہ تعالیٰ کبھی سوتا نہیں اور سونا اس کی شان کے لائق نہیں ہے وہ ترازو کو جھکاتا ہے اور اُٹھاتا ہے (بندوں کے اعمال تولتا ہے ان کے رزق روزی کے پلے ہلکے اور بھاری کرتا ہے کسی کا مرتبہ بڑھاتا ہے کسی کا گھٹاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قسط کا جھکانا روزی کا

حصہ کم کرتا ہے اور اس کا اٹھانا بہت کرنا تو قسط سے مراد روزی کا حصہ ہے)۔

اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ جو لوگ عدل اور انصاف کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے (پروردگار کے داہنے جانب)

قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسْمًا مُقْسِطًا آں حضرتؐ نے انصاف کے ساتھ ایک تقسیم کی۔

اِذَا قَسَمُوْا اَقْسَطُوْا جب تقسیم کرتے ہیں تو انصاف کے ساتھ (کسی کا حق تلف نہیں کرتے)۔

اُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاکِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ وَالْمَارِقِیْنَ (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو حکم ہوا بیعت توڑنے والوں اور بے انصاف ظالموں اور دین سے باہر ہو جانے والوں سے لڑنے کا ناکثین یعنی بیعت توڑنے والے اصحاب الجمل تھے جو حضرت علیؓ سے بیعت کر کے پھر پھر گئے اور لڑنے کو مستعد ہوئے۔ طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ بھی اُن لوگوں میں تھے مگر ان تینوں صاحبوں نے بعد کو توبہ کی اور اپنے قصور پر نادم ہوئے اور قاسطین معاویہ اور ان کے ساتھ والے تھے جو ظالم اور باغی اور خلیفہ برحق سے مقابلہ کرنے والے تھے۔ اور مارقین سے مراد دین سے باہر ہو جانے والے خارجی تھے جو مومنوں کے سردار اور عموماً تمام مسلمانوں کو کافر کہہ کر خود کافر بن گئے اگرچہ بڑے نمازی اور تہجد گزار اور قاری قرآن تھے۔ مگر جب تک دل میں ایمان اور خدا اور رسول کی محبت نہ ہو یہ سب بے کار ہے۔)

اِنَّ النِّسَاءَ مِنْ اَسْفَہِ السُّفَہَاءِ اِلَّا صَاحِبَۃَ الْقِسْطِ وَالسِّرَاجِ۔ عورتیں احمقوں کی احمق (کم عقل اور بیوقوف) ہیں مگر جو عورت اپنے خاوند کے وضو کا برتن اور چراغ لئے رہتی ہے (یعنی خاوند کی اطاعت اور خدمت گزاری کرتی ہے وہی عورت عقلمند ہے کیونکہ اس کو آخرت کی بہبودی کا خیال ہے جو خاوند کی اطاعت اور تابعداری پر منحصر ہے۔

نہایہ میں ہے قسط آدھے صاع کو کہتے ہیں اور اصل میں قسط کے معنی حصہ کے ہیں اور یہاں مراد وہ برتن ہے جس سے عورت اپنے خاوند کو وضو کراتی ہے)۔

اِنَّہٗ اَجْرٰی لِلنَّاسِ الْمُدْیَیْنِ وَالْقِسْطَیْنِ حضرت علیؓ نے لوگوں کے لئے اناج کے دو مُد دیئے اور تیل کے دو قسط مقرر کئے (مُدیہ اور قسط دونوں پیمانے ہیں۔ قسط تو نصف صاع کا ہوتا ہے اور مُدیہ پندرہ مکوک کا)۔

لَا تَمَسُّ طِیْبًا اِلَّا نُبْذَۃً مِّنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ جو عورت خاوند کے سوگ میں ہو وہ خوشبو نہ لگائے۔ مگر حیض سے پاک ہوتے وقت تھوڑا سا قسط یا اظفار استعمال کرے تو قباحت نہیں (قسط اور اظفار دونوں ایک قسم کی خوشبو ہیں۔ قسط یعنی عود کی عورتیں اور بچے دھونی کیا کرتے ہیں اور اظفار ایک قسم کا عطر ہے۔ یا اظفار ایک مقام کا نام ہے اگر اضافت یعنی قُسْطِ اَظْفَارٍ کی روایت صحیح ہو بعض نے کہا صحیح قسط ظفار ہے۔ جیسے کتاب الظاء میں گزر چکا — کرمانی نے کہا قسط عود ہندی کو کہتے ہیں یعنی اگر یا کوٹ)

قُسْطَاطٌ اور فُسْطَاطٌ۔ قنات اور خیمہ۔

قُسْطَاسٌ۔ ترازو۔

لِیُنْفِقِ الرَّجُلُ بِالْقِسْطِ۔ آدمی کو چاہیے انصاف کے ساتھ خرچ کرے۔

وَاللّٰہِ اِنَّ قِبْلَتَہٗ لَقَاسِطَۃٌ۔ قسم خدا کی اس مسجد کا قبلہ درست ہے (یعنی صحیح ہے)

قَسْطَلٌ یا قَسْطَالٌ یا قَسْطَلَانٌ یا قُسْطُوْلٌ۔ گرد اور غبار یا لڑائی میں جو غبار اٹھتا ہے۔

اُمُّ قَسْطَلٍ۔ آفت۔

قَسْطَلَانِیَّۃٌ۔ قوس قزح، شفق کی سرخی اور ایک کپڑا ہے جو ایک شخص کی طرف منسوب ہے جس کا نام قسطلان تھا۔

قَسْطَلَۃٌ۔ ایک شہر کا نام ہے اندلس میں۔

لَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْفُرْسُ غَشِيَتْهُمْ رِيْحٌ قَسْطَلَانِيَّةٌ

جب (نہاوند ملک ایران میں) مسلمان اور پارسیوں کی مڈبھیڑ ہوئی (جنگ میں ایک دوسرے سے بھڑ گئے) تو ایک گرد کی آندھی نے ان کو چھپا لیا۔

قُسْطَنْطِيْنَةٌ یا قُسْطَنْطِيْنِيَّةٌ۔ ترکی کا مشہور شہر ہے باسفورس کے کنارے۔ یہ شہر منسوب ہے قسطنطین بادشاہ کی طرف جس نے اس کو ۳۳۰ء میں رومی سلطنت کا پایۂ تخت بنایا تھا۔ اور رومی زبان میں اس کو بیزنطیا کہتے ہیں۔ اب اسلامبول (استنبول) اور آستانۂ عالیہ بھی کہتے ہیں۔ اسے عثمانی ترکوں نے ۱۴۵۳ء میں فتح کیا تھا۔

فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ اٰيَةُ السَّاعَةِ۔ قسطنطنیہ کا فتح ہونا (یعنی مسلمانوں کی حکومت اس پر ہونا) قیامت کی نشانی ہے (مگر سلطان محمد فاتح نے کئی صدی کا زمانہ گزرا کہ اس کو فتح کیا اور اب تک مسلمان اس پر قابض ہیں تو حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نصاریٰ اس شہر کو دوبارہ لے لیں گے پھر امام مہدی کے ساتھ مسلمان اس کو دوبارہ فتح کریں گے۔ یہ قیامت کے قریب ہوگا اور دجال اسی وقت نکلے گا۔ جیسے دوسری روایت میں ہے کہ بڑی جنگ اور قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینوں میں ہوں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ سات برس میں ہوں گے اور یہ زیادہ صحیح ہے)

قَسْقَسَةٌ۔ جلدی کرنا، برابر چلے جانا۔ ہڈی کا گوشت اس کا مغز کھا جانا، ہلانا، کتے کو قوس قوس کہہ کر ہنکانا۔

تَقَسْقُسٌ۔ سننا۔

قَسَاقِسٌ اور قَسْقَسٌ۔ شیر۔

قَسْقَاسٌ۔ جلد باز راہ بتانے والا۔ سردی اور بھوک کی شدت۔ تاریک رات۔ شیر۔

قَسْقَاسَةٌ۔ لکڑی۔ لاٹھی۔

اَمَّا اَبُوْجَهْمٍ فَاَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ۔

(آں حضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا) ابوجہم کی لاٹھی کا مجھ کو ڈر ہے (کہیں لاٹھی سے تجھ کو نہ مارے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ اکثر سفر میں رہتا ہے چونکہ سفر میں لاٹھی مونڈھے پر رکھ لیتے ہیں۔ ایک روایت میں قَسْقَاسَةُ الْعَصَا ہے۔ یعنی اس کی لاٹھی ہلانے کا مجھ کو ڈر ہے۔ یا عصا تفسیر ہے قسقاسہ کی۔ یعنی اس کی لاٹھی کا ڈر ہے۔ اگلی صورت میں قَسْقَاسَہ بمعنی قَسْقَسَہ ہوگا)۔

قَسْمٌ۔ بانٹنا، حصے حصے کرنا، جدا کرنا، اندازہ کرنا، سوچنا۔

قَسَامَةٌ۔ خوبرو ہونا۔

تَقْسِيْمٌ۔ بانٹنا، جدا کرنا

مُقَاسَمَةٌ۔ مشترک مال کو بانٹ لینا، حلف دلانا

اِقْسَامٌ۔ قسم کھانا۔

تَقَسُّمٌ۔ جدا ہو جانا، بٹ جانا۔

تَقَاسُمٌ۔ ایک دوسرے سے قسم کھانا۔

اِقْتِسَامٌ۔ اپنا اپنا حصہ لینا۔

اِسْتِقْسَامٌ۔ تقسیم چاہنا۔

قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ۔ میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنے بندے میں آدھوں آدھ بانٹ لیا ہے (یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیونکہ سورۂ فاتحہ کے آدھے حصہ میں اللہ کی تعریف ہے اور آدھے میں دعا اور سوال ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ تک ثنا کا خاتمہ ہے اور اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ بندے اور خداوند کریم دونوں سے متعلق ہے۔ اس کے بعد اِهْدِنَا سے اخیر تک دعا ہے)

اَنَا قَسِيْمُ النَّارِ (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) میں دوزخ والوں کو جدا کرنے والا ہوں (مطلب یہ کہ میرے زمانہ میں لوگوں کے دو فریق ہو گئے ہیں ایک فریق تو میرے ساتھ ہے وہ تو ہدایت پر ہے اور بہشتی ہے۔ دوسرا فریق وہ ہے جو مجھ سے لڑتا ہے میرا مقابلہ کرتا ہے وہ گمراہ ہے

اور دوزخی ہے کہتے ہیں فریق مقابل سے آپ کی مُراد خارجیوں کی ہے یا ان سب لوگوں کی جو آپ سے لڑے۔ کذا فی النہایہ)

اِيَّاكُمْ وَالْقُسَامَةَ. تم تقسیم کی اُجرت لینے سے بچے رہو (مُراد وہ اجرت ہے جو تقسیم کرنے والا اصل مال سے بغیر رضامندی مالکین کے بطور دستور کے وضع کر لیتا ہے نہ کہ وہ اجرت جو مالکانِ مال اپنی خوشی سے اس کو دیں)

قُسَامَةٌ (بکسرۂ قاف) تقسیم کرنے والے کا کام اور پیشہ۔

مَثَلُ الَّذِي يَأْكُلُ الْقُسَامَةَ كَمَثَلِ جَدْيٍ بَطْنُهُ مَمْلُوءٌ رَضْفًا۔ اس شخص کی مثال جو تقسیم کی اُجرت کھاتا ہے اس بکری کے بچہ کی طرح ہے جس کا پیٹ گرم پتھروں سے بھرا ہو۔

اِنَّهُ اسْتَحْلَفَ خَمْسَةَ نَفَرٍ فِي قَسَامَةٍ مَعَهُمْ رَجُلٌ مِنْ غَيْرِهِمْ فَقَالَ رُدُّوا الْاَيْمَانَ عَلٰى اَجَالِدِهِمْ۔ انھوں نے قسامت میں پانچ آدمیوں کو قسم دلائی اتفاق سے ایک غیر شخص بھی ان میں شریک ہو گیا تھا۔ تو فرمایا انہی لوگوں کو قسم دلاؤ جن پر قسم آتی ہے (غیر لوگوں سے قسم لینا ضروری نہیں قسامت کا رواج عربوں میں جاہلیت کے زمانہ سے تھا۔ اسلام نے بھی اس کو قائم رکھا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کی نعش کسی محلہ یا کسی جماعت میں ملی جو قتل کیا گیا ہو لیکن قاتل کا پتہ نہ ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دلائیں گے کہ اس کے قاتل یہی لوگ ہیں اگر ان کا شمار پچاس سے کم ہو تو ایک ایک شخص سے کئی کئی بار قسمیں لے کر پچاس کا عدد پورا کر لیں گے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ان وارثوں میں کوئی بچہ یا عورت یا دیوانہ نہ ہو پھر جب وہ قسمیں کھا لیں گے تو ان کو دیت کا حق حاصل ہو جائے گا۔ بعضوں نے کہا اس محلہ یا جماعت والوں میں سے پچاس آدمی منتخب کر کے ان کو قسم دلائیں گے کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اس کا قاتل کون ہے اگر قسم کھا لیں تو بری ہو جائیں گے ورنہ اُن کو دیت دینا ہوگی)۔

اَلْقَسَامَةُ جَاهِلِيَّةٌ۔ قسامت میں قتل کرنا یعنی قصاص لینا جاہلیت کی رسم ہے (جو سراسر حماقت ہے کیونکہ جب تک یقیناً قاتل معلوم نہ ہو کسی اور کو شبہ پر قتل کرنا سخت ظلم ہے)۔

اَلْقَسَامَةُ تُوجِبُ الْعَقْلَ۔ قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے نہ کہ قصاص۔

نَحْنُ نَازِلُونَ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا ہم بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہریں گے (جس کو محصب کہتے ہیں) جہاں بنی ہاشم کو نکال دینے کے لئے قریش کے کافروں نے قسمیں کھائی تھیں (آنحضرتؐ کو ابو طالب سے مانگتے تھے کہ ہمارے سپرد کر دو ہم ان کو قتل کریں یا قید کریں۔ ابو طالب نے نہ مانا۔ تب قریش کے تمام قبیلوں نے قسمیں کھا کر معاہدہ کیا کہ بنی ہاشم سے کوئی معاملہ نہ کریں گے نہ بیاہ شادی، آخر ابو طالب مع تمام بنی ہاشم کے مکہ سے نکل کر بنی کنانہ کے اوتار میں ٹھہرے اور ایک مدت تک سخت تکلیف اُٹھائی آنحضرتؐ حج سے فارغ ہو کر اس مقام میں اُتر پڑے۔ اللہ جل جلالہٗ کا شکر کرنے کو کہ ایک دن وہ تھا جب ہم ایسے مغلوب تھے اور آج مکہ کے حاکم ہم خود ہیں)۔

دَخَلَ الْبَيْتَ فَرَاى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ بِاَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ آنحضرتؐ خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے (اندر گئے) وہاں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی مورتیں دیکھیں۔ ان کے ہاتھوں میں فال کے پانسے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ ان مشرکوں کو غارت کرے، قسم خدا کی (یہ کمبخت) خوب جانتے ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے پانسوں پر فال نہیں کھولی نہ پانسے ڈال کر گوشت بانٹا مشرک لوگ جب سفر میں جاتے یا شادی کرنا چاہتے یا اور کوئی

بڑا کام تو ایک پانسے پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اس کام کا حکم دیا۔ ایک پر لکھتے اللہ نے مجھ کو اِس سے منع کیا۔ ایک پانسہ خالی رکھتے اب اگر فال میں حکم کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو کرتے اگر ممانعت کا پانسہ نکلتا تو اس کام کو نہ کرتے۔ اگر خالی پانسہ نکلتا تو پھر فال کھولتے یہاں تک کہ حکم یا ممانعت کا پانسہ نکلے۔ بعضوں نے کہا مشرک لوگ قربانی کے جانور کا گوشت پانسے ڈال کر بانٹتے کسی کے حصہ میں کم آتا کسی کو زیادہ مل جاتا۔ اسلام نے اِس سے منع کیا)

قَسِیْمٌ وَّسِیْمٌ۔ خوب صورت، خوش رنگ (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے)۔

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّ اللّٰهُ یُعْطِیْ۔ میں تو صرف بانٹنے والا ہوں، دینے والا اللہ ہے (جو مال وہ دیتا ہے میں اس کے بندوں کو تقسیم کر دیتا ہوں۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وحی اللہ تعالےٰ میری طرف بھیجتا ہے میں سب لوگوں کو برابر سُنا دیتا ہوں۔ اب بعضوں کو اللہ تعالیٰ نے عمدہ سمجھ دی ہے وہ ظاہری معنی کے علاوہ اس سے بہت مسائل اور احکام مُستنبط کرتے ہیں۔ بعضے صرف ظاہری مطلب پر قناعت کرتے ہیں)۔

لَا اَدَعُ فِیْهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَیْضَاءَ اِلَّا قَسَمْتُهٗ میں چاہتا تھا کہ کعبہ میں نہ زرد (سونے کو) چھوڑوں نہ سفید (چاندی) کو بلکہ سب مسلمانوں میں تقسیم کر دوں (یہ آں حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جب مکہ فتح ہوا۔ جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ جو کچھ نقد روپیہ اشرفی لوگ لاکر کعبہ پر چڑھاتے، اس کو متولی لوگ ایک صندوق میں رکھتے جاتے۔ وہ خانۂ کعبہ کا خزانہ کہلاتا۔ آں حضرتؐ نے اس کو تقسیم کر دینے کا ارادہ فرمایا پھر اہلِ قریش کی خاطر اُس کا بانٹنا موقوف رکھا ویسا ہی رہنے دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے بھی اپنی خلافت میں اس کو ویسا ہی رہنے دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم کا ارادہ کیا لیکن پھر اس خیال سے کہ، آں حضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس کو تقسیم نہیں کیا اپنے ارادہ سے باز آگئے۔ ہمارے زمانہ میں تو کعبہ کے خزانہ میں نقد ایک پیسہ بھی محفوظ نہیں رکھا جاتا۔ بلکہ خبیبی اور خادم سب بانٹ لیتے ہیں۔ اِسی لئے حاکمِ اسلام کو جائز ہے کہ عام ضرورتوں کے لئے جو مسلمانوں کو لاحق ہوں اس خزانہ کو صرف کرے لیکن جو زیور اور جواہر وغیرہ کعبہ پر نصب ہو وہ وقف ہے۔ اس کا لے لینا درست نہیں)

اَیْ لَهٗ قَسْمُ ذٰلِكَ۔ (مالِ غنیمت میں سے جو پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا قرآن میں قرار دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تقسیم آنحضرتؐ سے متعلق ہے (نہ یہ کہ وہ آپؐ کی ملک ہے)۔

فَلَمَّا وَلِیَ عُمَرُ قَسَمَ خَیْبَرَ۔ جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی (اور یہودی خیبر سے نکالے گئے) تو حضرت عمرؓ نے خیبر کی زمین (مسلمانوں میں) تقسیم کر دی۔

اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔ اللہ کے بعضے بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے۔

وَاِبْرَارُ الْقَسَمِ۔ قسم کا سچا کرانا۔

فَقَسَمَهَا ثَمَانِیَةَ عَشَرَ سَهْمًا۔ آپ نے لُوٹ کے مال کے اٹھارہ سو حصے کئے (ان میں سے چھ سو حصّے سواروں کو دیئے جو تین سو تھے ہر ایک سوار کو دو دو حصّے اور باقی بارہ سو حصے پیدلوں کو دیئے ہر ایک پیادہ کو ایک حصّہ، کُل تعداد لشکر کی ایک ہزار پانچ سو تھی)۔

حَلَقَ رَاْسَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَسَمَهٗ۔ آنحضرتؐ نے (حج الوداع میں) اپنا سر مُنڈایا اور بال سب ابوطلحہ کو دیدیئے انھوں نے صحابہ میں تقسیم کر دیئے (تاکہ لوگ تبرک کے طور پر ان کو رکھیں)

فِیْ مَقْسَمِ مَغْنَمِ السَّعَادَةِ قِسْمًا۔ سعادت کی لُوٹ میں ایک حصہ

اَلْقَسْمُ بَیْنَ النِّسَاءِ۔ اگر کسی کی کئی بیویاں ہوں تو باری باری ہر ایک کے پاس رہنا چاہیے (اگر کسی کی باری ناغہ ہو جائے تو اس کو ادا کرے اور ایک کی باری میں دوسری کے پاس رات کو رہنا درست نہیں نہ بغیر ان کی خواہش کے ایک ہی رات میں دونوں کو جمع کرنا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ ایک ہی رات میں سب عورتوں کے پاس ہو آتے تو یہ واقعہ اس وقت کا ہوگا جب باری باری ہر ایک عورت کے پاس رہنے کا حکم نہ ہوا ہوگا یا ان کی اجازت سے آپ نے ایسا کیا ہوگا۔ اگر خاوند سفر کو جانے لگے تو قرعہ ڈالے اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلے اس کو ساتھ لے جائے۔ اب سفر کے دنوں کا بدلہ دوسری بیوی کو دینا لازم نہ ہوگا۔ البتہ اگر بغیر قرعہ ڈالے ایک کو ساتھ لیجائے تو اسی قدر دن دوسری بیوی کو بھی دینا لازم ہوں گے۔ اگر دو کے نام پر قرعہ نکلے تو دونوں کو ساتھ لے جائے اور سفر میں ہر ایک کے پاس باری باری رہے یہ باری رات کو رہنے کے لئے ہے مگر دن کو دوسری بیوی کے پاس جانا منع نہیں)۔ (مجمع البحار ملخصًا)

اَلْمَلَائِکَۃُ تُقَسِّمُ اَرْزَاقَ بَنِیْ اٰدَمَ مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَمَنْ نَامَ فِیْمَا بَیْنَہُمَا نَامَ عَنْ رِزْقِہٖ۔ فرشتے آدمیوں کی روزی صبح صادق کے نکلنے سے طلوع آفتاب تک تقسیم کرتے ہیں جو اس وقت سوتا رہے وہ اپنی روزی سے سو جائے گا (اس کو برکت یا کشائش رزق نہ ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ جو کشائش یا فراخ دستی اللہ تعالےٰ نے صبح سویرے اٹھنے پر معلق رکھی ہے وہ اس کو نصیب نہ ہوگی)۔

تَقْسِیْمُ الْاُمُوْرِ مِنَ الْاَمْطَارِ وَالْاَرْزَاقِ وَغَیْرِہَا۔ فرشتے بحکم الٰہی کاموں کی تقسیم کرتے ہیں جیسے بارش روزی وغیرہ۔

اِنَّہٗ قَاسَمَ رَبَّہٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ حَتّٰی نَعْلًا وَّ نَعْلًا۔ جناب امام حسن علیہ السلام نے تین بار اپنے مال کو اپنے اور پروردگار کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم کیا یہاں تک کہ جوتی کا جوڑہ بھی تقسیم کر دیا (ایک فرد اپنے لئے رکھی اور ایک فرد اللہ کی راہ میں دیدی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے تین بار اپنا کل مال اسباب گھر کا سامان وغیرہ اللہ کی راہ میں دیدیا۔ صرف تن کے کپڑوں سے باہر نکل کھڑے ہوئے اور فقیروں سے فرمایا سب لوٹ لو)۔

فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ رِجْلَاکَ فَقَالَ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ اَقْسَمْتُ وَبَقِیَ شَیْءٌ وَبَقِیَ شَیْءٌ وَبَقِیَ شَیْءٌ۔ اے میں آپ کے صدقے ذرا اپنے قدم دیجئے کہ میں ان کو چوموں۔ فرمایا نہیں پاؤں نہ دونگا قسم ہے قسم ہے قسم البتہ ایک چیز باقی رہ گئی ایک رہ گئی ایک رہ گئی۔

وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الْقِسَمَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو روزی کا حصہ روک دیتے ہیں (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان ہے پروردگار کی ناشکری۔ اپنی محتاجی کا اظہار۔ عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو جانا۔ صبح کی نماز کے وقت سوتے رہنا۔ اللہ کی نعمت کو حقیر جاننا۔ پروردگار کا شکوہ کرنا)

قَسْوَرَۃٌ۔ بہت ہونا، بوڑھا ہونا۔

قَسْوَرٌ یا قَسْوَرَۃٌ۔ شیر یا عزیز یا آدھی رات یا رات کا ایک حصہ یا بڑا حصہ۔ جوان زور دار بعضوں نے کہا تیر انداز شکاری۔

قَسْوٌ یا قَسْوَۃٌ یا قَسَاوَۃٌ یا قَسَاءَۃٌ۔ سختی، سنگدلی، بے رحمی۔

فَہُوَ کَالدِّرْہَمِ الْقَسِیِّ وَالسَّرَابِ الْخَادِعِ۔ وہ تو کھوٹے روپیہ کی طرح ہے یا سراب (ریتی چمکتی ہوئی) کی طرح جو آدمی کو فریب دیتی ہے (دور سے اس

کو بائی سمجھا ہے وہ چمکتی رہتی نکلتی ہے)۔

مَا يَسُرُّنِيْ دِيْنُ الَّذِيْ يَأْتِي الْعَرَّافَ بِدِرْهَمٍ قَسِيٍّ۔ جو شخص نجومی یا فال کھولنے والے کے پاس جاتا ہے اُس کا دین ایک کھوٹے روپے کے بدلے بھی مجھ کو پسند نہیں آتا۔

كَيْفَ يَدْرُسُ الْعِلْمُ قَالُوْا كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ أَوْ كَمَا تَقْسُو الدَّرَاهِمُ۔ علم کس طرح پرانا ہو جائے؟ انھوں نے کہا جیسے کپڑا پرانا ہو جاتا ہے یا جیسے روپے کھوٹے ہو جاتے ہیں۔

بَاعَ نُفَايَةَ بَيْتِ الْمَالِ وَكَانَتْ زُيُوْفًا وَقِسْيَانًا بِدُوْنِ وَزْنِهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَنَهَاهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرُدَّهَا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے بیت المال میں سے برا مال نکالا گیا اس کو بیچ ڈالا۔ وہ کچھ کھوٹے اور خراب پیسے تھے جو وزن میں کم، کھرے روپیوں کے بدلے بیچے گئے پھر انھوں نے حضرت عمرؓ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے منع کیا اور فرمایا ان کھوٹے روپیوں کو پھیر لو (بیع فسخ کر ڈالو کیونکہ جنس کو ہم جنس کے ساتھ زیادہ اور کم بیچنا سود ہے)۔

قِسْيَانٌ جمع ہے قَسِيٌّ کی جیسے صِبْيَانٌ جمع ہے صَبِيٌّ کی۔

تَأْتِيْنَا بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ قَسِيَّةً وَتَأْخُذُهَا مِنَّا طَازِجَةً۔ (امام شعبی نے ابو الزناد سے کہا) تم ہمارے پاس کھوٹی اور خراب حدیثیں لاتے ہو اور ہم سے تازی اور کھری لے جاتے ہو (کھوٹی حدیثوں سے مراد وہ حدیثیں ہیں جن کے راوی ضعیف ہوں یا ان کی سند متصل نہ ہو یا اور کوئی عیب اُن میں ہو)۔

أَبْعَدُ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔ اللہ سے بہت دور سب لوگوں میں وہ ہے جو سخت دل ہو (اس کو بندگانِ خدا پر رحم نہ آئے یا قرآن کی تلاوت یا نماز میں اس کا جی نہ لگے)

كَثْرَةُ الْكَلَامِ قَسْوَةٌ۔ بہت باتیں کرنے سے دل سخت ہو جاتا ہے۔

ثَلَاثٌ يُقَسِّيْنَ الْقَلْبَ وَعَدَّ مِنْهَا إِتْيَانَ بَابِ السُّلْطَانِ۔ تین باتوں سے دل سخت ہو جاتا ہے ان میں سے ایک بادشاہوں کے دربار آتے جاتے رہنا۔ (بادشاہ پر کیا منحصر ہے دنیاداروں سے صحبت رکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے جیسے اولیاء اللہ اور فقراء سے صحبت رکھنا نرم کر دیتا ہے)۔

بابُ القاف مع الشین

قَشْبٌ۔ زہر دینا، ملانا، پلانا، بہتان کرنا، تعریف یا برائی کمانا، بگاڑ دینا، عیب کرنا، ملامت کرنا، صیقل کرنا۔

قَشَابَةٌ۔ پرانا ہونا یا نیا ہونا۔

تَقْشِيْبٌ۔ ملانا، تکلیف دینا، پہنچانا۔

تَقَشُّبٌ۔ زنگ آلود ہونا یا جلادار ہونا (مصقلے بے زنگ)۔

اِقْتِشَابٌ۔ تعریف یا برائی کمانا۔

قِشْبٌ۔ نفس اور زہر اور جس شخص میں بھلائی نہ ہو

قَشَبٌ۔ زہر، سردی سے ہونٹوں اور ہاتھوں کا سخت ہونا اور پھٹ جانا۔

قِشْبَةٌ۔ کمینہ، خسیس، بندر کا بچہ۔

قَشِيْبٌ۔ نیا یا پرانا۔

إِنَّ رَجُلًا يَمُرُّ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ قَشَبَنِيْ يَا قَشَبَنِيْ رِيْحُهَا۔ ایک شخص دوزخ کے پل پر سے گزرے گا اور کہے گا پروردگار! مجھ کو اس کی بدبو نے زہریلا کر دیا۔

قَشِيْبٌ۔ جس کو زہر دیا جائے۔

إِنَّهُ وَجَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَنْ قَشَبَنَا يَا قَشَبَنَا۔ حضرت عمرؓ نے معاویہؓ میں سے خوشبو پائی حالانکہ وہ احرام

باندھے تھے۔ تو فرمایا کس نے ہم کو تکلیف پہنچائی (حالتِ احرام میں خوشبو سونگھا کر) (عرب لوگ کہتے ہیں مَا اَقْشَبَ بَيْتَهُمْ ان کا گھر کیسا پلید اور تکلیف دہ ہے)

قَشْبٌ۔ کھانے میں جو زہر ملایا جائے۔

قَشَبَكَ الْمَالُ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے ایک بیٹے سے فرمایا) تجھ کو مال و دولت نے بگاڑ دیا (تیری عقل جاتی رہی)۔

اِغْفِرْ لِلْاَقْشَابِ۔ پروردگار اُن لوگوں کو بخش دے جن میں بھلائی نہیں ہے (یہ جمع ہے قِشْبٌ کی بکسرۂ قاف عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ قِشْبٌ خِشْبٌ ایک بے فیض سوکھا لکڑی کی طرح ہے (اس سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچتا)

اِنَّهٗ مَرَّ وَعَلَيْهِ قُشْبَانِيَّتَانِ۔ آنحضرتؐ گزرے اور آپ دو پرانی یا نئی چادریں پہنے ہوئے تھے۔

لَا اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْاَقْشَابُ میں وہ نہیں کہتا جو یہ بے فیض لوگ کہتے ہیں۔

قَشْرٌ۔ چھیلنا، پوست نکالنا (جیسے تَقْشِيْرٌ ہے)۔

اِنْقِشَارٌ۔ چھل جانا۔

اَشْاَمُ مِنْ قَاشِرٍ۔ قاشر سے بھی زیادہ منحوس ہے (یہ ایک مثل ہے عرب لوگوں کی۔ کچھ اونٹنیاں ہمیشہ نر جنتی تھیں۔ انھوں نے قاشر (ایک نر اونٹ کا نام تھا) سے جفتی کرائی۔ اس امید سے کہ مادہ پیدا ہوں گی۔ تو اونٹنیاں مرگئیں اور نسل ہی جاتی رہی)

تَقَشُّرٌ۔ چھل جانا۔

قِشْرٌ۔ لباس پوست۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْقَاشِرَةَ وَالْمَقْشُوْرَةَ۔ اللہ نے لعنت کی اس عورت پر جو منہ کو چھیلتی ہے اور جو چھلاتی ہے (گویا اوپر کی کھال اُتارتی ہے رنگ صاف کرنے کو)۔

فَكُنْتُ اِذَا رَاَيْتُ رَجُلًا ذَا رُوَاءٍ وَّ ذَا قِشْرٍ۔ میں جب کسی مرد کو خوش رنگ، تر و تازہ اور لباس پہنے ہوئے دیکھتی۔

اِنَّ الْمَلَكَ يَقُوْلُ لِلصَّبِيِّ الْمَنْفُوْسِ خَرَجْتَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَيْسَ عَلَيْكَ قِشْرٌ۔ فرشتہ جس بچہ میں جان پھونکتا ہے اس سے کہتا ہے تو اب دنیا میں جاتا ہے لیکن ننگ دھڑنگ (تیرے بدن پر ایک چیتھڑا بھی نہیں ہے)۔

لَا اَرٰى عَوْرَةً وَّلَا قِشْرًا (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں لیلۃ الجن میں میں نے جنوں کو دیکھا) مگر ان کا ستر نظر نہیں آتا تھا نہ اُن پر لباس دکھائی دیتا تھا۔

اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَبَاعَهَا وَاشْتَرٰى بِهَا خَمْسَةَ اَرْؤُسٍ مِّنَ الرَّقِيْقِ فَاَعْتَقَهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اٰثَرَ قِشْرَتَيْنِ يَلْبَسُهُمَا عَلٰى عِتْقِ هٰؤُلَاءِ لَغَبِيْنُ الرَّاْيِ۔ حضرت عمرؓ نے معاذ بن عفراء کے پاس کپڑوں کا ایک جوڑا بھیجا۔ انھوں نے وہ جوڑا بیچ کر پانچ غلام خریدے پھر ان کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد کہنے لگے جو شخص ان دو کپڑوں (یعنی چادر اور ازار کو جن کو حُلّہ جوڑا کہتے ہیں) اِن پانچ غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند کرے، اس کی عقل میں فتور ہے۔ (احمق اور نادان ہے)۔

قُرْصٌ بِلَبَنٍ قَشْرِيٍّ۔ ایک روٹی اس دودھ کے ساتھ جس پر ملائی کی جھلّی جم گئی ہو۔ (بعضوں نے کہا اس دودھ کے ساتھ جو اُس چارہ سے بنا ہو جس کو زور کا مینہہ اُگاتا ہے)۔

اِذَا اَنَا حَرَّكْتُهٗ ثَارَ لَهٗ قُشَارٌ۔ جب میں اس کو ہلاتا تو اس کا کچرا اُڑ کر آتا۔ قُشَارٌ وہ کچرا جو چھلکے میں نکلتا ہے۔

قُشَيْرٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ ابو القاسم قشیری مشہور بزرگ اسی میں سے ہیں۔

قَشٌّ۔ اِدھر اُدھر سے کھانا، جمع کرنا، جلدی دودھ

دوہنا، ہاتھ سے رگڑنا، کپڑے کوڑے پر جو پڑا ہوا اس کو کھانا، مدقہ کے ٹکڑے کھانا، سوکھ جانا، جھاڑ دینا۔

قُشُوشٌ۔ دُبلا ہونے کے بعد کچھ چنگا ہونا۔

تَقْشِیشٌ۔ اِدھر اُدھر سے کھانا، زمین کانٹوں وغیرہ سے صاف کرنا۔

اِقْشَاشٌ۔ تندرست ہونا۔

اِنْقِشَاشٌ۔ بھاگ جانا۔

قُشٌّ۔ جھونپڑا۔

قَشَّاشٌ۔ قُشَاشَی کا جمع کرنے والا۔

قُشَاشَی۔ پڑی ہوئی چیز۔

قِشَّةٌ۔ بندر۔ یا بندر کا بچہ یا ایک کیڑا جو گبریلے کی طرح ہوتا ہے (گبریلا وہ کیڑا جو گوہ اٹھا کر گولیاں بنا کر لیجاتا ہے)۔

کُونُوا قِشَشًا۔ (امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا) بندر ہوجاؤ (یہ جمع ہے قِشَّةٌ کی)۔

قَشْعٌ۔ جدا کرنا، کھول دینا، دُوہنا، ہلکا ہونا، سوکھ جانا۔

اِقْشَاعٌ۔ جُدا ہو جانا، کھول دینا۔

اِنْقِشَاعٌ۔ کھل جانا، ہٹ جانا۔

قِشَاعٌ۔ چھپڑا۔

قُشَاعَة۔ بلغم جو سینہ سے نکلے۔

قَشْعٌ۔ پُرانی پوستین، حمام کا کچرا، احمق بیوقوف

قَشِعٌ۔ خشک، غیر مستقل مزاج، دُبلا پتلا۔

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ يَحْمِلُ قَشْعًا مِنْ اَدَمٍ فَيُنَادِي يَا مُحَمَّدُ۔ دیکھو ایسا نہ ہو میں قیامت کے دن تم میں سے کسی کو ایک سوکھی کھال یا پُرانی مشک اُٹھاتے ہوئے دیکھوں وہ پکار رہا ہو "یا محمد" (مطلب یہ ہے کہ لُوٹ کے مال میں سے ایک کھال یا پُرانی مشک چُرا رکھے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا اور مجھ سے بچانے کے لئے فریاد کرے گا)

غَزَوْنَا مَعَ اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيقِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَّلَنِي جَارِيَةً عَلَيْهَا قَشْعٌ لَهَا۔ ہم نے ابوبکر صدیق رض کے ساتھ جہاد کیا آنحضرتؐ کے زمانہ میں انھوں نے مجھ کو ایک لونڈی دی لوٹ کے مال میں سے جو ایک پُرانی کھال پہنے ہوئے تھی۔

نَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً عَلَيْهَا قَشْعٌ۔ (ابوبکر صدیق رض نے کہا) آنحضرتؐ نے لوٹ کے مال میں سے مجھ کو ایک لونڈی دی جو ایک پُرانی کھال اوڑھے تھی۔

لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِكُلِّ مَا اَعْلَمُ لَرَمَيْتُمُونِي بِالْقَشْعِ۔ اگر تم سے میں وہ سب حدیثیں بیان کروں جو مجھ کو معلوم ہیں تو تم مجھ کو پُرانی مشکوں سے مارو گے یا ڈھیلے پتھروں سے یا بلغم سے (یعنی میرے اوپر تھوکو گے مجھ کو ذلیل کرنے کو جھوٹا سمجھ کر یا مجھ کو احمق بناؤ گے۔ دوسری روایت میں ابوہریرہ رض سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ میں نے آنحضرت سے علم کے دو تھیلے حاصل کئے، ایک تھیلا تو تم میں پھیلا دیا دوسرا تھیلا اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ دیا جائے)۔

فَتَقَشَّعَ السَّحَابُ۔ ابر پھٹ گیا۔

قَشْعَرِيرَةٌ۔ کپکپی، لرزہ جو بخار کی آمد کے وقت ہو۔

اِقْشِعْرَارٌ۔ کپکپانا، قحط ہونا۔

اِنَّ الْاَرْضَ اِذَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهَا الْمَطَرُ اِرْبَدَّتْ وَاقْشَعَرَّتْ۔ زمین پر جب بارش نہ ہو تو تیرہ ہو کر سمٹ جاتی ہے۔

قَالَتْ لَهُ هِنْدٌ لَمَّا ضَرَبَ اَبَا سُفْيَانَ بِالدِّرَّةِ لَرُبَّ يَوْمٍ لَوْ ضَرَبْتَهُ لَاقْشَعَرَّ بَطْنُ مَكَّةَ فَقَالَ اَجَلْ۔ حضرت عمر رض نے ابوسفیان کو کوڑے سے مارا تو اس کی بیوی ہندہ کہنے لگی کئی دن ایسے گزرے ہیں کہ اگر تم اس کو مارتے تو مکہ کے پیٹ میں لرزہ پڑ جاتا۔ حضرت عمر رض نے کہا ہاں سچ ہے (یعنی جب ابوسفیان مکہ کا حاکم اور رئیس تھا)

قَشَفٌ یا قَشَافَةٌ۔ کھال پلید ہونا، میلا کچیلا رہنا، تنگ رہنا، دھوپ یا محتاجی سے رنگ بدل جانا۔
تَقَشُّفٌ۔ یہ قَشَفٌ کا مترادف اور ہم معنی ہے۔
مُتَقَشِّفٌ۔ زاہد خشک مزاج تنگدست (اس کی ضد مُتَنَعِّمٌ ہے)۔
رَاٰی رَجُلًا قَشِفَ الْهَيْئَةِ۔ ایک شخص کو پھٹے حال میں میلا کچیلا دیکھا۔
اَلدُّهْنُ يُسَهِّلُ مَجَارِيَ الْمَاءِ وَيُذْهِبُ الْقَشَفَ۔ تیل پانی بہنے کی جگہوں کو نرم کر دیتا ہے اور جسم کی بے رونقی کو دور کر دیتا ہے۔
قَشْقَشَةٌ۔ چیچک یا خارشت سے اچھا کرنا۔
تَقَشْقُشٌ۔ چیچک یا خارشت سے اچھا ہونا۔
قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَلْمُقَشْقِشَتَانِ۔ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص تندرست کرنے والی ہیں (شرک و نفاق سے چنگا کرنے والی ہیں)۔
تَقَشْقَشَ۔ چنگا ہو گیا۔
قَشْمٌ۔ کھانا، بہت کھا جانا، یا اچھا اچھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو، مر جانا، گھس جانا، پانی کی نالی۔
فَاِذَا جَاءَ الْمُتَقَاضِيْ قَالَ لَهٗ اَصَابَ الثَّمَرَ الْقُشَامُ۔ جب مانگنے والا آئے تو کہتا ہے اب کے میوہ خراب ہو گیا ہے۔
قُشَامٌ۔ میوہ کا پکنے سے پہلے جھڑ جانا کم ہو جانا۔
قَشْوٌ۔ چھیلنا، سونتنا، مسح کرنا، کینچلی اتارنا۔
تَقْشِيَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں اور مراد پھیر دینا۔
اِقْتِشَاءٌ۔ تونگری کے بعد محتاج ہونا۔
قَشِيٌّ بمعنی قَسِيٌّ۔ کھوٹا۔
وَمَعَهٗ عَسِيْبُ نَخْلٍ مَقْشُوٌّ۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کے پتے نکالی ہوئی ایک ڈالی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں: قَشَرْتُ الْعُوْدَ۔ میں نے چھڑی کو چھیل ڈالا۔
اِنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَدَّانَ لِيَاءً مُقَشًّى۔ اُسید بن ابی اسید رض نے ودان میں آں حضرت کو چھلے ہوئے چنے بھیجے (پوست اتارے ہوئے۔ نہایہ میں ہے کہ لیاء ایک دانہ ہے چنے کی طرح)
كَانَ يَاْكُلُ لِيَاءً مُقَشًّى۔ معاویہؓ چھلے ہوئے چنے کھاتے تھے۔

بَابُ الْقَافِ مَعَ الصَّادِ

قَصْبٌ۔ کاٹنا۔
قَصَّابٌ۔ گوشت کاٹنے والا۔
قُصُوْبٌ۔ پانی نہ پینا، اپنا سر پانی سے اٹھا لینا عیب کرنا، گالی دینا۔
تَقْصِيْبٌ۔ گالی دینا، بال گھونگھر کرنا، ہاتھوں کو گردن سے باندھ دینا۔
اِقْصَابٌ۔ مکان میں قصب ہو جانا۔
قَصَبٌ۔ بانس اور نرکل اور وہ نبات جس میں جوف اور گرہیں ہوں۔
قَصَبُ السُّكَّرِ۔ گنا نیشکر۔
سَبْطُ الْقَصَبِ۔ آں حضرت کی ہڈیاں صاف اور برابر تھیں۔
قَصَبٌ۔ وہ ہڈی جس میں جوف اور مغز ہو یا چوڑی صاف ہموار ہڈی۔
بَشِّرْ خَدِيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ۔ حضرت خدیجہ رض کو بہشت میں ایک گھر کی خوشخبری سنا دو جو خولدار موتی کا ہوگا۔ (محیط میں ہے کہ قصب لمبا جواہر اور باریک ملائم کپڑے کتان کے اور تازہ شاداب موتی اور زمرد تازہ مرصع بہ یاقوت)
رَكِبْتُ شَانًا مِّنْ قَصَبٍ۔ میں جواہر کے ایک

شان پر سوار ہوا۔

اِنَّهٗ سَبَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَهَا مِائَةَ قَصَبَةٍ۔ انھوں نے گھوڑ دوڑ کرائی تو سو قصب (بانس) کا دائرہ رکھا۔ (بعضوں نے کہا یہ بانس دوڑ کے آخری مقام پر گاڑا جاتا ہے جو گھوڑا پہلے اس کے پاس پہنچ جائے وہ جیت گیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: حَازَ قَصَبَ السَّبَقِ وَ اسْتَوْلٰى عَلَى الْاَمَدِ سبقت کے بانس پر پہنچ گیا اور انتہائی مقام پر قابض ہو گیا)

رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ۔ میں نے عمرو بن لحی کو دیکھا (جس نے عرب میں بت پرستی کی بنا قائم کی) وہ اپنی آنت دوزخ میں کھینچ رہا تھا۔

قُصْبٌ۔ آنت یا نیچے کی بڑی آنت جس کو معاء مستقیم کہتے ہیں (اس کی جمع اَقْصَابٌ ہے)۔

مَنْ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَالْجَارِّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ۔ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندے اس کی وہ حالت ہوگی جو دوزخ میں اپنی آنت کھینچنے والے کی۔

قَالَ لِعُرْوَةَ هَلْ سَمِعْتَ اَخَاكَ يَقْصِبُ نِسَاءَنَا قَالَ لَا۔ عبدالملک بن مروان نے عروہ بن زبیر سے پوچھا کیا تم نے اپنے بھائی (عبداللہ بن زبیر) کو ہماری عورتوں پر عیب لگاتے سنا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں (قَصَّابٌ قَصَّابَةٌ اس کو بھی کہتے ہیں جو لوگوں پر عیب لگائے ان کی برائی کرے)۔

مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ عَشْرَةً كُتِبَ لَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ كُلِّ قَصَبَةٍ۔ جو شخص رات کو دس رکعتیں (تہجد کی) پڑھے اس کے لئے اتنی نیکیاں لکھی جائیں گی جتنی دنیا میں کھوکھلا بانس یا چھڑیاں ہیں۔

لَا تُسَلِّمْ اِبْنَكَ قَصَّابًا فَاِنَّهٗ يَذْبَحُ حَتّٰى تَذْهَبَ الرَّحْمَةُ مِنْ قَلْبِهٖ۔ اپنے بچہ کو قصاب کے سپرد مت کر۔ (اس کو قصائی کا پیشہ مت سکھا) کیونکہ قصاب کے دل میں جانور کاٹتے کاٹتے رحم نہیں رہتا۔

قُصْبَانِيٌّ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔

قَصْدٌ۔ ارادہ کرنا، طلب کرنا متوجہ ہونا، اعتماد کرنا، اعتدال (میانہ روی) کرنا، عدل کرنا، توڑنا، مجبور کرنا۔

قَصَادَةٌ۔ موٹا ہونا۔

تَقْصِيْدٌ۔ توڑنا۔

اِقْصَادٌ۔ تیر نشان پر پڑنا، ڈنک لگا کر مار ڈالنا۔

تَقَصُّدٌ۔ ٹوٹ جانا، مر جانا۔

اِقْتِصَادٌ۔ قصیدہ بنانا، اعتدال کرنا۔

اِنْقِصَادٌ۔ ٹوٹ جانا۔

قَصْدُ السَّبِيْلِ۔ سیدھی مستقیم راہ جو حق کی طرف پہنچا دے۔

كَانَ اَبْيَضَ مُقَصَّدًا۔ آں حضرتؐ سفید رنگ میانہ قامت تھے (نہ لمبے نہ ٹھنگنے نہ بہت موٹے نہ دبلے)۔

اَلْقَصْدَ اَلْقَصْدَ تَبْلُغُوْا۔ میانہ روی (اعتدال) اختیار کرو، تم اپنی مراد کو پہنچو گے (یہ حدیث تمام علم اخلاق کو جامع ہے بڑی بڑی پوٹ کتابوں کا خلاصہ ہے۔ ہر ایک امر میں اعتدال یعنی توسط کی راہ چلنا نہ افراط کرنا نہ تفریط کرنا یہی کمال ہے جو انسان کو اپنے مقاصد تک پہنچا دیتا ہے۔ بہت دوڑ کر چلنے والا تھک کر گر پڑتا ہے۔ کھانا پینا حرکت سکون، سونا جاگنا، کلام خاموشی، محنت ریاضت کرنا سب میں اعتدال کی ضرورت ہے اور افراط اور تفریط دونوں مضر ہیں)۔

كَانَتْ صَلٰوتُهٗ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهٗ قَصْدًا۔ آں حضرتؐ کی نماز متوسط ہوتی اور خطبہ بھی متوسط ہوتا (نہ بہت لمبا نہ بہت مختصر اور نماز خطبہ سے زیادہ لمبی ہوتی)۔

عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا۔ تم اپنے اوپر اعتدال کا راستہ لازم کر لو۔

مَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ وَلَا يَعِيْلُ۔ جو شخص خرچ

کرنے میں میانہ روی کرے گا (یعنی چادر ہے اتنے ہی پاؤں پھیلائے گا) وہ کبھی محتاج نہ ہوگا (اس کو دوسروں سے مانگنے کی اُن کے سامنے ہاتھ پھیلانے اور گڑگڑانے کی ضرورت نہ ہوگی)۔

لَوْ قَصَدَ فِیْ قَوْلِہٖ لَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ۔ اگر وہ اپنے کلام میں میانہ روی کرتا تو اس کے لئے اچھا ہوتا۔

اَلْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔ میانہ روی (بیچ کی چال چلنا) نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مجمع البحار میں ہے کہ میانہ روی دو قسم کی ہے۔ ایک تو وہ جو اچھے اور بُرے کام کے درمیان ہے جیسے ظلم اور عدل، اور بخل اور سخاوت کے درمیان، اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا: فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ، وہاں اقتصاد سے یہی مُراد ہے یعنی جس کے کچھ کام اچھے ہوں کچھ بُرے، دوسرے وہ جو دو بُرے کاموں کے درمیان ہو، جیسے اسراف اور بخل یا تہوّر اور جُبن کے درمیان یہ سراسر اچھا ہے اور ہر طرح محمود ہے)

وَاَقْصَدَتْ بِاَسْہُمِہَا۔ اُس نے اپنے تیر نشانے پر لگائے (شاعر کہتا ہے ؎

اَصْبَحَ قَلْبِیْ مِنْ سُلَیْمٰی مُقْصَدًا
اِنْ خَطَأً مِّنْہَا وَاِنْ تَعَمُّدًا

یعنی سلیمیٰ کی طرف سے میرا دل نشانہ ہو گیا ہے، اس کا ہر ایک تیر نظر میرے دل پر پڑتا ہے پار ہو جاتا ہے، میرا قاتل ہے خواہ وہ جان بوجھ کر لگائے یا بھول چوک سے

کَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰی تَقَصَّدَتْ نیزہ بازی یہاں تک ہوئی کہ نیزے ٹوٹ گئے (ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے)۔

اِقْتَصِدْ فِیْ عِبَادَتِكَ۔ عبادت میں میانہ روی کر (تاکہ ہمیشہ کے لئے نبھ جائے، مبالغہ کرے گا تو چند روز میں چھٹ جائے گی)۔

اَلْقَصْدُ مِنَ الْکَافُوْرِ اَرْبَعَةُ مَثَاقِیْلَ۔ کافور کی اعتدالی مقدار چار مثقال ہے۔

اَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَاءِ۔ یا اللہ میں تجھ سے محتاجی اور تونگری کے بیچ بیچ کا حصہ مانگتا ہوں (نہ اتنا مالدار کر کہ تجھ سے غافل ہو جاؤں، عیش و عشرت میں پڑ جاؤں، نہ اتنا محتاج کر کہ ضروری حاجتیں پوری نہ کر سکوں۔ لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلاؤں)

مَا عَالَ امْرَءٌ فِی اقْتِصَادٍ۔ کوئی آدمی میانہ روی کرنے والا محتاج نہیں ہوا۔

قَصِیْدَةٌ۔ وہ نظم جس میں سات شعروں سے زیادہ ہوں یا دس شعروں سے۔ اور وہ عورت جس کے پاس لوگ بدکاری کے لئے جائیں۔ اور موٹی اونٹنی۔

رُمْحٌ اَقْصَادٌ۔ ٹوٹے نیزے۔

قَصْرٌ یا قُصُوْرٌ۔ باز رہنا، عاجز ہونا، تیر نشانہ پر نہ لگنا، غصہ تھم جانا، مہنگا ہونا، پست قد ہونا، گھٹ جانا تنگ کرنا، چھوٹا کرنا، نماز کی صرف ۲ دو رکعتیں پڑھنا، کپڑا کوٹ کر دھو کر سفید کرنا، قید کرنا۔

قَصَّارٌ۔ دھوبی۔

قِصَارَةٌ۔ دھوبی کا پیشہ۔

قَصَرٌ۔ گردن سوکھ جانا۔

تَقْصِیْرٌ۔ چھوٹا کرنا، کوٹ کر سفید کرنا، باز رہنا (قدرت کے ساتھ) ٹھگنا بچہ جننا۔

تَقَصُّرٌ۔ قاصر رہنا۔

تَقَاصُرٌ۔ باز رہنا، قصور ظاہر کرنا۔

اِقْتِصَارٌ۔ بس کرنا، قناعت کرنا، اکتفا کرنا۔

اِسْتِقْصَارٌ۔ قاصر یا مقصر سمجھنا۔

مَقْصُوْرَةٌ۔ محل یا محل کے اندر جو حجرہ ہو۔

قَیْصَرُ۔ بادشاہِ روم کا لقب ہے۔

قَصْرٌ۔ محل۔

قُصَارَی۔ کوشش کی انتہا یا جس کام پہ اقتصار کیا جائے یا انجام۔

مَنْ کَانَ لَهٗ بِالْمَدِیْنَةِ اَصْلٌ فَلْیَسْتَمْسِكْ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَكُنْ فَلْیَجْعَلْ لَهٗ بِهَا اَصْلًا وَّلَوْ قَصَرَةً مدینۂ طیبہ میں جس شخص کا کوئی درخت ہو وہ اس کو تھامے رہے، اگر نہ ہو تو ایک ہی درخت اپنا لگا لے۔

قَصَرَةٌ۔ درخت کی جڑ (اس کی جمع قَصَرٌ ہے اور گردن کو بھی کہتے ہیں)۔

لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَرَةِ هٰذَا مَوَاضِعُ لِسُیُوْفِ الْمُسْلِمِیْنَ (ابوسفیان حضرت سلمان فارسی رضؓ کے سامنے سے گزرا تو انھوں نے کہا) اس کی گردن میں مسلمانوں کی تلواریں پڑنے کی جگہیں تھیں (یعنی یہ واجب القتل تھا کیونکہ پیغمبر صاحب اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ شاید حضرت سلمان رضؓ نے یہ اس وقت فرمایا ہوگا جب ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا اسلام لانے کے بعد فرمایا)۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ فِیْ بَعْضِ مَا اُنْزِلَ مِنَ الْكُتُبِ الْاَقْبَلُ الْقَصِیْرُ الْقَصَرَةِ صَاحِبُ الْعِرَاقَیْنِ مُبَدِّلُ السُّنَّةِ یَلْعَنُهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ وَاَهْلُ الْاَرْضِ وَیْلٌ لَّهٗ ثُمَّ وَیْلٌ لَّهٗ۔ میں کسی آسمانی کتاب میں یوں پاتا ہوں کہ ترچھا کوتاہ گردن دونوں عراقوں (عراقِ عرب اور عراقِ عجم) کا حاکم طریقۂ سنت کو بدلنے والا اس پر آسمان اور زمین والے سب لعنت کرتے ہیں، اس کی خرابی ہو اس کی خرابی ہے (مراد حجاج بن یوسف ہے جو عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراقین کا گورنر تھا)۔

اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصَرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ کُنَّا نَرْفَعُ الْخَشَبَ لِلشِّتَاءِ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ اَوْ اَقَلَّ وَنُسَمِّیْهِ الْقَصَرَ۔ عبداللہ بن عباس رضؓ نے اِس آیت کی تفسیر میں اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصَرِ کہا کہ ہم لوگ جاڑے کے لئے تین تین ہاتھ کی یا اس سے کم لکڑیاں اُٹھا کر رکھتے ان کو قصر کہتے تو مطلب یہ ہے کہ دوزخ اتنے بڑے شرارے اُٹھیں گے (بعضوں نے کہا قصر سے اونٹ کی گردنیں مُراد ہیں۔ مشہور قرارت کَالْقَصْرِ ہے بہ سکون صاد یعنی محلوں کی طرح اس میں سے چنگاریاں اُڑیں گی)۔

مَنْ شَهِدَ الْجُمُعَةَ فَصَلّٰی وَلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا بِقَصْرِهٖ اِنْ لَّمْ تُغْفَرْ لَهٗ جُمُعَتَهٗ تِلْكَ ذُنُوْبُهٗ کُلُّهَا اَنْ تَكُوْنَ کَفَّارَتُهٗ فِی الْجُمُعَةِ الَّتِیْ تَلِیْهَا جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے (مسجد میں) حاضر ہو پھر نماز پڑھے اور کسی کو اخیر تک نہ ستائے اگر اس جمعہ میں اس کے اگلے سب گناہ نہ بخشے جائیں گے تو آئندہ جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں قَصْرُكَ اَنْ تَفْعَلَ کَذَا یعنی تیری آخری کوشش یہ ہوگی کہ ایسا کرے یا تجھ کو ایسا کرنا کافی ہے بس ہے۔ اسی طرح قُصَارُكَ اور قُصَارَاكَ یعنی تجھ کو بس کرتا ہے یا تیری انتہا یہ ہے)۔

فَاِنَّ لَهٗ مَا قَصَرَ فِیْ بَیْتِهٖ۔ اُس کو وہی ملے گا جس نے اس کو گھر میں روک رکھا۔

فَاَبٰی اَنْ یُّسْلِمَ قَصْرًا فَاَعْتَقَهٗ۔ ثمامہ بن اثال نے قید کی حالت میں اسلام لانے سے انکار کیا (آں حضرتؐ نے اس کو مسجد کے ستون سے بندھوا دیا تھا) آپ نے اس کو چھوڑ دیا (قید سے آزاد کر دیا۔ تب ثمامہ ایک طرف گئے اور غسل کیا اور آ کر بخوشی مسلمان ہوئے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ ثمامہ نے زور زبردستی سے اسلام لانے سے انکار کیا۔ تو اصل میں قَسْرًا ہوگا۔ سین کو صاد سے بدل دیا اور یہ تبادلہ کلامِ عرب میں بہت ہوا کرتا ہے)۔

وَلَیَقْصُرَنَّهٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا۔ اس کو مجبور کریں گے حق بات قبول کرنے پر۔

اِنَّا مَعْشَرُ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ مَقْصُوْرَاتٌ ہم عورتوں کے گروہ ہیں جو روکی گئی ہیں قید ہیں (بغیر خاوند کی اجازت کے کہیں جا نہیں سکتیں)

فَاِذَا هُمْ رَكْبٌ قَدْ قَصَرَ بِهِمُ اللَّيْلُ۔ دیکھا تو وہ چند سوار لوگ ہیں جن کو رات نے روک رکھا ہے (رات ہو جانے کی وجہ سے اتر پڑے ہیں آگے نہیں جا سکتے)۔

قُصِرَ الرِّجَالُ عَلٰى اَرْبَعٍ مِّنْ اَجْلِ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى مردوں کو یتیموں کا مال محفوظ رکھنے کے لئے چار عورتوں پر روک دیا گیا (چار بیویوں سے زیادہ نکاح نہیں کر سکتے۔ اگر چار کی قید نہ ہوتی تو ہر ایک یتیم لڑکی کو نکاح میں لا کر اس کا مال دبا لیتے)۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ قَدْ قَصَّرَ الشَّعْرَ فِي السُّوْقِ فَعَاقَبَهٗ۔ حضرت عمرؓ ایک شخص پر سے گزرے جس نے عین بازار میں بال کترائے تھے۔ آپ نے اس کو سزا دی (کیونکہ بازار یا مجمع میں بال کترانے سے بال اڑ کر ہوا میں جائیں گے اور لوگوں پر گریں گے، کھانے کی چیزوں میں پڑیں گے)۔

نَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى چھوٹی سورۂ نساء (یعنی سورۂ طلاق) بڑی سورۂ نساء (یعنی سورۂ بقرہ) کے بعد اتری ہے (تو سورۂ طلاق کی آیت وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ مخصص اور ناسخ ہے سورۂ بقرہ کی اس آیت کی وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا)۔

اِنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُّدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ۔ آں حضرتؐ کے پاس ایک گنوار آیا کہنے لگا مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جو بہشت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا تو نے بات تو مختصر کہی لیکن سوال بہت بڑا ہے (کیونکہ بہشت میں جانے کے لئے بہت سے عقائد اور اعمال کی ضرورت ہے جن کی تفصیل بہت طویل ہے)۔

اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا اَقْصَرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (ذو الیدین نے عرض کیا) یا رسول اللہ صلعم کیا نماز گھٹا دی گئی یا گھٹ گئی یا آپ بھول گئے (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپ نے بھولے سے دو ہی رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا تھا اور وہ نماز چار رکعتی تھی۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بھول کر بات کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ آں حضرتؐ اور ذوالیدین دونوں نے باتیں کیں اور باوجود اس کے آں حضرتؐ نے صرف دو ہی رکعتیں پڑھ کر نماز کو پورا کر دیا اور اگلی دو رکعتیں قائم رکھیں ان کا اعادہ نہیں کیا بعضوں نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب نماز میں بات کرنا منع نہیں ہوا تھا۔ مگر اس پر کوئی دلیل نہیں ہے)۔

قُلْتُ لِعُمَرَ اِقْصَارُ الصَّلٰوةِ الْيَوْمَ۔ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ آج کل سفر میں نماز کا قصر کرنا کیسا ہے (حالانکہ قرآن میں نماز کا قصر اس وقت بتلایا گیا ہے جب کافروں کی ایذا رسانی کا ڈر ہو)۔

كَانَ اِذَا خَطَبَ فِيْ نِكَاحٍ قَصَرَ دُوْنَ اَهْلِهٖ جب وہ نکاح کا پیغام کہیں بھیجتے تو اپنے سے کم درجہ والوں کے پاس (اور جو اپنے سے بڑھ کر ہوتے ان سے نکاح کا پیغام نہیں کرتے)۔

اِنَّ اَحَدَهُمْ كَانَ يَشْتَرِطُ ثَلٰثَةَ جَدَاوِلَ وَالْقُصَارَةَ۔ بٹائی میں کوئی یہ شرط کرتا کہ تین نالیوں کا غلہ ہم لیں گے۔ اسی طرح روندنے کے بعد جو غلہ بالیوں میں رہ جائے گا (جس کو شام کے لوگ قِصرِی کہتے ہیں)۔

فَنُصِيْبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ۔ ہم قصری غلہ لیا کرتے۔

كُنَّا نُخَابِرُ مِنَ الْقِصْرِيِّ۔ ہم قصری غلہ لینے پر بٹائی کرتے۔

اَسْئَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ۔ میں بہشت کے داہنے جانب سفید محل (موتی محل) تجھ سے مانگتا ہوں۔

اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ یا يُقَصِّرُ۔ آں حضرتؐ انیس ۱۹ دن تک ٹھہرے

ہے اور نماز کا قصر کرتے رہے۔

اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ یا قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔ (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضہ سے فرمایا۔ تمھاری قوم (قریش والوں) کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی (تو انھوں نے حطیم کو خانۂ کعبہ کے باہر چھوڑ دیا۔ کمی پڑنے کی وجہ یہ ہوئی کہ کعبہ کی تعمیر میں حلال مال لگانا ٹھہرا تھا جو زنا کی خرچی یا سود یا ظلم کا روپیہ نہ ہوا)۔

اِسْتَقْصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ۔ (وہی معنی ہیں)۔

يَقْصُرُ بِهَا الْخُطَا۔ چھوٹے چھوٹے قدم وہاں رکھتے۔

فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ۔ خطبہ کو چھوٹا اور مختصر کر۔

فَأَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ۔ نماز کو لمبا کرو (یعنی جمعہ کی نماز کو، اس میں لمبی لمبی سورتیں پڑھو) اور خطبہ مختصر کرو)۔

لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطِشُ۔ نہ تو آپ ہاتھ میں بالوں کو لے کر ان کو نچوڑتے تھے نہ ہاتھ سے تھامتے تھے (بلکہ صرف انگلیاں ان پر رکھ کر پانی نکال رہے تھے۔ ایک روایت میں لَا يَعْصِرُ ہے یعنی نچوڑتے نہ تھے)۔

وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ۔ عمرے کا احرام کھول کر بال کترا ڈالے (اگرچہ سر منڈانا افضل ہے مگر چونکہ ابھی حج کرنا ہے لہٰذا حج کے بعد سر منڈانا بہتر ہے)

يُقَصِّرُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِالْمِشْقَصِ۔ مروہ پہاڑ پر تیر کی نوک سے بال کترا رہے تھے (بعضوں نے کہا قصر سے یہاں مونڈنا مراد ہے)۔

وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔ (آں حضرتؐ نے تین بار یوں فرمایا، یا اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے۔ جن کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ اور تیسری بار میں یوں فرمایا) اور بال کتروانے والوں کو (آپؐ نے حجۃ الوداع میں یا حدیبیہ میں صحابہ کو یہ حکم دیا تھا کہ احرام کھول ڈالو بعضوں نے اس میں تامل کیا۔ آخر کھول ڈالا۔ لیکن چونکہ بالوں کا کترانا منڈانے سے کم درجہ ہے اس لئے بعضوں نے بال کترانے پر اکتفا کی اور بعضوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو مقدم سمجھ کر سر منڈوا ڈالا۔ آپ نے ان کے لئے تین بار دعا کی اور کترانے والوں کے لئے ایک بار)

ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ۔ پھر نماز پڑھنے سے باز رہ (مجمع البحار میں ہے کہ "اِقْصَار" قدرت کے ساتھ باز رہنا اور "قَصْر" عاجزی کے ساتھ باز رہنا۔

قَالَ لِصَاحِبِ الْجُشَاءِ اَقْصِرْ۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا جو زور زور سے ڈکاریں لے رہا تھا۔ ارے ڈکار لینا چھوڑ (یعنی کم کھا۔ اتنا کھانا کیا ضرور کہ زور زور سے ڈکاریں آئیں)۔

يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ۔ ارے گناہ کا قصد کرنے والے گناہ کرنا چھوڑ (توبہ کر)

هٰذِهِ الْمَقَاصِيْرُ اِنَّمَا اَحْدَثَهَا الْجَبَّارُوْنَ ان حجروں یا محلوں کو تو ظالم بادشاہوں نے نکالا ہے (جو کوئی ان کے باہر رہ کر اس شخص کی اقتدا کرے جو ان کے اندر ہو تو اس کی نماز درست نہ ہوگی)۔

كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ عِنْدَ قَصْرِ النُّجُوْمِ عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے جب تارے گہن جاتے (یعنی خوب نمایاں ہو جاتے)۔

قَوْصَرَةٌ۔ کھجور کا تھیلہ۔

قَصٌّ یا قَصَصٌ۔ پیچھے لگنا، اطلاع دینا، اچھی طرح ٹھیک حدیث بیان کرنا، کاٹنا، کترنا، حمل ظاہر ہونا، نزدیک کرنا۔

تَقْصِيْصٌ۔ گچ کرنا (جیسے تَجْصِيْصٌ ہے) کاٹنا۔

مُقَاصَّةٌ۔ مجرائی کرنا۔

اِقْصَاصٌ۔ (بمعنی قَصٌّ ہے) دبلا ہونا اس قدر کہ اٹھ نہ سکے، بدلہ لینا، اپنے آپ کو قصاص کے لئے سپرد کر دینا، نزدیک ہونا۔

تَقَصُّصٌ۔ پیچھے لگنا، یاد کرنا۔

تَقَاصٌّ۔ مجرا لینا۔

اِقْتِصَاصٌ (بمعنی قَصٌّ ہے) قصاص لینا، حدیث کی ٹھیک روایت کرنا۔

اِسْتِقْصَاصٌ۔ قصاص کی درخواست کرنا۔

قَاصٌّ۔ داستان گو، حکایتیں بیان کرنے والا کہانیاں کہنے والا۔

قُصَاصُ الشَّعْرِ۔ بال اُگنے کی جگہ جہاں ختم ہوتی ہے۔

قُصَاصَةٌ۔ کترا ہوا ناخن، بال کپڑا وغیرہ۔

لَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰی وَادٍّ۔ اپنا خواب اسی سے بیان کر جو تیرا دوست ہو (کیونکہ دشمن بُری تعبیر دیدے گا اور پھر شاید ایسا ہی ظہور ہو)۔

لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ اگلے تاریخی واقعات اور فسانے وہی بیان کرتا ہے جو حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے مقرر ہو (تاکہ لوگ ان واقعات اور حکایات سے عبرت لیں اور ان اُمور سے پرہیز کریں جن سے حکومت میں خلل آتا ہے) یا مغرور اور گھمنڈی ہو، ریاکار ہو (لوگوں میں اپنا زہد اور تقویٰ اور پرہیزگاری جتانے کو اگلے بزرگوں کی نقلیں سنایا کرے، جیسے حافظ صاحب فرماتے ہیں ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت میروند آں کارِ دیگر می کنند

بعضوں نے کہا یہاں قَصٌّ سے خطبہ سُنانا منظور ہے کیونکہ اگلے زمانہ میں خود حاکم اور امیر یا ان کے قائم مقام خطبہ سنایا کرتے تھے اور لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ اگلے تاریخی واقعات بیان کیا کرتے تھے۔)

لَا يَسْجُدُ سُجُوْدَ الْقَاصِّ۔ قصہ خواں کی طرح سجدہ نہ کرے (کیونکہ اس کا قصد تلاوت کا نہیں ہوتا)۔

وَقَاصٌّ يَقْرَأُ۔ ایک قصہ خواں قرآن پڑھتا ہے (اور قرآن پڑھ کر ظاہر میں وعظ کا نام کرکے اِدھر اُدھر کی ڈھلیات، حکایات و خرافات بیان کرتا ہے۔ انھوں نے یہ حال سُنکر اِنَّا لِلّٰہِ کہا، کیونکہ یہ قیامت کی نشانی ہے)۔

اَلْقَاصُّ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ۔ قصہ خواں واعظ اللہ کے غضب کا انتظار کرتا ہے (جھوٹی نقلیں بیان کرنے پر غضب الٰہی کا منتظر رہے)۔

اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا قَصُّوْا هَلَكُوْا یا لَمَّا هَلَكُوْا اقْتَصُّوْا۔ بنی اسرائیل کے لوگ جب قصّے اور نقلیں بیان کرنے لگے (عمل کرنا چھوڑ دیا) تو تباہ ہوگئے یا جب بنی اسرائیل تباہ ہوئے تو لگے قصے بیان کرنے (بس قصوں کے بھروسے پر فرائض اور واجبات کے ادا کرنے میں سُستی شروع کی)

اَحْسَنُ اِقْتِصَاصًا۔ حدیث کو اچھی طرح بیان کرتے ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ۔ محمد بن قیس سے جو عمر کے قصہ خواں تھے۔

فَقَالُوْا كَذَا وَكَذَا قِصَّةً۔ انھوں نے ایسا ایسا کہا ایک قصہ بیان کیا۔

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ قَصَصِهٖ۔ ابو ہریرہ رضؓ سے ان کے قصوں میں سُنا۔

قِصَّةُ الْمَرْجُوْمِ۔ یہ قصہ ہے کہ حضرت داؤدؑ پیغمبر نے ایک عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا جس پر چار گواہوں نے زنا کی گواہی دی تھی۔ حضرت سلیمانؑ نے جب ان گواہوں کو جانچا تو ان کے بیان میں اختلاف پایا۔ آپ نے ان کو جھوٹا قرار دیا۔

قِصَّةُ الصَّبِيِّ۔ یہ قصہ ہے کہ دو عورتیں ایک بچہ میں جھگڑ رہی تھیں (وہ کہتی تھی یہ میرا بچہ ہے دوسری کہتی تھی میرا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے وہ بچہ اس عورت کو دلا دیا جو عمر میں بڑی تھی۔ پھر یہ مقدمہ حضرت سلیمانؑ کے سامنے پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا: "چھری لاؤ اس بچہ کے دو ٹکڑے کرکے آدھوں آدھ دونوں کو بانٹ دو۔ یہ سُنکر

بڑی عمر والی عورت خاموش رہی اور چھوٹی نے کہا نہیں، آپ بچہ کو نہ کاٹیے، بڑی کو دیدیجئے۔ تب حضرت سلیمان ؑ نے وہ بچہ چھوٹی کو دلادیا)۔

اَتَانِیْ اٰتٍ فَقَدَّ مِنْ قَصِّیْ اِلٰی شِعْرَتِیْ۔ ایک فرشتہ آیا اُس نے اس سینہ سے لے کر پیڑو تک میرا پیٹ چیر ڈالا۔

کَرِہَ اَنْ تُذْبَحَ الشَّاۃُ مِنْ قَصِّھَا یا مِنْ قَصَصِھَا بکری کو سینہ پر سے ذبح کرنا مکروہ رکھا۔

کَانَ یَبْکِیْ حَتّٰی یُرٰی اَنَّہٗ قَدِ انْدَقَّ قَصَصُ زَوْرِہٖ وہ اتنا روتے تھے (کہ لوگ سمجھتے تھے ان کے سینہ کی ہڈی پس گئی یا ٹوٹ گئی۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ عَلٰی قُصَاصِ الشَّعْرِ۔ آں حضرت ؐ سجدہ میں پیشانی کے اُس مقام کو لگاتے، جہاں تک سر کے بال ختم ہوتے ہیں۔

وَرَاَیْتُہٗ مُقَصَّصًا۔ میں نے ان کے سر پر بالوں کا چیلہ دیکھا۔

وَاَنْتَ یَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَّلَکَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ تم تو اُن دنوں میں بچے تھے، تمھارے سر پر دو چوٹیاں تھیں یا دو زلفیں۔

تَنَاوَلَ قُصَّۃً مِّنْ شَعْرٍ کَانَتْ فِیْ یَدِ حَرَسِیٍّ معاویہ رضؓ نے بالوں کا ایک گچھا لیا جو ایک چوکیدار کے ہاتھ میں تھا اور اہل مدینہ سے کہا، تمھارے عالم لوگ کہاں گئے، جو ایسی بات یعنی دوسرے کے بال اپنے بالوں میں جوڑنے سے منع نہیں کرتے، جس سے آں حضرت ؐ نے منع فرمایا ہے)

فَتَنَاوَلَ قُصَّۃً۔ بالوں کا ایک گچھا لیا۔

اَمَّا حَلْقُ الْقُصَّۃِ وَشَعْرِ الْقَفَا لِلْغُلَامِ فَلَا بَاْسَ بِھِمَا وَلٰکِنَّ الْقَزَعَ غَیْرُ ذٰلِکَ۔ لیکن لڑکوں کے لئے پیشانی اور گدی کے بال مونڈنا، اس میں کچھ قباحت نہیں، اور قزع (جس سے آں حضرت صلعم نے منع کیا ہے) وہ اور چیز ہے (قزع کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے)۔

قَصَّ اللّٰہُ بِھَا خَطَایَاہُ۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردے گا (معاف کردے گا)۔

نَھٰی عَنْ تَقْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔ قبروں پر گچی کرنے سے منع فرمایا (یعنی پختہ قبر بنانے سے)۔

قَصَّہ کہتے ہیں چونے گچی کو (جب قبروں کو گچ کرنا منع ہوا تو اُن پر عمارتیں جیسے گنبد چوکھنڈی وغیرہ بنانا کب درست ہوگا)۔

لَا تَغْتَسِلْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ حَتّٰی تَرَیْنَ الْقَصَّۃَ الْبَیْضَاءَ۔ اے عورتو! تم حیض کا غسل اُس وقت تک مت کرو جب تک وہ کپڑا یا روئی کا ٹکڑا جو شرمگاہ میں رکھا جاتا ہے سفید صاف چونے کی طرح نہ دیکھ لو (اس پر خون کی زردی یا سُرخی نہ ہو۔ بعضوں نے کہا قصّہ سے مُراد یہاں وہ سفید سفید مادّہ ہے جو سفید دھاگے کی طرح حیض ختم ہوجانے پر عورتوں کی شرم گاہ سے نکلتا ہے۔ کرمانی نے کہا قصّہ وہ سفید پانی ہے جو حیض کے اختتام پر نکلتا ہے، وہ رحم کی صفائی پر دلالت کرتا ہے)

بِالْحِجَارَۃِ الْمَنْقُوْشَۃِ وَالْقَصَّۃِ۔ نقشی پتھر اور گچ سے یا قَصَّۃً عَلٰی مَلْحُوْدَۃٍ۔ اے گچ جو قبر میں گاڑی ہوئی پر لگا ہے (ان کے جسم کو قبر سے تشبیہ دی جو گچ کی گئی ہو اور ان کی بالوں کو مُردوں کے جسم سے جو قبر کے اندر ڈھنپے ہوتے ہیں)۔

اِنَّہٗ خَرَجَ زَمَنَ الرِّدَّۃِ اِلٰی ذِی الْقَصَّۃِ حضرت ابوبکر رضؓ جب عرب کے بعض لوگ اسلام سے پھر گئے ذو القصہ کی طرف گئے (ذو القصہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب وہاں جوار رہتا تھا۔ ایک نسخہ میں کَانَ بِہٖ حَصًا ہے یعنی وہاں کنکریاں تھیں)۔

فَتَقُصُّہٗ بِرِیْقِھَا۔ پھر اپنے تھوک سے (یعنی مُنہ لگاکر دانتوں سے) اس کو کاٹے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَصَّ الْاَثَرَ یا اِقْتَصَّہٗ نشان پر لگا نشان پر چیدا رہا)

فَجَاءَ وَاَقْتَصَّ اَثَرَ الدَّمِ۔ پھر وہ آیا اور خون کے نشانوں پر چلا۔

فَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ۔ حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے اُن کی بہن سے کہا تو اس کے پیچھے پیچھے جا دیکھ یہ صندوق کہاں جاتا ہے، کون اُس کو لیتا ہے)۔

رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهٖ میں نے آں حضرتؐ کو دیکھا، آپؐ لوگوں کو اپنے سے بدلہ لینے دیتے (اگر کسی کو کوئی صدمہ پہنچاتے تو فرماتے تو بھی مجھ کو اتنا ہی صدمہ پہنچا، بدلہ لے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ لڑائی کی صف آپ سیدھی کر رہے تھے، ایک شخص اپنا سینہ باہر نکالے ہوئے تھا آپ نے اس کو کونچا دیا کہ صف کے برابر ہو جا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے مجھ کو صدمہ پہنچایا، مجھے بدلہ دلائیے۔ آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لے لے اس نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ آپ قمیص پہنے ہیں میں ننگا تھا۔ آپ نے یہ سنکر قمیص اوپر اٹھا لیا پیٹ کھول دیا تب اُس شخص نے آپ کے پیٹ کا بوسہ لیا۔ آں حضرتؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہؐ یہ میدان جنگ ہے معلوم نہیں میں مارا جاتا ہوں یا زندہ رہتا ہوں۔ تو میں نے چاہا کہ آخری وقت میں آپ کے جسم مبارک کو چھو لوں)۔

اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لِمُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ اِضْرِبْهُ الْحَدَّ فَرَاٰهُ عُمَرُ وَهُوَ يَضْرِبُهٗ ضَرْبًا شَدِيْدًا فَقَالَ قَتَلْتَ الرَّجُلَ كَمْ ضَرَبْتَهٗ قَالَ سِتِّيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَقِصَّ مِنْهُ بِعِشْرِيْنَ۔ ایک شخص نے شراب پی تھی۔ وہ حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے مطیع بن اسود سے کہا، اس کو حد لگا (اسی کوڑے) مطیع نے مارنا شروع کیا۔ حضرت عمرؓ نے جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت زور زور سے مار رہا ہے۔ فرمایا تو نے اس کو مار ڈالا، اچھا کتنے کوڑے مارے؟ مطیع نے کہا ساٹھ کوڑے۔ حضرت عمرؓ نے کہا بس کر، اب بیس کوڑے جو باقی ہیں وہ زور زور سے مارنے کا بدل ہو گئے (معلوم ہوا کہ شرابی کو ہلکے ہلکے مارنا چاہئے بعضوں نے تو جوتے یا کپڑے سے بھی مارنا کافی رکھا ہے اور آں حضرتؐ نے شراب خواری کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے بہ مشورہ صحابہ حدِ قذف کی طرح اس میں اسّی کوڑے مقرر کئے)۔

فَيَتَقَاصُّوْنَ۔ پھر دوزخ سے نکلنے کے بعد ان لوگوں کا انصاف ہوگا (مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلایا جائے گا۔ مہلب نے کہا یہ بدلہ خفیف مظالم میں ہوگا جیسے طمانچہ مارنے یا گالی دینے میں۔ بعضوں نے کہا مالی مظالم میں اس طرح بدلہ لیا جائے گا کہ ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دلائی جائیں گی تو مظلوم کی نیکیاں زیادہ ہو کر اس کو بہشت میں بلند درجہ ملے گا اور ظالم کی نیکیاں کم ہو کر اس کو کم درجہ ملے گا)۔

اَلْقِصَاصَ اَلْقِصَاصَ۔ قصاص لیا جائے گا قصاص لیا جائے گا۔

وَاللّٰهِ لَا تُقْتَصُّ۔ اللہ کی قسم کبھی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا (اس سے یہ مطلب نہیں کہ اللہ کے حکم کو میں نہیں ماننے کا، کیونکہ یہ تو کفر ہے اور صحابیؓ سے اس کا صادر ہونا بعید ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور میری خواہش پوری کرے گا اور قصاص نہ ہوگا۔ ایسا ہی ہوا کہ مستغیثہ عورت کے وارث دیت پر راضی ہو گئے۔ اور آں حضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھیں تو وہ ان کی قسم سچی کر دے گا)

فَلْيَرْفَعْهُ اِلٰى اَقِصَّهٖ مِنْهُ۔ تو اُس شخص کے پاس لے جائے جو اس سے بدلہ لے سکتا ہو۔

وَلَكَ قَرْنَانِ اَوْ قُصَّتَانِ۔ تیری دو زلفیں یا پیشانی پر دو چوٹیاں تھیں۔

قَصُّ الشَّارِبِ۔ ان دس سنتوں میں ایک مونچھ کترنا ہے (اتنی کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے لیکن مونچھ بالکل مونڈ ڈالنا یہ خوب نہیں ہے اور اَحْفُوا الشَّوَارِبَ

کے معنی یہ ہیں کہ ہونٹ سے جو بال بڑھ گئے ہوں اُن کو دُور کر ڈالو۔ لیکن بعض اہلِ کوفہ اور اہلِ ظاہر نے یہ کہا ہے کہ مونچھوں کو جڑ سے کتر ڈالنا بہتر ہے اور دوسرے علماء نے اِس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ مثلہ ہے اور انسانی صورت بگاڑنا ہے۔ اور بعضے حنفیوں نے مجاہدین اور غازیوں کے لئے مونچھوں کا بڑھانا جائز رکھا ہے تاکہ دشمن پر رُعب پڑے)۔

مَابَیْنَ قُصَاصِ الشَّعْرِ اِلٰی طَرَفِ الْاَنْفِ مَسْجِدٌ پیشانی پر جہاں بال اُگتے ہیں وہاں سے ناک کے کونے تک سجدے میں زمین پر لگانا چاہئے۔

نَہٰی عَنِ الْقَنَازِعِ وَالْقُصَصِ۔ پٹے اور چوٹیاں رکھنے سے منع فرمایا (قَنْزَعَۃٌ یہ ہے کہ سارا سر مُونڈا جائے اور تھوڑا سا حصہ یعنی چَندیا پر بال چھوڑ دیئے جائیں جو ہند کے مشرکوں کا طریق ہے۔ قَنَازِع اس کی جمع ہے)

قَنْزَعٌ۔ دیوث کو بھی کہتے ہیں۔

لَایَحِلُّ لِاِمْرَأَۃٍ حَاضَتْ اَنْ تَتَّخِذَ قُصَّۃً وَّلَاجُمَّۃً۔ جو عورت حائضہ ہو جائے وہ پیشانی پر چوٹی یا سر پر پٹے نہ رکھے (بلکہ سارے سر پر بال رکھے)۔

قُصُّوا الْاَظْفَارَ لِاَنَّہَا مَقِیْلُ الشَّیْطَانِ ناخن کتراتے رہو کیونکہ شیطان وہاں ہوتا ہے (یعنی گندگی وہاں جمع رہتی ہے)۔

وَمِنْہُ یَکُوْنُ النِّسْیَانُ۔ ناخن بڑھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے (حافظہ کم ہو جاتا ہے)۔

اِنَّہٗ رَاٰی قَاصًّا فِی الْمَسْجِدِ فَضَرَبَہٗ۔ انھوں نے مسجد میں ایک قصے بیان کرنے والے (واعظ) کو دیکھا تو اس کو مارا (یعنی اس واعظ کو جو وعظ میں بے اصل حکایات بیان کرتا ہے)۔

قَصْعٌ۔ پانی کے گھونٹ نگلنا، جگالی کو باہر نکالنا، پیٹ کے اندر لے جانا، چبانا، لازم کر لینا، تسکین دینا، بھر جانا، مار ڈالنا، چھوٹا سمجھنا، حقیر جاننا، سر پر چپت لگانا۔

قَصَعٌ اور قَصَاعَۃٌ۔ دیر میں جوانی آنا۔

تَقْصِیْعٌ۔ لازم کر لینا، تسکین دینا، بِل میں سے مٹی نکالنا، زمین سے نکلنا، نمود ہونا، لپیٹ جانا۔

تَقَصُّعٌ۔ بھر جانا۔

قَاصِعَاءُ۔ جنگلی چوہے کا وہ بِل جس میں سے اندر جاتا ہے۔

خَطَبَہُمْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاِنَّہَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِہَا آں حضرتؐ نے لوگوں کو اپنی سانڈنی پر سوار رہ کر خطبہ سُنایا وہ اپنی جُگالی چبا رہی تھی (پیٹ سے نکال کر مُنہ میں لاتی پھر اندر لے جاتی۔ اونٹ اطمینان کے وقت ایسا کرتا ہے اور خوف اور ڈر کی حالت میں جگالی نہیں کرتا یہ تَقْصِیْعُ الْیَرْبُوْعِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی جنگلی چوہے کا اپنے سوراخ میں سے مٹی نکالنا)۔

مَاکَانَ لِاَحَدِنَا اِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ تَحِیْضُ فِیْہِ فَاِذَا اَصَابَہٗ شَیْءٌ مِّنْ دَمٍ قَالَتْ بِرِیْقِہَا فَقَصَعَتْہُ (حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں) ہم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا، حیض کی حالت میں بھی اسی کو پہنے رہتی اگر اس میں کچھ خون لگ جاتا تو تھوک لگا کر ناخن سے اس کو رگڑ ڈالتی (ایک روایت میں مَصَعَتْہُ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

نَہٰی اَنْ تُقْصَعَ الْقَمْلَۃُ بِالنَّوَاۃِ۔ جُوں کو کھجور کی گٹھلی سے دبا کر مارنے سے منع فرمایا (کیونکہ کھجور کی گٹھلی جانوروں کی خوراک ہے اور کبھی ضرورت کے وقت عرب لوگ بھی اس کو کھایا کرتے تھے۔

وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَاَقْصَعَتْہُ یا فَاَقْعَصَتْہُ اونٹنی پر سے گر پڑا اس نے اسی وقت اس کو مار ڈالا۔

کَانَ نَفَسُ اٰدَمَ قَدْ اٰذٰی اَہْلَ السَّمَاءِ فَقَصَعَہٗ اللّٰہُ قَصْعَۃً فَاطْمَاَنَّ۔ پہلے حضرت آدمؑ کے

سانس لینے سے آسمان والوں (فرشتوں) کو تکلیف ہوتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو دبا دیا اس کا زور توڑ دیا، وہ ٹھہر گیا۔

قَصَعَ عَطَشَهٗ۔ پانی نے اس کی پیاس توڑ دی۔

اَبْغَضُ صِبْیَانِنَا اِلَیْنَا الْاُقَیْصِعُ الْکَمَرَۃِ۔ سب بچوں میں وہ بچہ ہم کو ناپسند ہوتا ہے جس کے حشفہ کی کھال چھوٹی ہوتی اور اس کا چھنگو (ذکر) کھلا رہتا (جب سپاری پر کی کھال چھوٹی ہوگی تو ذکر کا سر کھلا رہے گا)۔

قَصْعَۃٌ۔ پیالہ، کونڈا (اس کی جمع قَصَعَاتٌ اور قِصَعٌ اور قِصَاعٌ ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ قَصْعَۃٌ وہ پیالہ جس سے دس آدمی سیر ہو جائیں۔ اور قَعْصَۃٌ وہ جس سے پانچ آدمی سیر ہوں۔ بعضوں نے کہا دونوں برابر ہیں۔ کسائی نے کہا سب سے بڑا پیالہ (یعنی کٹرہ) جفنہ ہے اس سے چھوٹا قصعہ جو دس آدمیوں کو کافی ہو۔ اس سے چھوٹا صحفہ جو پانچ آدمیوں کو کافی ہو۔ اس سے چھوٹا مکیلہ جو دو آدمیوں کو کافی ہو، اس سے چھوٹا صحیفہ جو ایک آدمی کو کافی ہو۔)

قَصْفٌ۔ توڑ ڈالنا، سخت آواز ہونا۔

قُصُوْفٌ۔ کھیل کود کھانے پینے میں بسر کرنا۔

قَصَفٌ۔ لمبا ہو کر جھک جانا، عرض میں پھٹ جانا، آدھا ٹوٹ جانا، یا ٹوٹ جانا مگر جدا نہ ہونا۔

اِقْصَافٌ۔ پتلا ہونا۔

تَقَصُّفٌ۔ ٹوٹنا، جمع ہونا، لہو و لعب کرنا، بیچ کھانا

تَقَاصُفٌ۔ جمع ہونا، مزاحمت کرنا۔

اِنْقِصَافٌ۔ ٹوٹ جانا، ہٹ جانا، چھوڑ کر چل دینا۔

رَعْدٌ قَاصِفٌ۔ سخت کڑک۔

رِیْحٌ قَاصِفٌ۔ سخت آندھی۔

اَقْصَفُ جس کا سامنے کا دانت آدھا ٹوٹ گیا ہو۔

اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ فُرَّاطُ الْقَاصِفِیْنَ میں اور دوسرے پیغمبر بہشت میں جانے والوں کے پیش خیمہ ہوں گے جو دھکم دھکا کرتے ہوئے ایک دوسرے کو دھکیلتے ہٹاتے ہمارے پیچھے ہوں گے۔

لَمَا یُھِمُّنِیْ مِنَ انْقِصَافِھِمْ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ اَھَمُّ عِنْدِیْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِیْ۔ مجھ کو اپنی شفاعت پوری ہونے سے اس کی زیادہ فکر ہو کہ بہشت کے دروازہ پر کہیں یہ ہٹا نہ دیئے جائیں۔ میرا بڑا مقصد یہ ہے کہ کسی طرح یہ بہشت میں داخل ہو جائیں (یعنی شفاعت کا درجہ جو ایک بڑا درجہ ہے اس کے حاصل ہونے کی مجھ کو اتنی خوشی نہیں ہے جتنی خوشی اس سے ہوگی جب میری امت کے لوگ بہشت میں پہنچ جائیں۔ یہ آپ کا کمال شفقت ہے ہمارے اوپر)۔

کَانَ یُصَلِّیْ وَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَصَّفُ عَلَیْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْنَاؤُھُمْ۔ ابوبکر صدیق رض نماز پڑھتے تھے اور قرآن کی قرأت کرتے تھے (بلند آواز سے) تو مشرکوں کی عورتیں بچے ان پر ہجوم کرتے (قرآن سنتے اور تعجب کرتے)

تَرَکْتُ ابْنَیْ یَا اَبْنَاءَ قَیْلَۃَ یَتَقَاصَفُوْنَ عَلٰی رَجُلٍ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ۔ میں نے قیلہ کے لڑکوں کو دیکھا وہ ایک شخص پر ہجوم کر رہے تھے جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا تھا (یہ ایک یہودی نے اس وقت کہا جب آنحضرت مدینہ میں داخل ہوئے اور وہاں کے لوگ آپ کے گرد جمع تھے)۔

شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَاَخَوَاتُھَا قَصَّفْنَ عَلَیَّ الْاُمَمَ۔ مجھ کو سورۂ ہود اور اس کے ہم مطلب سورتوں نے (جن میں اگلی امتوں کی تباہی کا ذکر ہے) بوڑھا کر دیا ان سورتوں نے امتوں کے حالات کا مجھ پر ہجوم کر دیا۔

وَلَا قَصَفُوْا لَهٗ قَنَاۃً۔ نہ ان کا کوئی نیزہ توڑا (یہ حضرت عائشہ رض نے اپنے والد کی صفت بیان کی یعنی ان کا انتظام برابر قائم رہا)۔

اِنَّ رِفَاقِیْ تَقَصَّفَتْ تَمْرًا مِنْ عَجْوَۃٍ۔ میرے

مچان عجوہ کھجور کے بوجھ سے ٹوٹ رہے ہیں۔

فَانْتَهٰى اِلَيْهِ وَلَهٗ قَصِيْفٌ مَخَافَةَ اَنْ يَّضْرِبَهٗ بِعَصَاهُ۔ حضرت موسیٰؑ (بنی اسرائیل کو لے کر) جب بحر قلزم پر پہنچے تو وہ ایک ڈراؤنی آواز کر رہا تھا اس ڈر سے کہ حضرت موسیٰؑ کہیں اُس کو لکڑی سے نہ ماریں۔

رَاَيْتُ النَّاسَ مُتَقَصِّفِيْنَ۔ میں نے لوگوں کو دیکھا ایک پر ایک گر رہے تھے، دھکم دھکا۔

لَهَا قَصِيْفٌ هَائِلٌ۔ اُس کی یعنی دوزخ کی ہولناک آواز ہوگی۔

يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ فَيَقْصِفُهٗ۔ موت آکر اس کو توڑ ڈالتی ہے۔

قَصْفَاءُ۔ ایک جانور کا نام ہے۔

قَصْلٌ۔ کاٹنا، روندنا، مارنا۔

تَقَصُّلٌ اور اِنْقِصَالٌ اور اِقْتِصَالٌ۔ کٹ جانا۔

اُغْمِيَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ مَا فَعَلَ الْقُصَلُ۔ جہینہ قبیلہ کا ایک شخص بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو پوچھنے لگا قصل کیا ہے (قصل ایک شخص کا نام تھا)۔

قَصْمٌ۔ توڑنا، ذلیل کرنا، خوار کرنا، مرنے کے قریب کردینا۔

تَقَصُّمٌ اور اِنْقِصَامٌ۔ ٹوٹ جانا۔

لَيْسَ فِيْهَا قَصْمٌ وَّلَا فَصْمٌ۔ بہشت میں نہ کوئی چیز ٹوٹی ہوئی ہے نہ اس میں پھٹن ہے (قصم توڑ کر جدا کردینا فصم توڑنا مگر جدا نہ کرنا۔ قصم اور فصم میں بعضوں نے یہ فرق کیا ہے کہ قصم لمبے کو توڑنا اور فصم گول کو توڑنا۔ مثلاً گنے کو توڑے تو کہیں گے قصم قصب السکر اور کنڈے یا چھلّے یا حلقے کو توڑے تو کہیں گے فصمہ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا)۔

اَلْفَاجِرُ كَالْاَرْزَةِ صَمَّاءُ مُعْتَدِلَةٌ حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ۔ بدکار آدمی صنوبر کے درخت کی طرح ٹھوس اور سیدھا ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ اس کو توڑ دے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن پر مختلف آفتیں آتی رہتی ہیں جن کی وجہ سے جھکتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے۔ لیکن فاسق فاجر بدکار آدمی اکثر دنیا ساز ہوتا ہے وہ ہمیشہ صدموں سے بچا رہتا ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ ایک بارگی اس کو پکڑ کر جڑ سے توڑ ڈالتا ہے ایسا کہ پھر کبھی اُٹھ نہیں سکتا)۔

وَلَا قَصَمُوْا لَهٗ قَنَاةً۔ اور نہ ان کا کوئی برچھا توڑا۔

فَوَجَدْتُ انْقِصَامًا فِيْ ظَهْرِيْ۔ میں نے اپنی پیٹھ میں شکستگی پائی۔ (ایک روایت میں فصموا اور انفصاما ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر پہلے گزر چکا)

اِسْتَغْنُوْا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ عَنْ قِصْمَةِ السِّوَاكِ لوگوں سے بے پرواہ رہو (ان سے کچھ نہ مانگو) اگرچہ مسواک کا ٹوٹا ہوا ٹکڑا ہو (جو مسواک کرنے میں ٹوٹ اور پھٹ جاتا ہے۔ ایک روایت میں فِصْمَةٌ ہے فائے موحدہ سے، معنی وہی ہیں)۔

فَمَا تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ مِنْ قَصْمَةٍ اِلَّا فُتِحَ لَهَا بَابٌ مِّنَ النَّارِ۔ جتنا سورج ایک ایک درجہ آسمان میں بلند ہوتا جاتا ہے اس کے لئے آگ کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے (اسی لئے اس کی گرمی زیادہ ہوتی جاتی ہے)

فَاَعْطَانِيْهِ فَقَصَمْتُهٗ۔ آنحضرتؐ نے وہ مسواک (جو عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ لائے تھے) مجھ کو دی، میں نے اس کو توڑ کر نرم کر دیا۔ (ایک روایت میں فَقَضَمْتُهٗ ہے ضاد معجمہ سے)۔

قَصَمَ لِحِيْنِهٖ۔ اسی وقت توڑ ڈالا۔

مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ۔ جو شخص غرور اور تکبر کی راہ سے قرآن کو چھوڑ دے گا (قرآن کو حقیر جان کر)

اللہ تعالیٰ اس کی کمر توڑ دے گا (اس کو غارت کرے گا۔ اس کا غرور ناک کی راہ نکل جائے گا)۔

مِنَ الْفَوَاقِرِ الَّتِیْ تَقْصِمُ الظَّهْرَ جَارُ السُّوْءِ۔ سخت آفتوں میں سے جو پیٹھ توڑ ڈالتی ہیں بُرا ہمسایہ ہے (بدکار، شریر اور ظالم پڑوسی جو تکلیف پہنچتی ہے وہ نہایت سخت ہوتی ہے۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے فرمایا اعوذ بك من جار السوء فی دار المقامة فان جار البادية يتحول۔ یعنی سکونت کے مقام میں بُرے ہمسایہ سے خدا کی پناہ۔ جنگل کا ہمسایہ تو الگ ہو جاتا ہے وہ اگر بُرا بھی ہو تو چنداں ضرر نہیں ہوتا کیونکہ چند روز کا ساتھ ہے، جیسے سفر ریل کا ساتھی)۔

قَاصِمُ الْجَبَّارِيْنَ۔ ظالموں کو ہلاک کرنے والا، اُن کی کمر توڑنے والا۔

قَيْصُوْمٌ۔ ایک بھاجی ہے۔

قَصْوٌ یا قُصُوٌّ یا قَصًا یا قَصَاءٌ۔ دُور ہونا، کان کا کنارہ کاٹ لینا۔

تَقْصِيَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

قَصَّی الْاَظْفَارَ۔ ناخن تراشے۔

مُقَاصَاةٌ۔ دور کرنا (جیسے اِقْصَاءٌ ہے) انتہا کو پہنچنا۔

تَقَصِّیْ اور اِسْتِقْصَاءٌ۔ انتہا کو پہنچنا۔

قَصْوَاءُ۔ وہ بکری یا اونٹنی جس کے کان کا کنارہ کترا گیا ہو۔

قُصْوٰی۔ پرلا سرا (جیسے دُنیا درلا سرا یعنی نزدیک کا)

قَصِیٌّ۔ دُور

قُصَیٌّ۔ قریش کا دادا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت پر اس سے ملتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا نام زید تھا۔ پھر "قصی" لقب پڑ گیا کیونکہ اس نے اپنی شروع جوانی کے دن مکہ سے دور شام کی سرزمین میں گزارے۔ پھر مکہ آکر اس پر قابض ہوا، اپنے گرد قریش کو جمع کیا۔ کعبہ کے پاس اپنا گھر بنایا، کعبہ کو دار الندوہ کے لئے کھولا۔ یہ کعبہ کا متولی تھا۔ اس کے بعد اُس کا بیٹا عبد مناف ابو ہاشم متولی بنا۔)

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ۔ مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی ہر ایک مسلمان کا قصاص دوسرے مسلمان سے لیا جائے گا، یہ نہیں کہ بڑے درجہ والے کو چھوٹے درجے والے کے بدلے قتل نہ کریں) اور اُن میں کا ایک ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے اور جو لشکر ان کا آگے بڑھے دُور چلا جائے، وہ پچھلے لوگوں کو لوٹ کے مال میں سے حصہ دے گا (گو وہ لوٹ میں شریک نہ ہوں) کیونکہ میدانِ جنگ میں سب نکلے تھے اور پیچھے والے آگے والوں کے مددگار تھے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اگر دُور والا مسلمان کسی کافر کو امان دے تو قریب کے مسلمان اس کی امان کو توڑ نہیں سکتے)۔

اِذَا رَاَيْتُهُ تَقَصَّيْتُهَا۔ (وحشی کہتا ہے) میں جب حضرت امیر حمزہ رضؓ کو دیکھتا تو دُور بھاگ جاتا (ان کے قریب یا مقابل ہونا کیسا)۔

اِنَّهٗ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ۔ آں حضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار رہ کر خطبہ دیا (اصل میں قصواء اُس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے کان کا کنارہ کتر دیا گیا ہو۔ اس کو جدعاء بھی کہیں گے لیکن اگر چوتھائی کان کاٹ ڈالا گیا ہو تو اس کو قصعۃ کہتے ہیں اگر اس سے بھی زیادہ کاٹیں تو عضبۃ، اگر سب کاٹ ڈالیں تو صلمۃ کہیں گے آنحضرتؐ کی اُونٹنی کا کان کٹا ہوا تھا، قصوا صرف اس کا نام تھا بعضوں نے کہا کٹا ہوا تھا ایک روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا ایک کا جدعاء ایک کا صلعاء ایک کا مخضرمہ، تو ممکن ہے کہ یہ علیحدہ علیحدہ اونٹنیاں ہوں

اور احتمال ہے کہ ایک ہی اونٹنی کو بعضے قصواء، بعضے جدعاء، بعضے عضباء کہتے ہوں، چنانچہ آں حضرت ؐ نے جب حضرت علیؓ کو سورۂ برأۃ سنانے بھیجا تو ابن عباس رضؓ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ قصواء پر سوار ہوئے اور جابر رضؓ کی روایت ہے کہ عضباء پر سوار ہوئے اور دوسروں کی روایت میں جدعاء مذکور ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تینوں لقب ایک ہی اونٹنی کے تھے۔ لیکن انس رضؓ کی روایت کہ آں حضرت ؐ نے جدعاء پر خطبہ دیا اور وہ عضباء نہ تھی، اس کی اسناد ضعیف ہے)۔

اِنَّ عِنْدِیْ نَاقَتَیْنِ فَاَعْطٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰھُمَا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا میرے پاس دو سانڈنیاں تھیں، پھر ایک سانڈنی انھوں نے آنحضرت ؐ کو دیدی۔ (اس کا نام جدعاء تھا)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ یَاْخُذُ الْقَاصِیَۃَ وَالشَّاذَّۃَ۔ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جیسے بھیڑیا دور پڑی ہوئی بکری اور گلہ سے الگ بکری کو پکڑ لیتا ہے (اسی طرح شیطان اس آدمی کو گمراہ کر دیتا ہے جو مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوجائے)

قُصْوٰھَا۔ اس کی انتہا۔

مَسْجِدُ الْاَقْصٰی۔ بیت المقدس کی مسجد (اس کو اقصٰی اس لئے کہتے ہیں کہ کعبہ سے بہت دور ہے۔ یا پلیدی اور ناپاکی سے دور ہے۔

باب القاف مع الضاد

قَضَأٌ۔ بگڑجانا، بدبودار ہونا، سرخ ہونا، پرانا ہونا۔

اِقْضَاءٌ۔ کھلانا۔

تَقَضُّؤٌ۔ کمینہ سمجھنا۔

قَضَاءَۃٌ اور قُضَاءَۃٌ۔ عیب۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ قَضِیْءَ الْعَیْنِ فَھُوَ لِھِلَالٍ۔ اگر اس کا لڑکا خراب آنکھ والا پیدا ہو (اس میں سے پانی بہہ رہا ہو یا سرخی ہو) تو وہ ہلال بن امیہ کا نطفہ ہے، (اپنے باپ پر پڑا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں: قَضِئَ الثَّوْبُ یَقْضَاُ قُضْاً فَھُوَ قَضِیْءٌ۔ یعنی کپڑا خراب ہوگیا پھٹ کر چندیا ہوگیا، جھری جھری ہوگیا۔

تَقَضَّاَ الثَّوْبُ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنِ اسْتُقْضِیَ تَقَضَّاَ۔ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ خراب ہوا۔

قَضِئَ السِّقَاءُ۔ مشک خراب بدبودار ہوگئی سڑگئی

قَضْبٌ۔ کاٹنا، چھڑی سے مارنا، جانور پر سدھانے سے پہلے سوار ہونا۔

تَقْضِیْبٌ۔ کاٹنا شاخیں کترنا، ربیع سے پہلے شاخ دور تک جانا۔

اِقْضَابٌ۔ زمین میں بہت بھاجیاں اگنا۔

تَقَضُّبٌ۔ کٹ جانا۔

اِنْقِضَابٌ۔ کٹ جانا، اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔

اِقْتِضَابٌ۔ کاٹنا، تعلیم سے پہلے جانور پر سوار ہونا، فی البدیہہ کہنا، بلا مناسبت مقصود کی طرف منتقل ہوجانا۔

رَأَتْ ثَوْبًا مُصَلَّبًا فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰہُ فِیْ ثَوْبٍ قَضَبَہٗ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے ایک کپڑے میں صلیب (ترسول) بنی دیکھی تو کہنے لگیں، آں حضرت ؐ جب کسی کپڑے میں اس کو دیکھتے تو اس کو کتر ڈالتے (کیونکہ صلیب عیسائیوں کی نشانی ہے)۔

فَجَعَلَ ابْنُ زِیَادٍ یَقْرَعُ فَمَہٗ بِقَضِیْبٍ۔ عبیداللہ بن زیاد جناب امام حسینؓ کے مبارک منہ پر ایک باریک تلوار سے کونچیں دینے لگا یا چھڑی سے (یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب امام حسینؓ کا سر مبارک شہادت کے بعد اس کے پاس لایا گیا)۔

وَاِنْ قَضِيْبٌ مِّنْ اَرَاكٍ۔ اگرچہ پیلو کی ایک ڈالی ہو (اِنْ قَضِيْبًا بھی ہو سکتا ہے تو یہ خبر ہوگی کان کی جو محذوف ہے)۔

لَيْسَ فِي الْقَضْبِ زَكٰوةٌ۔ بھاجی ترکاری میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قُضْبَانٌ جمع ہے قَضِيْبٌ کی، بہ معنی ڈالی۔

قَضِيْبُ الْحِمَارِ۔ گدھے کا لوڑا (ذکر)۔

سَيْفٌ قَاضِبٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

هُوَ اَلْهَفُ مِنْ قَضِيْبٍ۔ وہ قضیب سے بھی زیادہ رنج میں ہے (یہ ایک مثل ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ قضیب نامی ایک شخص نے کھجور کا ایک تھیلہ مول لیا جس میں روپیوں کی ایک تھیلی رکھی ہوئی تھی، جس کا مالک اس کو بھول گیا تھا پھر اس کو یاد آیا تو لوٹا اور ایک چھری اپنے ساتھ لایا کہ اگر وہ تھیلی نہ ملی تو اپنے تئیں اس سے مار لوں گا آخر قضیب کو اس نے پا لیا اور کھجور کا تھیلہ قضیب سے واپس لے کر اپنی تھیلی اس میں سے نکال لی قضیب یہ حال دیکھ کر بہت مغموم ہوا کہنے لگا کاش میں یہ تھیلہ واپس نہ دیتا — اور رنج میں اس چھری سے جو تھیلی کا مالک اپنے ساتھ لایا تھا اپنے تئیں مار لیا، اس روز سے یہ مثل زبان زدِ خلائق ہو گئی)۔

قَضٌّ۔ سوراخ کرنا، چھیدنا، کوٹنا، اکھیڑنا کوئی خشک چیز جیسے قند یا شکر ڈالنا، پھیلانا۔

قَضَضٌ۔ کنکر یا مٹی ہونا، دانتوں میں کنکر یا مٹی آ جانا۔

اِقْضَاضٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنْقِضَاضٌ۔ ٹوٹ جانا، پھٹ جانا، پھیل جانا، پرندے کا نیچے اترنا یا گر پڑنا۔

اِقْتِضَاضٌ۔ ازالۂ بکارت کرنا (جیسے اِفْتِضَاضٌ اور اِبْتِكَارٌ اور اِخْتِضَارٌ اور اِبْتِسَارٌ ہے بعضوں نے کہا اخیر کے تینوں الفاظ بلوغ سے پہلے ازالۂ بکارت کو کہتے ہیں)۔

اِسْتِقْضَاضٌ بمعنی قَضٌّ ہے اور سخت پانا۔

قَضُّهُمْ وَقَضِيْضُهُمْ۔ سب کے سب یا بڑے اور چھوٹے سب۔

يُؤْتٰى بِالدُّنْيَا بِقَضِّهَا وَقَضِيْضِهَا۔ دنیا سب کی سب لائی جائے گی (یعنی جو کچھ اس میں ہے مال و متاع وغیرہ اس کے سب لوگ اگلے پچھلے)۔

جَاءُوْا الْقَضِّهِمْ وَقَضِيْضِهِمْ۔ وہ سب آئے بڑے اور چھوٹے سب کے سب (قَضٌّ بڑے کنکر اور قَضِيْضٌ چھوٹے)۔

دَخَلَتِ الْجَنَّةَ اُمَّةٌ بِقَضِّهَا وَقَضِيْضِهَا۔ ایک امت کے لوگ سب کے سب بڑے اور چھوٹے بہشت میں گئے۔

وَارْتَحِلِيْ بِالْقَضِّ وَالْاَوْلَادِ۔ اپنے متعلقین (نوکر چاکر، غلام، لونڈی) اور اولاد سمیت چلی جا۔

كَانَ اِذَا قَرَأَ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ بَكٰى حَتّٰى يُرٰى لَقَدِ انْقَدَّ قَضِيْضُ زَوْرِهٖ۔ جب وہ یہ آیت پڑھتے "عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے، وہ کہاں لوٹ کر جاتے ہیں، کونسی کروٹ بدلتے ہیں" تو روتے، یہاں تک کہ دیکھنے والا کہتا ان کے سینہ کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ (ایک روایت اسی طرح ہے قتیبی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح قَصَصُ زَوْرِهٖ ہے جیسے پہلے گزر چکا۔ نہایہ میں ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہو تو قَضِيْضٌ سے چھوٹی ہڈیاں مراد ہوں گی۔ گویا ان کو چھوٹی کنکریوں سے تشبیہ دی)۔

فَاَخَذَ ابْنُ مُطِيْعٍ الْعَتَلَةَ فَعَتَلَ نَاحِيَةً مِّنَ الرُّبُضِ فَاَقَضَّهٗ۔ (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جب کعبہ کو گرانا چاہا، اس کو آں حضرتؐ کے ارشاد کے مطابق بنانے کے لئے) تو ابن مطیع نے تسبل (گرز) لیا

اور پایہ کے ایک کنارے کو ریزہ ریزہ کر دیا (گرا دیا)۔

فَاقْتَضَّ الْإِدَاوَةَ. چھاگل کا منہ کھولا (ایک روایت میں فَافْتَضَّ ہے فائے موحدہ سے)

حَتّٰی اقْتَضَّهَا. یہاں تک کہ اس کی بکارت زائل کر دی۔ یہ قَضَّ اللُّؤْلُؤَ سے نکلا ہے۔ یعنی موتی میں سوراخ کیا (اس کو چھید ڈالا)۔

اِنْقَضَّ الْجِدَارُ. دیوار گر پڑی یا پھٹ گئی لیکن گری نہیں (گری تو اِنْهَارَ کہیں گے)۔

قَضْعٌ. زبردستی کرنا مغلوب کرنا۔

تَقَضُّعٌ. کٹ جانا، جدا ہونا۔

اِنْقِضَاعٌ. کٹ جانا، دور ہو جانا۔

قُضَاعٌ. آٹے کا غبار۔

قُضَاعَه. ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا حجاز کے شمال میں عراق شام اور مصر کے درمیان پھیلے ہوئے قبائل کا بطن ہے بنو کلب، ملیح، غسان، تنوخ، جرم، بلی اور جہینہ وغیرہ اسی کی شاخیں ہیں۔

قَضَفٌ یا قَضَافَةٌ یا قِضَفٌ. نحافت، دبلاپن۔

قَضِيفٌ. نحیف (جیسے ضَعِيفٌ ہے)۔

قَضَفٌ. ٹیلے۔

قَضَفَةٌ. ایک پرندہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ لَيْسَ عَلٰى قِلَّةٍ وَّقَضَافَةٍ. اللہ تعالیٰ لطیف ہے پر اس میں کمی اور نحافت نہیں ہے (جو اجسام مخلوقہ کا خاصہ ہے)

قَضْقَضَةٌ. ہڈیاں توڑنے کی آواز۔

تَقَضْقُضٌ. متفرق ہونا، جدا ہونا۔

قُضَاقِضٌ. شیر۔

اَسَدٌ قَضْقَاضٌ. شیر ہڈیاں چبانے والا۔

قُضْقَاضٌ. شیر۔

قِضْقَاضٌ. ہموار زمین۔

يُمَثَّلُ لَهٗ كَنْزُهٗ شُجَاعًا فَيُلْقِمُهٗ يَدَهٗ فَيُقَضْقِضُهَا. اس کا خزانہ ایک اژدہے کی صورت میں بن کر آئے گا وہ (ڈر کی وجہ سے) اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا، تب اژدہا کڑکڑ اس کی ہڈیاں چبالے گا۔)

فَاَطَلَّ عَلَيْنَا يَهُوْدِيٌّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَضَرَبْتُ رَاْسَهٗ بِالسَّيْفِ ثُمَّ رَمَيْتُ بِهٖ عَلَيْهِمْ فَتَقَضْقَضُوْا. (حضرت صفیہؓ بنت عبد المطلب آں حضرتؐ کی پھوپی فرماتی ہیں کہ جنگ خندق میں) ایک یہودی ہمارے مکان (قلعہ) پر چڑھ آیا (جس میں آں حضرتؐ بچوں و عورتوں کو چھوڑ گئے تھے اور حسانؓ بن ثابت کو ان کی حفاظت کے لئے مقرر فرما گئے تھے، لیکن بزدل یہودیوں نے عورتوں پر حملہ کرنا چاہا) ایک یہودی مکان کی دیوار پر چڑھ آیا۔ حضرت صفیہ رضؓ نے حسان رضؓ سے کہا کہ اس یہودی کو مار دو، لیکن وہ ایک کبیر سن اور بوڑھے آدمی تھے اس وجہ سے معذرت کی۔ آخر حضرت صفیہ رضؓ تلوار لے کر خود مقابل ہوئیں، وہ حضرت حمزہ رضؓ کی بہن تھیں خاندانی شجاعت اور بہادری کہیں مٹ سکتی ہے) میں نے اس (یہودی) کے سر پر تلوار کا وار کیا اور مار کر اس کو نیچے یہودیوں میں پھینک دیا۔ تب دوسرے یہودی (ڈر کر) متفرق ہو گئے۔

قَضْمٌ. کھانا، چبانا، دانتوں سے توڑنا، کاٹنا، سوکھی چیز کھانا۔

قَضَمٌ. پھٹ جانا، کنارے سے ٹوٹ جانا، کند ہو جانا

مُقَاضَمَةٌ. تھوڑا تھوڑا کر کے لینا۔

اِقْضَامٌ اور اِسْتِقْضَامٌ. قحط میں تھوڑا تھوڑا غلہ لانا، قضیم کھلانا۔

قَضِيمٌ. جانور کا دانہ، جیسے جو، چنے، جوار، مکئی، کلتھی، راگی وغیرہ۔

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْاٰنُ فِي الْعُسُبِ وَالْقُضُمِ. آنحضرتؐ کی جس وقت وفات ہوئی

اس وقت تک قرآن شریف کھجور کی چھالوں اور سفید کھالوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی متفرق تھا سارا قرآن ایک صحیفہ میں جمع نہیں ہوا تھا)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی عَائِشَةَ وَهِیَ تَلْعَبُ بِبِنْتٍ مُقَضَّمَةٍ۔ آں حضرتؐ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس گئے، وہ ایک گڑیا سے کھیل رہی تھیں، جو سفید چمڑے سے بنائی گئی تھی (یعنی جس وقت آں حضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے صحبت کی اس وقت وہ بہت کم عمر تھیں (نو سال کی)

بِنْتُ قُضَامَةَ

اُبْنُوْا شَدِیْدًا وَاَمِّلُوْا بَعِیْدًا وَاخْضِمُوْا فَسَنَقْضِمُ (مروان بڑی بڑی عمارتیں بنا رہا تھا ابوہریرہؓ کا اس طرف گزر ہوا تو کہا، خوب مضبوط عمارتیں بناؤ دور کی امید رکھو اور پیٹ بھر کر تر و تازہ مال کھاؤ، قریب ہے کہ ہم کو سوکھی چیز دانتوں سے چبانا ہو گی۔

تَاْکُلُوْنَ خَضْمًا وَنَاْکُلُ قَضْمًا۔ تم تو نرم نرم تر و تازہ غذا کھاتے ہو اور ہم سوکھی غذا دانتوں سے توڑ کر کھاتے ہیں۔

یُبْلَغُ الْخَضْمُ بِالْقَضْمِ۔ پیٹ جب ہی بھرتا ہے جب دانتوں سے چبانے کی محنت اٹھائیں (یعنی محنت اور مشقت کے بعد راحت حاصل ہوتی ہے)۔

هٰذِهٖ بِلَادُ مَقْضَمٍ وَلَیْسَتْ بِبِلَادِ مَخْضَمٍ یہ تو خشک اور سوکھے ملک ہیں، تر و تازہ اور شاداب ملک نہیں ہیں۔

فَاَخَذْتُ السِّوَاکَ فَقَضَمْتُهٗ وَطَیَّبْتُهٗ۔ میں نے مسواک لے لی اس کو چبایا اور نرم کیا، اس کو درست اور پاکیزہ کیا۔

کَانَتْ قُرَیْشٌ اِذَا رَاَتْهُ قَالَتْ اِحْذَرُوْا الْحُطَمَ اِحْذَرُوْا الْقُضَمَ۔ قریش کے لوگ جب حضرت علی رضؓ کو دیکھتے تو کہتے، اس ہلاک کرنے والے چبا جانے والے سے بچو (حضرت علی رضؓ سپاہ گری اور شجاعت اور فنونِ جنگ میں بے نظیر تھے بڑے بڑے بہادروں کو آپ نے آسانی سے مار لیا کسی کو آپ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی)۔

تَقْضِمُهَا کَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ (کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رہنے دیتا اور) تو اس کو اس طرح چباتا جیسے اونٹ چبا ڈالتا ہے (یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کے دانت نکل پڑے اس نے دیت چاہی، آپ نے اس کو دیت نہیں دلائی اور یہ حدیث فرمائی، مجمع البحار میں ہے اسی طرح اگر کوئی بیگانہ مرد کسی عورت سے حرام کاری کرنا چاہے اور وہ اپنے بچاؤ کے لئے اس کو مار ڈالے، تو عورت پر کوئی الزام نہ ہوگا)۔

فَقَضِمْتُهٗ۔ میں نے اس کو چبا ڈالا۔

قَضْیٌ یا قَضَاءٌ یا قَضِیَّةٌ۔ حکم کرنا، فیصلہ کرنا، مضبوطی سے بنانا، اندازہ کرنا، لازم کرنا، واجب کرنا، بیان کرنا، آگاہ کرنا۔

قُضِیَ فُلَانٌ۔ وہ مر گیا۔

قَضٰی وَطَرَهٗ۔ اپنی حاجت پوری کی۔

قَضٰی دَیْنَهٗ۔ اپنا قرضہ ادا کیا۔

قَضَی الصَّلٰوةَ۔ نماز ادا کی۔

قَضٰی عَهْدًا۔ وصیت کی یا نافذ کیا۔

قَضٰی اِلَیْهِ۔ اس کو پہنچا دیا۔

قَضٰی مِنْهُ الْعَجَبَ۔ اس سے بے انتہا تعجب ہوا۔

تَقْضِیَةٌ اور قِضَّاءٌ۔ جاری کرنا، قاضی بنانا۔

مُقَاضَاةٌ۔ قاضی کے پاس مقدمہ رجوع کرنا، ایک فیصلہ ٹھہرانا۔

تَقَضِّیْ۔ فنا ہو جانا، ختم ہو جانا، جانور کا پر کھیلا کر نیچے گرنا۔

تَقَاضِیْ۔ فریقین کا قاضی کے پاس رُجوع ہونا، قرضہ کا مطالبہ کرنا، وصول کرنا۔

اِنْقِضَاءٌ۔ گزر جانا۔

اِقْتِضَاءٌ۔ اپنا حق طلب کرنا وصول کرنا، مستوجب کرنا لازم کرنا۔

اِسْتِقْضَاءٌ۔ قرضہ کا مطالبہ کرنا۔ قاضی بنائے جانا۔

قَاضِیْ۔ جج، حاکمِ عدالت۔

هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ وہ قرارداد یا فیصلہ ہے جس پر حضرت محمد صلعم اور قریش کے لوگ بالاتفاق راضی ہوئے (یعنی صلحنامہ حدیبیہ)۔

اَلْقَضَاءُ الْمَقْرُوْنُ بِالْقَدَرِ۔ قضا اور قدر دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتے ہیں (لیکن ایک پایہ کی طرح ہے اور دوسری عمارت کی طرح۔ قَدَر پہلے ہوتی ہے پھر قضا۔ تو قضا سے پیدا کرنا مُراد ہے۔ بعضوں نے کہا قضا اس حکمِ کلی کا نام ہے جو ازل میں اللہ تعالیٰ نے دیا اور قدر اس کی جزئیاتِ تفصیلی۔ اس صورت میں قضا پہلے ہوگی پھر قدر۔ واللہ اعلم)

دَارُ الْقَضَا۔ حکومت کا گھر یا عدالت کا مکان۔ اور حضرت عمرؓ کے ایک مکان کا نام تھا۔ جو مدینہ طیبہ میں تھا اور ان کی وفات کے بعد بیچا گیا۔ اس میں سے وہ کُل روپیہ ادا کر دیا گیا جو آپ نے خلافت کے زمانہ میں بیت المال سے تنخواہ کے طور پر لیا تھا۔ معاویہؓ نے اس کو چھیاسی ہزار میں خریدا۔ پھر مروان کے قبضہ و تصرف میں آ گیا۔

عُمْرَةُ الْقَضَاءِ۔ وہ عمرہ جو آں حضرت نے حدیبیہ کے دوسرے سال مکہ میں جا کر ادا کیا۔ اس کو عُمرۂ قضا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ صلحنامہ میں جو قَاضٰی کا لفظ تھا یہ عمرہ اسی پر مبنی تھا نہ یہ کہ اگلے عمرے کی قضا تھی۔

عَلٰی قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ۔ مدتِ مصالحت تک۔

يُقَاضِيْ۔ صلح کر لے۔

تَقَاضٰی ابْنُ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا۔ ابن ابی حدرد نے اپنے ایک قرضہ کا تقاضا کیا (مطالبہ کیا، مانگا)۔

فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ۔ حاجی جو جو کام کرتے ہیں وہ تو بھی کرتی جا (یعنی حیض کی حالت میں) صرف طواف نہ کر جب تک پاک نہ ہو لے)

قَضٰی طَوَافُهُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔ ایک ہی طواف حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہو گیا (یعنی قران میں ۲ دو طواف کی ضرورت نہیں، جیسے حنفیہ کا قول ہے)۔

سَمْحًا اِذَا اقْتَضٰى۔ جب قرضہ مانگے تو نرمی سے مانگے۔ (قرض دار پر سختی نہ کرے)۔

فَصَنَعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ۔ ایک منبر آپ کے لئے بنایا، جب اُس کو بنا چکا (پُورا تیار ہو گیا)

فَقَضٰى۔ اُس نے اپنا حق مانگا۔

فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ۔ مروان نے صرف عبداللہ بن عمرؓ کی گواہی پر فیصلہ کر دیا (حالانکہ ایک گواہ سے حق ثابت نہیں ہو سکتا۔ مگر شاید مروان نے مدعی سے قسم لے لی ہوگی، اور ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اہلِ حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا فیصلہ کیا (تو ایک کتاب لکھی وہ کتاب اسی کے پاس ہے عرش کے اوپر، اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ میری رحمت اور مہربانی میرے غضب سے آگے بڑھ گئی ہے)

حَتَّى انْقَضَتْ۔ یہاں تک کہ آیت ختم ہو گئی۔

اِسْتِقْضَاءُ الْمَوَالِيْ۔ موالی کا تقاضا۔

مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔ یا اللہ تیری پناہ بُری قسمت سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

وَقَضٰى سَلَبَهٗ لِمُعَاذٍ۔ آں حضرت نے ابوجہل کا سامان ہتھیار وغیرہ معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا (کیونکہ اصل قاتل وہی تھے گو معوذ بھی اس کے قتل میں شریک تھے اور عبداللہ

بن مسعودؓ اُس کا سر کاٹ کر لائے تھے، جب وہ زخموں سے چُور ہو کر گر اپڑا تھا اور آدھ موا ہو رہا تھا، مرنے کے قریب تھا)۔

اَوْ قَدْ قُضِیَ۔ کیا وہ تمام ہو گئے (مر گئے)۔

فَقَضٰی بِہٖ دَاؤُدُ لِلْکُبْرٰی۔ حضرت داؤدؑ نے وہ بچہ جس کا دو عورتیں دعوے کرتی تھیں، بڑی عمر والی کو دلا دیا (شاید انھوں نے بچہ کی مشابہت اس کے ساتھ پائی ہوگی، یا بچہ اس کے قبضہ میں ہوگا۔ لیکن حضرت سلیمانؑ نے بڑی دانائی اور عقلمندی کے ساتھ اس کا فیصلہ کیا اور یہ معلوم کر لیا کہ درحقیقت وہ چھوٹی عمر والی کا بچہ ہے۔ ان کی شریعت میں ایک حاکم کو دوسرے حاکم کے فیصلہ کو منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا یا حضرت داؤدؑ نے صرف یہ فتویٰ دیا ہوگا کہ بچہ بڑی عمر والی کو ملنا چاہیے اور حضرت سلیمان نے حاکمانہ فیصلہ کیا ہوگا)۔

قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ۔ رات کو اُٹھے اپنی حاجت سے فارغ ہوئے۔

قَضٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَیْنِ یَقْعُدَانِ بَیْنَ یَدَیِ الْقَاضِیْ۔ آں حضرتؐ نے یہ حکم دیا ہے کہ فریقین (مدعی اور مدعی علیہ) دونوں قاضی کے سامنے برابر بیٹھیں (قاضی اور حاکم کو لازم ہے کہ دونوں کو برابر بٹھلائے نہ یہ کہ ایک کو اعلیٰ جگہ پر اور دوسرے کو پست مقام پر۔ اور دونوں کی طرف برابر توجہ کرے، عدل اور انصاف کا مقتضی یہی ہے)۔

قَضٰی بِشَاہِدٍ وَّیَمِیْنٍ۔ آں حضرتؐ نے ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دیا (دعوے کی ڈگری دیدی اہل حدیث اور اکثر ائمہ کا یہی قول ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس صحیح حدیث کے خلاف کیا ہے)۔

لَیَاْتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِی الْعَدْلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَتَمَنّٰی اَنَّہٗ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ۔ جو قاضی انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے وہ بھی قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کاش وہ کسی دو فریق کا فیصلہ نہ کرتا۔ (یعنی دنیا میں قاضی نہ بنا ہوتا اور قضا کا کام اس نے نہ کیا ہوتا۔ ایسی آرزو وہ قاضی کرے گا جو عدل اور انصاف اور سچائی اور راست بازی کے ساتھ اپنا کام کرتا ہے۔ لیکن جو قاضی ظلم اور ناانصافی اور ایک فریق کی بیجا رعایت کرتا ہے، اس کا تو معاذ اللہ قیامت کے دن کیا حال ہوتا ہے)۔

مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا فَکَاَنَّمَا ذُبِحَ بِغَیْرِ سِکِّیْنٍ۔ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ گویا بن چھری کے ذبح کیا گیا (ظاہر ہے کہ کند چھری سے ذبح کرنے میں کتنی تکلیف ہوگی)۔

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ۔ جو شخص بغیر عذر کے (جیسے بیماری ہو یا سفر ہو) رمضان کے ایک دن بھی افطار کرے (روزہ نہ رکھے) تو ساری عمر کے روزے بھی اس کے بدلے کافی نہ ہوں گے (یعنی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان کے اس ایک دن روزہ رکھنے میں ثواب ملتا۔ اگرچہ ظاہر شریعت کی رو سے ایک دن کا روزہ اس کا بدلہ ہو جائے گا)۔

اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ۔ میں آں حضرتؐ کی نماز کا خاتمہ اُس تکبیر سے معلوم کر لیتا جو نماز کے بعد کہی جاتی (یہ ابن عباسؓ کا قول ہے) آں حضرتؐ کے زمانہ میں وہ بہت کم سن تھے اس لئے جماعت میں سب صفوں کے پیچھے دُور کھڑے ہوتے ہوں گے اور آں حضرتؐ کے تکبیر کی آواز نہ سنتے ہوں گے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں ایک رکن کا خاتمہ اور دوسرے رکن کا شروع صرف تکبیر کی آواز سے معلوم کرتا آنحضرتؐ کو دیکھ نہ سکتا)۔

اَکُنْتِ تَقْضِیْنَ شَیْئًا۔ کیا یہ روزہ قضا کا روزہ تھا؟

وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ۔ تو نے میری تقدیر میں جو

فیصلہ کیا ہے اُس کی بُرائی سے بچا رہا لاکہ تقدیر کا لکھا ٹل نہیں سکتا مگر جس نے تقدیر کی وہی ٹال بھی سکتا ہے)۔

اَلْقُضَاةُ ثَلٰثٌ قَاضٍ فِي الْجَنَّةِ وَ اِثْنَانِ فِي النَّارِ۔ تین طرح کے قاضی ہوتے ہیں۔ دو تو دوزخ میں جائیں گے۔ (ایک تو وہ جو جان بوجھ کر حق کے خلاف فیصلہ کرے۔ دوسرا جو بے علم ہو قرآن وحدیث سے ناواقف اور پھر قضا کا عہدہ قبول کر لے اور) ایک بہشت میں جائے گا (جو قاضی مجتہد ہو قرآن اور حدیث کا عالم ہو اور حق سمجھ کر فیصلہ کرے، اگر وہ خطا بھی کرے جب بھی اُس کو ایک اجر ملے گا)۔

لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ قضا کا پھیر نے والا دُعا کے سوا اور کوئی نہیں ہے (مُراد قضائے معلّق ہے وہ دُعا اور استغفار سے پھر جاتی ہے۔ لیکن قضائے مبرم وہ تو کسی طرح ٹل نہیں سکتی)۔

اِذَا قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا فِي السَّمَآءِ۔ جب اللہ تعالیٰ عرش پر سے کوئی فرمان صادر کرتا ہے۔

وَلٰكِنِ انْظُرُوْا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ يَعْلَمُ شَيْئًا مِّنْ قَضَايَانَا فَاجْعَلُوْهُ بَيْنَكُمْ فَاِنِّيْ جَعَلْتُهُ قَاضِيًا۔ تم اپنے لوگوں میں ایک شخص کو تلاش کرو جو ہمارے معاملوں سے کچھ واقف ہو، اس کو میں نے تم پر قاضی مقرر کیا۔

وَلَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ اَلْفَ دِيْنَارٍ بَعْدَ اَنْ اَشْفٰى عَلٰى طَلَاقِ نِسَائِهٖ وَعِتْقِ مَمَالِيْكِهٖ۔ میں نے اس کی طرف سے ہزار دینار کا قرضہ ادا کیا جب وہ (قرض خواہوں کے ڈر سے) اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو آزاد کرنے کے قریب ہو گیا تھا۔

اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ يَقْتَضِيْهِ بِدَيْنٍ۔ ایک شخص امام جعفر صادق رضہ کے پاس آیا اپنے قرض کا تقاضا کرتا تھا۔

اَلْقَضَاءُ الْاِبْرَامُ۔ قضا قطعی حکم دینا ہے۔

وَاِذَا قَضٰى اَمْضٰى۔ پروردگار جب کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس کو نافذ کر دیتا ہے (اُس کا فیصلہ ٹل نہیں سکتا)

اَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيْرِنَا اِلَى الشَّامِ اَبِقَضَاءٍ مِّنَ اللّٰهِ وَقَدَرٍ فَقَالَ لَهٗ مَا عَلَوْتُمْ تَلْعَةً وَّ لَا هَبَطْتُمْ بَطْنَ وَادٍ اِلَّا بِقَضَاءٍ وَّ قَدَرٍ۔ ایک شخص نے حضرت علی رضہ سے پوچھا۔ ہم جو شام کے ملک (معاویہ رضہ سے لڑنے کے لئے) جا رہے ہیں کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہے؟ فرمایا تم جس ٹبہ (ٹیلہ) پر چڑھتے ہو یا جس نالے میں اُترتے ہو، یہ سب اللہ تعالیٰ کے قضا و قدر سے ہیں۔

اَلْاَعْمَالُ ثَلٰثَةٌ فَرَائِضُ وَفَضَائِلُ وَمَعَاصِيْ فَاَمَّا الْفَرَائِضُ فَبِاَمْرِ اللّٰهِ وَرِضَى اللّٰهِ وَبِقَضَاءِ اللّٰهِ وَتَقْدِيْرِهٖ وَمَشِيَّتِهٖ وَعِلْمِهٖ وَاَمَّا الْفَضَائِلُ فَلَيْسَ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ بِرِضَى اللّٰهِ وَبِقَضَاءِ اللّٰهِ وَمَشِيَّتِهٖ وَعِلْمِهٖ وَاَمَّا الْمَعَاصِيْ فَلَيْسَتْ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ بِقَضَاءِ اللّٰهِ وَمَشِيَّتِهٖ وَعِلْمِهٖ ثُمَّ يُعَاقِبُ عَلَيْهَا۔ حضرت علی رضہ نے فرمایا۔ بندوں کے کام تین طرح کے ہیں۔ ایک تو فرائض، وہ تو اللہ کے حکم اور اس کی رضامندی اور قضا اور تقدیر اور مشیت اور علم سے ہیں دوسرے وہ اچھے کام جو فرض نہیں ہیں (مستحبات اور سنن اور نوافل اور تبرعات اور خیرات مبرات وغیرہ) وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں مگر اس کی رضامندی اور قضا اور مشیت اور علم سے ہیں تیسرے گناہ کے کام وہ اللہ کے حکم سے نہیں ہیں نہ اس کی رضامندی سے مگر اس کی قضا اور مشیت اور علم سے ہوتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ اُن کاموں کی سزا دے گا (کیونکہ اُن کا وقوع بظاہر بندہ کے اختیار سے ہوا ہے، اگرچہ یہ قضائے الٰہی واقع ہوئے لیکن قضائے الٰہی امرِ باطنی ہے بندے کو اُس پر اطلاع نہیں ہے اور صورتاً وہ مختار ہے گو حقیقتاً نہ ہو، اِس لئے اسے اختیارِ صوری پر عذاب ہوگا)

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ قَالَ هُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ

مَا يَشَاءُ ۔ میں نے امام جعفر صادق رضؓ سے قضا و قدر کو پوچھا، فرمایا وہ اللہ کے مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مخلوق میں جتنا چاہے اضافہ کر سکتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالىٰ قَدْ كَانَ قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَحَتَمَهُ اِلىٰ اٰخِرِهٖ (حمران نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا یہ حضرت علی رضؓ اور جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ خلافت کے لئے اُٹھے اور اللہ کا دین قائم کرنا چاہا، پھر مخالفوں کا اُن پر غلبہ ہوا اور وہ مارے گئے اور قتل کیے گئے، تو کیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا اے حمران! یہ سب اللہ تعالیٰ نے ان کی تقدیر میں لکھ دیا تھا، اس کا فیصلہ کر دیا تھا وہ ضرور ہونے والا تھا (اور آنحضرتؐ کو ان کا حال پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا اور اے حمران اگر یہ لوگ چاہتے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے کہ یہ بلا اُن پر سے پھیر دے تو اللہ تعالیٰ اُن کی دُعا قبول کرتا اور مخالفوں کی حکومت میٹ دیتا اور یہ جو سب بلائیں ان پر آئیں یہ کسی گناہ کی وجہ سے نہ تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کے درجے اور مرتبے بڑھانا منظور تھے)۔

بَابُ القاف مع الطاء

قَطْ ۔ بس بس۔

حَتّٰى يَضَعَ الْجَبَّارُ فِيْهَا قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ ۔ (آنحضرتؐ نے دوزخ کا ذکر کیا کہ، وہ برابر کہتی رہے گی "اور کچھ ہے اور کچھ ہے") یہاں تک کہ پروردگار اپنا مبارک قدم اس میں رکھ دے گا۔ تب کہے گی، بس بس (میں بھر گئی اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ ایک روایت میں قَطْنِيْ قَطْنِيْ ہے یعنی مجھ کو بس ہے، مجھ کو بس ہے)۔

فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ بِسَيْفِهٖ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ قَطْنِيْ قَطْنِيْ ۔ انھوں نے ابن ابی الحقیق (یہودی) پر اپنی تلوار سے حملہ کیا تلوار اُس کے پیٹ میں گھسیڑ دی یہاں تک کہ اُس پار نکل گئی۔ وہ کہنے لگا، بس بس (یعنی میرا کام ہو گیا)۔

وَسَاَلَ زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ عَدَدِ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ فَقَالَ اِمَّا ثَلَاثًا وَّسَبْعِيْنَ اَوْ اَرْبَعًا وَّسَبْعِيْنَ فَقَالَ اَقَطْ ۔ زر بن جبیش نے سورۃ احزاب کی آیتوں کی تعداد پوچھی۔ انھوں نے کہا تہتّر یا چوہتّر آیتیں ہیں تب اُبی بن کعبؓ نے کہا کیا بس اتنی ہی آیتیں۔

لَقِيْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ حَدَّثْتَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ اَقَطْ قُلْتُ نَعَمْ ۔ حیوۃ بن شریح نے کہا۔ میں عقبہ بن مسلم سے ملا اور اُن سے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضؓ سے یہ حدیث روایت کی کہ آں حضرتؐ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یوں فرماتے "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ انھوں نے کہا بس اتنا ہی، میں نے کہا۔ ہاں۔

اِلَّا جَاءَتْ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطْ ۔ جب بہت تھی، اس طرح آئے گی۔

مَا قَالَ لِيْ قَطُّ اُفٍّ ۔ آں حضرتؐ نے کبھی مجھ کو اُف تک نہیں کہا (اُف ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ جھڑکی اور خفگی کے وقت کہتے ہیں جیسے ہندی لوگ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی صدمہ یا تکلیف پہنچے)۔

قَطُّ ۔ بہ فتحہ قاف اور تشدید طاء، بمعنی کبھی، جو ماضی کے بعد آیا کرتا ہے (جیسے مَا رَاَيْتُهٗ قَطُّ۔ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ اِس میں اور کئی لغت ہیں جیسے قُطُّ اور قَطُ اور قُطُ اور قَطٍّ ایک روایت میں ہے: فَتَقُوْلُ قَطٍ قَطٍ یعنی دوزخ کہے گی بس بس)۔

قِطٌّ. حساب کا کاغذ، دستاویز، تمسّک، حصہ (اس کی جمع قُطُوطٌ ہے)۔

قِطٌّ اور قِطَّةٌ بلّی (اس کی جمع قِطَاطٌ اور قِطَطَةٌ اور قُطَطٌ ہے)۔

مَا فَعَلَتْهُ امْرَأَةٌ قَطُّ إِلَّا عُوفِيَتْ. کسی عورت نے اس کو نہیں کیا مگر وہ چنگی ہو گئی۔

فَقَطْ بمعنی بس (جیسے رَأَيْتُهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَقَطْ میں نے اس کو ایک ہی بار دیکھا بس)۔

كَأَيِّنْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْأَحْزَابِ فَقَالَ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ آيَةً فَقَالَ قَطُّ. اُبی بن کعبؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا، تم سورۂ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو۔ انھوں نے کہا تہتر آیتیں۔ انھوں نے کہا یہ سورت اتنی کبھی نہ تھی (بلکہ بہت بڑی تھی۔ کہتے ہیں سورۂ بقرہ کے برابر تھی، پھر اس کی کئی آیتیں متروک القراۃ ہو گئیں)۔

قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ فِي السَّفَرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنَهُ. ہم نے سفر میں آں حضرتؐ کے ساتھ نماز کا قصر اس وقت کیا جب ہماری تعداد دوسرے سب وقتوں سے زیادہ تھی اور سب وقتوں سے زیادہ مامون (محفوظ) اور بے خوف تھے (مطلب یہ ہے کہ گو قرآن میں نماز کا قصر اس وقت مذکور ہے جب کافروں کا ڈر ہو، لیکن آں حضرتؐ نے ہر ایک سفر میں قصر کیا اگرچہ اُس وقت پورا امن تھا۔ تو حدیث سے قصر کا جواز مطلقاً ہر سفر میں ثابت ہوا خواہ ڈر ہو یا نہ ہو)۔

قَطْبٌ یا قُطُوبٌ. ترش رُو ہونا، دونوں آنکھوں کے درمیان سکیڑ لینا، کاٹنا، جمع کرنا، ملانا، غصہ دلانا، بھرنا، جمع ہونا، ٹانکنا۔

تَقْطِيبٌ اور إِقْطَابٌ بمعنی قَطْبٌ ہے۔

اِنْقِطَابٌ. ترش رُو ہونا، کم ہونا، ٹانکا جانا (کپڑا)۔

قُوْطِبَ عَلَيْهِ فِي الْكَلَامِ. جلدی سے بات کی اس کو اپنا کلام تمام کرنے کی مہلت نہ دی۔

قَاطِبَةٌ. سب کے سب۔

قُطْبٌ. مشہور ستارہ قطبی، جس سے قبلہ دریافت کرتے ہیں اور جہاز چلاتے ہیں۔

قُطْبَان. دونوں قطب شمالی اور جنوبی۔

أُتِيَ بِنَبِيْذٍ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ. آں حضرتؐ کے پاس کھجور کا شربت لایا گیا۔ آپ نے اُس کو سونگھا اور منہ بنایا (اس میں تیزی آ گئی ہوگی، اس لئے آپ نے اس کو ناپسند کیا اور ترش رُو ہوئے)۔

مَا بَالُ قُرَيْشٍ يَلْقَوْنَنَا بِوُجُوْهٍ قَاطِبَةٍ (حضرت عباسؓ نے آں حضرتؐ سے عرض کیا) قریش کے لوگوں کو کیا ہوا ہے ہم سے ترش روئی کے ساتھ ملتے ہیں (صفائی اور خندہ پیشانی سے نہیں ملتے (ان کے دلوں میں اُس وقت تک وہ رنج باقی تھا کہ آں حضرتؐ نے ان کے عمائد کو جنگِ بدر میں قتل کیا تھا اور ان کا سارا غرور ناک کی راہ نکال دیا تھا)۔

دَائِمَةُ الْقُطُوبِ. ہمیشہ ترش رو۔

وَفِي يَدِهَا أَثَرُ قُطْبِ الرَّحٰى. حضرت فاطمہؓ کے ہاتھ میں چکّی کے قطب کا نشان تھا (چکّی کا قطب وہ لوہے کا کیلہ ہے جو نیچے کے پاٹ میں بیچا بیچ میں گڑا ہوتا ہے اوپر کا پاٹ اُسی کے گرد گھومتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ اپنے ہاتھ سے چکّی پیسا کرتیں، یہاں تک کہ آپ کے مبارک ہاتھوں میں اُس کا نشان پڑ گیا تھا)۔

إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَطَّبَ وَتَشَزَّنَ لَهُ. ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس گئے۔ آپ نے منہ بنا لیا اور تیار ہو گئے اُن سے ملنے کے لئے۔

وَرُمِيَ بِسَهْمٍ فِي ثُنْدُوَتِهِ إِنْ شِئْتَ نَزَعْتُ السَّهْمَ وَتَرَكْتُ الْقُطْبَةَ وَشَهِدْتُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

إِنِّيْ شَهِيْدٌ الْقُطْبَةِ رافع بن خدیج کی چھاتی میں ایک تیر لگا، آں حضرتؐ نے اُن سے فرمایا اگر تو چاہے تو میں تیر نکال لیتا ہوں اور اس کی بھال (پیکان) چھاتی ہی میں لگی چھوڑ دیتا ہوں، قیامت کے دن میں یہ گواہی دوں گا کہ تو تیر کی پیکان سے شہید ہوا ہے۔

فَيَأْخُذُ سَهْمَهُ فَيَنْظُرُ إِلَى قُطْبِهِ فَلَا يَرَى عَلَيْهِ دَمًا۔ اپنا تیر لے کر اس کی پیکان کو دیکھتا ہے لیکن خون اُس پر نہیں پاتا۔

لَمَّا قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَاطِبَةً۔ جب آں حضرتؐ کی وفات ہو گئی تو عرب کے تمام قبیلے اسلام سے پھر گئے (اُدھر مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور سجاح نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ہزاروں آدمی اُن کے پیرو ہو گئے۔ اُدھر اُسامہ بن زید کے ساتھ ایک لشکرِ جرار دے کر ان کو روانہ کرنا پڑا، غرض ایسی سخت مشکلات کے وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ہی کی ہمتِ مردانہ اور جرأت اور سیاست اور دور اندیشی تھی کہ از سرِ نو اسلام کو قائم کیا اور تمام مخالفین کو زیر کیا)۔

فَقَطَّبَ أَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ۔ امام ابو عبد اللہ نے منہ بنایا۔

قَطْرٌ یا قُطُوْرٌ یا قَطَرٌ۔ بہنا، ٹپکنا، قطرہ قطرہ گرنا۔

قَطْرٌ۔ گرانا (جیسے اِقْطَارٌ ہے)۔

قَطْرٌ۔ قطار باندھنا۔

قُطُوْرٌ۔ چل دینا، جلدی بھاگ جانا۔

قَطْرٌ۔ پچھاڑ دینا، سینا پکڑ لینا، اونٹ پر قطران ملنا۔

تَقْطِيْرٌ۔ قطرہ قطرہ ٹپکانا، قطار لگانا۔

اِقْطِرَارٌ۔ مڑ جانا، سوکھنا، شروع کرنا، غصہ ہونا۔

قُطْرٌ۔ جانب ناحیہ اور دائرہ کا وہ خط جو آدھوں آدھ اس کے دو حصے کر دے۔

قَطِرَانٌ۔ ڈامر، وہ تیل جو خارشتی اونٹ پر ملا جاتا ہے۔

قُطْرُبٌ۔ ایک قسم کا خللِ دماغ، جنون کی ایک قسم اور چوہا، بھیڑیا، چھوٹا کتا۔

كَانَ مُتَوَشِّحًا بِثَوْبٍ قِطْرِيٍّ۔ آنحضرتؐ قطری کپڑا کمر سے لپیٹے ہوئے تھے (قطری ایک قسم کی چادر ہے جس میں سرخ سرخ کاڑیاں (لکیریں دھاریاں) ہوتی ہیں اور اس میں نقش بھی ہوتے ہیں اس کا کپڑا ذرا اکھرا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا قطری کپڑے کے عمدہ جوڑے جو بحرین کے ملک سے آتے ہیں۔ ازہری نے کہا بحرین میں ایک بستی ہے جس کا نام قطر ہے قطری اس کی طرف منسوب ہے۔ پھر قاف کو زیر دیدیا اور طا کو تخفیف کے لئے ساکن کر دیا)۔

دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ قِطْرِيٌّ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ۔ ایمن نے کہا میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضؓ کے پاس گیا وہ ایک قطری کرتہ پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی (پانچ درہم کا تقریباً سوا روپیہ ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کا لباس ایسا سادہ اور کم قیمت تھا۔ ایک روایت میں دِرْعٌ قُطْنٍ ہے یعنی سوتی کپڑے کا کرتہ)۔

تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ۔ آں حضرتؐ نے وضو کیا سر پر ایک قطری عمامہ تھا (سرخ رنگ کا معلوم ہوا کہ سرخ رنگ کا عمامہ باندھنا درست ہے بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ وضو میں عمامہ کا سر سے اُتارنا ضروری نہیں بلکہ عمامہ پر مسح کر لینا کافی ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ یہ اُمر بہت سے وسوسہ کرنے والوں کا رد کرتا ہے جو وضو میں عمامہ کا اُتارنا ضروری جانتے ہیں اور یہ تعمق ہے یعنی غلو جس سے ممانعت وارد ہوئی ہے اور ساری بھلائی آں حضرتؐ کی پیروی میں ہے اور ساری خرابی نئی بات نکالنے میں ہے)۔

نَفَرَتْ نَقَدَةٌ فَقَطَّرَتِ الرَّجُلَ فِي الْفُرَاتِ فَغَرِقَ۔ ایک چھوٹی بکری بھاگ نکلی، اس نے اس مرد کو ایک پہلو پر دریائے فرات میں گرادیا وہ ڈوب گیا (عرب لوگ کہتے ہیں طَعَنَهُ فَقَطَّرَهُ اُس کو برچھے سے مار کر ایک

(کروٹ پر گرادیا)۔

اِنَّ رَجُلًا رَمٰی امْرَأَۃً یَوْمَ الطَّائِفِ فَمَا اَخْطَأَھَا اَنْ قَطَّرَھَا۔ ایک شخص نے طائف کی جنگ میں ایک عورت پر تیر چلایا، تیر نے خطا نہیں کی اس کو گرادیا۔

لَا یُعْجِبَنَّکَ مَا تَرٰی مِنَ الْمَرْءِ حَتّٰی تَنْظُرَ عَلٰی اَیِّ قُطْرَیْہِ یَقَعُ۔ تو کسی آدمی کے اعمال کو دیکھ کر فریفتہ نہ ہوجا (اس کو بہشتی یا دوزخی مت خیال کرلے)، جب تک یہ نہ دیکھے کہ وہ (اخیر وقت میں) کس کروٹ پر گرتا ہے (یعنی اس کا خاتمہ اسلام پر ہوتا ہے یا کفر پر، چونکہ ہر حال میں خاتمہ کا اعتبار ہے اگر ساری عمر اچھے کام کئے لیکن خاتمہ بُرے کام پر ہوا تو وہ بُروں ہی میں حشر کیا جائے گا)۔

قَدْ جَمَعَ حَاشِیَتَہٗ وَضَمَّ قُطْرَیْہِ۔ ابوبکر صدیق رض نے اسلام کا حاشیہ جمع کردیا اور اس کے دونوں کناروں کو ملادیا (یہ حضرت عائشہ رض نے اپنے والد کی تعریف میں فرمایا یعنی انھوں نے مسلمانوں میں پھوٹ نہ ہونے دی، مسلمانوں کو ملا کر رکھا)۔

اِنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ الْقَطْرَ۔ ابن سیرین رح قطر کو ناپسند کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ قطر اس کو کہتے ہیں کہ آدمی ایک بورہ یا ایک تھیلہ کھجور یا غلہ کا تول لے اور باقی بورے اور تھیلے اتنے ہی سمجھ کر بغیر تولے اسی حساب سے لے لے۔ بعضوں نے کہا قطر یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے جاکر کہے کہ تیرے گھر میں جو کھجور یا غلہ وغیرہ ہے اس کے ڈھیر کے ڈھیر یونہی بلا تولے اور بغیر ناپے مجھ کو دیدے۔ یہ قِطَارِ الْاِبِلِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹوں کی قطار۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَقْطَرْتُ الْاِبِلَ اور قَطَرْتُھَا یعنی میں نے اونٹوں کی قطار لگائی)

اِنَّہٗ مَرَّتْ بِہٖ قِطَارَۃُ جِمَالٍ۔ اونٹوں کی ایک قطار اُن کے سامنے سے گزری۔

یَقْطُرُ مَاءً۔ بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے (یعنی پانی لگا کر بالوں میں ابھی کنگھی کی ہے۔ بعضوں نے کہا پانی ٹپکنے یہ مراد ہے کہ بال تر و تازہ اور شاداب ہیں گویا پانی سے تر ہیں)

وَذَکَرُنَا یَقْطُرُ مَنِیًّا۔ ہمارے ذکر (عضو تناسل) سے منی بہہ رہی ہو (یعنی ابھی ابھی جماع سے فارغ ہوئے ہوں اور حج کا احرام باندھیں۔ بعضے صحابہ رض نے اپنے نزدیک اس کو نامناسب سمجھا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ آں حضرت صلعم کا جو حکم ہے اسی میں سراسر مصلحت ہے اور دنیا اور دین دونوں کی بھلائی اسی میں ہے)۔

مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔ پانی کے قطرے برسنے کے مقامات۔

عَیْنَ الْقِطْرِ۔ تانبے کا چشمہ۔

فِیْ اَقْطَارٍ مُتَبَایِنَۃٍ۔ مختلف سمتوں میں۔

مَسَحَ رَأْسَہٗ حَتّٰی لَمَّا یَقْطُرْ۔ سر پر ایسا مسح کیا کہ پانی ٹپکنے کو تھا۔

قِنْطَارٌ۔ ایک وزن ہے بارہ سو اوقیہ کا یا ایک سو بیس رطل کا یا بیل کی کھال بھر کر سونا یا چار ہزار دینار۔

اَلْقِنْطَارُ خَمْسَۃَ عَشَرَ اَلْفَ مِثْقَالٍ مِّنَ الذَّھَبِ قنطار پندرہ ہزار مثقال سونا (ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوگا۔ ان میں چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ کے برابر اور بڑا تو اتنا جتنا فاصلہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے)۔

یُجْزِئُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَۃِ اَنْ تَقُوْمَ تَحْتَ الْقَطْرِ۔ غسلِ جنابت اس سے ادا ہوسکتا ہے کہ تو برسات میں مینہ میں کھڑا ہوجائے (تیرا سارا بدن بھیگ جائے اور مضمضہ اور استنشاق کرلے تو غسل ادا ہوجائے گا)۔

مُنْتَفٍ عَنْہُ الْاَقْطَارُ۔ اللہ تعالیٰ کناروں اور حدوں سے پاک ہے۔

نَھٰی اَنْ یُّتَخَطَّی الْقِطَارُ۔ اونٹوں کی قطار کو پھاند کر جانے سے منع فرمایا (صحابہ رض نے اس کی وجہ پوچھی، تو فرمایا کہ اونٹوں کی قطار میں ایک اونٹ اور دوسرے اونٹ کے درمیان شیطان ہوتا ہے[۱])

[۱] یعنی ممکن ہے اگلا اونٹ لات مارے یا پچھلا اونٹ کاٹ لے یا آگے پیچھے بڑھے تو نقصان ہو اور ایذا پہنچے۔ (صحیح)

قَنطَرَةٌ ۔ پل۔

قَطْرَبَةٌ ۔ جلدی بھاگنا پچھاڑنا۔

تَقَطْرُبٌ ۔ سر ہلانا۔

قُطْرُبٌ ۔ چور، چوہا، بھیڑیا، جاہل، نامرد، بیوقوف، ایک قسم کا خللِ دماغ، جگنو جو رات بھر چمکتا پھرتا رہتا ہے، ایک قسم کی بھابھی، خفیف چھوٹا جن غول چھوٹا کتا۔

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيْفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ ۔ میں تم میں سے کسی کو رات کا مُردہ دن کا قطرب نہ دیکھوں (یعنی دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں گھومتا رہے جیسے قطرب (جگنو) رات بھر گھومتا رہتا ہے ذرا آرام نہیں لیتا اور رات کو مُردے کی طرح پڑ جائے، رات بھر سوتا رہے)۔

قُصْرُ بَانَ ۔ ایک موضع کا نام ہے ملک عراق میں، وہاں شراب بنتی ہے (اور صَرَاط ایک نہر کا نام ہے اسی ملک میں)

قَطٌّ ۔ کاٹنا۔

قُطُوْطٌ ۔ مہنگا ہونا۔

قَطَطٌ اور قَطَاطَةٌ ۔ بہت گھونگر بال ہونا۔

تَقْطِيْطٌ اور اِنْقِطَاطٌ ۔ کاٹنا۔

جَاءَتِ الْخَيْلُ قَطَائِطَ ۔ گھوڑوں کی ٹکڑیاں ٹکڑیاں آئیں۔

قَطٌّ الشَّعْرِ ۔ سخت گھونگھر چھوٹے چھوٹے بال والا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدًا قَطَطًا فَهُوَ لِفُلَانٍ ۔ اگر بچہ سخت گھونگھر بال والا پیدا ہو تو وہ فلاں شخص کا نطفہ ہے۔

كَانَ اِذَا عَلَا قَدَّ وَاِذَا تَوَسَّطَ قَطَّ ۔ حضرت علیؓ جب اوپر سے ضرب لگاتے تو سر سے لے کر نیچے تک دو ٹکڑے برابر کر دیتے اور جب بیچ میں (عرض میں) ضرب لگاتے تو بھی دو ٹکڑے کر دیتے۔

لَا يَرَيَانِ بِبَيْعِ الْقُطُوْطِ بَأْسًا اِذَا خَرَجَتْ ۔ زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سرکاری دستاویزات کے بیچنے میں جب وہ نکلتیں کچھ قباحت نہیں دیکھتے تھے، یہ دستاویزات سالانہ یا ششماہی پر امیر اور رئیس نکالا کرتے کہ فلاں شخص کو خزانہ سے اتنا روپیہ دیا جائے (یعنی خزانہ کے چک) تو زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے ان کا روپیہ وصول کرنے سے پہلے اُن کو کسی اور شخص کے ہاتھ بیچ ڈالنا جائز رکھا ہے اور دوسرے فقہا نے جب تک ان کا روپیہ یا مال صاحب مال کو وصول نہ ہولے، ان کی بیع ناجائز رکھی ہے)۔

قَطْعٌ یا مَقْطَعٌ یا تِقِطَّاعٌ ۔ کاٹنا، جدا کر دینا، روکنا، باطل کرنا، توڑ دینا۔

قَطْعٌ فِي الْقَوْلِ ۔ جزم اور قطعی طور سے کوئی بات کہنا ڈرانا، منع کرنا، عبور کرنا، چیر ڈالنا، مارنا، خاموش کر دینا۔

قُطُوْعٌ اور قِطَاعٌ اور قَطَاعٌ ۔ کٹ جانا، موقوف ہو جانا، سرد ملک سے گرم ملک میں جانا۔

قَطْعٌ اور قَطِيْعَةٌ ۔ ناطہ رشتہ کاٹ دینا، گلا گھونٹنا، بیچنا، جدا کرنا، بات نہ کر سکنا۔

قَطْعٌ اور قَطْعَةٌ اور قُطْعٌ اور قُطَاعٌ ۔ جدا ہو جانا۔

تَقْطِيْعٌ ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، کپڑا کترنا، کافی ہونا، آگے نکل جانا، ملانا۔

مُقَاطَعَةٌ ۔ ترکِ ملاقات (اس کی ضد مُوَاصَلَةٌ ہے نیز تلواروں کو دیکھنا کون زیادہ کاٹتی ہے، ایک معین اُجرت پر کام دینا، مقطعہ دینا۔)

اِقْطَاعٌ ۔ کاٹنے کی اجازت دینا، خاموش کر دینا، کپڑے کا کافی ہونا، کاٹنے کے وقت آجانا، غائب ہو جانا، خاموش رہ جانا۔

تَقَطُّعٌ ۔ لپٹنا، خلط ہو جانا، بانٹ لینا۔

تَقَاطُعٌ ۔ ترکِ ملاقات کرنا۔

اِنْقِطَاعٌ ۔ کٹ جانا، ٹوٹ جانا، موقوف ہو جانا، رک جانا، سوکھ جانا۔

لَبَنٌ قَاطِعٌ ۔ کھٹا دودھ۔

بُرْهَانٌ قَاطِعٌ ۔ مضبوط اور قطعی دلیل۔

قَاطِعُ الطَّرِیْقِ۔ ڈاکو جو مسافروں کو لوٹتا ہے راہزن۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ وَعَلَیْہِ مُقَطَّعَاتٌ لَہٗ۔ ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا وہ چھوٹے چھوٹے کپڑے پہنے تھا۔ (جو اُس کے بدن کے موافق پُورے نہ تھے۔ بعضوں نے کہا مُقَطَّعَات وہ کپڑے جو کاٹ کر سیئے جاتے ہیں جیسے قمیص جُبّہ یا جو کاٹے نہیں جاتے جیسے تہبند چادر وغیرہ)

اِذَا تَقَطَّعَتِ الظِّلَالُ۔ چاشت کی نماز کا وقت وہ ہے جب سائے چھوٹے ہو جائیں (یعنی دن چڑھ جائے، کیونکہ صبح کو سایہ بہت لمبا پڑتا ہے۔ جوں جوں سورج بلند ہوتا جاتا ہے سایہ چھوٹا ہوتا جاتا ہے)۔

مِنْہَا مُقَطَّعَاتُہُمْ وَحُلَلُہُمْ۔ بہشت کے درختوں سے بہشتیوں کے کپڑے اور زیورات بنائے جائیں گے (بعضوں نے کہا مُقَطَّعَات کا واحد مستعمل نہیں ہوتا تو ایک چھوٹے جُبّہ یا قمیص کو مُقَطَّعَہ نہیں کہیں گے بلکہ کئی چھوٹے کپڑوں کو مُقَطَّعَات کہیں گے اور ایک کپڑے کو ثَوْبٌ کہیں گے)

نَہٰی عَنْ لُبْسِ الذَّہَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا۔ سونے کے پہننے سے آپ نے منع فرمایا مگر جب تھوڑا سا ہو (جیسے چھلا بالی وغیرہ۔ یہ ممانعت عورتوں کے لئے ہے کیونکہ مردوں کو تو مطلقاً سونا پہننا حرام ہے، قلیل ہو یا کثیر۔ بعضوں نے قلیل سونا مردوں کے لئے بھی جائز رکھا ہے جیسے سونے کی ناک بنوا لینا یا ٹوٹا ہوا دانت سونے سے جڑا لینا کیونکہ چاندی بدبودار ہو جاتی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ قلیل وہ ہے جو نصاب سے کم ہو۔ اس میں زکوٰۃ واجب نہ ہو اور کثیر کا استعمال شاید اس وجہ سے ناجائز ہوا ایسا نہ ہو آدمی بخیلی کر کے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اور گنہگار ہو۔ یہ توجیہ ان لوگوں کے مذہب پر ہو سکتی ہے جو زیور کی زکوٰۃ کے قائل ہیں)۔

اِسْتَقْطَعَہُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَارِبَ۔ ابیض بن حمال نے آں حضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کو مارب (ایک مقام کا نام ہے) کے نمک کا ٹھیکہ (اجارہ داری) دیدیا جائے (مقطعہ کے طور پر ان کے حوالہ کر دیا جائے کہ کوئی اور وہاں کا نمک نہ لے سکے)۔

لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ اَقْطَعَ النَّاسَ الدُّوْرَ۔ جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگوں کے لئے گھروں کو معیّن کیا (ان کو انصار کے گھروں میں اُتار دیا۔ یہ بطور مُستعار اُن کو دلائے)۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ نَخْلًا۔ آں حضرتؐ نے زبیرؓ کو کھجور کے درخت مقطعہ کے طور پر دیئے (شاید یہ مقطعہ اس خمس میں سے دیا ہوگا جو آپ کا حصہ تھا بعضوں نے یہ مقطعہ اس زمین میں سے آپ نے دیا تھا جو مدینہ میں تشریف لانے پر انصار نے آں حضرتؐ کے لئے مقرر کی تھی۔ بعضوں نے کہا بنی نضیر یہودیوں کے باغات میں سے یہ مقطعہ دیا گیا تھا)۔

اِسْتَقْطَعَ الْاِمَامَ قَطِیْعَۃً۔ امام سے مقطعہ کی درخواست کی۔

کَانُوْا اَہْلَ دِیْوَانٍ اَوْ مُقْطَعِیْنَ۔ مسلمانوں کے لشکر کے لوگ یا تو تنخواہ دار ہوتے (جن کی تنخواہیں دفتر میں لکھی جاتیں) یا مقطعہ دار ہوتے (جن کو تنخواہ کے بدلہ مقطعہ یا جاگیر دی جاتی۔ ایک روایت میں مُقْتَطِعِیْنَ ہے معنی وہی ہیں۔)

لَا حَتّٰی یُقْطَعَ۔ جب تک ہمارے بھائیوں کو مقطعہ نہ دیا جائے ہم کو بھی نہ دیا جائے۔

اَوْ یَقْتَطِعُ بِہَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ۔ یا جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لے۔

فَخَشِیْنَا اَنْ یُقْتَطَعَ دُوْنَنَا۔ ہم ڈرے ایسا نہ ہو کوئی آں حضرتؐ کو اکیلا پا کر جب ہم آپ کے پاس نہ ہوں، آپ کو پکڑ لے یا مار ڈالے۔

لَا یَقْتَطِعُوْکَ۔ ایسا نہ ہو تم کو اکیلا پا کر مار ڈالیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَاقْتَطَعْنَاہُمْ۔ اگر ہم چاہتے تو ان کو مار لیتے (کیونکہ موقع مل گیا تھا وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو گئے تھے)۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا۔ آں حضرت جب لشکر کی کوئی ٹکڑی کسی مقام پر بھیجنا چاہتے (جہاد کے لیے)۔

هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ۔ یہ اس شخص کا مقام ہے جو ناطہ توڑنے سے تیری پناہ لیتا ہے

اِنْ يَّبْذُوْا قَطِيْعَتِيْ۔ اگر مجھ سے ناطہ توڑنے کی منت مانیں۔

لَيْسَ فِيْكُمْ مَنْ تَقْطَعُ دُوْنَهُ الْاَعْنَاقُ مِثْلُ اَبِيْ بَكْرٍ۔ تم میں کوئی ابوبکر صدیق رضؓ کی طرح نہیں ہے جن کے پاس پہنچنے کے لئے گردنیں کٹ جاتی ہیں (یعنی فضائل اور مناقب میں کوئی ان کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ جیسے گھوڑ دوڑ میں عمدہ گھوڑے سے ملنے کے لئے دوسرے گھوڑوں کی دوڑتے وقت گردنیں ٹوٹ جاتی ہیں پر اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: تَقَطَّعَتْ اَعْنَاقُ الْخَيْلِ عَلَيْهِ فَلَمْ تَلْحَقْهُ۔ یعنی گھوڑوں کی گردنیں اس پر کٹ گئیں پر اس تک نہ پہنچ سکے)

فَاِذَا هِيَ تَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ۔ وہ اس قدر جلد بھاگی کہ چمکتی ریتی جو دور سے جنگل میں پانی معلوم ہوتی ہے اس کے پیچھے دکھلائی دینے لگی (یعنی بہت دور نکل گئی) ایک روایت میں تَقَطَّعَ ہے بہ صیغۂ ماضی)۔

اِنَّهٗ اَصَابَهٗ قُطْعٌ۔ ان کا دم رک گیا (ضیق النفس ہو گیا)

كَانَتْ يَهُوْدُ قَوْمًا لَهُمْ ثِمَارٌ لَا يُصِيْبُهَا قُطْعَةٌ۔ یہودیوں کے میوے میں کبھی پانی کی کمی نہیں ہوتی تھی (ان کے کنوؤں میں ہمیشہ پانی افراط سے رہتا تھا)۔

اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔ قیامت کے قریب ایسے فتنے ہوں گے جیسے اندھیری رات کا ایک ٹکڑا (یعنی نہایت تاریک اور اندھا دھند فسادات ہوں گے۔ جن میں حق کی تمیز باطل سے دشوار ہو گی)۔

مترجم کہتا ہے میں نے اس حدیث کو یوں پڑھا ہے

كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔ یعنی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح (بہ صیغۂ جمع)۔

فَجَاءَ وَهُوَ عَلَى الْقِطْعِ فَنَفَضَهٗ۔ پھر وہ آیا اس وقت وہ قطع پر تھے اس کو جھٹکا (قِطْعٌ وہ کملی کا ٹکڑا یا نمدہ جو زین کے تلے اونٹ کے دونوں مونڈھوں پر ڈالا جاتا ہے)

اِقْطَعُوْا عَنِّيْ لِسَانَهٗ۔ عباس بن مرداس کو دے دلا کر اس کی زبان بند کرو (اس کو اتنا دو کہ وہ راضی ہو جائے اور آئندہ اور شعر نہ کہے)۔

اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ شَاعِرٌ فَقَالَ يَا بِلَالُ اقْطَعْ لِسَانَهٗ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا۔ ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا۔ میں شاعر ہوں۔ آپ نے بلال رضؓ سے فرمایا اس کی زبان روک (کچھ دے کر ٹال!) انھوں نے اس کو چالیس درم دیئے (شاید وہ مسافر یا محتاج ہوگا۔ جن کا حق بیت المال میں ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے خمس میں سے یہ دلایا ہو جیسے ایک روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ نے کعب بن زہیر کو قصیدہ بانت سعاد کے صلہ میں اپنی چادر عنایت فرمائی۔ بہرحال شاعروں کو کچھ دے کر ان کی زبان (ان کی ہجو) سے بچنا ہماری شریعت میں منع نہیں ہے البتہ دوسرے مسلمانوں کا مال ان کو دے ڈالنا اور اصحاب حقوق کو محروم رکھنا، جیسے دنیادار بادشاہوں کا طریق ہے کہ ہزاروں لاکھوں روپے شاعروں کو دیدیتے ہیں اور اللہ کے نام پر محتاجوں کو یا دین دار عالموں کو ایک روپیہ نہیں دیتے، ناجائز اور گناہ ہے۔ جناب امام حسن رضؓ سے منقول ہے کہ آپ نے ایک شاعر کے ساتھ بہت سلوک کیا۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا کہ خیر المال ماوقی بہ العرض یعنی بہتر مال وہ ہے جس کی وجہ سے آدمی اپنی عزت بچائے)۔

سَارِقًا سَرَقَ فَقُطِعَ فَكَانَ يَسْرِقُ بِقَطْعَتِهٖ يَا بِقَطِعَتِهٖ۔ ایک شخص نے چوری کی، اس کا ہاتھ کاٹا گیا

پھر وہ کٹے ہاتھ سے چُرایا کرتا (پھر بھی اُس نے چوری نہ چھوڑی۔

خوئے بَد در طبیعتے کہ نشست
نہ رَوَد جُز بوقت مرگ از دست

يَتَفَذَّذُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ۔ اس میں قطیعاء ڈال رہے تھے (جو ایک قسم کی کھجور ہے۔ بعضوں نے کہا گدر کھجور جو ابھی خوب پختہ نہ ہوئی ہو)۔

لَاَرْقِيَنَّ عَلٰى قَطِيْعٍ۔ میں تو بکریوں کے ایک منڈے (ریوڑ، گلّہ) کے بدلے منتر پڑھوں گا۔

قَطِيْعٌ۔ بکریوں کا گلّہ جس میں دس سے لے کر چالیس تک بکریاں ہوں۔

فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنْ نَارٍ۔ اگر میں ظاہر پر فیصلہ کر دوں، (یعنی مقدمہ کی رُوئداد اور ظاہری شہادت پر اور مدعی کو معلوم ہو کہ وہ جھوٹا ہے، اس کا کوئی حق نہیں ہے تب بھی میں اس کو ڈگری دلا دوں) تو میں اس کو دوزخ کی آگ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں (وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے فیصلے کی وجہ سے اس کے لئے وہ مال حلال ہو گیا۔ اِس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرتؐ کو علمِ غیب نہ تھا آپ بھی دوسرے قاضیوں کی طرح ظاہری روئداد پر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ البتہ اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ میں اصل حال پر مطلع کر دیتا۔ مگر آپ نے اسی روش پر چلنا چاہا جس پر اپنی امت کے قاضیوں کو چلانا منظور تھا یعنی وہ ظاہری روئداد مقدمہ اور شہادت پر فیصلہ کر دیا کریں اِس حدیث میں جمہور علماء کے قول کی دلیل ہے کہ قاضی کے فیصلے سے کوئی حرام حلال نہیں ہو جاتا۔ اور قاضی کی قضا صرف ظاہراً نافذ ہوتی ہے نہ کہ باطناً یعنی فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ اور امام ابو حنیفہؒ نے اِس حدیث کا اور اجماع کا خلاف کیا ہے)۔

كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ۔ گویا وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے

اِنَّمَا مُقَطَّعَةً اَوْ مُنَجَّمَةً۔ قسط قسط کرکے (یہ راوی کا شک ہے کہ مُقَطَّعَةً کہا یا مُنَجَّمَةً) یعنی تھوڑا تھوڑا بہ اقساط۔

قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ۔ تو نے اپنے یار کی گردن کاٹ ڈالی (اس کی تعریف کرکے مُراد وہ تعریف ہے جو بیجا ہو، حد سے زیادہ ہو یا کسی دنیاوی غرض سے بطور خوشامد اور چاپلوسی کے ہو یا ایسا ہو کہ جس کی تعریف کی جاتی ہے اس کے مغرور ہو جانے کا اندیشہ ہو، لیکن متقی اور پرہیزگار اور خداترس اور دیندار کی واجبی تعریف کرنا منع نہیں ہے اور کئی صحابہ سے منقول ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ ایک شخص کے اعمالِ خیر کی تعریف کرنا اس نیت سے کہ دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو اور خوشی کے ساتھ اعمالِ خیر بجا لائیں جائز بلکہ مستحب ہے)

يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ۔ نمازی کی نماز گدھا سامنے سے نکل جانے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْمَرْاَةُ۔ عورت کا سامنے سے نکل جانا بھی نماز کو توڑ ڈالتا ہے۔

لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ وَّادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ نماز کسی چیز کے سامنے سے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک تم سے ہو سکے سامنے نکلنے والے کو روکو (سامنے سے نکلنے نہ دو)

اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ وَّالْمُقَاطَعَةُ۔ ایک میعاد پر مال بیچنا اور مقاطعہ کرنا (یعنی مضاربت)

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهٗ۔ میں اُٹھا اور میں نے اس مشک کا مُنہ کاٹ لیا (تاکہ بطور تبرک کے اس کو اپنے پاس رکھوں کیونکہ آں حضرتؐ کا دہن مبارک اس کو لگا تھا

فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُ فَمَهَا وَحَفِظْتُهٗ فِيْ بَيْتِيْ۔ میں اِس مشک کے دہانہ کی طرف گیا اس کو کاٹ لیا اور اپنے گھر میں رکھ چھوڑا (اس کو مریضوں کی شفا کا آلہ بنایا)۔

اَللّٰھُمَّ اقْطَعْ دَابِرَھُمْ۔ یا اللہ انکی جڑ کاٹ ڈال۔

اَللّٰھُمَّ اقْطَعْ اَثَرَہٗ۔ یا اللہ اس کا نشان میٹ دے (وہ زمین پر چل نہ سکے لنجا ہو کر پڑا رہے)۔

تَقَاطَعَ مُکَاتَبَتَھَا بِالذَّھَبِ۔ اس کا خراج سونا ٹھہرایا۔

قَطَعُوْا مَا اَصَابَہُ الْبَوْلُ۔ جس چیز میں پیشاب لگ جاتا (کپڑے یا کھال میں) اس کو کاٹ ڈالتے (بنی اسرائیل میں یہی طہارت تھی جو نہایت سخت اور دشوار تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اِس امت پر آسانی کر دی کہ پانی سے دھونا کافی کر دیا)۔

یَمُرُّ بِاَخِیْہِ وَقَدِ انْقَطَعَ بِہٖ۔ شیطانی اونٹ وہ ہے کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کو دیکھے وہ چلنے سے عاجز ہو گیا ہے (بیمار ہو گیا ہے یا پاؤں میں درد ہے یا سواری کا جانور گر گیا ہے) مگر اس کو اپنے اونٹ پر سوار نہ کرے اور یوں ہی چھوڑ کر چلدے۔

یُقْطَعُ فِیْھَا بُعُوْثٌ۔ اس وقت مجاہدین کی ٹکڑیاں کٹ جائیں گی (دوسرے مسلمان ان کی مدد نہ کریں گے)۔

قَطَعَ عَیْنًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ مشرکوں کی ایک جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا۔

فَاَمَرَ بِقَطْعِ یَدِھَا۔ ایک عورت مانگے پر چیز لے کر پھر مکر جاتی (اس طرح پرایا مال مار لیتی) آں حضرتؐ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا (اہل حدیث کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے لیکن جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ عاریت لینے والے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا وہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ نے اس عورت کو ڈرانے کے لئے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ مگر کاٹا نہ ہوگا)۔

لَا یَمِیْنَ فِیْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ۔ ناطہ کاٹنے میں قسم پوری نہ ہوگی (مثلاً کوئی قسم کھالے کہ اپنے باپ یا ماں سے بات نہ کروں گا تو ایسی قسم توڑ ڈالنا چاہیے۔ اسی طرح ہر گناہ کی بات پر جو قسم کھائے اس کو توڑ ڈالے اور کفارہ دیدے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ۔ تیری پناہ آگ کے کپڑوں سے (جو دوزخیوں کو پہنائے جائیں گے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَقْطَعُ الرَّجَاءَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو امید قطع کر دیتے ہیں (یعنی جن کی وجہ سے آدمی کو مغفرت کی امید نہیں رہتی)

قَطِیْعَہ۔ بغداد کا ایک محلہ جو خلیفہ منصور عباسی نے لوگوں کو آباد کرنے کو دیا تھا۔

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰدَمَ وَاَقْطَعَہُ الدُّنْیَا قَطِیْعَۃً۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اور دنیا مقطعہ کے طور پر ان کو دی۔

قَطَائِعُ الْمُلُوْکِ کُلُّھَا لِلْاِمَامِ۔ بادشاہوں کی ذاتی جائدادیں (جیسے مقطعہ گاؤں برج قلعے وغیرہ) سب امام کو ملیں گے (یعنی جو مسلمانوں کا امام یعنی سالار لشکر ہو)۔

قَطَعَ عَلٰی یَدَیْہِ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِمِائَۃِ اِنْسَانٍ۔ تقریباً چار سو آدمیوں نے اُن سے بیعت کی (ان کی امامت کے قائل ہوئے)۔

مِقْطَعٌ۔ کاٹنے کا آلہ (جیسے قینچی چھری چاقو وغیرہ)

اَرْضٌ مُّنْقَطِعَۃٌ۔ وہ زمین جو آبادی سے دور اور الگ ہو۔

قُطَّاعُ الطَّرِیْقِ۔ ڈاکو، راہزن لوگ، بٹ مار۔

قَطْفٌ۔ چننا، جمع کرنا، جلدی سے اوچک لیجانا، کونچا مارنا،

قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ۔ دیر میں چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلدی چلنا۔

تَقْطِیْفٌ بمعنی قَطْفٌ ہے۔

اِقْطَافٌ۔ دیر میں چلنے والے جانور کا مالک ہونا، انگور کے کاٹنے کا وقت آجانا (جیسے اِقْتِطَافٌ)، چننا، اوچک لیجانا، خلاصہ لینا۔

قُطَافَہ۔ جو انگور زمین پر گر جائیں۔

وَکَانَ جَمَلِیْ فِیْہِ قِطَافٌ۔ میرا اونٹ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیز چلتا تھا۔

عَلٰی جَمَلٍ لِّیْ قَطُوْفٍ۔ میں اپنے ایک اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں چلتا تھا (صحاح میں ہے قطوف وہ جانور جو

سست چلتا ہو)۔

اِنَّہٗ رَکِبَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ یَقْطِفُ آنحضرتؐ ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست اور مٹھا تھا۔

اَقْطَفَ الْقَوْمُ دَابَّۃَ اَمِیْرِھِمْ۔ لوگ اپنے سردار کے جانور کی چال چل رہے تھے (اپنے جانوروں کو اس کے جانور کے پیچھے چلا رہے تھے)

کَانَ قَطُوْفًا۔ وہ جانور سست تھا۔

یَجْتَمِعُ النَّفَرُ عَلَی الْقِطْفِ فَیُشْبِعُھُمْ۔ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے (سب مل کر اس میں سے کھائیں گے وہ سب کا پیٹ بھر دے گا)

قِطْفٌ۔ بہ کسرۂ قاف خوشہ (بعضوں نے بہ فتحہ قاف روایت کیا ہے۔ اس کی جمع قِطَافٌ اور قُطُوْفٌ ہے)

اَرٰی رُؤُسًا قَدْ اَیْنَعَتْ وَحَانَ قِطَافُھَا (حجاج ظالم نے کہا) میں چند سر دیکھتا ہوں جو پک گئے ہیں ان کے کاٹنے کا وقت آپہنچا ہے۔

یَقْذِفُوْنَ فِیْہِ مِنَ الْقَطِیْفِ۔ اس میں کٹا ہوا میوہ ڈال رہے ہیں (ایک روایت میں یُذِیْبُوْنَ فِیْہِ مِنَ الْقَطِیْفِ ہے)۔

بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِھَا۔ اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ۔

اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا۔ میں ایک خوشہ لے لوں۔

تَعِسَ عَبْدُ الْقَطِیْفَۃِ۔ چادر کا بندہ تباہ ہوا۔ (قطیفہ وہ کملی جس کا حاشیہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دنیا کی طمع سے نیک کام کرے یعنی بندۂ شکم اور رکابی مذہب)

جُعِلَ فِیْ قَبْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَۃٌ حَمْرَاءُ۔ آنحضرتؐ کی قبر شریف میں ایک سرخ چادر بچھائی گئی تھی (وہ چادر آپ کے غلام شقران نے بچھادی تھی انہوں نے کہا اب مجھ کو یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس چادر کو دوسرا کوئی شخص اوڑھے۔ علماء نے کہا ہے کہ یہ امر خاص آنحضرتؐ کے لئے تھا اور دوسرے کسی کے لئے قبر میں کپڑا بچھانا یا تکیہ رکھنا مکروہ ہے)۔

تَحْتَہٗ قَطِیْفَۃٌ فَدَکِیَّۃٌ۔ آپ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی۔

قَطِیْفٌ۔ بصرہ کے عقب میں چند مواضع ہیں۔

قَطْلٌ۔ کاٹنا گردن مارنا۔

تَقْطِیْلٌ۔ کاٹنا۔

تَقَطُّلٌ۔ کٹ جانا۔

قَطْمٌ۔ دانت کاٹنا۔

قَطَمٌ۔ جماع کی خواہش ہونا۔

قَطَامِ۔ ایک عورت کا نام ہے۔

قَطَامِیٌّ۔ باز۔

قَطِیْمَۃٌ۔ بدمزہ دودھ، مٹھی بھر اناج۔

مِقْطَمٌ۔ پنجہ۔

قَطْنٌ۔ جھکنا۔

قُطُوْنٌ۔ اقامت کرنا، رہنا، خدمت کرنا۔

تَقْطِیْنٌ۔ ٹھہرانا، بدبودار ہونا۔

قُطْنٌ یا قُطُنٌ۔ روئی۔

قَطَنَ عَبْدَ اللّٰہِ دِرْھَمٌ۔ عبداللہ کو ایک درم (روزانہ) کافی ہے (درم ۵ رکلدار کا ہوتا ہے)

قَالَتْ اُمُّہٗ لَمَّا حَمَلَتْ بِہٖ وَاللّٰہِ مَا وَجَدْتُّہٗ فِیْ قَطَنٍ وَّلَا ثُنَّۃٍ۔ جب حضرت آمنہ کو آنحضرتؐ کا حمل رہا تو وہ کہنے لگیں خدا کی قسم مجھ کو کچھ بوجھ معلوم نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں (قطن پیٹھ کا نیچے کا حصہ اور ثُنَّہ پیٹ کا نیچے کا حصہ)۔

حَتّٰی اٰتِیَ عَارِیَ الْجَاٰجِیْ وَالْقُطْنِ۔ یہاں تک کہ میں سینہ اور پیڑو کھلا ننگا ہوکر آؤں گا (بعضوں نے کہا صحیح قِطَنٌ ہے بہ کسرۂ طا جو جمع ہے قِطْنَۃٌ کی یعنی دونوں

رانوں کا درمیانی مقام)۔

حَتّٰی کُنْتُ قَطِنَ النَّارِ۔ (حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا میں آتش پرست تھا اور آگ کی پوجا کیا کرتا تھا) یہاں تک کہ آگ کا مجاور بن گیا (یعنی آتش خانہ کا خادم اور متولی، ایک روایت میں قَطَنَ النَّارِ ہے یہ جمع ہے قَاطِنٌ کی یعنی آگ میں رہنے والا۔ یا مفرد ہے بمعنی قَاطِنٌ جیسے فَرَطٌ بمعنی فَارِطٌ ہے)

نَحْنُ قُطَّانُ اللّٰہِ۔ ہم اللہ کے حرم کے رہنے والے ہیں (یعنی مکہ معظمہ کے)

وَاَنْتِ قَطِیْنُ الْبَیْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ۔ میں بیت اللہ کا رہنے والا ہوں حرمت والے مقاموں کے پاس۔

کَانَ یَاْخُذُ مِنَ الْقُطْنِیَّۃِ الْعُشْرَ۔ حضرت عمرؓ دالوں میں سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا کرتے تھے، جیسے مونگ، مسور، چنا، لوبیا، ماش وغیرہ سے، ان سب میں سے عشر وصول کرتے)

یَقْطِیْنٌ۔ کدو یا ہر بیل والا درخت یا انجیر یا موز (اور ابو علی بن یقطین اور علی بن یقطین شیعہ راویوں میں سے ہیں)۔

قَطْوٌ۔ دیر میں چلنا بھاری ہو کر۔

قَطَا۔ مشہور پرندہ ہے

تَقَطِّی۔ دیر لگانا۔

اِقْطِیْطَاءٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر چلنا یا خوشی اور بچپن کے ساتھ۔

قَطَوَانٌ۔ کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے (اسی کی طرف منسوب ہے عَبَاءٌ قَطَوَانِیَّۃٌ قطوان کی عبا)۔

قُطَیٌّ۔ تصغیر ہے قطا کی۔

لَیْسَ قَطًا مِثْلَ قُطَیٍّ۔ (یہ ایک مثل ہے) یعنی چھوٹے بڑے برابر نہیں ہیں۔

ھُوَ اَھْدٰی مِنَ الْقَطَا۔ وہ قطا سے زیادہ رستہ پہچاننے والا ہے (کہتے ہیں یہ پرندہ کوسوں پانی کی تلاش میں نکل جاتا ہے پھر اپنے گھونسلے میں چلا آتا ہے اور اپنے چوزے کو پانی پلاتا ہے)۔

ھُوَ اَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا۔ وہ قطا سے زیادہ سچا ہے (قطا وہیں رہتا ہے جہاں پانی اور گھانس ہو، تو اس کی آواز سے عرب لوگ پہچان لیتے ہیں کہ یہاں پانی ہے عرب لوگ اس کو صَدُوْق بھی کہتے ہیں)۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ فِیْ ھٰذَا الْوَادِیْ مُحْرِمًا بَیْنَ قَطَوَانِیَّتَیْنِ۔ جیسے میں حضرت موسیٰؑ کو اس میدان میں دیکھ رہا ہوں وہ دو سفید قطوانی چادروں میں احرام باندھے ہوئے جا رہے تھے (دوسری روایت ہے کہ لبیک پکارتے ہوئے جا رہے ہیں)۔

تَحَارُ فِیْہِ الْقَطَا۔ وہاں قطا حیران رہ جاتا ہے (حالانکہ قطا سب پرندوں سے زیادہ اپنا گھونسلہ پہچانتا ہے اور کوسوں کی مسافت پر جا کر پھر وہاں سے چلا آتا ہے راستہ نہیں بھولتا)۔

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ۔ جو شخص قطا کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے۔

بَابُ الْقَافِ مَعَ الْعَیْنِ

قَعْبٌ۔ پیالہ۔ (اس کی جمع اَقْعُبٌ اور قِعَابٌ اور قِعَبَۃٌ ہے)۔

قَعْبُ الْکَلَامِ۔ کلام کی تہہ۔

قَعِیْبٌ۔ عدد کثیر۔

تَقْعِیْبٌ۔ تہ دار کرنا، بات کو حلق سے نکالنا۔

قَاعِبٌ۔ چلانے والا بھیڑیا۔

مُحَلِّبٌ فِیْ قَعْبٍ۔ ایک لکڑی کے پیالہ میں دودھ دوہا۔

قَعْبَجِیٌّ۔ بدخلق، بخیل، بے مروت، سخت مزاج۔

إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالَ كُلُّ شَدِيدٍ قَعْبَرِيٍّ۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ دوزخی کون ہوگا؟ فرمایا ہر ایک بد مزاج قعبری۔ (لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ قعبری کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے بال بچوں عزیزوں دوستوں پر سختی کرتا ہو۔ ہروی نے کہا میں نے ازہری سے قعبری کے معنی پوچھے۔ انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں زمخشری نے کہا شاید یہ عَبْقَرِيّ کا قلب ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ عَبْقَرِيٌّ اور ظُلْمٌ عَبْقَرِيٌّ یعنی سخت آدمی اور سخت ظلم اور کلام عرب میں قلب بہت شائع ہے)

قَعْدَةٌ۔ ایک بار بیٹھنا بیٹھنے میں جتنی جگہ لے، اور سرین۔

قُعُودٌ اور مَقْعَدٌ۔ بیٹھنا یا کھڑے سے بیٹھ جانا، یا لیٹنے سے اور سجدہ سے بیٹھ جانا۔ بعضوں نے کہا قعود اوپر سے نیچے کی طرف اور جلوس نیچے سے اوپر کی طرف۔

تَقْعِيدٌ۔ خدمت کرنا خود محنت مزدوری کرکے کسی کو آرام سے بٹھا رکھنا۔

مُقَاعَدَةٌ۔ ساتھ بیٹھنا۔

إِقْعَادٌ۔ کھڑا کرنا، بٹھانا۔

أُقْعِدَ فُلَانٌ۔ وہ معذور ہو گیا (چل پھر نہیں سکتا)

تَقَعُّدٌ۔ کسی کا کام کرنا، دیر لگانا، اور چھوڑ کر بیٹھ جانا۔

إِقْتِعَادٌ۔ رات دن جانور پر سواری کرنا۔

قَاعِدَةُ الْبِلَادِ۔ پائے تخت۔

نَهَى أَنْ يُقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ۔ قبر پر بیٹھنے یا پاخانہ پھرنے سے منع فرمایا (بعضوں نے کہا اس پر سوگ کرکے برابر بیٹھے رہنے سے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا میت کا احترام اور ادب منظور ہے اس لئے قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا کیونکہ اس میں میت کی تذلیل اور توہین ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ نے ایک شخص کو قبر پر ٹیکا دیئے دیکھا تو فرمایا صاحب قبر کو ایذا مت دے۔ مجمع البحار میں ہے کہ امام مالک نے قعود سے اس حدیث میں یہ مراد لیا ہے کہ اس پر پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ کیونکہ حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ آپ قبر پر بیٹھتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اس کو جس طرح اس پر تکیہ دینے کو حرام رکھا ہے اسی طرح قبر کو گچ سے بنانا بھی ناجائز رکھا ہے)۔

أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِي فِي حَائِطِ سَعْدٍ۔ ایک عورت کو آنحضرتؐ کے پاس لے کر آئے اس نے زنا کرایا تھا۔ آپ نے پوچھا تو نے کس سے زنا کرایا ہے؟ وہ بولی اس اپاہج (معذور) سے جو سعد کے باغ میں رہتا ہے۔

لَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ۔ اس کو یہ امر اس کے ساتھ کھانے اور پینے اور بیٹھنے سے نہ روکے۔

إِنَّا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَحْصُورَاتٌ مَقْصُورَاتٌ قَوَاعِدُ بُيُوتِكُمْ وَحَوَامِلُ أَوْلَادِكُمْ۔ ہم تو عورتیں ہیں جو روکی گئی ہیں، محلوں میں رکھی گئی ہیں۔ گھروں میں بیٹھنے والیاں تمہاری اولاد کو اٹھانے والیاں (نہایہ میں ہے کہ قواعد اگر قَاعِدٌ کی جمع ہو تو اس سے مراد بوڑھی عورتیں ہیں۔ اگر قَاعِدَةٌ کی جمع ہو تو وہ اسم فاعل ہے قعود سے یعنی بیٹھنے والی)۔

كَيْفَ تَرَوْنَ قَوَاعِدَهَا وَبَوَاسِقَهَا۔ تم لوگ ابر کے نیچے کے چوڑے ٹکڑوں کو اور اوپر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو کیسے دیکھ رہے ہو (ابر کے نیچے کے ٹکڑوں کو قواعد عورتوں سے تشبیہ دی جو ایک مقام میں تھمی رہتی ہیں)

أَبُو سُلَيْمَانَ وَرِيشُ الْمُقْعَدِ وَضَالَةٌ مِثْلُ الْجَحِيمِ الْمُوقَدِ۔ میں ابو سلیمان ہوں میرے پاس وہ تیر ہیں جن میں مقعد نے پر لگایا ہے ان کو تراشا ہے اور بیر کی لکڑی ہے جو سلگتے ہوئے جہنم کی طرح ہے۔

مُقعَد یا مُعقَد۔ ایک شخص کا نام ہے جو تیر سازی میں کمال رکھتا تھا اور بیر کی لکڑی سے تیر بنائے جاتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ میرے پاس جنگ کا عمدہ سامان موجود ہے پھر میں کیوں جنگ نہ کروں۔ بعضوں نے کہا مُقعَد کرگس کے پٹھے کو کہتے ہیں اس کا پر نہایت عمدہ ہوتا ہے)۔

مِنَ النَّاسِ مَنْ يُذَلِّلُهُ الشَّيْطَانُ كَمَا يُذَلِّلُ الرَّجُلُ قَعُوْدَهٗ۔ بعضے آدمی ایسے ہیں جن کو شیطان اس طرح رام کر لیتا ہے (اپنا تابعدار بنا لیتا ہے) جیسے آدمی اپنی سواری اور بوجھ کے اونٹ کو یا نوجوان اونٹ کو سدھا لیتا ہے (قعود اونٹ کا پاٹھا پٹھا) جو سواری کے لائق ہو جائے دو برس سے چھ برس تک کا، پھر اس کو جمل کہتے ہیں)۔

لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُتَّقِيًا حَتّٰى يَكُوْنَ اَذَلَّ مِنْ قَعُوْدٍ كُلُّ مَنْ اَتٰى عَلَيْهِ اَرْغَاهُ۔ آدمی اس وقت تک متقی اور پرہیزگار نہیں ہوتا جب تک سواری کے اونٹ سے زیادہ نرم اور رام نہ ہو جائے، جو شخص اس پر چڑھ بیٹھے وہ آواز کرنے لگتا ہے (اونٹ کا قاعدہ ہے جب وہ مغلوب اور رام ہو جاتا ہے تو آواز کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ تقوے اور پرہیزگاری اس وقت پوری ہوتی ہے جب آدمی غرور اور سرکشی اور شیخی کو بالکل چھوڑ دے اور سواری کے اور لدو اونٹ کی طرح ہر شخص سے عاجزی اور فروتنی کرے اگر وہ زیادتی کرے تب بھی صبر اور تحمل سے کام لے)

جَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ۔ ایک گنوار نوجوان نر اونٹ پر سوار ہو کر آیا (اس کا اونٹ دوڑ میں قصوا سے آگے نکل گیا جو آں حضرتؐ کی سواری کی اونٹنی تھی یہ امر صحابہ پر شاق ہوا)۔

اِقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ۔ انھوں نے بیت اللہ کو حضرت ابراہیم کے پایوں سے کم کر دیا (یعنی چھوٹا کر دیا اور حطیم کو باہر چھوڑ دیا)۔

قَعَدَتْ عَنِ الْمَحِيْضِ۔ حیض سے ناامید ہو گئی ہوں (یعنی بوڑھی ہوں)۔

تَوَضَّأَ عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ۔ حضرت عثمانؓ نے مقاعد میں وضو کیا ("مقاعد" وہ دوکانیں جو حضرت عثمان کے گھر کے پاس تھیں۔ بعضوں نے کہا سیڑھیاں، بعضوں نے کہا "مقاعد" مسجد کے پاس ایک مقام تھا۔ جہاں لوگ حاجت یا طہارت کے لئے بیٹھا کرتے تھے)۔

وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمَقَاعِدِ۔ وہ مقاعد میں بیٹھے تھے

ذُو الْقَعْدَةِ۔ مشہور مہینہ ہے (بہ فتحہ قاف اور بکسرہ قاف بھی منقول ہے)۔

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ۔ شیطان آدمیوں کے پاخانوں میں کھیلتا رہتا ہے (وہاں اکثر موجود رہتا ہے، کیونکہ وہاں ذکرِ الٰہی نہیں ہوتا تو لوگوں کا کشف ستر کراتا ہے کبھی کپڑا یا بدن نجس کرا دیتا ہے غرض طرح طرح کے فساد کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا مقاعد سے آدمیوں کی سرین مراد ہے، شیطان اس سے کھیلتا ہے)۔

مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔ بہشت یا دوزخ میں اپنا ٹھکانا۔

لَا يَقْعُدُ اِلَّا بِقَدْرِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ۔ آں حضرتؐ فرض نماز ادا کرنے کے بعد اس جگہ نہیں بیٹھتے، مگر اتنی دیر جتنی دیر میں اللّٰھم انت السلام و منک السلام تبارکت و تعالیت یا ذا الجلال و الاکرام فرماتے (یہ اس نماز میں ہے جس کے بعد سنتیں ہوتی ہیں۔ جیسے فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز۔ کیونکہ دوسری روایت میں آپ کا فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اُسی جگہ بیٹھا رہنا منقول ہے اور عصر اور فجر کے بعد ذکرِ الٰہی مستحب ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ آنحضرتؐ کی اکثر عادت شریفہ یہ تھی کہ فرض ادا کرنے کے بعد اس جگہ سے سرک جاتے اگر

کچھ ٹھہرتے بھی تو اتنا جتنی دیر میں اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ۔ اخیر تک کہیں اب یہ جو ہمارے زمانہ میں ناواقفوں اور کم علم والوں نے التزام کرلیا ہے کہ فرض پڑھ چکنے کے بعد دیر تک وہیں بیٹھے رہتے ہیں اور لمبی لمبی دعائیں ہاتھ اٹھا کر کیا کرتے ہیں یہ سنت کے موافق نہیں ہے

يُرَدُّ قَعِيْدُهُمْ عَلٰى سَرَايَاهُمْ۔ مجاہدین میں جو لوگ پیچھے بیٹھے ہوں وہ اپنی ٹکڑیوں سے ملائے جائیں گے، (لوٹ کے مال میں ان کو بھی حصہ ملے گا۔ کیونکہ اگرچہ وہ جنگ میں شریک نہ تھے، مگر مجاہدین کے مددگار رہتے)۔

اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ۔ جب تو نماز میں بیٹھے (یعنی سلام سے پہلے) تو اللہ کی تعریف کر (التحیات پڑھ) پھر مجھ پر درود بھیج پھر اللہ سے دعا کر، اپنا مطلب مانگ (جو تیرا جی چاہے وہ دعا کر خواہ دنیا سے متعلق ہو یا دین سے)۔

اِنَّمَا يَقْعُدُ لَكَ وَلِاَصْحَابِكَ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَقَدْ فَرَغَ مِنْهُمْ۔ (امام محمد باقر نے زرارہ بن اعین سے فرمایا جو آپ کے اصحاب میں سے تھا) شیطان تیرے اور تیرے یاروں کے لئے رستہ پر بیٹھتا ہے (گمراہ کرنے کے لئے) دوسروں سے تو فارغ ہوچکا۔

اَلْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ مَنْ قَعَدْنَ عَنِ النِّكَاحِ قرآن شریف میں جو القواعد من النساء آیا ہے اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کو اب نکاح کی خواہش نہیں (کیونکہ بوڑھی ہوگئیں، اب ان کو کوئی پسند نہیں کرتا)۔

مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا وَلَهٗ اُذُنَانِ عَلٰى اِحْدٰهُمَا مَلَكٌ مُرْشِدٌ وَعَلَى الْاُخْرٰى شَيْطَانٌ مُفَتِّنٌ هٰذَا يَاْمُرُهٗ وَهٰذَا يَزْجُرُهٗ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ۔ یہ جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا داہنے اور بائیں ایک ایک بیٹھا ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دل میں دو کان ہیں ایک کان پر تو ایک فرشتہ ہے جو اچھا رستہ بتلاتا ہے دوسرے کان پر ایک شیطان ہے جو بہکاتا ہے۔ شیطان کہتا ہے یہ برا کام کر ڈال۔ فرشتہ اس کو ڈانٹتا ہے منع کرتا ہے (کہ برے کام کا انجام برا ہے)۔

قَعِيْدُ الْقَبْرِ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ۔ قبر میں ساتھ بیٹھنے والے منکر اور نکیر دو فرشتے ہیں (جو ہر آدمی سے سوالات کرتے ہیں)

اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ يُقْعِدَانِهٖ۔ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ دونوں فرشتے (منکر و نکیر) اس کو بٹھاتے ہیں (یعنی حقیقتاً بٹھاتے ہیں تاویل کی ضرورت نہیں یا اس مردے کو برزخ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بٹھایا گیا، گو دوسرے دنیا میں رہنے والوں کو اس کا بیٹھنا معلوم نہ ہو۔ بعضوں نے کہا بٹھانے سے یہ مراد ہے کہ اس کو ہوشیار کرتے ہیں۔ اب جو شخص پانی میں ڈوب جائے یا آگ میں جل جائے یا جانور کے پیٹ میں چلا جائے، اس کی قبر وہیں ہے جہاں اس کے جسم کے اجزا ہوں)۔

اَرْهِفْ شَفْرَتَهٗ حَتّٰى قَعَدَتْ كَاَنَّهَا حَرْبَةٌ۔ چھری کو اتنا تیز کیا کہ وہ ایک ہتھیار کی طرح ہوگئی (قعدت بمعنی صارت ہے اور کبھی صار بھی بمعنی قعد آتا ہے)

اَلْحَائِضُ تَقْعُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا۔ حیض والی عورت حیض کے دنوں میں نماز سے بیٹھ رہے، (نماز روزہ نہ کرے)۔

يَجُوْزُ الْمُقْعَدُ فِي الْعِتَاقِ۔ لنجا معذور بردہ آزاد کرنا کافی ہے یعنی کفارہ میں۔

قَاعِدَةٌ۔ قانون، امر کلی، رسم و رواج۔

قَعْرٌ۔ تہہ تک اترنا کسی ظرف کا سب پانی پی جانا یا سب کھانا کھا لینا، پچھاڑنا، جڑ سے کاٹنا۔

قَعَارَةٌ۔ گہرا ہونا۔

تَقْعِيْرٌ۔ گہرا کرنا، حلق سے حروف نکالنا، چیخنا۔

اِقْعَارٌ۔ گہرا کرنا۔

تَقَعُّرٌ۔ گہرا ہونا۔

اِنْقِعَارٌ۔ جڑ سے نکل جانا، گر جانا۔

قَعْرٌ۔ تھل، بیڑا، تہہ۔

قَعْرٌ۔ عقل۔

اِنَّ رَجُلًا اِنْقَعَرَ عَنْ مَالٍ لَّهٗ۔ ایک شخص اپنا مال چھوڑ کر گرا (ایک روایت میں تَقَعَّرَ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ عُمَرَ لَقِيَ شَيْطَانًا فَصَارَعَهٗ فَقَعَرَهٗ۔ حضرت عمرؓ ایک شیطان سے بھڑ گئے، اس سے کشتی کی اس کو پچھاڑ دیا۔

مِنْ قَعَارَةِ عَدَنٍ۔ عدن کے انتہائی مقام سے۔

فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ فَحَلَبَ فِيْهَا۔ ابوبکر صدیقؓ ایک گڑھے دار پتھر لے کر آئے اُس میں دودھ دوہا (بعضوں نے کہا صحیح مُتَقَعِّرَةٍ ہے یعنی جوفدار)

وَلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ۔ نہ سمندر جو اس کی تہہ میں ہے۔

جَلَسَ فِيْ قَعْرِ بَيْتِهٖ۔ ہمیشہ اپنے گھر میں رہنے لگا

مَا فِيْ هٰذَا الْقَعْرِ مِثْلُهٗ۔ اس شہر میں اس جیسا کوئی نہیں ہے۔

قَعْبٌ مِقْعَارٌ۔ زیادہ گہرا بڑا پیالہ۔

اَلْقَعُوْرُ۔ گہرا کنواں۔

قَعَسٌ۔ سینہ باہر نکلنا اور پشت اندر گھس جانا (اس کی ضد حَدَبٌ ہے یعنی کبڑا پن)۔

اِقْعَاسٌ۔ مالدار ہونا۔

تَقَاعُسٌ۔ پیچھے ہٹنا (جیسے اِقْعِنْسَاسٌ ہے)۔

اَقْعَسُ۔ پائدار، مضبوط، لمبی رات، سر اور گردن جھکا ہوا اونٹ۔

اَقْعَسَانِ۔ ضمضم کے دونوں بیٹے۔ ایک کا نام "اقعس" تھا ایک کا ہبیرہ (یہ تغلیب ہے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو عُمَرَیْن کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ مَدَّ يَدَهٗ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَتَقَاعَسَ عَنْهُ یا تَقَعَّسَ عَنْهُ۔ آں حضرتؐ نے اپنا ہاتھ حذیفہ کی طرف بڑھایا (اُن سے بیعت لینے کو) انہوں نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا

فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيْهَا۔ وہ اس خندق میں گرنے سے پیچھے ہٹی۔

حَتّٰى تَاْتِيَ فَتَيَاتٍ قُعْسًا۔ تو ایسی جوان عورتوں کو پائے گا جن کے سینے اُبھرے ہوں گے (یہ جمع ہے قَعْسَاءُ کی۔ یعنی وہ عورت جس کا سینہ نکلا ہوا ہو)۔

اَبْغَضُ صِبْيَانِنَا اِلَيْنَا الْاُقَيْعِسُ الذَّكَرِ۔ سب میں ناپسند بچوں میں ہم کو وہ بچہ ہوتا ہے جس کا ذکر باہر نکلا ہو۔

لَا يَنْبَغِيْ لِلَّذِيْ يُدْعٰى اِلٰى شَهَادَةٍ اَنْ يَّتَقَاعَسَ عَنْهَا۔ جو شخص گواہی دینے کے لئے بلایا جائے اس کو پیچھے ہٹنا نہیں چاہئے (بلکہ گواہی ادا کرنی چاہئے)

قَعْصٌ۔ ایسا مارنا کہ اسی جگہ مر جائے (فوراً مر جائے دیر

قُعِصَتِ الشَّاةُ۔ بکری کو تعاص کی بیماری ہوئی (وہ ایک بیماری ہے جس سے بکری فوراً ہلاک ہو جاتی ہے یہ بیماری سینہ میں ہوتی ہے اور گردن کو توڑ دیتی ہے)

مَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ الْمَآبَ۔ جو شخص فوراً قتل کیا جائے (اس پر ایسی ضرب پڑے کہ فوراً اسی مقام میں ہلاک ہو جائے) تو اس نے اچھا لوٹنا لازم کر لیا (آخرت میں اس کی بازگشت عمدہ ہوگی)۔

كَانَ يَقْعَصُ الْخَيْلَ بِالرُّمْحِ قَعْصًا يَوْمَ الْجَمَلِ۔ حضرت زبیرؓ جنگ جمل میں گھوڑوں کو برچھہ مار کر اُسی جگہ گرا دیتے (مار ڈالتے)۔

اَقْعَصَ ابْنَا عَفْرَاءَ اَبَا جَهْلٍ۔ عفراء کے دو بیٹے (معاذ اور معوذ) نے ابوجہل کو وہیں مار کر گرا دیا۔

مَوْتَانٌ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ۔ (قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ) لوگوں میں ایسی موت پڑے گی جیسے بکریوں

میں قعاص کی بیماری آتی ہے پس ہزاروں لاکھوں مرنا شروع ہوں گے۔ جیسے قعاص کی بیماری میں شاذ و نادر کوئی بکری بچ رہتی ہے سب ہی مرجاتی ہیں وہ بھی جلدی جلدی)۔

اَللّٰهُمَّ اَقْعِصِ الزُّبَيْرَ بِشَرِّ قِتْلَةٍ۔ یا اللہ زبیر کو بُری طرح فوراً قتل کرادے (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور مجھ کو تو صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ آں حضرتؐ تو زبیرؓ کو بہت چاہتے تھے اپنا حواری فرماتے تھے وہ آپ کے اور خود حضرت علیؓ کے پھوپی زاد بھائی تھے اور خود حضرت علیؓ نے زبیرؓ کے قاتل سے فرمایا کہ تو دوزخی ہے اور حضرت زبیر جنگ جمل سے اس وقت لوٹ گئے جب حضرت علیؓ نے ان کو آں حضرتؐ کی حدیث یاد دلائی کہ تم ایک دن علی سے لڑوگے۔ اِس کے بعد ابن جرموز نے ان کو غفلت میں سوتا پاکر شہید کیا رضی اللہ عنہ وغفرلہ)

مَنْ مَاتَ قَعْصًا۔ جو شخص کسی مار سے فوراً مرجائے۔

مِقْعَصٌ اور مِقْعَاصٌ۔ شیر جو فوراً آدمی کو مار ڈالے

مَقْعُوْصٌ۔ جس کو قعاص کی بیماری ہو

اَلْقَعُوْصُ۔ وہ بکری جو دودھنے والے کو مارے اور دودھنے نہ دے۔

قَعْطٌ۔ نامرد ہونا، بزدل ہونا، زور سے چیخنا، سوکھ جانا، ہانک دینا، پچھاڑنا، زور سے جانور کو ہانکنا، باندھنا غصہ ہونا، کھولنا، تنگ کرنا، ذلیل ہونا۔

تَقْعِيْطٌ۔ زور سے ہانکنا، فحش بکنا، تنگ کرنا۔

اِقْعَاطٌ۔ زور سے چیخنا، الگ ہوجانا، ذلیل کرنا، فحش بکنا۔

اِقْتِعَاطٌ۔ عمامہ باندھنا اور اس کو ٹھڈی کے نیچے نہ پھیرانا (اگر ٹھڈی کے تلے لیجائے تو اس کو تلحی کہتے ہیں)

مِقْعَطٌ یا مِقْعَطَةٌ۔ پگڑی، عمامہ۔

نَهٰى عَنِ الْاِقْتِعَاطِ وَاَمَرَ بِالتَّلَحِّيْ۔ آنحضرتؐ نے اقتعاط سے منع فرمایا اور تلحی کا حکم دیا (ان کی تفسیر اوپر گزر چکی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اِقْتِعَاط شیطان کا عمامہ ہے (ہمارے زمانہ میں اکثر لوگ اقتعاط کیا کرتے ہیں اور اِس حدیث سے غافل ہیں۔ سنت یہ ہے کہ عمامہ کا ایک پھیر ٹھڈی کے تلے سے لیجائے)۔

قَعْقَعَةٌ۔ آواز کرنا، خصوصاً ہتھیاروں کی کھڑکھڑا، ہانکنا، گھمانا چلدینا، کوچ کرنا۔

تَقَعْقُعٌ۔ اضطراب، حرکت، آواز کے ساتھ کوچ کرنا۔

قَعْقَاعُ بْنُ شَوْرٍ۔ ایک شخص کا نام تھا جو بہت خوش صحبت یار باش تھا۔

قُعَيْقِعَانُ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے (یہ پہاڑ مکہ میں ہے جبل ابو قبیس کے سامنے۔ قبیلہ جرہم جب وہاں لڑے تھے تو ان کے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ وہاں ہوئی تھی)

اٰخُذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا۔ میں بہشت کے دروازہ کا کڑا پکڑ کر ہلاؤں گا کھٹکھٹاؤں گا دروازہ کھلوانے کو)۔

شَرُّ النِّسَاءِ السَّلْفَعَةُ الَّتِيْ تُسْمِعُ لِاَسْنَانِهَا قَعْقَعَةً۔ بدترین عورت وہ ہے جو مردوں پر دلیر ہو (ان سے شرم وحیا نہ کرے زبان دراز ہو) اور اس کے دانتوں کی آواز سنائی دے۔

فَقَعْقَعُوْا اِلَيْكَ السِّلَاحَ فَطَارَ سِلَاحُكَ۔ انھوں نے اپنے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی تو تمھارے ہتھیار اُڑ گئے۔

قَعَاقِعُ۔ ہتھیاروں کی آوازیں اور بجلی کے کڑاکے

اِذْ سَمِعْتُ قَعْقَعَةَ السِّلَاحِ۔ یکایک میں نے ہتھیاروں کے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنی۔

فَجِيْئَ بِالصَّبِيِّ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ۔ اُس بچہ کو لے کر آئے اس کا دم نکل رہا تھا (نزع جاری تھا)

لَوْلَا قَعْقَعَةُ الْبُرُدِ۔ اگر قاصدوں کی کھڑکھڑا

نہ ہوتی۔

مَنْ يَجْتَمِعْ تَتَقَعْقَعْ عُمُدُهٗ۔ جہاں ملاپ ہوگا وہاں ایک دن پھوٹ بھی ہوگی جہاں شمار بہت ہوگا وہاں ایک دن کمی بھی ہوگی (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر کمالے را زوالے)۔

مَا يُقَعْقَعُ لَهٗ بِالشِّنَانِ۔ وہ برچھے سے نہیں گھبراتا (یعنی دنیا کے حوادث سے پریشان نہیں ہوتا)۔

طَرِيْقٌ قَعْقَاعٌ۔ دشوار گزار راستہ۔

قَعْقَعٌ۔ ایک پرندہ ہے لمبی چونچ کا۔

قَيْنُقَاع۔ ایک قبیلہ تھا مدینہ کے یہودیوں کا۔

شِعَارُنَا يَوْمَ قَيْنُقَاعَ يَا رَبَّنَا لَا نُغْلَبَنَّكَ بنی قینقاع کی جنگ میں ہمارا شعار یاربنا لانغلبنک تھا)۔

قَعْنَبٌ۔ لومڑی۔

قُعْنُبٌ۔ ٹیڑھی ناک۔

قَعْنَبَةٌ۔ ناک کی کجی۔

أَقْبَلْتُ مُجْرَمِزًّا حَتّٰى اقْعَنْبَيْتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَسَنِ۔ میں ہاتھ پاؤں سمیٹے ہوئے آیا اور حسن بصری کے سامنے بیٹھ گیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ۔ حدیث کے مشہور امام ہیں۔

قَعْوٌ۔ نر کا کودنا مادہ پر (جیسے قَعْوٌ ہے)

قَعًا۔ ناک کا بانسہ اٹھا ہونا۔

إِقْعَاءٌ۔ ٹیکا دیکر بیٹھنا یا سرین کے بل بیٹھنا رانوں کو اٹھا کر جیسے کتا بیٹھتا ہے (مجمع البحار میں ہے کہ اِقعاء نماز میں یہ ہے کہ آدمی اپنے چوتڑ زمین پر لگا دے اور رانوں اور پنڈلیوں کو کھڑا کرے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھے کتے کی طرح۔ بعضوں نے کہا: اِقعاء یہ ہے کہ دونوں سجدوں کے درمیان چوتڑ اپنی ایڑیوں پر رکھے، پہلے قسم کا اقعاء نماز میں منع ہے بلکہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور دوسری قسم کا اقعاء جائز اور صحابہ سے ثابت ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْإِقْعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ یا نَهٰى أَنْ يُقْعِيَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں اقعاء سے منع فرمایا۔

إِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَكَلَ مُقْعِيًا۔ آں حضرت نے اِقعاء کرکے کھانا کھایا (یعنی اکڑوں بیٹھ کر جیسے کوئی جلدی کی حالت میں کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ چارزانو بیٹھ کر آرام کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے تھے، جیسے دنیادار پرخواروں کی عادت ہے بلکہ اکڑوں بیٹھ کر جلدی سے کچھ کھا لیتے اور باقی وقت عبادت اور ذکرِ الٰہی اور مہماتِ دین میں صرف کرتے)۔

هِيَ السُّنَّةُ۔ اقعاء تو سنت ہے (یہاں وہی اقعاء مراد ہے کہ آدمی دونوں سجدوں کے درمیان اپنی سُرین ایڑیوں پر رکھ کر بیٹھے یہ جائز ہے اور منع وہ اِقعاء ہے جو پہلی قسم کا اوپر گزر چکا (یعنی کتے کی نشست)۔

لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ دونوں سجدوں کے درمیان اِقعاء مت کر۔

يُؤْخَذُ التَّمْرُ فَيُنْقٰى وَيُلْقٰى عَلَيْهِ الْقَعْوَةُ۔ نبیذ اس طرح بنائی جاتی ہے کہ کھجور کو صاف کرکے بھگوئیں اس پر دازی ڈالیں (جو ایک دانہ ہے بصرہ سے آتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ دَاذِیُّ کھجور کا ثفل ہے)۔

بابُ القاف مع الفاء

قَفْءٌ۔ پانی برس کر زمین کی پیداوار خراب ہو جانا۔

قَفْحٌ۔ ناپسند کرنا باز آنا۔

قَفْخٌ۔ مارنا۔

قُفَاخٌ۔ خوش خلق، چالاک عورت۔

قَفِيْخَةٌ۔ ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور چربی سے بنتا ہے۔

قَفْدٌ۔ کام کرنا، ہتھیلی سے چپت لگانا۔

قَفَدٌ۔ اقفد ہونا۔

اَقْفَدُ۔ جس کی گردن لٹکی ہوئی ہو یا موٹی ہو، اور جو انگلیوں کی نوکوں پر چلے اس کی ایڑیاں زمین سے نہ لگیں۔

قَفَدَنِیْ قَفْدَۃً۔ پیچھے سے ایک چپت مجھ کو لگایا ہتھیلی پھیلا کر۔

قَفَدَانٌ۔ عطّار کا تھیلہ۔

قَفْوٌ۔ پیروی کرنا، پیچھے جانا۔

قَفْرٌ۔ کم ہونا، دُبلا ہونا۔

تَقْفِیْرٌ۔ جمع کرنا۔

اِقْفَارٌ۔ پانی اور گھاس اور آدمیوں سے خالی ہونا، بھوکا ہونا، سالن نہ ہونا۔

قَفْرٌ۔ خالی، نہ آباد۔

تَقَفُّرٌ اور اِقْتِفَارٌ۔ پیروی کرنا، پیچھے جانا، چوس لینا۔

مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ فِیْہِ خَلٌّ۔ جس گھر میں سرکہ موجود ہے وہ سالن سے خالی نہیں ہے (کیونکہ سرکا ایک عمدہ سالن ہے روٹی اس سے لگا کر کھا سکتے ہیں)۔

قَفَارٌ۔ رُوکھا کھانا یعنی بغیر سالن کے۔

اَقْفَرَ الرَّجُلُ۔ اس نے رُوکھی روٹی کھائی۔

قِفَارٌ جمع ہے قَفْرٌ کی یعنی وہ مقامات جہاں نہ پانی ہو نہ چارہ نہ آبادی۔

مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِّنْ اُدْمٍ فِیْہِ خَلٌّ۔ جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہے۔

اَرْضٌ قَفْرٌ۔ وہ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ گھاس نہ درخت۔

فَاِنِّیْ لَمْ اٰتِہِمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّ اَحْسِبُہُمْ مُقْفِرِیْنَ۔ میں تین دن سے ان کے پاس نہیں آیا میں سمجھتا ہوں ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوگا۔

کَاَنَّکَ مُقْفِرٌ۔ ایک گنوار نے حضرت عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے اس سے فرمایا شاید تجھ کو کچھ میسّر نہیں (تو فاقہ مست ہے)۔

سُئِلَ عَمَّنْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَقْتَفِرُ اَثَرَہٗ۔ ایک شخص جانور کو تیر مارے (وہ بھاگ جائے) یہ اس کے پیچھے لگے (اس کو ڈھونڈھنے کو)۔

ظَھَرَ قِبَلَنَا اُنَاسٌ یَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ یا یَقْتَفِرُوْنَ الْعِلْمَ۔ ہماری طرف کچھ لوگ ایسے نکلے ہیں جو علم کے پیچھے لگ گئے ہیں (ہر بات کو کھود کھود کر پوچھتے ہیں، اس کی حقیقت دریافت کرتے ہیں۔ ایک روایت میں یَتَقَعَّرُوْنَ)

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانُوْا یَجِدُوْنَ مُحَمَّدًا مَنْعُوْتًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرَاۃِ وَاِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنْ بَعْضِ ھٰذِہِ الْقُرٰی الْعَرَبِیَّۃِ۔ بنی اسرائیل لوگ آنحضرتؐ کے صفات توراۃ شریف میں اپنے پاس پاتے تھے اور یہ بھی اُن میں تھا کہ آں حضرتؐ عرب کی ایک بستی سے نکلیں گے۔

لَا یَسْجُدُ عَلَی الْقَفْرِ۔ قفر پر سجدہ نہ کرے (قفر سے یہاں مُراد خراب قسم کا قیر ہے یعنی ڈامر تارکول بعضوں نے کہا قفر ایک روغن ہے اس کی بو ڈامر کی طرح ہوتی ہے)

قَفْزٌ۔ کُودنا، مرجانا۔

تَقْفِیْزٌ۔ کُدانا۔

تَقَفُّزٌ۔ نقش کرنا۔

تَقَافُزٌ۔ باہم کودنا۔

لَا تَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ قُفَّازًا۔ احرام والی عورت مُنہ پر نقاب نہ ڈالے (بلکہ مُنہ کھلا رہنے دے یا مُنہ پر پنکھا وغیرہ رکھ کر کپڑا مُنہ سے الگ رکھے) اور دستانے نہ پہنے قُفَّاز۔ دستانہ جو عورت ہاتھ میں پہنتی ہے اس سے اُنگلیاں اور کفِ دست اور کلائیاں چُھپی رہتی ہیں سردی سے بچنے کے لئے یا ہاتھ کی لطافت اور نرمی باقی رکھنے کے لئے

بعضوں نے کہا اس کے اندر رُوئی بھری ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایک قسم کا زیور ہے جو عورتیں ہاتھوں میں پہنتی ہیں۔

لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَتَبَرْقَعُ وَلَا تَقَفَّزُ۔ احرام والی عورت نہ مُنہ پر نقاب ڈالے نہ برقع نہ دستانے پہنے (ان حدیثوں سے یہ نکلا ہے کہ عورت کا مُنہ اور دونوں ہاتھوں کے پنجے بے ستر نہیں ہیں۔ اِس پر تمام فقہاء کا بھی اتفاق ہے)۔

اِنَّہٗ کَرِہَ لِلْمُحْرِمَۃِ لُبْسَ الْقُفَّازَیْنِ۔ عبداللہ بن عمرؓ نے احرام والی عورت کے لئے دستانے پہننا مکروہ رکھا ہے

اِنَّھَا رَخَّصَتْ لَھَا فِیْ لُبْسِ الْقُفَّازَیْنِ۔ انہوں نے اس کو دستانے پہننے کی اجازت دی۔

نَھٰی عَنْ قَفِیْزِ الطَّحَّانِ۔ آں حضرتؐ نے آٹا پیسنے والے کے قفیز سے منع فرمایا (قفیز ایک پیمانہ ہے آٹھ کوک کا، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آٹا پیسنے کی اُجرت علیحدہ دینی چاہئے اور اس طرح پر آٹا پسوانا کہ پیسنے والا اس میں سے کسی قدر آٹا اپنی اُجرت میں نکال لے یہ منع ہے۔ کیونکہ اس میں نزاع کا احتمال ہے)۔

تَقَفَّزَتْ یَدَاہُ بِالْحِنَّاءِ۔ مہندی سے اُس کے دونوں ہاتھوں پر نقش کیا تھا۔

فَقَفَزَ فَاَصَابَ ثَوْبَ یُوْنُسَ۔ وہ کود کر یونسؑ کے کپڑے پر لگا۔

اَنْتَ وَالْاَحْوَلُ قُفَّازَانِ۔ تو اور احول گویا دو دستانے ہیں (اس طرح ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، متشابہ ہیں)۔

اَسْعَرَنَا قَفْزًا۔ کود پھاند کر کے ہم کو ستاتا پھر جب آں حضرتؐ گھر میں تشریف لائے تو آپ کو دیکھ کر خاموش بیٹھ جاتا (یعنی غپ چپ سکون اور وقار کے ساتھ)

قَفْسٌ یا قُفُوْسٌ۔ مرجانا، ہاتھ پاؤں باندھ دینا، بال پکڑنا، غصہ سے چھین لینا۔

قُفَاسٌ۔ اینٹھنا

تَقَفُّسٌ اور تَقَافُسٌ۔ کود کر ایک دوسرے کے بال پکڑ لینا

قُفَاسٌ اور قَفْسَاءُ۔ خراب عورت اور معدہ اور شکم۔

قُفْسٌ۔ ایک قبیلہ ہے کرمان میں۔

بُیُوْتُ الْقَافِسَۃِ۔ کمینوں کے گھر۔

قَفْشٌ۔ بہت کھانا، بہت جماع کرنا، جلدی دودھ دوہ لینا جمع کرنا، مارنا۔

اِنْقِفَاشٌ۔ سمٹ جانا۔

قَفْشٌ۔ چھوٹا موزہ یا جوتہ (یہ معرب ہے کفش کا)

قَفْشٌ۔ چور۔

اِنَّہٗ لَمْ یُخَلِّفْ اِلَّا قَفْشَیْنِ وَمِخْذَفَۃً۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی اسباب نہیں چھوڑا مگر ایک جوڑا کفش کا اور ایک گوپھن (جس سے ڈھیلا یا پتھر پھینک کر مارتے ہیں۔ بس یہی دو چیزیں آپ کی دنیا میں رہیں۔ آپ نے بالکل فقیرانہ زندگی بسر کی یہاں تک کہ تکیہ بھی نہیں رکھا۔ کوئی پتھر سرہانے رکھ کر سو جاتے)

قَفْصٌ۔ ہاتھ پاؤں باندھ دینا، نزدیک نزدیک رکھنا، دُکھ دینا، چڑھ جانا، بلند ہونا۔

قَفَصٌ۔ ہلکا ہونا، نشاط کے ساتھ اکڑ جانا، حلق میں گرمی پیٹ میں ترشی ہونا۔

اِقْفَاصٌ۔ پنجرے والا ہونا۔

تَقَفُّصٌ۔ جمع ہونا۔

تَقَافُصٌ۔ ایک میں ایک گھس جانا۔

قَفَصٌ۔ پنجرہ جس میں پرندہ رکھا جاتا ہے (اس کی جمع اَقْفَاصٌ ہے)۔

وَاَنْ تَعْلُوا التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ قِیْلَ مَا التُّحُوْتُ قَالَ بُیُوْتُ الْقَافِصَۃِ یُرْفَعُوْنَ فَوْقَ صَالِحِیْھِمْ (قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے) کہ نیچے والے اوپر ہو جائیں گے (یعنی کم ذات اور کمینے لوگ اشراف لوگوں سے بڑھ کر اونچے گھر بنائیں گے)۔

حَجَجْتُ فَلَقِيَنِي رَجُلٌ مُقْفَقِصٌ ظَبْيًا فَاتَّبَعْتُهُ فَذَبَحْتُهُ وَاَنَا نَاسٍ لِاِحْرَامِي. میں حج کے لئے گیا راستہ میں ایک شخص ملا جس نے ہرن کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے تھے، میں اس کے پیچھے لگا اور ہرن کو ذبح کر ڈالا مجھ کو احرام کا خیال ہی نہ رہا۔

قَفِصٌ۔ منقبض، سمٹا ہوا۔

اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصُ. مگر یہ پنجرے۔

اَلْجِسْمُ قَفَصُ الرُّوْحِ۔ جسم کیا ہے روح کا پنجرہ ہے (جہاں آدمی مرا تو روح کا پرندہ پنجرے سے نکل بھاگا)۔

قَفْطٌ۔ جمع کرنا، جفتی کرنا، بدلہ کرنا۔

تَقَافُطٌ۔ اقتفاط میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

اِقْتِفَاطٌ۔ مادہ کا نر سے اپنا پچھلا حصہ بدن کا ملا دینا۔ (جیسے اِقْفِطَاطٌ ہے)

رَجُلٌ قَفَطِيٌّ۔ بہت نکاح کرنے والا مرد (قَيْفَطٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

شَجَّةٌ قَرَنِيَّةٌ مِلْحَةٌ بَحْرٍ قَفْطَى۔ یہ بخار کا منتر ہے اس کے معنی معلوم نہیں ہیں جیسے کتاب الشین میں گزر چکا۔

قَفْعٌ۔ مقفعہ سے مارنا (مقفعہ وہ لکڑی جس سے انگلیوں پر مار لگاتے ہیں) روکنا۔

قَفَعٌ۔ تنگی، درماندگی۔

قَفْعٌ۔ لکڑی کی ڈھال، جس کی آڑ کر کے لوگ قلعوں کے پاس جاتے ہیں، ان کی دیواروں میں سوراخ کرنے کو، یا گرانے کو۔

قَفْعَة۔ بٹی ٹوکری جس میں کھجور وغیرہ رکھتے ہیں اوپر سے اس کا منہ تنگ ہوتا ہے اور نیچے سے کشادہ زنبیل کی طرح۔

وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ قَفْعَةً اَوْ قَفْعَتَيْنِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) کاش میرے پاس ٹڈیوں کا ایک تھیلہ یا ۲ دو تھیلے ہوتے۔

اِنَّ غُلَامًا مَرَّ بِهٖ فَعَبِثَ بِهٖ فَتَنَاوَلَهُ الْقَاسِمُ فَقَفَعَهُ قَفْعَةً شَدِيْدَةً. ایک لڑکا قاسم بن مخیمرہ کے پاس سے گزرا اس نے ان کو چھیڑا، قاسم نے اس کو پکڑ لیا اور ایک سخت مار لگائی۔

قَفَعَهٗ عَمَّا اَرَادَ. اس نے جو قصد کیا اس سے اس کو روک دیا۔

اِبْنُ مُقَفَّعٍ۔ ایک دہریہ شخص تھا جیسے ابن ابی العوجا اس کے باپ کی انگلیاں پیچھے کی طرف ٹیڑھی ہو گئی تھیں اس لئے وہ "مقفع" کہلاتا تھا۔ یہ فارسی النسل ہے۔ مشہور عربی ادیب ہے، پہلوی زبان سے عربی میں کلیلہ ودمنہ کا ترجمہ کیا۔ ایک دسویں صدی عیسوی کے مصری اسقف کا نام بھی یہی ہے۔

اِقْفِعْلَالٌ۔ منقبض ہو جانا، اینٹھ جانا۔

يَدٌ مُقْفَعِلَّةٌ۔ سکڑا ہوا ہاتھ اینٹھا ہوا۔

قَفٌّ۔ خشک، سوکھا۔

قُفُوْفٌ۔ سوکھنا، خشک ہو جانا۔

قَفَّ الشَّعْرُ۔ بال ڈر کے مارے کھڑے ہو گئے۔

قُفٌّ۔ بلند زمین (اسی سے کنویں کی مینڈ کو قُفُّ الْبِئْرِ کہتے ہیں کیونکہ وہ بلند ہوتی ہے یا خشک ہوتی ہے)۔

قُفٌّ۔ ایک وادی کا بھی نام ہے مدینہ میں۔

دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى رَاْسِ الْبِئْرِ وَقَدْ تَوَسَّطَ قُفَّهَا. میں آپ کے پاس پہنچا دیکھا تو آپ کنویں کی مینڈ پر بیٹھے ہیں اس کو بیچ میں کر لیا ہے۔

اِقْفَافٌ۔ انڈے موقوف ہو جانا، مرغی کا کڑک ہو جانا آنکھوں سے آنسو نہ نکلنا۔

اِسْتِقْفَافٌ۔ اینٹھ جانا، مل جانا، سکڑ جانا۔

اُعِيْذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَنْزِلَ وَادِيًا فَتَدَعُ اَوَّلَهٗ يَرِفُّ وَاٰخِرَهٗ يَقِفُّ. میں تجھ کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں کہ تو ایسی وادی (میدان) میں جا کر اترے جس کا

شروع حصہ تو سرسبز اور آخری حصہ خشک اور سوکھا۔

فَاَصْبَحْتُ مِنْهُ عُوْدَةً وَقَدْ قَفَّ جِلْدِیْ. میں صبح کو سہمی ہوئی (ڈری ہوئی) اٹھی، میری کھال ڈر کے مارے سوکھ گئی تھی یا میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِیْ. تو نے ایسی بات کہی جس کو سنکر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

ضَعِیْ قُفَّتَكِ. اپنی زنبیل (ٹوکری) تو رکھدے۔

یَاْتُوْنَنِیْ فَیَحْمِلُوْنَنِیْ كَاَنِّیْ قُفَّةٌ حَتّٰی یَضَعُوْنِیْ فِیْ مَقَامِ الْاِمَامِ فَاَقْرَأُ بِهِمُ الثَّلٰثِیْنَ وَالْاَرْبَعِیْنَ فِیْ رَكْعَةٍ. لوگ میرے پاس آتے اور ایک تھیلے کی طرح مجھ کو اُٹھا کر امام کی جگہ رکھ دیتے ہیں ہر رکعت میں تیس اور چالیس آیتیں پڑھتا (بعضوں نے کہا قُفّہ سے یہاں سوکھا درخت مراد ہے ازہری نے کہا قَفّہ بہ تحریک قاف درخت اور قُفَّة بہ ضمہ قاف زنبیل)

اِنَّ قَفَّافًا ذَهَبَ اِلٰی صَیْرَفِیٍّ بِدَرَاهِمَ. ایک قفاف روپیہ لے کر صراف کے پاس گیا (قفّاف روپیوں کا چور جو پرکھتے وقت روپیہ اپنی ہتھیلی میں چرالیتا ہے)

اِنَّكَ تَسْتَعِیْنُ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَسْتَعِیْنُ بِالرَّجُلِ لِقُوَّتِهٖ ثُمَّ اَكُوْنُ عَلٰی قَفَّانِهٖ (حذیفہ رض نے حضرت عمر رض سے کہا) تم تو بدکار آدمی کو کام پر لگاتے ہو (اس کو عہدہ اور خدمت دیتے ہو) حضرت عمر رض نے کہا میں ایک زبردست شخص سے اس کی قوت سے کام لیتا ہوں پھر اس کے پیچھے لگا رہتا ہوں (اس کی خبر رکھتا ہوں تو وہ چوری اور خیانت نہیں کر سکتا اور میرا کام نکلجاتا ہے۔ یہ حضرت عمر رض کی کمال دانائی اور دانشمندی اور پالیسی تھی۔ بہت سے لوگ نیک اور ایماندار ہوتے ہیں لیکن اُن کی نرمی اور رحم اور سادہ دلی کی وجہ سے حکومت کے نظم ونسق میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے یعنی اُن سے عمدہ انتظام ملک کا نہیں ہو سکتا۔ اور بعضے لوگ فاسق اور فاجر ہوتے ہیں مگر صاحب رعب اور صاحب قوت انتظامی صلاحیت رکھنے والے ہوتے ہیں وہ دنیا کے کام خوب چلاتے ہیں)۔

اَتَیْتُهٗ عَلٰی قَفَّانِ ذٰلِكَ یا قَافِیَةِ ذٰلِكَ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں اس کے پیچھے ہی آپہنچا (اور کہتے ہیں فُلَانٌ قَبَّانٌ عَلٰی فُلَانٍ یا قَفَّانٌ عَلَیْهِ یعنی وہ اس کا نگراں ہے اس کا محافظ ہے اس کی چوکسی اور خبرگیری کرتا رہتا ہے اس سے حساب وکتاب سمجھتا ہے۔

قَفْقَفَةٌ. سوکھ جانا، لرزنا، دانت کٹ کٹ کرنا۔

فَاَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ. اس کو کپکپی لگ گئی (کانپنے لگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَقَفْقَفَ مِنَ الْبَرْدِ سردی سے کانپنے لگا)۔

قَفْلٌ. اندازہ لگانا۔

قُفُوْلٌ. سوکھنا، سفر سے لوٹنا، مذکر کو جفتی کی خواہش ہونا

قَفْلٌ. روک رکھنا، جمع کرنا۔

قَفْلٌ. سوکھ جانا (جیسے تَقْفِیْلٌ) بند کرنا سر کاٹنا۔

اِقْفَالٌ. قفل لگانا، نگاہ پیچھے رکھنا، لوٹانا، جمع کرنا۔

تَقَفُّلٌ اور اِنْقِفَالٌ اور اِقْتِفَالٌ. بند ہونا

اِسْتِقْفَالٌ. بخیلی کرنا۔

قُفْلٌ. ایک درخت ہے اور مشہور لوہے کا آلہ جس سے دروازہ بند کیا جاتا ہے، تالہ۔

بَیْنَا هُوَ یَسِیْرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهٗ مِنْ حُنَیْنٍ. وہ آنحضرت ص کے ساتھ چل رہے تھے جب آپ حنین سے لوٹ کر آرہے تھے (نہایہ میں ہے کہ کبھی قُفُوْلٌ سفر میں جانے اور وہاں سے لوٹنے دونوں کو کہتے ہیں اور اکثر لوٹنے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور اَقْفَلَ بھی بمعنی قَفَلَ آتا ہے)۔

مَقْفَلَهٗ عَنْ عُثْمَانَ یا مُقْفَلَهٗ عَنْ عُسْفَانَ. عسفان سے لوٹتے وقت۔

قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ. جہاد سے لوٹنا (گھر بار کی طرف)

جہاد کا ثواب رکھتا ہے (یعنی مجاہد اور غازی جب جہاد سے فارغ ہو کر آرام لینے کے لئے گھر کو لوٹتا ہے تو اس کو لوٹنے میں بھی اتنا ہی اجر ملتا رہتا ہے جتنا جہاد کرنے میں۔ کیونکہ اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ اپنے گھر بار کا انتظام کرکے چندے راحت لے کر پھر جہاد کی طاقت اور قوت پیدا کرے۔ بعضوں نے کہا، قَفْلَۃٌ سے یہاں یہ مراد ہے کہ دشمن کی طرف پھر لوٹنے میں پھر وہی ثواب ملتا ہے جو پہلی بار دشمن کی طرف جانے میں ملا تھا، گو جنگ کا موقع نہ ملے۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب مجاہدین کی ایک جماعت دشمنوں کی طرف سے اس لئے لوٹ کر آئی کہ دشمنوں کی تعداد زیادہ تھی وہ اپنے ساتھ اور کمک لیجانے کے لئے لوٹ کر آئے تھے بعضوں نے کہا جب مجاہدین لوٹ جاتے ہیں تو کافر لوگ بےخوف ہو کر محفوظ مقاموں سے نکل آتے ہیں، اب مجاہدین کو موقع ملتا ہے کہ پھر لوٹ کر کافروں کو گھیر لیں، ان کو ماریں تو ان لوٹنے والوں کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا پہلی بار جہاد کرنے والوں کو ملا تھا)۔

اَرْبَعٌ مُقْفَلَاتٌ اَلنَّذْرُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِتَاقُ وَالنِّكَاحُ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) چار باتیں گویا قفل دی ہوئی ہیں (یعنی زبان سے نکلتے ہی لازم ہو جاتی ہیں ان سے مخلصی کی کوئی صورت نہیں) ایک تو نذر دوسرے طلاق تیسرے آزاد کرنا چوتھے نکاح (اگر یہ باتیں ہنسی اور مزاح کے طور پر کہی ہیں جب بھی ان کا حکم لازم ہو جاتا ہے)۔

اَقْفَلْتُ الْبَابَ فَهُوَ مُقْفَلٌ ——

—— (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے دروازے پر قفل لگا دیا وہ مقفل ہے۔

حَتّٰى اَقْفُلَ عَنْ غَزْوَتِيْ۔ یہاں تک کہ میں اپنے جہاد سے لوٹ کر آؤں۔

فَلَمَّا اَرَدْنَا الْاِقْفَالَ۔ جب ہم نے یہ چاہا کہ ہم کو لوٹنے کی اجازت ملے (عرب لوگ کہتے ہیں اَقْفَلَهُمُ الْاَمِيْرُ۔ ان کو سردار نے لوٹ جانے کی اجازت دی)

قَافِلَہ۔ لوٹنے والوں کا گروہ۔

قَفْنٌ۔ لکڑی یا کوڑے سے مارنا، گدی پر مارنا، گدی کی طرف سے ذبح کرنا، چپڑ چپڑ کرنا۔

قُفُوْنٌ۔ مرجانا۔

تَقْفِيْنٌ۔ کاٹنا۔

اِقْفَانٌ اور اِقْتِفَانٌ۔ اتنا ذبح کرنا کہ سر کٹ جائے جدا ہو جائے۔

قَفَّان۔ کسی کے کاموں کا نگراں رہنا اس کو تکتے رہنا، مجموعہ خوب جانچنا۔

تِلْكَ الْقَفِيْنَةُ لَا بَاْسَ بِهَا۔ (ابراہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا اگر بکری کو کوئی اتنے زور سے ذبح کرے کہ اس کا سر کٹ کر الگ ہو جائے؟ انھوں نے کہا) ایسی بکری کو قفینہ کہتے ہیں اس کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں (بعضوں نے کہا قفینہ وہ بکری جو گردن کی پشت کی طرف سے ذبح کی جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَفَنَ الشَّاةَ اور اِقْتَفَنَهَا یعنی بکری کو ایسا ذبح کیا کہ اس کا سر الگ ہو گیا)۔

ثُمَّ اَكُوْنُ عَلٰى قَفَّانِهٖ۔ پھر میں اس کی گدی پر رہتا ہوں (اس کے کاموں کا نگراں رہتا ہوں، یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے جیسے اوپر اسی باب میں گزر چکا)۔

قَفْوٌ اور قُفُوٌّ پیچھے رہنا، پیروی کرنا، گدی پر مارنا، بدکاری کی تہمت لگانا، میٹ دینا۔

تَقْفِيَةٌ پیچھے لگانا۔

اِقْفَاءٌ۔ ایثار کرنا، فضیلت دینا، پشت گردن سے ذبح کی ہوئی بکری کھانا۔

تَقَفِّيْ۔ پیروی کرنا، گدی پر مارنا۔

اِقْتِفَاءٌ۔ قدم بقدم جانا، پیروی کرنا، ایثار کرنا خاص کرنا، اختیار کرنا۔

قَافِيَة۔ گدّی، پیچھے اور بیت کا آخری کلمہ یا آخری حرف ساکن (اس کی جمع قَوَافِيْ) اور کبھی قصیدے کو بھی قافیہ کہتے ہیں۔

مُقَفِّيْ۔ آں حضرتؐ کا ایک نام بھی ہے۔ یعنی سب پیغمبروں کے آخر میں آنے والے۔

فَاِذَا قَفّٰى فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔ جب آں حضرتؐ مُقَفِّيْ ہیں تو اب آپ کے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں (بعضوں نے مُقَفّٰى بہ فتحہ فا روایت کیا ہے یعنی کریم)

فَلَمَّا قَفّٰى۔ جب پیٹھ موڑ کر چلا۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ۔ میں تم کو وہ شخص بتلاؤں جو اس سے بھی زیادہ قیامت کے دن گرم ہوں گے یہ دو شخص جو پیٹھ موڑے جا رہے ہیں۔

فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰى قَفَيَّ۔ تلوار میری گدّی پر رکھی (یہ بنی طی کا محاورہ ہے وہ یائے متکلم کو مشدد کرتے ہیں اصل میں عَلٰى قَفَايَ تھا)

فَمَا قُلُصٌ وُجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ
قَفَا سَلْعٍ بِمُخْتَلِفِ النِّجَارِ

یہ شعر کتاب العین میں گزر چکا ہے (قَفَا سَلْعٍ یعنی سلع پہاڑ کے پیچھے)۔

اَخَذَ الْمِسْحَاةَ فَاسْتَقْفَاهُ فَضَرَبَهٗ حَتّٰى قَتَلَهٗ۔ انھوں نے کلہاڑی لی اور اس کے پیچھے گئے پیچھے سے جا کر اس کو کلہاڑی سے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا۔

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ اَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ۔ شیطان تم میں سے ایک کے گدّی پر یا سر کے پیچھے کے حصہ پر تین گرہیں لگاتا ہے (اس کو کہتا ہے سوتا رہ ابھی رات بہت ہے یہاں تک کہ صبح کی نماز قضا کرا دیتا ہے تین گرہیں جب لگا دی جاتیں تو وہ خوب بندش کرتی ہیں مشکل سے کھلتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ شیطان اس کو نیند میں غرق کر دیتا ہے، آنکھ کھلنے نہیں دیتا)۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ وَقَفِيَّةِ اٰبَائِهٖ وَكُبْرِ رِجَالِهٖ۔ (حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یوں دعا کی) یا اللہ! ہم تیرے پیغمبرؐ کے چچا کے وسیلے سے تیرا قرب چاہتے ہیں جو آں حضرتؐ کے بزرگوں میں سے باقی رہ گئے ہیں اور آں حضرتؐ کے عزیزوں میں سب سے زیادہ عمر والے ہیں۔

نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَنْتَفِيْ مِنْ اَبِيْنَا وَلَا نَقْفُوْ اُمَّنَا۔ ہم لوگ نضر بن کنانہ کی اولاد میں ہیں ہم اپنے باپ سے الگ نہیں ہوتے اور اپنی ماں پر اتہام نہیں رکھتے (یعنی ماں کی نسبت یہ گمان نہیں کرتے کہ اس نے نضر کے سوا اور کسی سے نطفہ لیا ہو۔ یہ قَفَاهُ سے نکلا ہے یعنی اس کو تہمت لگائی بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہم اپنی ماؤں کے ساتھ نسب لگانا نہیں چھوڑتے اور باپ سے نسب نہیں لگاتے)۔

لَا حَدَّ اِلَّا فِي الْقَفْوِ الْبَيِّنِ۔ حد قذف اسی وقت پڑے گی جب کھلم کھلا زنا کی تہمت لگائی جائے۔

مَنْ قَفَا مُؤْمِنًا بِمَا لَيْسَ فِيْهِ وَقَفَهُ اللّٰهُ فِيْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ۔ جو شخص کسی مسلمان پر اس بات کی تہمت لگائے جو اس میں نہ ہو (یعنی جھوٹا اتہام کرے) تو (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کی پیپ اور لہو کی کیچڑ میں ٹھہرائے گا۔

فَاغْفِرْ مَا اقْتَفَيْنَا۔ جو گناہ ہم نے کیے ہیں ان کو بخش دے۔

فَلَمَّا قَفّٰى قَالَ اِنَّ اَبِيْ وَاَبَاكَ فِي النَّارِ۔ (ایک شخص نے جس کا باپ مشرک رہ کر مرا تھا۔ آں حضرتؐ سے پوچھا میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا، دوزخ میں) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ نے اس کو تسلی دینے کے لئے فرمایا۔ میرا باپ اور تیرا باپ دونوں دوزخ میں ہیں۔

(کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون بدل نہیں سکتا کہ مشرک ضرور دوزخ میں جائے گا)۔

وَهُوَ مُقَفٍّ۔ وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا۔

ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا۔ پھر ابراہیم پیٹھ موڑ کر چلے۔

بابُ القاف مع القاف

قَقَّةٌ یا قِقَّةٌ یا قُقَّةٌ۔ بچے کا گُوہ یا جب بچہ گُوہ میں ہاتھ ڈالتا ہے تو ماں کہتی ہے قَقَّہ جیسے ہندوستان میں چھی چھی کہتے ہیں (محیط میں ہے کہ قَقَّةٌ گھر لو کوّے اور بچہ کا گُوہ)

وَقَعَ فِي قَقَّةٍ۔ بری رائے میں گرفتار ہوا یعنی تدبیر میں خطا کی۔ (ہروی نے کہا زبان عرب میں تین حرف ایک جنس کے کسی کلمہ میں جمع نہیں ہوئے مگر اس قول میں قَعَدَ الصَّبِيُّ عَلَىٰ قَقَقِهِ وَصَصَصِهِ۔ خطابی نے کہا قَقَّہ بچے کی پہلی بات جو وہ تتلا کر نکالتا ہے۔ بعضوں نے کہا قَقَّہ وہ پلیدی جو پیدا ہوتے وقت بچہ کے پیٹ میں سے نکلتی ہے)

قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ أَلَا تُبَايِعُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا شَبَّهْتُ بَيْعَتَهُمْ إِلَّا بِقَقَّةٍ۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے کسی نے کہا تم امیر المومنین عبد اللہ بن زبیرؓ سے کیوں بیعت نہیں کر لیتے؟ انھوں نے کہا قسم خدا کی یہ بیعت تو قَقَّہ کے مشابہ ہے (یعنی بچوں اور کم عمروں نے اس کو اختیار کیا ہے بوڑھے اور تجربہ کار لوگ ابھی تامل کر رہے ہیں دیکھتے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے، کیونکہ یہ بیعت تمام ہوتی نہیں معلوم ہوتی۔ عبد اللہ بن عمر کا یہ خیال صحیح نکلا اور چند ہی سال میں عبد الملک بن مروان سے لوگوں نے بیعت کی اور عبد اللہ بن زبیر شہید ہوئے تب عبد اللہ بن عمر نے عبد الملک بن مروان سے بیعت کر لی، عبد اللہ بن عمر کا یہ مذہب تھا کہ جب سب مسلمان کسی کی خلافت پر اتفاق کر لیں۔ اس وقت اس سے بیعت کر لینا چاہئے اور جب اختلاف ہو تو خاموش رہ کر واقعات اور نتائج کا انتظار کرنا چاہئے۔ چنانچہ اسی وجہ سے انھوں نے حضرت علی رضؓ سے بھی بیعت نہ کی اور نہ امام حسنؓ سے۔ جب سب لوگوں کا اتفاق معاویہؓ پر ہو گیا تو انھوں نے معاویہؓ سے بیعت کر لی اور یزید سے بھی بیعت کر لی تھی)۔

إِنَّ أَخِي وَضَعَ يَدَهُ فِي قَقَّةٍ۔ میرے بھائی (یعنی عبد اللہ بن زبیرؓ) نے تو اپنا ہاتھ پلیدی میں ڈال دیا (خلافت کے گڑھے میں کود پڑے، جس کا انجام اچھا معلوم نہیں ہوتا)۔

بابُ القاف مع اللام

قَلْبٌ۔ پھیر دینا، اُلٹ دینا، اندر باہر ٹٹولنا، خریدتے وقت آزمانا، ہل (ناگر) سے زمین اُلٹنا، مار ڈالنا، دل نکال لینا، سُرخ ہو جانا، دل پر مار لگانا، قلاب کی بیماری ہونا (جو اونٹ کے دل کی بیماری ہے اس سے ایک ہی دن میں مر جاتا ہے)۔

قَلْبٌ۔ ایک گوشت کا ٹکڑا ہے آدمی کے بیچا بیچ سینہ میں اور عقل کو بھی کہتے ہیں۔

تَقْلِيبٌ بمعنی قَلْبٌ ہے۔

اِقْلَابٌ۔ پھیر دینا، مار ڈالنا۔

تَقَلُّبٌ۔ پھر جانا۔

اِنْقِلَابٌ۔ بدل جانا، پھر جانا، اوندھا ہونا اور لوٹ جانا۔

قَالِبٌ۔ سانچہ، بدن کا ڈھانچہ۔

قُلَّبٌ۔ زمانہ کے ساتھ بدلنے والا (جیسے حُوَّلٌ ہے۔

قَلَبَةٌ۔ بیماری، عیب۔

قَلِيبٌ۔ پُرانا کنواں۔

أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ قُلُوبًا وَ

اَلْیَمَنُ اَفْئِدَۃً۔ تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے، اُن کے دل نرم ہیں۔

قَلْب۔ خالص اور مغز کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَّ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورہ یٰسٓ ہے۔ (دل سے مُراد یہاں مغز اور عمدہ ترین حصّہ ہے۔ سورہ یٰسٓ اوّل تو قرآن کے بیچ میں ہے جیسے دل بیچ میں ہوتا ہے دوسرے اِس سورہ میں دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اور علوم مکنونہ اور مواعید اور زواجر سب مذکور ہیں اور عبارت نہایت مختصر اور بلیغ ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ اُس میں ایک لفظ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ ایسا مذکور ہے جس کا قلب یعنی اُلٹا بھی یہی ہوتا ہے)

اِنَّ یَحْیٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَاْکُلُ الْجَرَادَ وَقُلُوْبَ الشَّجَرِ۔ حضرت یحییٰؑ ٹڈے اور درختوں کے مغز (جو نرم ہوتے ہیں کھا کر گزر کرتے)۔

کَانَ عَلِیٌّ قُرَشِیًّا قَلْبًا۔ حضرت علیؓ خالص قریشی تھے (آپ کے والد اور والدہ دونوں قریش کے عالی خاندان میں سے تھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: ھُوَ عَرَبِیٌّ قَلْبٌ وہ تو خالص عربی ہے، یعنی اس میں کوئی آمیزش غیر قوم کی نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا قَلْبٌ سے یہاں یہ مُراد ہے کہ بڑے سمجھدار ذہین تھے جیسے اس آیت میں ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ یعنی جس کو عقل اور سمجھ ہے، اس کے لئے قرآن میں نصیحت ہے)۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ۔ یا اللہ تیری پناہ اس سے کہ سفر سے لوٹتے وقت کوئی خرابی دیکھوں، (گھر بار کی جس سے دل کو رنج ہو)۔

اَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ کے بھی یہی معنی ہیں

ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِیَ لِیَقْلِبَنِیْ (حضرت صفیہؓ نے کہا) پھر میں اپنے گھر کو لوٹ جانے کے لئے کھڑی ہوئی۔ آنحضرتؐ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کو۔ (اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اعتکاف والا شخص چل پھر سکتا ہے بشرطیکہ بے ضرورت مسجد کے باہر نہ جائے)۔

فَاَقْلِبُوْہُ فَقَالُوْا اَقْلَبْنَاہُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اس کو پلٹاؤ! صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اس کو پلٹا دیا (صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے، لیکن صحیح قَلَبْنَاہُ ہے)۔

کَانَ یَقُوْلُ لِمُعَلِّمِ الصِّبْیَانِ اِقْلِبْہُمْ۔ ابوہریرہؓ بچوں کے معلم سے کہتے ان بچوں کو اپنے گھر جانے دو۔

بَیْنَا یُکَلِّمُ اِنْسَانًا اِذْ اَنْدَفَعَ جَرِیْرٌ یُطْرِیْہِ وَیُطْنِبُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ یَا جَرِیْرُ وَعَرَفَ الْغَضَبَ فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ ذَکَرْتُ اَبَا بَکْرٍ وَّفَضْلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ اِقْلِبْ قَلَّابُ وَسَکَتَ۔ حضرت عمرؓ ایک شخص سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں جریر آن پہنچا اور لگا حضرت عمر کی لمبی چوڑی تعریف کرنے، حضرت عمرؓ نے کہا ارے جریر تو کیا کہتا ہے، اُس نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا ہے (تو بات بنا لی) کہنے لگا میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر کر رہا تھا اُن کی تعریف کر رہا تھا تب حضرت عمرؓ نے کہا، ارے بات پلٹنے والے پلٹ جا اور خاموش ہو رہے۔ (قلّاب اس کو کہتے ہیں جو ایک ایسی بات مُنہ سے نکالے جس میں غلطی یا خرابی ہو پھر اپنے اوپر سے الزام دُور کرنے کے لئے اس کا دوسرا مطلب بیان کرے یا اس بات سے پلٹ جائے)۔

لَکَ مِنْ غَنَمِیْ مَا جَاءَتْ بِہٖ قَالِبَ لَوْنٍ۔ حضرت شعیب نے حضرت موسیٰؑ سے کہا جو بکری کا بچہ اپنی ماں کے رنگ پر نہ ہو دوسرے رنگ کا پیدا ہو وہ تم لے لو۔

فِیْہَا مَغْمُوْسٌ فِیْ قَالِبِ لَوْنٍ لَا یَشُوْبُہٗ غَیْرُ لَوْنٍ مَا غُمِسَ فِیْہِ۔ بعضے پرندے ایک رنگ میں

ڈُبائے گئے ہیں، ان میں وُہی رنگ ہے جس میں ڈبائے گئے، دوسرا رنگ نہیں ہے۔

لَمَّا احْتُضِرَ وَكَانَ يُقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتُقَلِّبُوْنَ حُوَّلًا قُلَّبًا إِنْ وُقِيَ كَيَّةَ النَّارِ معاویہ رض جب مرنے لگے تو لوگ بچھونے پر ان کو کروٹ دلاتے تھے معاویہ رض کہنے لگے تم ایسے شخص کو پلٹتے ہو جو بڑا پلٹنے والا بڑا صاحب تدبیر ہے بشرطیکہ آگ سے داغ دیئے جانے سے بچا یا جائے (معاویہ بڑے عقلمند اور دنیاوی تدابیر اور مصالح ملک رانی میں بڑے ہوشیار تھے۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ میں نے دنیا کے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں اور ہر انقلاب میں، میں غالب رہا۔ لیکن اب یہ غلبہ کس کام آئے گا۔ اگر میں دوزخ کی آگ سے داغا جاؤں اگر دوزخ کی آگ سے بچ جاؤں تب ہی میری عقلمندی سمجھ کچھ کام آئی)

إِنَّ فَاطِمَةَ حَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِقُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ۔ حضرت فاطمہ رض نے حضرت امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام کو چاندی کے دو کنگن پہنائے، (جیسے بچوں کو پہناتے ہیں خوبصورتی کے لئے کیونکہ چاندی کا استعمال مردوں کو جائز ہے)

إِنَّهٗ رَأَى فِيْ يَدِ عَائِشَةَ قُلْبَيْنِ۔ آں حضرت صلعم نے حضرت عائشہ رض کے ہاتھ میں دو کنگن دیکھے۔

تُلْقِي الْقُلْبَ۔ کنگن ڈالتی تھی۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔ کی تفسیر میں کنگن اور بالی کو قرار دیا (یعنی اگر یہ چیزیں کھل جائیں تو قباحت نہیں کیونکہ چہرہ اور ہاتھ کے پنجے ستر نہیں ہیں)۔

فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ مَا بِهٖ قَلَبَةٌ۔ وہ چلنے لگے ان کو کوئی تکلیف نہ تھی۔

إِنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ۔ آنحضرت بدر کے کنویں پر کھڑے ہوئے۔

كَانَ نِسَاءُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ يَلْبَسْنَ الْقَوَالِبَ بنی اسرائیل کی عورتیں کھڑاویں پہنا کرتی تھیں (قوالب جمع ہے قالب کی یعنی لکڑی کا جوتہ جس کو کھڑاؤں کہتے ہیں اور قبقاب بھی)

كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَيْنِ تَطَاوَلُ بِهِمَا۔ ایک عورت کھڑاؤں پہنتی تھی تا کہ لمبی معلوم ہو۔

لَا يَقْلِبُهٗ إِلَّا كَذٰلِكَ۔ اس کو اتنا ہی اُلٹے (کہ چھولے نہ اس کو پھیلائے نہ اندر سے دیکھے)۔

مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ۔ دل کی مثال ایک پر کی سی ہے۔

مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ۔ ایک نام ہے اللہ تعالیٰ کا۔ یعنی دلوں کے ارادوں کو پلٹنے والا یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل اپنے (سچے) دین پر قائم رکھ (گمراہی اور کفر سے بچا)

إِنَّ الْقُلُوْبَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ۔ تمام دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے۔

أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (آدمی کے بدن میں گوشت کا ایک مضغہ (لوتھڑا) ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے) سُن لو وہ دل ہے۔

نُكِتَ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ (گناہ کرنے سے) دل پر سیاہ ٹپکا پڑ جاتا ہے (پھر اگر توبہ اور استغفار کرے تو وہ سیاہ دھبہ دُور ہو جاتا ہے اگر پھر گناہ کرے تو ایک اور سیاہ ٹپکا پڑتا ہے یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے)۔

اَلْقَلْبُ الْقَاسِيْ۔ سیاہ دل، سخت دل۔

وَقُلُوْبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ یا قَلْبٌ وَاحِدٌ۔

ان کے دل ایک ہوں گے (یعنی سب متفق اور ملے جلے ہوں گے)

حَتّٰی تَصِیْرَ عَلٰی قَلْبَیْنِ۔ یہاں تک کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔

فَقَلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ انھوں نے بچہ کو اپنے مقام پر لوٹا دیا اور آں حضرتؐ ہوشیار ہو گئے (چونک پڑے)

لَیَکَادُ اَنْ یَنْقَلِبَ الْبَعْضُ۔ بعضے لوگ تو پھر جانے کے قریب ہو گئے۔

یَتَقَلَّبُ فِیْ شَجَرَةٍ۔ ایک درخت کے بدلے جس کو رستہ پر سے کاٹ ڈالا تھا (لوگوں کے آرام کے لئے) بہشت میں مٹک (تڑپ) رہا تھا۔

یُفْرَغُ فِیْ قَالَبِهٖ۔ اس کے بدن میں ڈالا جائے گا۔

فَقَامَ مَعِیْ یَقْلِبُنِیْ۔ میرے ساتھ کھڑے ہوئے، مجھ کو لوٹا دینے کو (گھر تک پہنچا دینے کو۔ کیونکہ رات کا وقت تھا، آپؐ کو اندیشہ ہوا کوئی نادانستگی میں بیوی صاحبہ کو چھیڑے)۔

قُلُوْبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ۔ اُن کے دل ایک آدمی کے دل ہوں گے (یعنی سب یکدل اور متفق ہوں گے پھوٹ کا نام نہ ہو گا)

مَا قَلْبُكَ مَعَكَ۔ تیری عقل تیرے ساتھ نہیں ہے

قَلْبُ الْاِنْسَانِ مُضْغَةٌ مِّنْ جَسَدِهٖ۔ انسان کا دل اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے گوشت کا ایک لوتھڑا ہے۔

اَلْقَلْبُ مَا فِیْهِ اِیْمَانٌ۔ دل وہ ہے جس میں ایمان ہوتا ہے۔

اَلْقُلُوْبُ اَرْبَعَةٌ۔ دل چار طرح کے ہیں (ایک تو وہ دل جس میں ایمان اور نفاق دونوں ہوتے ہیں اگر موت کے وقت نفاق ہوا تو وہ تباہ ہو گیا اگر ایمان ہوا تو نجات پائی۔ دوسرا منکوس یعنی مشرک کا دل تیسرا مطبوع یعنی منافق کا دل چوتھا روشن اور صاف

وہ مومن کا دل ہے جو چراغ کی طرح ہوتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا تو شکر کرتا ہے اگر نہ دیا تو صبر کرتا ہے)۔

تَنْزِعُ الْمَرْاَةُ حِجْلَهَا وَقُلْبَهَا۔ عورت اپنی پازیب اور کنگن اُتار رہی تھی۔

رُوْحُ الْمُؤْمِنِ بَعْدَ الْمَوْتِ فِیْ قَالَبٍ كَقَالَبِهٖ فِی الدُّنْیَا۔ مومن کی رُوح مرنے کے بعد ایک قالب میں رکھی جاتی ہے جو اسی صورت کا ہوتا ہے، جیسے دنیا میں اُس کا قالب تھا (صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ دنیا کا قالب کثیف تھا وہ لطیف اور نورانی ہوتا ہے۔ اگر مرنے کے بعد ارواح کو قالب نہ ملیں تو ان کی شناخت کیونکر ہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ شہیدوں کی رُوحیں سبز پرندوں کے قالب میں بہشت میں چُگتی پھرتی ہیں اور عرش کے تلے قندیلوں میں رہتی ہیں)۔

ثُمَّ جَمَعَهُمْ فِیْ قَلِیْبٍ۔ پھر ان سب مشرکوں کی نعشوں کو (جو جنگِ بدر میں مارے گئے تھے) ایک پُرانے کنوئیں میں ڈال دیا۔

اَتٰی قَلِیْبَ بَدْرٍ۔ آں حضرتؐ بدر کے کنوئیں پر آئے (جس میں مشرکوں کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں اور فرمایا "اے کنوئیں والو! اَب تو تم نے وہ پایا جس کا تم سے وعدہ تھا" حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ایسے دھڑوں سے بات کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟ "فرمایا۔ تم ان سے زیادہ نہیں سُنتے (صرف تم میں اور اُن میں یہ فرق ہے کہ تم بات کا جواب دے سکتے ہو، وہ جواب نہیں دیتے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ خَیْبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔ تیری پناہ ناکامیاب ہو کر لوٹنے سے (یعنی قیامت کے دن جب تیرے پاس لوٹ کر آتا ہو)۔

فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَمَثْوَایَ۔ میرے لوٹنے اور اقامت کرنے میں یا میری حرکت اور سُکون۔

اَبُوْ قِلَابَہ۔ حدیث کے مشہور راوی اور فقیہ ہیں۔
قَلَتٌ۔ ہلاک ہونا۔
اِقْلَاتٌ۔ ہلاک کرنا یا ہلاکت میں ڈالنا۔
مِقْلَاتٌ۔ وہ عورت جس کا بچہ نہ جیتا ہو یا وہ اونٹنی جو ایک بچہ جن کر پھر حاملہ نہ ہو۔
مَقْلَتَۃٌ۔ ہلاکت کا مقام۔
قَلْتٌ اور قَلَتٌ کم گوشت۔
قَلْتُ الْاِبْهَامِ۔ انگوٹھے کے نیچے کا گڑھا۔
اِنَّ الْمُسَافِرَ وَمَالَہٗ لَعَلٰی قَلَتٍ اِلَّا مَا وَقَی اللّٰہُ۔ مسافر اور اس کا مال واسباب دونوں کے تلف ہونے کا سفر میں گمان رہتا ہے مگر جس کو اللہ تعالٰی بچائے (سفر سے محفوظ اور کامیاب واپس آئے)۔
لَوْ قُلْتَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ عَلٰی مَقْلَتِہٖ اِتَّقِ رُعْنَہٗ فَصُرِعَ غَرِمْتَہٗ۔ اگر ایک شخص ہلاکت کے مقام میں ہو اور تو اس سے کہے دیکھ بچ پھر وہ گر جائے تو تجھ کو اس کی دیت دینا ہوگی (کیونکہ تو نے اس کو ہلاکت سے پہلے گھبرا کر ہلاک کیا)
تَكُوْنُ الْمَرْاَۃُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلٰی نَفْسِهَا اِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ اَنْ تُهَوِّدَہٗ۔ ایک عورت کا بچہ نہ جیتا ہو وہ یہ منت مانے اگر اس کا بچہ زندہ رہے تو وہ اس کو یہودی کرے گی (عرب لوگوں کا خیال تھا کہ اگر مقلاۃ عورت ایک ایسے شریف شخص کی نعش کو روندے جو دغا سے مارا گیا ہو تو اس کی اولاد زندہ رہے گی)۔
تَشْتَرِيْهَا اَكَايِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْاِقْلَاتِ اس کو چتری عورتیں آسیب (بھوت پریت جن شیطان) اور اولاد زندہ نہ رہنے میں خریدتی ہیں
قِلَاتُ السَّيْلِ۔ بہیا (سیلاب) کے گڑھے جہاں پانی جمع ہو کر صاف ہوتا ہے۔
قِلَاتٌ۔ ایک ملک ہے ہندوستان کے شمال مغرب میں جہاں بلوچ قوم آباد ہے۔

قَلَحٌ۔ دانتوں کا زرد یا سبز ہونا۔
تَقْلِيْحٌ۔ دانتوں کو صاف کرنا۔
تَقَلُّحٌ۔ کمانا۔
مَا لِيْ اَرَاكُمْ تَدْخُلُوْنَ عَلَيَّ قُلْحًا۔ مجھ کو کیا ہوا ہے میں دیکھتا ہوں تم میرے پاس زرد دانت رکھ کر آتے ہو (ان پر میل کچیل ہوتا ہے مسواک سے صاف کر کے کیوں نہیں آتے)۔
قُلْحٌ جمع ہے اَقْلَحُ کی۔ یعنی جس کے دانت میلے اور زرد ہوں۔
اِذَا غَابَ زَوْجُهَا تَقَلَّحَتْ۔ جب اس کا خاوند غائب ہوتا ہے (سفر میں گیا ہوتا ہے) تو وہ میلی کچیلی رہتی ہے (بناؤ سنگار اور کپڑوں کی صفائی نہیں کرتی)۔
قَلْدٌ۔ جمع کرنا، لپیٹنا، ہر روز آنا، پانی دینا۔
تَقْلِيْدٌ۔ گلے میں ہار لٹکانا یا اونٹ کے گلے میں رسی ڈالنا، اس کو کھینچنے کے لئے، کوئی خدمت یا عہدہ سپرد کرانا، قربانی کے جانور کے گلے میں کوئی چیز کپڑا یا کھال لٹکا دینا اس امر کو بتلانے کے لئے کہ وہ قربانی کا جانور ہے جو مکہ کو جاتا ہے کوئی اس کو نہ لوٹے۔ کسی کی بات بغیر دلیل کے مان لینا۔
قُلِّدَ حَبْلَہٗ۔ وہ آزاد کر دیا گیا۔
اِقْلَادٌ۔ ڈبو دینا۔
تَقَلُّدٌ۔ ہار پہننا، عہدہ قبول کرنا، کوئی چیز اٹھا لینا، گلے میں ڈال لینا۔
تَقَالُدٌ۔ باری باری پانی پر آنا۔
اِقْتِلَادٌ۔ چلو چلو لینا۔
اِقْلِوَّادٌ۔ ڈھانپ لینا۔
قِلَادَۃٌ۔ گلے کا ہار (اس کی جمع قَلَائِدُ ہے)
مِقْلَادٌ۔ کنجی (مَقَالِيْدُ اس کی جمع ہے)۔
مُقَلِّدٌ۔ اصطلاح شرع میں وہ شخص جو دوسرے کی رائے کو بغیر دلیل کے مان لے اس کے مقابل مجتہد ہے

جو خود دلائل شرعیہ میں غور کر کے اپنا مذہب قائم کرتا ہے اور بن دلیل کے کسی کی رائے نہیں مانتا۔ دلیل کیا ہے قرآن وحدیث تو قیاس صحیح کرنا جو شروط کے موافق ہو وہ مجتہد کا کام ہے نہ کہ مقلد کا۔ مقلد کا تو مذہب وہی ہے جو مجتہد اس کو بتلائے اور یہ ممکن ہے کہ آدمی بعض مسئلوں میں مقلد ہو اور بعض میں مجتہد اور جن لوگوں نے اس کو ناجائز رکھا ہے اُن کا قول بلا دلیل ہے۔ جیسے یہ قول کہ ہر شخص کو تمام مسائل میں کسی خاص مجتہد کی تقلید ضروری ہے بلا دلیل ہے جو شخص خود اجتہاد نہ کر سکے اس کو اختیار ہے کہ جس مجتہد کا قول چاہے اختیار کرے اور جس عالم سے چاہے دین کا مسئلہ پوچھ لے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بندہ کو یہ تکلیف نہیں دی ہے کہ وہ کسی خاص شخص کی تقلید کرے)

قَلِّدُوا الْخَیْلَ وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ۔ گھوڑوں کو باندھو یعنی رکھو اس لئے کہ ان پر سوار ہو کر دین کے دشمنوں کو دفع کریں گے اور ان کے گلو میں تانت نہ باندھو (کیونکہ کبھی یہ تانت اٹک کر ان کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ بعضوں نے کہا عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے سے اس کو نظر نہیں لگتی تو اعتقاد کو غلط کرنے کے لئے اس سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ تانت نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان، دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں بعضوں نے کہا قَلِّدُوا الْخَیْلَ کے یہ معنی ہیں کہ خوبصورتی کے لئے گھوڑے کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہو مگر تانت اس کے گلے میں نہ ڈالو)۔

قِلَادَةً مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةً۔ یہ راوی کا شک ہے کہ تانت کا ہار کہا یا صرف ہار۔

قَلَّدْتُ هَدْیِیْ۔ میں نے اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ ڈالا درخت کی چھال وغیرہ تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے)

فَقَلَّدَتْنَا السَّمَاءُ قِلْدًا كُلَّ خَمْسَ عَشْرَةَ لَیْلَةً۔ پھر ہم پر پندرہ دن برابر اپنی معین وقت پر پانی برستا رہا (یہ ماخوذ ہے قِلْدُ الْحُمّٰی سے یعنی بخار کی نوبت کا دن۔ عرب لوگ کہتے ہیں قَلَدْتُ الزَّرْعَ میں نے کھیتی کو پانی پلایا)۔

اِذَا اَقْمَتَ قِلْدَكَ مِنَ الْمَاءِ فَاسْقِ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ۔ جب تو زمین کو پانی دے اس کے مقرر دن میں تو پہلے نزدیک والی زمین کو دے پھر جو اس سے نزدیک ہو

فَقُمْتُ اِلَی الْاَقَالِیْدِ فَاَخَذْتُهَا۔ میں کنجیوں کی طرف اٹھا، اُن کو لے لیا (تاکہ بھاگتے وقت دروازے کھول کر نکل جاؤں)۔

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے اُن کی کنجیاں۔

یَتَقَالَدُوْنَ وَیَتَقَادَطُوْنَ بِیْرَهُمْ۔ اپنے کنوئیں پر باری باری آ رہے تھے۔

لَا تُقَلِّدُنَّ قِلَادَةً مِّنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةً۔ تانت کا کوئی ہار جانور کے گلے میں باقی نہ رہے نہ اور کوئی ہار (کیونکہ اکثر ان میں گھونگرو ہوتے ہیں جن کی آواز سے دشمن ہوشیار ہو جاتا ہے)

یُقَلِّدُهَا بِنَعْلٍ قَدْ صُلِّیَ فِیْهِ۔ قربانی کے جانور کے گلے میں وہ جوتی لٹکائے جس کو پہن کر نماز پڑھی گئی ہو (معلوم ہوا کہ جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا بہتر ہے)۔

فَقَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا۔ آں حضرتؐ نے خلافت حضرت علی کو دی (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)

قَلْزٌ۔ مارنا، تیر چلانا کودنا، چڑھ جانا، لکڑی سے زمین پر کٹ کٹ کرنا، خوش ہونا، ہلکا ہونا، گھونٹ گھونٹ پینا۔

اِقْتِلَازٌ۔ گھونٹ گھونٹ پی جانا۔

رَجُلٌ قِلِّزٌ۔ ضعیف ناتوان آدمی۔

قَلْسٌ۔ پیٹ میں سے کھانا پانی مُنہ میں آجانا خواہ اس کو باہر نکالے یا پھر نگل جائے، مُنہ بھر کر ہو یا اس سے کم (اگر دوبارہ پھر نکلے یا غلبہ کرے تو اس کو قَیْءٌ کہیں گے) گانے میں ناچنا، جھا گانا، بہت شراب پینا۔

تَقْلِيسٌ۔ دف بجانا، گانا۔

تَقَلُّسٌ۔ ٹوپی پہننا۔

مَنْ قَاءَ اَوْ قَلَسَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جو شخص قے کرے یا اُس کے مُنہ میں کھانا پانی آجائے تو وہ وضو کرے۔ (یعنی استفراغ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ لَقِيَهُ الْمُقَلِّسُوْنَ بِالسُّيُوْفِ وَ الرَّيْحَانِ۔ جب حضرت عمرؓ ملک شام میں تشریف لائے تو تلواروں اور پھولوں سے کھیل کرنے والے (جو بادشاہ اور اُمرا کی سواری کے آگے چلتے ہیں) آپ سے ملے۔

لَمَّا رَاَوْهُ قَلَّسُوْا لَهٗ۔ جب آپ کو دیکھا (یعنی شام والوں نے) تو سینہ پر ہاتھ رکھا اور جھک گئے (آداب بجالائے)۔

قَالِسٌ۔ ایک موضع کا نام ہے جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ کے طور پر دیا تھا۔

قَلَصٌ۔ اُٹھ جانا، موقوف ہونا، مزاج خراب ہونا۔

قُلُوْصٌ۔ کودنا، بدمزاج ہونا، اُٹھ جانا، بلند ہونا۔

تَقَلُّصٌ۔ مِل جانا، سمٹ جانا۔

قَلُوْصٌ۔ جوان اونٹنی یا لمبے ہاتھ پاؤں کی (اس کی جمع قَلَائِص ہے)۔

فَقَلَصَ دَمْعِيْ۔ میرے آنسو بند ہوگئے (آنکھ خشک ہوگئی)۔

قَالَ لِلضَّرْعِ اِقْلِصْ فَقَلَصَ۔ تھن سے کہا جمع ہوجا وہ جمع ہوگیا (سکڑ جا وہ سُکڑ گیا)۔

اِنَّهَا رَاَتْ عَلٰى سَعْدٍ دِرْعًا مُّتَقَلِّصَةً۔ حضرت عائشہؓ نے سعد بن ابی وقاص کو ایک تنگ زرہ یا مِلی ہوئی پہنے دیکھا (جو بدن سے مِل گئی تھی۔ عرب لوگ کہتے ہیں: قَلَصَتِ الدِّرْعُ وَ تَقَلَّصَتْ یعنی زرہ چمٹ گئی تنگ ہوگئی یا چھوٹی ہوئی)۔

فَلَا يُصَنَا هٰذَا اِلَى اللّٰهِ اِنَّا شُغِلْنَا عَنْكُمْ زَمَنَ الْحِصَارِ۔ ہماری اونٹنیوں کی خبر لیجئے (یعنی عورتوں کی)

مُحُوْقَهَا بِقَلَائِصِ۔ یعنی ان کا بھاگ جانا اور نفرت کرنا

لَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا۔ جوان اونٹنیاں خالی چھوڑ دی جائیں گی، ان کی زکوٰۃ کوئی نہ مانگے گا یا کوئی ان سے کام نہیں لے گا۔

فِلْوَهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ۔ اپنے بچھیرے یا اپنی سانڈنی کو، (قِلَاصٌ اور قُلُصٌ جمع ہے قَلُوْصٌ کی)۔

تَقَلَّصَ عَنِّيْ۔ سرک گیا، پیچھے ہٹ گیا۔

كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ۔ بخیل کی مثال ایسی ہے جو ایک تنگ زرہ پہنے ہو، جب خیرات دینا چاہتا ہے تو وہ زرہ سمٹ کر جڑ جاتی ہے، ایک حلقہ دوسرے حلقہ سے مِل جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ بخیل صدقہ دیتے وقت تنگدلی سے دبتا ہے زِچ ہو کر اس کا دل نہیں چاہتا)۔

اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ۔ اگر کسی کے پاس سواری کا اونٹ نہ ہو تو وہ قرض لے سکتا ہے اس وعدے پر کہ جب زکوٰۃ کی اونٹنیاں آئیں گی تو قرض ادا کردوں گا (اس جانور کے بدلے ایک جانور دیدوں گا)۔

اِذَا سَجَدْتُ قَلَصَتْ عَنِّيْ۔ جب میں سجدہ کرتا تھا تو وہ چھوٹی پڑجاتی (پیچھے سے ستر کُھل جاتا)۔

قَلَصَتْ عَنْ يَدَيْهِ۔ اُن کے ہاتھوں پر تنگ ہوتی (آستینیں چڑھ نہ سکتیں)

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَتْ عَنْهُ۔ اگر تم میں سے کوئی سایہ میں بیٹھا ہو پھر سایہ ہٹ جائے (دھوپ آجائے تو وہاں سے اُٹھ جائے ایسا نہ کرے کہ کچھ جسم اس کا سایہ میں ہو کچھ دھوپ میں، کیونکہ یہ صحت کو نقصان پہنچاتا ہے)۔

تَتَقَلَّصُ شَفَتُهٗ۔ اُس کا ہونٹ سمٹ جائے گا (اوپر سمٹ کر چڑھ جائے گا)
اَتَوْكَ عَلٰى قُلُصٍ نَوَاجٍ۔ آواز کرنے والی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آئے۔
اِنَّهٗ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ قَدْ قَلَصَ عَنْ نِصْفِ سَاقِهٖ۔ جناب امام حسین علیہ السلام نے ایسے کپڑے میں نماز پڑھی جو نصف ساق سے بھی اونچا تھا (گھٹنوں کے قریب)
مِنْ عَلَامَاتِ الْمَيِّتِ اَنْ تَقَلَّصَ شَفَتَاهُ۔ موت کی نشانیوں میں سے ہونٹوں کا سکڑ جانا ہے۔
اِنَّهَا عِنْدَ ذَوِي الْعُقُوْلِ كَفَيْءِ الظِّلِّ بَيْنَا تَرَاهُ سَابِغًا حَتّٰى قَلَصَ۔ دنیا کی مثال عقلمندوں کے نزدیک سایہ کی ہے ابھی دیکھتا ہے خوب پھیلا ہوا تھا ابھی سمٹ گیا (دھوپ آگئی)۔
اِنْكَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی سقط ہو گئی
قَلُوْصٌ۔ جاری نہر جس میں گندگی وغیرہ بہہ کر جاتی ہو۔
اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْقَلُوْصِ اَيُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ۔ مکحول سے پوچھا گیا، ناپاک نالے میں سے جس کا پانی بہہ رہا ہو وضو کر سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا، ہاں اگر پانی کا کوئی وصف نہ بدلا ہو لیکن اگر رنگ یا بو یا مزہ نجاست سے بدل گیا ہو تب اس سے وضو درست نہیں گو اس کا پانی جاری ہو۔ نہایہ میں ہے کہ دمشق کے لوگ اس نالہ کو جس میں کوڑا کچرہ گندگی ڈالتے ہیں قلوط کہتے ہیں)۔
قَلْعٌ۔ جڑ سے اکھیڑنا یا دوسری جگہ لے جانا، معزول کرنا، زمین پر نہ جمنا، کشتی میں پاؤں نہ جمنا، بات نہ سمجھنا (کند ذہنی کی وجہ سے)، اُتارنا۔
تَقْلِيْعٌ بمعنی قَلْعٌ ہے۔
اِقْلَاعٌ۔ باز رہنا، چھوڑ دینا، کشتی کا بادبان اٹھانا قلعہ بنانا۔

مُقَالَعَةٌ۔ ایک دوسرے کو اکھیڑنا
اِنْقِلَاعٌ اور اِقْتِلَاعٌ۔ اکھڑ جانا۔
قِلَاعَةٌ۔ کشتی کا بادبان جس کو شِرَاعٌ بھی کہتے ہیں
قَلْعَةٌ۔ مشہور ہے یعنی حصن جو پہاڑ پر ہو (اس کی جمع قِلَاعٌ اور قِلَعٌ ہے)۔
مِقْلَاعٌ۔ گوپھن۔
مَقْلَعٌ۔ وہ جگہ جہاں سے عمارت کے لئے پتھر نکالے جائیں۔
مَقْلُوْعٌ۔ معزول۔
اِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ۔ آنحضرتؐ جب چلتے تو زمین پر سے پاؤں زور کے ساتھ اٹھاتے (جیسے مستعد اور مضبوط لوگوں کی چال ہے یہ نہیں کہ چھوٹے چھوٹے قدم مغروروں یا عورتوں کی طرح رکھتے)۔
اِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَا قُلْعًا۔ آں حضرت جب چلتے تو زور سے پاؤں اٹھا کر (ایک روایت میں قَلِعًا ہے بفتحہ قاف اور کسرۂ لام یعنی ایسا معلوم ہوتا جیسے نشیب میں اتر رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پاؤں جما کر رکھتے اور تیز چلتے پر دیکھنے والے کو یہ نہ معلوم ہوتا کہ آپ جلدی بھاگ رہے ہیں)۔
جَاءَ يَتَقَلَّعُ۔ آگے کو جھکتے ہوئے آئے (جیسے کشتی روانی میں آگے کو جھکتی جاتی ہے)۔
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ قَلِعٌ فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ۔ جریر بن عبد اللہ بجلی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں زین پر نہیں جمتا تو میرے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ مجھ کو زین پر جما دے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَلِعُ الْقَدَمِ جس کا پاؤں کشتی میں نہ جمے)۔
فُلَانٌ قُلْعَةٌ۔ وہ زین پر سے اکھڑ جاتا ہے (اس کی ران زین پر اچھی طرح نہیں جمتی)۔
بِئْسَ الْمَالُ الْقُلْعَةُ۔ مانگے کی چیز کیا بری ہے (کیونکہ وہ پرائی چیز ہے کب تک اپنے پاس رہے گی جیسے

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "کہن جامۂ خویش آراستن بہ از جامۂ عاریت خواستن"

أُحَذِّرُكُمُ الدُّنْيَا فَإِنَّهَا مَنْزِلُ قُلْعَةٍ۔ میں تم کو دنیا سے ڈراتا ہوں (اس سے محبت اور الفت نہ رکھنا) وہ تو کوچ کی منزل ہے (ایک دن وہاں سے رخصت ہونا ضروری ہے) یا جلد بینے والی ہے (آج ایک کے ہاتھ میں ہے کل دوسرے کے ہاتھ میں)۔

لَمَّا نُودِيَ لِيَخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَّا آلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلُ عَلِيٍّ خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ نَجُرُّ قِلَاعَنَا۔ جب یہ منادی کی گئی کہ مسجد نبوی میں سے سب لوگ نکل جائیں (اور جگہ جاکر رہیں) مگر آں حضرت ؐ اور حضرت علی رض کی اولاد رہ جائے تو ہم لوگ اپنے تھیلے (سامان کے) گھسیٹتے ہوئے نکلے (یہ جمع ہے قَلْعٌ کی یعنی وہ تھیلہ جس میں چرواہا اپنا سامان رکھتا ہے)

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ مَا رُفِعَ قِلْعُهُ۔ مجاہد نے "جوار المنشآت" کی تفسیر یوں بیان کی، وہ کشتیاں جن کے بادبان اٹھے ہوں، جو دُور سے پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔

سُيُوفُنَا قَلَعِيَّةٌ۔ ہماری تلواریں قلعہ کی بنی ہوئی ہیں (جو ایک مقام کا نام ہے وہاں تلواریں بنا کرتی تھیں)

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَلَاعٌ وَلَا دَيُّوثٌ۔ بہشت میں وہ نہیں جائے گا جو حاکمِ وقت سے لوگوں کی چغلی کھائے (ان پر جھوٹی تہمت لگا کر حاکم کے دل سے ان کی وفاداری کی امید نکلوادے) اور نہ وہ شخص جو کٹنا پا کرے فاحشہ کی دلالی کرے (فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آئے۔ بعضوں نے کہا قَلَّاع کوتوال جو ناحق لوگوں پر ظلم کرتا ہو۔ بعضوں نے کہا کفن چور)۔

لَأَقْلَعَنَّكَ قَلْعَ الصَّمْغَةِ۔ (حجاج نے انس رض سے کہا) میں تجھ کو گوند کی طرح اکھیڑ کر پھینک دوں گا (گوند جب اکھڑتا ہے تو سب اکھڑ آتا ہے یہاں تک کہ درخت کی چھال کا بھی کچھ حصہ نکال لاتا ہے۔ حجاج کا یہ مطلب تھا کہ میں بالکل تجھ کو تباہ و برباد کر دوں گا)۔

تَرَكْتُهُمْ عَلَى مِثْلِ مَقْلَعِ الصَّمْغَةِ۔ میں نے ان کو ایسا صاف کر دیا (ان کے پاس کچھ نہیں چھوڑا) جیسے وہ مقام صاف ہو جاتا ہے جہاں سے گوند اکھاڑ لیا جاتا ہے)۔

لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا۔ پھر اس کو چھوڑ دیا (یہ أَقْلَعَ الْمَطَرُ سے ماخوذ ہے یعنی پانی رک گیا۔)

أَقْلَعَتْ عَنْهُ الْحُمّٰى۔ بخار اتر گیا۔

إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ رَفَعَ عَقِيرَتَهُ۔ بلال رض کا بخار جب اتر جاتا تو وہ اپنی آواز بلند کرتے (ایک روایت میں أَقْلَعَ عَنْهُ ہے مطلب وہی ہے)۔

فَاقْتَلَعَهُ۔ حضرت خضر نے اس بچہ کا سر اکھیڑ لیا (دوسری روایت میں یوں ہے کہ چھری سے ذبح کر ڈالا دونوں میں موافقت اس طرح سے کی گئی ہے کہ شاید کچھ گلا کاٹا ہو، اس کے بعد سر اکھیڑ لیا ہو)۔

الْإِقْلَاعُ مِنَ الذُّنُوبِ۔ گناہوں سے باز آجانا۔

كَأَنَّهُ قِلْعُ دَارِيٍّ عَنَّجَهُ نُوتِيُّهُ۔ گویا وہ اس دارین کا بادبان ہے جس کو ملاح نے جھکا دیا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ دَارِیّ منسوب ہے دارین کی طرف جو ایک موضع ہے ساحل سمندر پر بحرین کے پاس)۔

قَلْفٌ۔ حشفہ پر جو کھال ہوتی ہے اس کو کاٹنا یعنی ختنہ کرنا درخت کی چھال نکالنا، ذکر کو جڑ سے کاٹ ڈالنا، مٹکور کی مہر توڑنا، الٹنا، چھین اٹھانا۔

قَلَفٌ۔ ختنہ نہ ہونا۔

أَقْلَفُ۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

قُلْفَہ۔ وہ پوست جو ذکر کے سرے پر ہوتا ہے۔

تَقْلِيفٌ۔ بمعنی قَلْفٌ ہے۔

قُلفَتَانِ۔ مونچھ کے دونوں کنارے۔

کَانَ یَشرَبُ العَصِیرَ مَالَم یُقلِف۔ شیرہ اس وقت تک پیتے جب تک وہ جھاگ نہ اٹھاتا (کف نہ مارتا)، جب کف مارنے لگتا تو چھوڑ دیتے کیونکہ نشہ لانے کا ڈر ہوتا۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

قَلَفتُ الدَّنَّ۔ میں نے مٹکے کی مہر توڑی (جو مٹی سے اس پر لگا دیتے ہیں)۔

فِی الاَقلَفِ یَمُوتُ۔ بے ختنہ والا شخص مر جائے۔

قَلَقٌ۔ بے قرار ہونا، گھبرانا، نیند نہ آنا۔

اِقلَاقٌ۔ بے قرار کرنا، پریشان کر دینا۔

اِلَیکَ تَعدُو قَلِقًا وَضِینُهَا مُخَالِفًا دِینَ النَّصَارٰی دِینُهَا۔ تیری طرف بے قرار ہو کر اس کا تسمہ چلا آ رہا ہے، اس کا دین نصاریٰ کے دین کے خلاف ہے (طبرانی نے معجم میں سالم بن عبداللہ بن عمر سے نکالا انھوں نے اپنے باپ سے کہ آں حضرت عرفات سے لوٹتے وقت یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ حدیث ابن عمر پر موقوفاً مشہور ہے)

اَقلِقُوا السُّیُوفَ فِی الغُمُدِ۔ تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تاکہ ضرورت کے وقت تلوار فوراً نکل آئے، اگر بہت دن تک نیام میں یوں ہی رکھی رہے تو زنگ لگ کر نیام میں چپک جاتی ہے اور دشمن کے مقابلہ میں فوراً نکل نہیں سکتی)۔

قَلقَلَةٌ۔ آواز کرنا، ہلانا، حرکت دینا۔

تَقَلقُلٌ۔ حرکت کرنا۔

قَلقَالٌ۔ ہمیشہ سفر کرنے والا۔

قُلقُلٌ۔ ایک درخت ہے مشہور انار کے درخت کی طرح اس کا دانہ سیاہ گول ہوتا ہے۔

قَلَاقِلُ۔ (جمع ہے قَلقَل کی یعنی) اضطراب اور تشویش جو آدمی کو ہلا دیتی ہے۔

خَرَجَ عَلِیٌّ وَهُوَ یَتَقَلقَلُ۔ حضرت علی نکلے بھاگ رہے تھے (جلدی چل رہے تھے)

وَنَفسُهٗ تَقَلقَلُ فِی صَدرِهٖ۔ ان کی سانس سینہ میں آواز دے رہی تھی۔

قَلقِلُوا السُّیُوفَ فِی اَغمَادِهَا۔ تلواروں کو نیام میں ہلایا کرو (تاکہ ضرورت کے وقت جلد نکل آئیں)۔

قِلٌّ یا قُلٌّ یا قِلَّةٌ۔ کم ہونا، محتاج ہونا۔

قَلٌّ۔ اٹھانا۔

تَقلِیلٌ۔ کم کرنا۔

مُقَالَّةٌ اور اِقلَالٌ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِستِقلَالٌ۔ اٹھانا کم سمجھنا، اپنی رائے پر اصرار کرنا، تنہا ہونا، کسی کو شریک نہ کرنا، چلا دینا، غصہ ہونا، شمار کرنا۔

قِلٌّ۔ چھوٹی دیوار۔

قُلَّی۔ چھوٹی چھوکری۔

اِذَا ارتَفَعَتِ الشَّمسُ فَالصَّلٰوةُ مَحظُورَةٌ حَتّٰی یَستَقِلَّ الرُّمحُ بِالظِّلِّ۔ جب سورج بلند ہو جائے تو نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ کم ہو جائے (کم سے کم جس کے بعد پھر سایہ بڑھنا شروع ہوتا ہے، اس کو زوال کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے تو بلند ہونے سے سر پر آ جانا مراد ہے یعنی دوپہر کا وقت بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے یہ زوال کے بعد ہوتا ہے، جو ظہر کا وقت ہے۔ ایک روایت میں حَتّٰی یَستَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمحِ ہے بعضوں نے کہا یہ تحریف ہے)

اِنَّ نَفَرًا سَاَلُوا عَن عِبَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخبِرُوا کَاَنَّهُم تَقَالُّوهَا۔ کچھ لوگوں نے پوچھا کہ آں حضرت کتنی عبادت کرتے تھے جب ان کو بتلائی گئی تو انھوں نے اس کو کم سمجھا۔

کَانَ الرَّجُلَ تَقَالَّهَا۔ جیسے اس نے اس کو کم سمجھا

كَانَ يُقِلُّ اللَّغْوَ۔ آں حضرت بیہودہ بات بالکل نہیں کہتے تھے یا دل لگی اور مزاح کی باتیں کم کرتے تھے۔ (شاذ و نادر کبھی کبھی مزاح کے طور پر کوئی بات فرماتے)۔

اَلرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَهُوَ اِلٰى قُلٍّ۔ سود سے اگرچہ (پہلے پہل) مال بڑھتا ہے۔ لیکن اس کا انجام نقصان ہے (یا تو دنیا ہی میں نقصان ہوتا ہے سود کا روپیہ ڈوب جاتا ہے اگر دنیا میں نقصان نہ ہو تو آخرت میں نقصان ہوگا)

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا يا نَجَسًا۔ جب پانی دو بکھال ہو تو نجاست پڑنے سے وہ نجس نہ ہوگا۔

قُلَّة۔ بڑا مٹکا جس میں پانچ سو رطل پانی آتا ہے یعنی اڑھائی مشک (اس حدیث میں بڑی گفتگو ہے جس کی تفصیل حدیث کے شروح کی کتابوں میں مذکور ہے)۔

نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ۔ سدرۃ المنتہیٰ کے بیر اتنے اتنے بڑے ہیں جیسے ہجر کے مٹکے (ہجر ایک گاؤں کا نام ہے مدینہ کے قریب اور وہ ہجر مراد نہیں ہے جو بحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا ہجر شام کے ملک میں ایک مقام ہے جہاں بڑے بڑے مٹکے بنتے ہیں ایک مٹکے میں ایک بکھال پانی آجاتا ہے)

قُلَّةُ الْحَزْنِ۔ ایک مقام کا نام ہے۔

فَحَثَا فِي ثَوْبِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهٗ فَلَمْ يَسْتَطِعْ۔ حضرت عباس نے مٹھیوں سے روپے لے کر اپنے کپڑے میں ڈال لئے پھر اس کو اٹھانے لگے تو اٹھا نہ سکے اتنا بوجھ ہوگیا کہ وہ اٹھا نہ سکا (عرب لوگ کہتے ہیں اَقَلَّهٗ اور اِسْتَقَلَّهٗ اس کو اٹھایا)۔

حَتّٰى تَقَالَّتِ الشَّمْسُ۔ یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا

مَا هٰذَا الْقَلْقُ الَّذِيْ اَرَاهُ بِكَ۔ یہ تمہارے بدن میں کپکپی کیسی جو میں دیکھ رہا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید بن خطاب سے فرمایا جب ان کو یمامہ کی طرف جانے کے لئے رخصت کرنے لگے)۔

اَلنَّاسُ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ۔ سب خاندانوں کے لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے۔ (ایسا ہی ہوا قریش اور مہاجرین کی اولاد بہت پھیلی اور انصاری دنیا میں بہت کم ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دوسرے لوگ تعداد میں بڑھتے جائیں گے کیوں کہ ان کی اولاد بھی باپ دادا کی طرح ہوگی۔ مگر انصار میں سے جو کوئی مرے گا اس کی اولاد اس کے مثل نہ ہوگی)۔

يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ الْجَهْلُ۔ اخیر زمانہ میں دین کا علم کم ہوجائے گا اور جہالت بہت پھیلے گی (بعضوں نے کہا يَقِلُّ الْعِلْمُ سے یہ مراد ہے کہ دین کا علم دنیا سے بالکل اٹھ جائے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا تَقَالُّوْهَا۔ جب ان لوگوں سے آنحضرتؐ کی عبادت کا حال بیان کیا گیا تو انہوں نے اس کو کم سمجھا (وہ کہنے لگے آں حضرتؐ کی بات اور ہے آپ کے تو اگلے پچھلے سب قصور بخشد یئے گئے ہیں اور ہم گنہگار لوگ ہیں ہم کو اس سے زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔ کسی نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا کسی نے کہا میں کبھی عورتوں کے پاس نہیں پھٹکوں گا)۔

اَعُوْذُ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ۔ تیری پناہ محتاجی اور کمی سے (مراد ایسی کمی ہے جو ضروریات کے لئے بھی کافی نہ ہو مثلاً عیال و اطفال بہت ہوں اور آمدنی بالکل کم ہو بعضوں نے کہا کمی سے مراد نیکیوں کی کمی ہے کیونکہ دنیا کی کمی تو آنحضرتؐ پسند کرتے تھے) اور ذلت اور خواری سے (لوگوں کی نظروں میں ذلیل اور حقیر ہونے سے)۔

رَبَّ الْاَرْضِيْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ۔ تمام زمینوں کے مالک اور ان چیزوں کے جن کو زمینیں اٹھائے ہوتے ہیں۔

مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ۔ بہشت میں ناخون برابر جگہ میں جو زیب و زینت ہے اس کو ساری زمین نہیں اٹھا سکتی۔

فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ۔ جب آں حضرت کی سانڈنی آپ کو لے کر اٹھی۔

جَهْدُ الْمُقِلِّ۔ نادار کم مال والے کی کوشش۔

لَاتَسْتَقِلُّ تَحْمِلُ اَزْوَادَنَا۔ ہمارے توشے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتی۔

تَقَادَلُوْا فِي الْقُلِّ وَالْكُثْرِ۔ کم و بیش سب میں گفتگو کی۔

اِذَا اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ۔ جب جنازہ میں دیکھتے کہ آدمی کم ہیں تو ان کی تین صفیں کر لیتے۔

مَا يَقِلُّ ظُفُرُهُ۔ جتنے کو ناخون اٹھا سکتا ہے

سَيَأْتِيْ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِيْ يَسْتَقِلُّوْنَ ذٰلِكَ۔ کچھ لوگ میرے بعد آئیں گے جو اس کو کم سمجھیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْقِلِّ وَالْكُثْرِ۔ اللہ کا شکر ہے کمی اور بیشی دونوں حالوں میں۔

قُلَّةُ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کی چوٹی۔

قَلْمٌ۔ کاٹنا۔

تَقْلِيْمٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

قُلَامَةٌ۔ کاٹنے میں جو ریزے زمین پر گریں۔

قُلَامَةُ الظُّفْرِ۔ حقیر چیز کو کہتے ہیں یا ناخن کا ٹکڑا جو تراشا گیا ہو۔

قَلَمٌ۔ مشہور ہے جس سے لکھتے ہیں (اس کو یَرَاعٌ بھی کہتے ہیں[ل] اور تراشنے سے پہلے اس کو قَصَبَہ اور یراعہ کہتے ہیں اس کی جمع اَقْلَامٌ ہے)۔

اِقْلِيْمٌ۔ ولایت جیسے اقلیم ہند اقلیم روم شام مصر یونان وغیرہ۔

اَقَالِيْمِ سَبْعَة۔ ہفت کشور یہ زمین کی سات قاشیں ہیں جو اگلے حکیموں نے خط استوا سے ربع معمور پر کی تھیں، خربزہ کی قاشوں کی طرح۔ ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ ربع سے زیادہ زمین معمور ہے دوسرے امریکہ کی مطلق خبر نہ تھی۔

اِقْلِيْمَاء۔ حضرت آدمؑ کی بیٹی کا نام تھا۔

اَطُفْتُ بِمُتَقَلِّمَاتٍ (آنحضرتؐ چند عورتوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا) میں تم کو آزاد پاتا ہوں (کوئی تمہارا محافظ اور نگہبان نہیں ہے)

عَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّا۔ حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم (یعنی پانسہ جس سے فال کھولتے تھے قرعہ ڈالتے تھے) ابھر کر اوپر آیا دوسروں کے قلم بہہ گئے)

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم قدرت کو پیدا کیا (اس سے فرمایا قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب لکھ)

تَقْلِيْمُ الظُّفْرِ۔ ناخن تراشنا۔

فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ۔ قلم بہنے لگے (حضرت زکریاؑ کا قلم ابھر کر اوپر آیا)۔

كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ قُلَامَةٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہر ناخن کے ٹکڑے کے بدلے جو تراشا جاتا ہے ایک بردے کی آزادی کا ثواب اس کے لئے لکھے گا۔

قَالُوْن۔ ایک رومی لفظ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نے ٹھیک کہا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضؓ نے قاضی شریح سے پوچھا، ایک عورت کو طلاق دی گئی اس نے بیان کیا کہ مجھ کو ایک ہی مہینے میں تین حیض آ گئے، کیا اس کی بات کا اعتبار کریں گے اور اس کی عدت پوری ہو جائے گی؟ شریح نے کہا اگر اس کے کنبے کی تین عورتیں یہ گواہی دیں کہ طلاق سے پہلے اس عورت کی یہی عادت تھی کہ ہر مہینہ میں تین بار اس کو حیض آیا کرتا تھا تب اس کی بات مان لیں گے۔ حضرت علیؓ نے یہ سنکر فرمایا قالون یعنی تمہارا فتویٰ ٹھیک ہے۔

قَلْنَسَةٌ۔ ٹوپی پہنانا۔

تَقَلْنُسٌ۔ ٹوپی پہننا۔

قَلَنْسُوَةٌ اور قَلَنْسِيَةٌ۔ ٹوپی (اس کی جمع قَلَانِسُ اور قَلَانِيْس ہے اور تصغیر قُلَيْنِسَةٌ ہے)

فَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَلَنْسُوَتَهٗ۔ ابواسحاق نے اپنی ٹوپی رکھی۔

ل بعضوں نے کہا تراشے ہوئے کو قلم کہتے ہیں۔

اِجْعَلُوْا الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ. عماموں کے تلے ٹوپیاں رکھو (پہنو)۔

قَلْهَمَةٌ. جلدی کرنا۔

اِنَّ قَوْمًا فَقَدُوْا سِخَابَ فَتَاتِهِمْ فَاتَّهَمُوْا اِمْرَأَةً فَجَاءَتْ عَجُوْزٌ فَفَتَّشَتْ قَلْهَمَهَا. ایک عورت کا ہار کھویا گیا اس کی قوم والوں نے ایک دوسری عورت پر تہمت لگائی (کہ اس نے ہار چرالیا ہے) آخر ایک بڑھیا آئی اور اس نے اس عورت کی شرمگاہ بھی ٹٹولی (کہ کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو۔ صحیح فَلْهَمَهَا ہے فائے موحدہ سے جیسے پہلے گزر چکا ہے)۔

قَلْوٌ. پھینک مارنا، ہانکنا، زور سے ہنکانا، پکانا۔

قِلًا اور قَلَاءٌ. دشمنی رکھنا (جیسے مُقَالَاةٌ ہے)۔

تَقَالِیْ. بغض اور عداوت۔

قَلْیٌ. پکانا، بھوننا، سر پر مارنا۔

قِلًی اور قَلَاءٌ اور مَقْلِیَةٌ. برا جاننا، دشمنی رکھنا

مِقْلَاةٌ. وہ ظرف جس میں کھانا پکایا جائے تانبے کا ہو یا مٹی کا (اس کی جمع مَقَالِیْ

لَمَّا صَالَحَ نَصَارٰی اَهْلِ الشَّامِ كَتَبُوْا لَهٗ كِتَابًا اِنَّا لَا نُحْدِثُ فِیْ مَدِیْنَتِنَا كَنِیْسَةً وَّلَا قَلِّیَّةً وَّلَا نُخْرِجُ سَعَانِیْنَ وَلَا بَاعُوْثًا. جب حضرت عمرؓ نے شام کے نصاریٰ سے صلح کی تو انھوں نے ایک اقرار نامہ لکھ دیا یعنی نصاریٰ نے کہ ہم اپنے شہر میں کوئی نیا گرجا یا صومعہ (عبادت خانہ) نہیں بنائیں گے نہ سعانین[1] کی عید نکالیں گے نہ پانی مانگنے کا میلہ (قَلِّیَّة اس روایت میں ہے اور صحیح قَلَّایَہ ہے جو معرب ہے کَلَّادَہ کا یعنی نصاریٰ کا عبادت خانہ)۔

قَلِیَّةٌ. جو گوشت کے ساتھ ملا کر پکایا جاتا ہے اس کو مزیدار کرنے کے لئے۔

لَوْ رَاَیْتَ ابْنَ عُمَرَ سَاجِدًا لَرَاَیْتَهٗ مُقْلَوْلِیًا. اگر تم عبد اللہ بن عمر کو سجدے میں دیکھتے تو ان کو متجافی پاتے یعنی جلدی کرتے ہوئے دونوں بازو پہلو سے الگ اور جدا رکھے ہوئے (ایک روایت میں ہے کَانَ لَا یُرٰی اِلَّا مُقْلَوْلِیًا عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ یَتَقَلّٰی عَلٰی فِرَاشِهٖ وہ اپنے بچھونے پر تڑپتا رہتا ہے)

مَا اَكَلْتُ اَطْیَبَ مِنْ قَلِیَّةِ الْعَصَائِفِ. میں نے ریڑھ کے قلیہ سے کوئی قلیہ خوش مزہ نہیں کھایا۔

اُخْبُرْ تَقْلِهٖ. آدمی کو آزما دیکھ تو اس کو چھوڑ دو گے دشمن رکھو گے (کیونکہ آزمائش سے اس کی بری صفات اور خصائل جو پوشیدہ ہوتے ہیں وہ ظاہر ہوں گے)۔

بابُ القاف مع المیم

قَمْأٌ. میٹھ دینا، اقامت کرنا، موافق ہونا، موٹا ہونا (جیسے قَمَاءٌ اور قُمُوْءَةٌ اور قَمَاءَةٌ ہے)

مُقَامَاةٌ. موافقت۔

اِقْمَاءٌ. موٹا ہونا، ذلیل کرنا، حقیر جاننا۔

تَقَمُّؤٌ. تھوڑا تھوڑا جمع کرنا۔ موافق ہو کر اقامت کرنا۔

مَقْمَأَةٌ. وہ مکان جہاں دھوپ نہ آئے۔

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ یَقْمَأُ اِلٰی مَنْزِلِ عَائِشَةَ كَثِیْرًا. آں حضرتؐ حضرت عائشہ کے مکان میں

---

[1] سعانین نصاریٰ کی پہلی عید ہوتی جو عید فصح سے ایک ہفتہ قبل آتی ہے اس میں صلیبیں لے کر نکلتے ہیں۔ اور باعوثا ان کے استسقا کا میدان ہو اس میں صلیبیں لیکر صحرا کی طرف استسقا کے لئے نکلتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے "باغوت" یہ بھی ان کی عید ہے۔ یہ معاہدۂ صلح اس لئے کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کو اپنی شان و شوکت و دیگر مذہبی مظاہرے دکھا کر فتنے میں نہ ڈالیں۔ (مصحح)

بہت جایا کرتے یا وہاں اکثر ٹھہرا کرتے (کیونکہ آپ کو حضرت عائشہؓ سے بہت محبت تھی)۔

اِقْتَمَّ الشَّیْءَ۔ اس کو جمع کیا۔

قَمَاءٌ۔ حقارت، ذلت۔

دُیِّثَ بِالصَّغَارِ وَالْقَمَاءَةِ۔ ذلت اور خواری سے نرم کیا گیا۔

رَکِبَ بَغْلَةً تَطَأْطَأَتْ عَنْ سَوَاءِ الْخَیْلِ وَتَجَاوَزَتْ قَمِیْءَ الْعَیْرِ۔ حضرت علیؓ ایک خچر پر سوار ہوئے جو گھوڑوں سے بلندی میں کم تھا اور ذلیل گدھے سے اونچا تھا۔

قَمْحٌ۔ گیہوں (اس کو "بُرّ" اور "حنطہ" بھی کہتے ہیں)

قُمُوْحٌ۔ پیتے وقت سر اوپر اٹھانا سیر ہو کر۔

تَقْمِیْحٌ۔ تھوڑا دے کر دفع کرنا (یعنی اس سے کم جو اس کا حق ہے)۔

مُقَامَحَةٌ۔ پانی اچھی طرح نہ پینا سردی یا بیماری کی وجہ سے۔

اِقْمَاحٌ۔ سر اوٹھانا اور آنکھ نیچی رکھنا، نبیذ پینا۔

تَقَمُّحٌ اور اِنْقِمَاحٌ۔ بمعنی قُمُوْحٌ اور پھانک لینا ہے۔

اِقْتِمَاحٌ۔ گیہوں پختہ ہو جانا۔

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ۔ آنحضرتؐ نے صدقۂ فطر میں ایک صاع بر کا یا قمح کا مقرر کیا، راوی کا شک ہے کہ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ فرمایا، صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ دونوں گیہوں کو کہتے ہیں)۔

وَاَشْرَبُ فَاَتَقَمَّحُ۔ اور میں پی کر آخر سر اوپر اٹھاتی ہوں (کیونکہ خوب چھک کر پی لیتی ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

قَمَحَ الْبَعِیْرُ یَقْمَحُ۔ جب پانی پی کر اونٹ اپنا سر اٹھائے یعنی سیر ہو کر)

سَتَقْدِمُ عَلَی اللّٰہِ اَنْتَ وَشِیْعَتُکَ رَاضِیْنَ مَرْضِیِّیْنَ وَیَقْدِمُ عَلَیْہِ عَدُوُّکَ غِضَابًا مُّقْمَحِیْنَ ثُمَّ جَمَعَ یَدَہٗ اِلٰی عُنُقِہٖ یُرِیْہِمْ کَیْفَ الْاِقْمَاحُ۔ (آنحضرتؐ نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے فرمایا) قریب ہے تم اور تمہارے گروہ والے خوش خوش اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور تمہارے دشمن غضبناک سر اوپر اٹھائے ہوئے آئیں گے (قاعدہ ہے کہ جب گردن میں طوق پڑا ہوا ہو اور وہ تنگ ہو تو سر اوپر اٹھ جاتا ہے) پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو گردن پر رکھ کر بتایا (یعنی اقماح کے معنی سمجھائے کہ اس طرح اوپر اٹھائے ہوں گے۔ ان کے سر اٹل رہے ہوں گے (جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون ہم نے ان کے گلوں میں ٹھوڑیوں تک طوق پہنائے اب ان کے سر اٹل رہے ہیں یہ اوپر اٹھے ہوئے ہیں)۔

کَانَ اِذَا اشْتَکٰی تَقَمَّحَ کَفًّا مِّنْ شُوْنِیْزٍ۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی شکایت ہوتی تو آپ ایک مٹھی کلونجی کی پھانک لیتے (کلونجی ہر بیماری کی دوا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں: تَقَمَّحْتُ السَّوِیْقَ میں نے ستو پھانک لیا)۔

مَنْ لَّمْ یَجِدِ الْحِنْطَةَ وَالشَّعِیْرَ اَجْزَاَ عَنْہُ الْقَمْحُ وَالسُّلْتُ وَالْعَلَسُ وَالذُّرَةُ۔ (جو شخص (صدقۂ فطر کے لئے) گیہوں اور جو نہ پائے تو اس کو قمح اور سلت اور علس اور ذرہ دینا کافی ہے (اوپر جو حدیث گزری اس سے یہ معلوم ہوا تھا کہ بُر اور حنطہ اور قمح یہ تینوں ایک ہی چیز ہیں یعنی گیہوں مگر اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ قمح اور حنطہ میں فرق ہے۔ کہتے ہیں قمح ایک خاص قسم کا خراب گیہوں ہے جس کو نبط بھی کہتے ہیں اور سلت بن پوست کا جو۔ جو گیہوں کے مشابہ ہوتا ہے اور علس دوہرا گیہوں یعنی جڑواں جو ایک پوست میں دو ہوتے ہیں بعضوں

بعضوں نے کہا وہ ایک کالا دانہ ہے جس کو قحط کے زمانے میں کھاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مسور اور ذُرّہ جوار کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر عمدہ گیہوں اور جو نہ مل سکیں تو کسی غلہ میں سے ایک صاع دیدے، صدقۂ فطر ادا ہو جائے گا)۔

قُمُوْدٌ۔ انکار کرنا، باز رہنا، نیکی یا بدی میں جمے رہنا۔

قَمَدٌ۔ لمبی گردن ہونا۔

قُمَادٌ یا قُمَادِیٌّ۔ لمبی گردن والا (جیسے اَقْمَدُ)

جَحَدَ الْحَقَّ وَ قَمَدَ۔ حق کو نہ مانا انکار کیا۔

قَمْرٌ۔ جُوا کھیلنا، شرط لگانا۔ (جیسے مُقَامَرَۃٌ) باہم جوا کھیلنا، جوئے سے مال جوڑنا۔

قَمَرٌ۔ چاند۔

اِقْمَارٌ۔ چاند نکلنا [illegible] روشن ہونا۔

تَقَمُّرٌ۔ جوئے م[illegible]رنا، چاندنی میں نکلنا، بیاہ کرنا، چاندنی رات میں جماع کرنا۔

تَقَامُرٌ۔ باہم جُوا کھیلنا۔

قِمَارٌ۔ جُوا (جیسے مَیْسِرٌ ہے)۔

هِجَانٌ اَقْمَرُ۔ دجال سفید رنگ خوب گورا ہو گا۔

وَمَعَهَا اَتَانٌ قَمْرَاءُ۔ ان کے ساتھ ایک سفید گدھی تھی۔

مَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔ جو شخص دوسرے سے کہے آؤ ہم تم جُوا کھیلیں تو وہ صدقہ دے (اتنا ہی روپیہ جس پر جُوا کھیلنا چاہتا تھا اللہ کی راہ میں خیرات کرے گویا وہ اس گناہ کی بات کا کفارہ ہے)

مترجم کہتا ہے جس کھیل کی ہار جیت میں کچھ مال کی شرط ہو وہ قمار ہے یعنی میسر جو بنصِ قرآنی حرام ہے اور ہمارے زمانہ میں جس کو لاٹری کہتے ہیں وہ صریح جوا ہے اور اس میں شریک ہونا حرام ہے اور جو مال اس کے ذریعے حاصل کیا جائے وہ بھی مالِ حرام ہے)۔

عُوْدٌ قِمَارِیٌّ۔ ہندوستان کا ستارہ۔

قُمْرِیٌّ۔ ایک مشہور پرندہ ہے (اس کی جمع قَمَارِیُّ ہے۔ کہتے ہیں جب قمری کا نر مر جاتا ہے تو اس کی مادہ دوسرے نر سے جوڑ نہیں لگاتی بلکہ روتے روتے مر جاتی ہے)۔

قَمَارِصٌ یا قَمْرَصَۃٌ۔ بادام کھانا۔

لَبَنٌ قُمَارِصٌ۔ بہت کھٹا دودھ جس کے پینے سے چرپراہٹ ہو۔

قَارِصٌ قُمَارِصٌ۔ کھٹا چوک جس کے پینے سے پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگے (قُمَارِصٌ تابع ہے قَارِصٌ کا جیسے روٹی دوٹی کا یعنی حرف مہمل ہے۔ قَارِصٌ مچھر کی مانند ایک جانور کو بھی کہتے ہیں)۔

قَمْزٌ۔ جمع کرنا، انگلیوں کی نوک سے تھامنا۔

قَمْزٌ۔ رذیل، بیکار مال، ذلیل۔

قُمْزَۃٌ۔ کھجور کی ایک مٹھی، نباتات کا شگوفہ جس میں دانہ ہو

قَمْسٌ۔ غوطہ لگانا، پانی میں ڈوبنا یا ڈبانا، بے قرار ہونا۔

مُقَامَسَۃٌ۔ غوطہ بازی کرنا، بحث مباحثہ کرنا۔

هُوَ يُقَامِسُ حُوْتًا۔ (ایک مثل ہے یعنی) اُس سے بحث کرتا ہے جو اس سے زیادہ عالم ہے۔

اِقْمَاسٌ۔ ڈبونا۔

اِنْقِمَاسٌ۔ غائب ہونا، پانی میں ڈوب جانا۔

قَامُوْسٌ۔ سمندر یا بیچا بیچ سمندر، یا بہت گہرا مقام سمندر کا اور ایک مشہور عربی لغت کی کتاب ہے۔

قَوَامِیْسُ۔ لغت کی کتابیں۔

قَمَّاسٌ۔ غوطہ باز۔

قَوَامِسُ۔ آفتیں۔

قَوْمَسٌ۔ امیر، سمندر کا گہرا پانی۔

اِنَّهٗ رَجَمَ رَجُلًا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّهُ الْاٰنَ لَيَنْقَمِسُ فِيْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ يَا فِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ آں حضرت نے ایک شخص (ماعز اسلمی) کو زنا کی علت

میں سنگسار کیا (پتھر مار مار کر مار ڈالا) پھر مرنے کے بعد اُس پر جنازہ کی نماز پڑھی اور فرمایا اب تو وہ بہشت کی کیاریوں میں یا بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے (معلوم ہوا کہ حدِ شرعی لگنے کے بعد گناہ معاف ہو جاتا ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں قَمَسَهٗ فِي الْمَاءِ فَانْقَمَسَ. اس کو پانی میں ڈبایا وہ ڈوب گیا، ایک روایت میں لَيَنْقَمِصُ ہے صاد مہملہ سے معنی وہی ہیں)۔

تُضْحِيْ اَعْلَامُهَا قَامِسًا وَيُمْسِيْ سَرَابُهَا طَامِسًا وہاں کے پہاڑ کبھی دکھلائی دیتے ہیں کبھی غائب ہو جاتے ہیں اور وہاں کا سراب بھی کبھی نمودار ہوتا ہے کبھی چھپ جاتا ہے (قَامِسًا صیغہ مفرد کا لائے حالانکہ اَعْلَام جمع ہے اس لئے کہ مُراد ہر ایک فرد ہے اعلام کا بعضوں نے کہا اَفْعَال کا وزن واحد کے لئے بھی آتا ہے۔ بعضے عرب کہتے ہیں: هُوَ الْاَنْعَامُ اور قرآن شریف میں ہے وان لكم في الانعام عبرة نسقيكم مما في بطونه، تو واحد مذکر غائب کی ضمیر انعام کی طرف پھیری)۔

لَقَدْ بَلَغَتْ كَلِمَاتُكَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ. تیرے کلمے سمندر کے بڑے گہرے پانی تک پہنچے ہیں (ایک روایت میں نَاعُوْسًا ہے، اس کے بھی وہی معنی ہیں یا غلط ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ فَقَالَ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِقَامُوْسِ الْبَحْرِ كُلَّمَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فَاضَ فَاِذَا رَفَعَهَا غَاضَ. ابن عباس رضؓ سے پوچھا گیا، یہ سمندر کے اُتار چڑھاؤ کا کیا سبب ہے؟ انھوں نے کہا ایک فرشتہ سمندر کے عین وسط میں تعینات ہے جب وہ اپنا پاؤں سمندر میں ڈالتا ہے تو سمندر بڑھ جاتا ہے۔ جب پاؤں نکال لیتا ہے تو گھٹ جاتا ہے۔ (فرشتہ اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی مخلوق اور قوت کا نام ہے جس کی حقیقت دریافت کرنا ہماری فہم سے باہر ہے اِن قوائے رُوحانیہ اور فلکیہ کا نام بزبانِ شرع فرشتہ ہے پس اگر مد وجزر کا سبب درحقیقت جذب قمر ہے تو ابن عباس کا یہ قول اس کے خلاف نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے چاند میں جو ایک قوت یا نفس کو رکھا ہے وہی اللہ کا ایک فرشتہ ہے اور پاؤں ڈالنے سے یہ مُراد ہے کہ اس کو جذب کرنا اور اپنی طرف کھینچنا اور پاؤں اُٹھا لینے سے یہ مُراد ہے کہ اس جذب کو چھوڑ دینا ایسا ہی جو ایک روایت میں ہے کہ گرج ایک فرشتہ ہے جو ابر پر تعینات ہے۔ اس سے بھی مُراد وہ قوت ہے جو ابر کو ادھر سے اُدھر لے جاتی ہے اور اس وقت کے استعمال سے جو آواز پیدا ہوتی ہے وہ گویا اسی فرشتہ کی آواز ہے)

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَامُوْسُ مُوْسٰى. (ایک یہودی نے حضرت علی رضؓ سے کہا) میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرت موسیٰؑ کے رازدار ہیں (قاموس" اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو رازدار ہو اور اندرونی حال جانتا ہو)

قَمْشٌ. اِدھر اُدھر سے جمع کرنا۔

تَقَمُّشٌ. جو ملے سو کھا جانا۔

قُمَاشٌ. سامان، ذلیل، ریزہ، ذلیل آدمی کپڑے کا تھان۔

قَمْشَةٌ. چمڑے کا کوڑا، ہنٹر، تازیانہ، قمچی اور دُرّہ۔

قَمَسَ عَلَمًا غَارًّا بِاَغْبَاشِ الْفِتْنَةِ. دھوکا دینے والا عَلم فتنوں کی تاریکیوں میں فراہم کیا۔

قَمْصٌ یا قُمَاصٌ. دونوں ہاتھ ایک ساتھ اُٹھانا اور ایک ساتھ گرانا۔

تَقْمِيْصٌ. قمیص پہنانا۔

تَقَمُّصٌ. قمیص پہننا۔

قِمَاصٌ. قلق اور اضطراب۔

مَا بِالْعَيْرِ مِنْ قِمَاصٍ. (ایک مثل ہے یعنی) ناتواں ہے حرکت نہیں کر سکتا یا عزت کے بعد اس کو ذلت نصیب ہوئی۔

اِنَّ اللّٰهَ سَيُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا وَاِنَّكَ تُلَاصُ

عَلٰی خَلْعِهٖ فَاِیَّاکَ وَخَلْعَهٗ. (آپ حضرت نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا) عنقریب اللہ تعالٰی تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا (مراد خلافت ہے) لوگ چاہیں گے کہ تو اس کو اتار ڈالے لیکن ایسا نہ کرنا ہرگز نہ اتارنا (حضرت عثمان رضؓ نے اسی حدیث پر عمل کرکے مارا جانا قبول کیا، لیکن خلافت نہ چھوڑی)

وَعَلَیْهِ قَمِیْصٌ. وہ ایک قمیص پہنے ہے۔

مُتَقَمِّصِیْنَ. قمیص پہنے ہوئے۔

یَتَقَمَّصُ فِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ. بہشت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

فَقَمَصَ مِنْهَا قَمْصًا. وہ دونوں ہاتھ ایک ساتھ اٹھاتا ہوا بھاگا (جیسے گھوڑا بھاگتا ہے. مطلب یہ ہے کہ اعراض کرکے چلدیا)۔

اِنَّهٗ قَضٰی فِی الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّیَةِ اَثْلَاثًا۔ جو چھوکری پاؤں اٹھا کر بھاگی (یعنی قامصہ) اس سے تہائی دیت دلائی (قارصہ اور واقصہ کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی تین چھوکریوں کا قصہ جو ایک پر ایک سوار ہوئی تھیں)۔

قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا وَقَنَصَتْ بِاَحْبُلِهَا. دونوں پاؤں اٹھائے اور اپنی رسیوں سے شکار کیا۔

لَتَقْمِصَنَّ بِکُمُ الْاَرْضُ قِمَاصَ الْبَقَرِ. زمین تم کو لے کر اس طرح ہلے گی جیسے گائے دونوں پاؤں اٹھا کر بھاگتی ہے (یعنی سخت زلزلہ آئے گا)

فَقَمَصَتْ بِهٖ فَصَرَعَتْهُ. اس کو لے کر کودی اور گرادیا

تَقَمَّصَ الْخِلَافَةَ. خلافت کی قمیص پہن لی (خلیفہ ہوگیا)۔

وَلَقَدْ تَقَمَّصَهَا فُلَانٌ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّ مَحَلِّیْ مِنْهَا مَحَلُّ الْقُطْبِ مِنَ الرَّحٰی. (حضرت علی رضؓ نے فرمایا) خلافت کی قمیص فلاں شخص (یعنی حضرت ابو بکر صدیقؓ) نے پہن لی، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ میں خلافت کے باب میں اس مرتبہ پر ہوں جس مرتبہ پر چکی میں اس کا بیچ کا کھونٹا ہوتا ہے (چکی اسی کے بل پر چلتی ہے مطلب یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ جانتے تھے کہ خلافت کا میں زیادہ مستحق ہوں مگر اس پر بھی انھوں نے میری حق تلفی کی اور خود خلیفہ بن بیٹھے. یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے اور ہم کو اس کا یقین نہیں ہے کہ حضرت علی نے ایسا فرمایا ہو)۔

وَلٰکِنْ تَقَمَّصَهَا دُوْنِیَ الْاَشْقِیَانِ فَلَبِئْسَ مَا عَلَیْهِ وَرَدَا وَلَبِئْسَ مَا لِاَنْفُسِهِمَا مَهَّدَا. (حضرت علی نے فرمایا) اگر مجھ کو چھوڑ کر ان دو بدبختوں نے خلافت کی قمیص پہن لی، تو جس مقام پر وہ وارد ہوئے برا ہے اور جس کی انھوں نے اپنے لئے تیاری کی وہ بھی بری ہے (یہ بھی شیعوں کی روایت ہے اور محض افترا معلوم ہوتی ہے حاشا وکلا کہ جس کو اللہ تعالٰی قرآن میں "الاتقی" فرمائے اس کو حضرت علی اشقی کہیں۔ حضرت علی رضؓ حضرت ابوبکر رضؓ و حضرت عمر رضؓ کی ہمیشہ تعریف اور توصیف اور عظمت کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو حضرت ابوبکر رضؓ اور حضرت عمر رضؓ پر فضیلت دے گا میں اس کو مفتری کی سزا دوں گا یعنی حد قذف کی طرح اس کو کوڑے لگاؤں گا۔ اور جب حضرت عمر رضؓ کا جنازہ نکلا تو حضرت علی نے فرمایا کسی شخص کے اعمال پر مجھ کو خداوند کریم سے ملنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا تمھارے اعمال پر)

قَمْطٌ. ہاتھ پاؤں باندھ دینا، جماع کرنا، چکھنا، لینا۔

تَقْمِیْطٌ. کے بھی یہی معنی ہیں۔

قِمَاطٌ. وہ رسی جس سے قیدی کو باندھتے ہیں، اور ایک چوڑا چیتھڑا جو بچہ پر باندھ دیا جاتا ہے۔ جب اس کو نہالچہ پر رکھتے ہیں اور وہ رسی جس سے ذبح کے وقت بکری کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتے ہیں۔

قُمُطٌ اور قِمْطٌ. وہ رسیاں جن سے جھونپڑے کی لکڑیاں باندھتے ہیں (یہ جمع ہے قِماط کی)۔

اِخْتَصَمَ اِلَیْهِ رَجُلَانِ فِیْ خُصٍّ فَقَضٰی بِالْخُصِّ لِلَّذِیْ تَلِیْهِ مَعَاقِدُ الْقُمُطِ۔ قاضی شریح کے پاس دو شخص ایک جھونپڑی کا دعویٰ کرتے ہوئے آئے انہوں نے وہ جھونپڑا اس کو دلایا جس کے مکان سے اس کی رسّیاں بندھی ہوئی تھیں (رسّیوں کی بندھن جس کے قریب تھی اسی کو جھونپڑے کا مالک قرار دیا)۔

فَمَا زَالَ یَسْاَلُهٗ شَهْرًا قَمِيْطًا۔ پورے ایک مہینے تک ان سے پوچھتے رہے

حَوْلٌ قَمِيْطٌ۔ پورا سال۔

اِذَا اشْتَرَيْتَ اُضْحِيَّتَكَ وَ قَمَطْتَهَا۔ جب تو نے قربانی کا جانور خریدا اور اس کو رسی سے باندھ دیا۔

قَمْطَرَةٌ۔ جمع ہونا، جماع کرنا، لڑاٹ لگانا

اِقْمِطْرَارٌ۔ سخت ہونا۔

قُمَاطِرٌ۔ سخت۔

قِمَطْرٌ۔ زبردست موٹا اونٹ، ٹھنگنا آدمی، کتابوں کی الماری

قَمْطَرِيْرٌ۔ سخت۔

اِقْمَطَرَّ۔ بگڑ گیا۔

قَمْعٌ۔ گرز سے مارنا، ڈانٹنا، میٹنا، ذلیل کرنا، مغلوب کرنا زور زبردستی سے سر پر مارنا، بگڑ جانا۔

قِمَعٌ۔ قیف (اس کی جمع اَقْمَاعٌ ہے)۔

تَقْمِيْعٌ۔ کھجور کو صاف کرنا (اس کے نیچے جو لگا ہوتا ہے اس کو نکال ڈالنا)۔

اِقْمَاعٌ۔ ذلیل کرنا، مغلوب کرنا، پھیر دینا۔

اِقْتِمَاعٌ۔ چُن لینا، پسند کرنا۔

قَمَعَةٌ۔ بہترین مال۔

بَعِيْرٌ قَمِعٌ۔ بڑے کوہان والا اونٹ۔

قَمَعٌ۔ کوہان کی چوٹی۔

وَيْلٌ لِاَقْمَاعِ الْقَوْلِ وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ۔ خرابی ہے ان لوگوں کی جو قیف کی طرح ہیں (علم کی بات سنتے ہیں لیکن نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو قیف سے تشبیہ دی جس میں سے تیل یا شربت یا عرق گزر کر دوسرے برتن میں چلا جاتا ہے اس میں کچھ نہیں رہتا) اور خرابی ہے ہٹ کرنے والوں کی اصرار کرنے والوں کی (جو صغیرہ گناہوں کو حقیر سمجھ کر برابر ان کو کئے جاتے ہیں ان سے توبہ نہیں لیتے۔ اصرار کرنے سے صغیرہ بھی کبیرہ بن جاتا ہے)۔

وَيْلٌ لِاَقْمَاعِ الْاٰذَانِ۔ جو کان قیف کی طرح ہیں ان کی خرابی ہے (حق بات سنتے ہیں لیکن ایک کان سُن کر دوسرے کان اُڑا دیتے ہیں، نہ اس کو یاد رکھتے ہیں نہ اس پر عمل کرتے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ يُّسَاقُ اِلَى النَّارِ الْاَقْمَاعُ الَّذِيْنَ اِذَا اَكَلُوْا لَمْ يَشْبَعُوْا وَاِذَا جَمَعُوْا لَمْ يَسْتَغْنُوْا سب لوگوں سے پہلے جو دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے، وہ لوگ ہوں گے جو قیف کی طرح ہیں کھاتے ہیں پر سیر نہیں ہوتے (ان کی حرص نہیں مٹتی اور کھانا چاہتے ہیں) اور مال جوڑتے ہیں مگر بے پرواہ نہیں ہوتے (جتنا مال زیادہ جمع کرتے جاتے ہیں اتنی ہی ان کی احتیاج بڑھتی جاتی ہے

"آنانکہ غنی تر اند محتاج ترند"

بعضوں نے کہا مُراد وہ لوگ ہیں جو بطالت اور بے کاری میں اپنی عمر گزارتے ہیں نہ دین کا کام کرتے ہیں نہ دنیا کا، ایسے لوگ بدترین خلق اللہ اور جانوروں سے بدتر ہیں)

فَاِذَا رَاَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْقَمَعْنَ۔ (حضرت عائشہ رضہ کے ساتھ چھوکریاں کھیلا کرتیں) جب آں حضرت ؐ کو آتے دیکھتیں تو چُھپ جاتیں (ادھر اُدھر کسی پردے یا آڑ میں گھس جاتیں۔ یہ قِمَعٌ سے ماخوذ ہے یعنی کھجور یا دوسرے میوے کا غلاف جو اس کے سر پر ہوتا ہے

فَلَمَّا اَنْ بَصُرَ بِهٖ اِنْقَمَعَ۔ جب آں حضرت ؐ نے اس کو دیکھ پایا (جو دروازے کی دراڑ سے جھانک رہا تھا) تو وہ جھانکنے سے باز آگیا (اپنی نگاہ پھیر لی لوٹ گیا)

فَیَنْقَمِعُ الْعَذَابُ عِنْدَ ذٰلِکَ۔ اس وقت عذاب لوٹ جائے گا۔

ثُمَّ لَقِیَنِیْ مَلَکٌ فِیْ یَدِہٖ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِیْدٍ
پھر ایک فرشتہ مجھ کو ملا اس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا (مِقْمَعَةٌ کی جمع مَقَامِعُ ہے یعنی لوہے کے کوڑے (آنکڑے) جن کے منہ ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ کذا فی النہایہ)

مِنَ النِّسَاءِ کَرْبٌ مُقْمِعٌ۔ بعضی عورتیں بلا ہیں ذلت دینے والیاں۔

وَھُمْ بَیْنَ شَرِیْدٍ نَادٍّ وَّخَائِفٍ مَّقْمُوْعٍ
اولیاء اللہ اکثران لوگوں میں ہوتے ہیں جو دنیا داروں کے گھروں سے نکالے ہوئے بے یار و مددگار رہتے ہیں اور ڈرے ہوئے ذلیل خوار (جن کو سگانِ دنیا بنظرِ حقارت دیکھتے ہیں ؎

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

قَمْقَمَةٌ۔ جمع کرنا، قابض ہونا، دسترخوان پر جو باقی ہو اس کو لے لینا۔

تَقَمْقُمٌ۔ پانی میں گھس جانا، ڈوب جانا، اونچا کرنا، نر کا مادہ پر بلند ہونا، غصہ ہونا۔

قُمَاقِمٌ۔ سمندر یا سمندر کا بڑا حصہ۔

قَمْقَامٌ یا قُمْقَامٌ۔ سردار بہت دینے والا یا سمندر یا چھوٹی جوئیں (لیکھیں) اور ایک قسم کی چیچڑی جو بالوں کی جڑ سے چپک جاتی ہے۔

قُمْقُمٌ۔ ٹھلیا۔ حلق، عطار کا برتن جس میں خوشبوئیں رکھتا ہے، تانبے کی کیتلی جس میں پانی گرم کیا جاتا ہے خوشبو چھڑکنے کا ظرف جس کو غَلَّایَةٌ اور قِنِّیْنَةٌ بھی کہتے ہیں، یعنی گلاب پاش۔

یَحْمِلُھَا الْاَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ وَالْقَمْقَامُ الْمُسْحَنْفِرُ۔ اس کو وہ اٹھائے گا جو سبز سمندر کی طرح اور بھرپور دریا کی طرح ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: وَقَعَ فِیْ قَمْقَامٍ مِّنَ الْاَمْرِ۔ جب کوئی سختی اور مصیبت میں گرفتار ہو)۔

لَاَنْ اَشْرَبَ قُمْقُمًا اَحْرَقَ مَا اَحْرَقَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَشْرَبَ نَبِیْذَ جَرٍّ۔ اگر میں جلتی ٹھلیا کا پانی پیوں جو جلائے اس کو جو جلا دے، تو یہ مجھ کو اچھا لگتا ہے ٹھلیا کی نبیذ پینے سے (جس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے)

کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ بِالْقُمْقُمِ۔ جیسے پتیلی یا ہانڈی قمقم کو جوش دیتی ہے۔ (ایک روایت میں کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ ہے اس کا ترجمہ صاف ہے) یعنی جیسے ہانڈی اور کیتلی جوش مارتی ہے۔

قَمْلٌ۔ جوئیں پڑجانا، جوئیں بہت ہونا، لاغری کے بعد موٹا ہو جانا، بہت ہونا، فخیم ہونا۔

تَقْمِیْلٌ۔ جوئیں پیدا ہو جانا۔

اِقْمَالٌ کونپل نکلنا

تَقَمُّلٌ۔ موٹا یا نمودار ہونا۔

قَمَالٌ اور قَمْلٌ۔ جوں جو میل کچیل پسینے سے آدمی کے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور وہ کئی رنگ کی ہوتی ہے سیاہ اور سفید اور سرخ۔

مِنْھُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ۔ بعضی عورتیں جوئیں دار طوق کی طرح ایذا دیتی ہیں (عرب لوگ قیدی کی گردن کو چمڑے کے تسمے باندھتے تھے جس پر بال ہوتے اس میں جوئیں پڑ جاتیں بیچارہ قیدی ہاتھ پاؤں بندھے ہونے کی وجہ سے ان جوؤں کو نکال نہ سکتا اور سخت تکلیف اٹھاتا بدخلق، زبان دراز عورت کی یہی مثال ہے جو گلے کا جوئیں دار طوق ہوتی ہے نہ اس کو چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے)

مِنَ النِّسَاءِ غُلٌّ قَمِلٌ یَقْذِفُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ عُنُقِ مَنْ یَّشَاءُ ثُمَّ لَا یُخْرِجُھَا اِلَّا ھُوَ۔ بعضی عورتیں جوئیں بھرا طوق ہیں اللہ تعالیٰ جس بندے کی گردن میں

چاہتا ہے اس کو ڈال دیتا ہے، پھر اس کے سوا کوئی اس کو نکال نہیں سکتا۔

قُمَّلٌ۔ چچڑی یا بڑی جُوں (جس کو کلا کہتے ہیں) یا چھوٹی جُوں (لیکھ)۔

قُمَّلَةٌ۔ پست قد عورت۔

فَلَمْ يُصَابُوا بِبَلَاءٍ اَشَدَّ عَلَيْهِمْ مِنَ الْقُمَّلِ فرعون والوں پر کوئی عذاب جوؤں کے عذاب سے زیادہ سخت نہیں آیا (یہ جُوئیں ان کے بال کھا گئیں، خون پی گئیں پلکیں ابروئیں چٹ کر گئیں، ان کو سونا آرام لینا مشکل ہو گیا بعضوں نے کہا قُمَّلٌ سوس کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹا کیڑا جو اناج میں پیدا ہوتا ہے)۔

قَمِلُ الرَّأْسِ۔ جس کے سر میں جوئیں ہوں، جوؤں والا۔

قَمٌّ۔ جھاڑو دینا۔ (جیسے کَنْسٌ ہے)۔

قَمَّامٌ۔ جاروب کش۔

قَمٌّ۔ زمین پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا، خوان پر جو کچھ ہو وہ کھا لینا، سُوکھ جانا، حاملہ کر دینا۔

تَقْمِيمٌ۔ سُکھا دینا۔

اِقْمَامٌ۔ حاملہ کر دینا۔

تَقَمُّمٌ۔ کوڑا کچرہ ڈھونڈھنا

اِقْتِمَامٌ۔ خوان پر جو کچھ ہو وہ سب کھا لینا۔

قُمَامَہ۔ کوڑا کچرہ۔

قِمَّةٌ۔ سر کا بالائی حصّہ، بلندی، جماعت، چربی فربہی، قامت۔

قُمَّہ۔ جو شیر منہ سے پکڑ لے۔

مِقَمَّہ۔ جھاڑو (جسے مِكْنَسَہ بھی کہتے ہیں)۔

اِنَّهٗ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَامَ رَجُلٌ صَغِيْرُ الْقِمَّةِ۔ آنحضرتؐ نے خیرات کرنے کی ترغیب دی تو ایک پست قامت شخص کھڑا ہوا (چھوٹے قد والا)۔

اِنَّهَا قَمَّتِ الْبَيْتَ حَتّٰى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا۔ حضرت فاطمہ زہرا نے گھر میں جھاڑو دی یہاں تک کہ آپ کے کپڑے گرد آلود ہو گئے (آپ چکّی بھی اپنے ہاتھ سے پیستیں یہاں تک کہ ہاتھ ورم کر گئے ان میں گھٹے پڑ گئے پانی بھی خود بھر لیتیں جھاڑو جھٹکا بھی خود کرتیں کھانا بھی خود پکاتیں)۔

قَدِمَ مَكَّةَ فَكَانَ يَطُوْفُ فِيْ سِكَكِهَا فَيَمُرُّ بِالْقَوْمِ فَيَقُوْلُ قُمُّوْا فِنَاءَكُمْ حَتّٰى مَرَّ بِدَارِ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ قُمُّوْا فِنَاءَكُمْ فَقَالَ نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى يَجِيْءَ مُهَّانُنَا الْاٰنَ ثُمَّ مَرَّ بِهٖ فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا ثُمَّ مَرَّ ثَالِثًا فَلَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا فَوَضَعَ الدِّرَّةَ بَيْنَ اُذُنَيْهِ ضَرْبًا فَجَاءَتْ هِنْدُ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَرُبَّ يَوْمٍ لَوْ ضَرَبْتَهٗ لَاقْشَعَرَّ بَطْنُ مَكَّةَ فَقَالَ اَجَلْ۔ حضرت عمرؓ مکہ میں تشریف لائے اور وہاں کے گلی کوچوں میں پھرنے لگے، آپ کچھ لوگوں پر سے گزرتے اور فرماتے، دیکھو اپنے مکان کے سامنے صحن کو جھاڑو دے کر صاف رکھو (جو حفظِ صحت کے لئے نہایت ضروری ہے) یہاں تک کہ ابوسفیان کے گھر پر گزرے (جو ایک زمانہ میں مکہ کا رئیس تھا) آپ نے اس سے بھی فرمایا "اپنا صحن جھاڑو!" اس نے کہا بہت خوب یا امیر المومنین ہمارے خدمت گار آ جائیں تو بھروا تا ہوں، پھر دوسری بار اس کے مکان پر سے گزرے دیکھا تو وہی حال ہے اس نے کچھ صفائی نہیں کرائی۔ پھر تیسری بار وہاں سے گزرے دیکھا تو وُہی حال ہے اس نے کچھ نہیں کیا (کچرا کوڑا ویسا ہی پڑا ہے) آخر حضرت عمرؓ نے اس کے دونوں کانوں کے درمیان درّہ مارا (ایک کوڑہ اس کے رسید کیا) تب ہندہ اس کی بیوی (معاویہ کی ماں) نکل آئی اور کہنے لگی۔ کوئی دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ اگر تم ابوسفیان کو مارتے تو مکہ کا پیٹ تڑپ جاتا (سارے مکہ والے بگڑ جاتے۔ چونکہ وہ ان کا رئیس تھا) حضرت عمرؓ نے

کہا "ہاں سچ ہے" (مگر وہ دن گزر گئے اب ابوسفیان کی
حکومت نہیں ہے خلافتِ فاروقی کا زمانہ ہے۔ ابوسفیان
بھی دوسرے لوگوں کی طرح امیر المومنین کی رعیت ہے اس
حدیث سے یہ نکلا کہ صفائی کا حکم حاکم دے سکتا ہے اور جو
شخص صفائی کے احکام سے سرتابی کرے اس کو سزا دی
جا سکتی ہے)۔

كَانُوا يَشْتَرِطُونَ لِرَبِّ الْمَاءِ قُمَامَةَ الْجُرُنِ۔
(ابن سیرین نے صحابہ رضؓ سے پوچھا محاقلہ کرنا کیسا ہے یعنی
زمین گیہوں بونے کے لئے دینا پیداوار کا ایک حصہ ٹھہرا کر)
انھوں نے کہا لوگ کیا کرتے، جس کا پانی کھیت میں دیا جاتا
اس کو کھلیانوں کا کوڑا کچرہ (جو اناج اُٹھانے کے بعد
نیچے رہ جاتا ہے) دیا کرتے اس کی شرط لگاتے (چونکہ اس
میں نزع ہوا کرتی تھی اور معاوضہ مجہول تھا اس لئے محاقلہ
سے ممانعت کر دی گئی تھی)۔

جُرُن جمع ہے جَرِیْن کی، بمعنی کھلیان جس کو
بیدر بھی کہتے ہیں۔

إِنَّ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ كَانُوا يُقَمِّمُونَ شَوَارِبَهُمْ
صحابہ رضؓ میں ایک جماعت اپنی مونچھیں کتراتے تھے، جڑ سے
صاف کر دیتے تھے، جیسے جھاڑو سے گھر صاف ہو جاتا ہے
يَقُمُّ الْبَيْتَ۔ گھر میں جھاڑو دیتا تھا۔
تَقُمُّ الْمَسْجِدَ۔ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔
قَمَنٌ۔ طریقہ، لائق، قابل، قریب۔
تَقَمُّنٌ۔ موافقت چاہنا۔
قَمِنٌ۔ لائق، قابل، سزاوار۔
رَائِحَةٌ قَمِنَةٌ۔ بدبو۔
قَمْنَانَةٌ۔ ایک چھوٹی جُوں جب پیدا ہوتی ہے
پھر اور بڑی ہو تو اس کو حَمْنَانَةٌ کہیں گے اور بڑی
ہو تو قُرَادٌ اس سے اور بڑی ہو تو حَلَمَةٌ کہیں گے)۔
قَمِيْنٌ۔ جلد باز، لائق، سزاوار (اس کی
جمع قُمَنَاءُ ہے)

أَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِيهِ وَأَمَّا
السُّجُودُ فَأَكْثِرُوا فِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّهُ قَمِنٌ
أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔ رکوع میں تو اپنے پروردگار کی
بڑائی بیان کرو اور سجدے میں بہت دُعا کیا کرو کیونکہ
سجدے میں دُعا قبول ہونے کے لائق ہوتی ہے (اس میں
قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا
کہ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ یا سبحانك اللهم
و بحمدك کہہ کر دعا بھی کر سکتے ہیں جیسے دوسری روایت
میں ہے کہ آپ سجدہ میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ فرماتے)۔

مَنْ بَاعَ دَارًا أَوْ عَقَارًا قَمِنٌ أَنْ لَا يُبَارَكَ
لَهُ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ فِي مِثْلِهِ۔ جو شخص اپنا گھر یا کوئی
جائداد غیر منقولہ (مثلاً باغ یا کھیت یا مقطعہ یا جاگیر)
بیچ ڈالے (اس کے کوڑے کر لے) تو اس کو برکت نہ ہوگی
مگر جب اس کو بیچ کر ویسی ہی کوئی دوسری جائداد
غیر منقولہ خرید کرے (اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جائداد
غیر منقولہ کا بیچنا بغیر شدید ضرورت یا مجبوری کے بہتر
نہیں کیونکہ نقد روپیہ پیسہ خرچ ہو جاتا ہے اور کبھی چوری
جاتا ہے مگر جائداد غیر منقولہ میں یہ ڈر نہیں اس سے آدمی
کی ہمیشہ روٹی چلتی ہے)۔

باب القاف مع النون

قَنْأٌ۔ ملانا، خلط کرنا، قتل کرنا یا کرانا، دباغت کرنا،
کالا کرنا، مرجانا، بگڑ جانا۔
قُنُوْءٌ۔ بہت سرخ ہونا۔
قَانِئٌ۔ بہت سُرخ۔
تَقْنِئَةٌ۔ خوب سُرخ کرنا، کالا کرنا خضاب سے۔
إِقْنَاءٌ۔ قتل کرنا یا قتل پر آمادہ کرنا۔
مَقْنَاةٌ۔ وہ جگہ جہاں دھوپ نہ آئے۔

مَرَرْتُ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَاِذَا لِحْیَتُہٗ قَانِئَۃٌ۔ (ایک روایت میں ہے قَدْ قَنَأَ لَوْنُھَا یعنی) ابوبکر صدیق رضؓ پر سے میں گزرا دیکھا تو ان کی ڈاڑھی خوب سُرخ تھی (وہ صرف مہندی کا خضاب کرتے جو سنت ہے اور سب کے نزدیک جائز ہے، لیکن سیاہ خضاب میں اختلاف ہے)

قَنَا یَقْنُوْ بترک ہمزہ بھی مستعمل ہے۔

قَانٍ۔ خوب سرخ۔

اِنَّہٗ جَلَسَ فِیْ مَقْنُوْءَۃٍ لَّہٗ۔ وہ ایسے مقام میں بیٹھے جہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔

قَنْبٌ۔ کلی پھوٹنا اس میں سے پھول نکلنا۔

قُنُوْبٌ۔ غائب ہونا۔

تَقْنِیْبٌ۔ پتے دار ہونا۔

اِقْنَابٌ۔ رُوپوش ہوجانا۔

قِنَّبٌ۔ بھنگ، سن، جُوٹ، ورق الخیال۔

مِقْنَابٌ شیر کا پنجہ۔

مَقَانِبُ۔ حملہ کرنے والے بھیڑیے، سواروں کے دستے۔

ذٰلِکَ اِنَّمَا یَکُوْنُ فِیْ مِقْنَبٍ مِّنْ مَّقَانِبِکُمْ۔ حضرت عمر رضؓ سے سعد بن ابی وقاص کا ذکر کیا گیا (کہ وہ خلافت کے لائق ہیں یا نہیں) انھوں نے کہا سعد تو تمہارے سواروں کے دستوں میں سے کسی دستے میں رہیں گے۔ (یعنی وہ فوجی آدمی ہیں سپاہ میں افسر ہو سکتے ہیں خلافت کی قابلیت ان میں نہیں ہے مَقَانِبُ جمع ہے مِقْنَبٌ کی یعنی سواروں کا دستہ (اسکواڈرن) بعضوں نے کہا جس میں سو سے کم سوار ہوں)

کَیْفَ بِطْنٍ وَّ مَقَانِبِھَا۔ اِس قبیلہ اور اس کے سواروں کا کیا حال ہوگا۔

یَارَبِّ اِمَّا تُغْزِیَنَّ بِطَالِبٍ فِیْ مِقْنَبٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَقَانِبِ۔ (طالب بن ابی طالب نے بدر کے دن یہ رجز پڑھا) پروردگار تو طالب بن ابی طالب کو سواروں کے ان دستوں میں سے کسی دستہ میں غالب نہیں کرتا۔

قَنْبَعَۃٌ۔ غصہ سے پھول جانا چھپ جانا۔

قُنْبُعَۃ۔ پست قد عورت۔

قَنْبَرٌ۔ حضرت علی رضؓ کے غلام کا نام تھا۔

اَجَّجْتُ نَارِیْ وَدَعَوْتُ قَنْبَرًا۔ میں نے آگ سلگائی اور قنبر کو بلایا (اس کے شروع کا مصرعہ یہ ہے لما رأیت الامر امرا منکرا)۔

قُنْبُرَاءُ۔ ایک پرندہ ہے (اُس کی تسبیح یہ ہے لعن اللہ مبغضی آل محمد یعنی اللہ تعالےٰ آل محمد کے دشمنوں پر لعنت کرے)۔

قَنْبَلٌ۔ ایک گروہ سواروں کا دستہ جو پچاس سے زیادہ ہو (اس کی جمع قَنَابِلُ ہے)۔

قُنَابِلٌ۔ گدھے کا نام ہے اور غلیظ آدمی۔

قُنْبُلٌ۔ غلیظ آدمی، گرم سر والا چھوکرہ، خفیف الروح۔

قُنُوْتٌ۔ اطاعت کرنا، خاموش رہنا، دعا کرنا، نماز میں کھڑے رہنا، خاموشی کے ساتھ عبادت کرنا۔

قَنَاتَۃٌ۔ کم خوراکی۔

اِقْنَاتٌ۔ دشمن پر بد دعا کرنا، نماز میں لمبا قیام کرنا ہمیشہ حج کرنا یا جہاد کرنا، تواضع کرنا۔

تَفَکُّرُ سَاعَۃٍ خَیْرٌ مِّنْ قُنُوْتِ لَیْلَۃٍ۔ ایک ساعت فکر کرنا (اپنے کاموں میں غور کرنا یا اللہ تعالےٰ کی قدرتوں اور اس کی مخلوقات میں) رات بھر عبادت کرنے یا نماز میں کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔

کُنَّا نَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ۔ ہم پہلے نماز میں بات کیا کرتے یہاں تک کہ یہ آیت اُتری، اللہ تعالےٰ کے لئے خاموش کھڑے رہو (اُس وقت سے نماز میں بات کرنا منع ہوگیا۔ مجمع البحار

ہیں ہے کہ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ کھڑے رہ کر اللہ سے دعا کرو۔ تو قنوت کے معنی دعا کرنے کے ہیں اب راوی کا یہ کہنا کہ اس وقت سے ہم کو خاموشی کا حکم ہوا قنوت کی تفسیر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب نماز کے قیام میں ذکرِ الٰہی اور دعا کا حکم ہوا تو کلام کرنا گویا منع ہو گیا)

اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ بہتر نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو (یعنی قرأت طویل ہو دیر تک کھڑا رہے)۔

اَلْقَانِتُ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ۔ اللہ کی آیتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے کوشش کرنے والا یا نماز میں دیر تک کھڑے رہنے والا بہت آیتیں پڑھنے والا (ابن انباری نے کہا قنوت کے چار معنی ہیں نماز پڑھنا، لمبا قیام کرنا، اطاعت کرنا، خاموش رہنا)۔

تَقَنُّحٌ۔ موڑنا، کج کرنا، سیراب ہو کر سر اوپر اٹھانا۔

تَقْنِيْحٌ۔ قناصر درست کرنا۔

قُنَاحَةٌ۔ ٹیڑھے منہ کی کنجی لمبی۔

اِقْنَاحٌ۔ اوپر اٹھانا۔

تَقَنُّحٌ۔ سیراب ہو کر پھر زبردستی پینا (یعنی دل نہ چاہتا ہو مگر پینا)۔

وَالشَّرَابُ فَاتَقَنَّحُ۔ اور میں پیتے پیتے ٹھہر جاتی ہوں (اس قدر کثرت سے دودھ یا شربت ہوتا ہے کہ ایکبارگی پیا نہیں جاتا، یا سیراب ہو کر زبردستی پیتی ہوں دل نہیں چاہتا یہ اپنے خاوند کی تعریف کرتی ہے کہ وہ اتنا بہت کھانے پینے کو دیتا ہے)۔

قُنْذُعٌ۔ دیّوث جس کو اپنی بیوی پر غیرت نہ آئے۔

قَنَاذِعُ۔ آفات اور مصائب، قبیح اور فحش کلام۔

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمْرَضُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ بَلَغَتْ قُنْذُعَةَ رَأْسِهٖ۔ جو کوئی مسلمان اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) بیمار پڑ جائے تو اللہ اس کے سب گناہ میٹ دے گا گو وہ گناہ اس کے سر ۱۹۳

کی چوٹی (چٹلے) تک پہنچ گئے ہوں۔

قُنْذُعَةٌ۔ وہ متفرق بال جو سر کے گوشوں میں رہ جاتے ہیں۔

ذٰلِكَ الْقُنْذُعُ۔ وہ دیّوث۔

قَنْزَعَةٌ یا قُنْزُعَةٌ یا قِنْزِعَةٌ یا قُنْزَعَةٌ یا قُنْزُعٌ بالوں کا چٹلا جو بچوں کے سروں پر چھوڑ دیا جاتا ہے (اس کی جمع قَنَازِع اور قُنْزُعَات ہے)

قَنَازِعُ۔ آفات کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ قَالَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ خَضِّلِيْ قَنَازِعَكِ۔ آں حضرتؐ نے ام سلیم سے فرمایا اپنی زلفوں کو تر کر (تیل ڈال)۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْقَنَازِعِ۔ آں حضرتؐ نے قنازع سے منع فرمایا (یعنی سر کے کچھ بال مونڈنے اور جابجا چٹلے چھوڑ دینے سے جس کو قزع بھی کہتے ہیں (اس کا بیان اوپر گزر چکا)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَقَدْ لَبَّدَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْحَجَّ فَقَالَ خُذْ مِنْ قَنَازِعِ رَأْسِكَ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا۔ ایک شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور بالوں کو جما لیا، اب اس نے حج کا قصد کیا (تو کیا کرے؟) انھوں نے کہا اپنے سر کے بڑھے ہوئے بال کترا ڈالے (تو عمرے کا احرام ٹوٹ گیا اب حج کا احرام باندھ لے)۔

قَنْصٌ۔ شکار کرنا۔

تَقَنُّصٌ اور اِقْتِنَاصٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَخْرُجُ النَّارُ عَلَيْهِمْ قَوَانِصَ۔ دوزخ کی آگ کے ٹکڑے ان کا شکار کرتے ہوئے نکلیں گے (ان کو پکڑ کر گھسیٹ لیں گے جیسے شکاری پرندہ چڑیا وغیرہ کو اوچک لیتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، آگ کے شعلے اور شرارے ان پر اس طرح گریں گے، جیسے پرندوں کے پوٹے)۔

قَمَصَتْ بِاَرْجُلِهَا وَقَنَصَتْ بِاَحْبُلِهَا۔ اپنے پاؤں اٹھائے اور اپنی رسیوں سے شکار کیا۔

وَاَنْ تَعْلُوَ التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ فَقِيْلَ مَا التُّحُوْتُ

قَالَ بُحُوتُ الْقَانِصَةِ۔ اور تحوت جنگلی بکریوں سے اونچے ہوجائیں گے۔ لوگوں نے پوچھا تحوت کس کو کہتے ہیں انھوں نے کہا پاڑدی (شکار کرنے والوں) کے گھر (جنگلی بکریاں بہت بلند مقاموں میں جیسے پہاڑ کی چوٹیاں وغیرہ ہیں، رہا کرتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ کمینے اور ذلیل لوگ بڑے بڑے شریف لوگوں سے بڑھ جائیں گے اُن پر حکومت کریں گے)۔

مِمَّنْ كَانَ النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقَالَ مِنْ أَشْلَاءِ قَنَصِ بْنِ مَعَدٍّ۔ (حضرت عمرؓ نے جبیر بن مطعم سے پوچھا جو عرب لوگوں کے نسب کو خوب جانتے تھے کہ) نعمان بن منذر کس کی اولاد میں سے گزرا ہے؟ انھوں نے کہا قنص بن معد کی اولاد میں۔ (یعنی اس کی اولاد میں سے جو باقی رہے تھے)۔

اَلطَّيْرُ كُلُّ مَالَهُ قَانِصَةٌ۔ پرندہ وہ جانور ہے جس کا پوٹا ہو۔

قَنَطٌ یا قُنُوطٌ یا قَنَاطَةٌ۔ ناامید ہونا، مایوس ہونا۔

قَنْطٌ۔ روکنا۔

تَقْنِيطٌ اور اِقْنَاطٌ۔ ناامید کرنا۔

قَنُوطٌ۔ ناامید۔

وَقُطَّتِ الْقَنَطَةُ قُطَّتْ۔ (اس روایت میں راوی نے غلطی کی ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو قنطہ کے معنی معلوم نہیں اگر یہ لفظ قطنہ ہو بہ تقدیم طا تو وہ اُس لوتھڑے کو کہتے ہیں جو دونوں سرین کے درمیان ہوتا ہے۔

قَنْطَرَةٌ۔ شہر میں سکونت اختیار کرنا دیہات کی سکونت چھوڑ دینا، ایک قنطار مال کا مالک ہونا، جماع کرنا، برابر جمے رہنا۔

تَقَنْطُرٌ۔ اوندھا کرنا۔

قِنْطَارٌ۔ چالیس اوقیہ سونا یا بارہ سو دینار یا ایک ہزار دو سو اوقیہ یا ستر ہزار دینار یا اسّی ہزار درم یا سو رطل سونا یا چاندی یا ہزار دینار یا بیل کی کھال بھر کر سونا اور چاندی یا بہت مال (اس کی جمع قناطیر ہے)۔

قَنْطَرَةٌ۔ پل کو بھی کہتے ہیں اور بلند عمارت کو قنطرہ کہتے ہیں۔ آفت۔

فَيَجْلِسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ۔ بہشت میں ایک پل پر بیٹھیں گے (یہ پل صراط نہیں ہے جو دوزخ پر بندھا ہوا ہے بلکہ دوسرا پل ہے)۔

مَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِينَ۔ جو شخص نماز میں ہزار آیتیں پڑھے کھڑا رہ کر وہ ان لوگوں میں لکھا جائے گا جن کو قنطار برابر ثواب ملے گا۔

إِنَّ صَفْوَانَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَنْطَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَنْطَرَ أَبُوهُ۔ جاہلیت کے زمانہ میں صفوان بن امیہ قنطار والے ہوگئے تھے ان کے باپ بھی قنطار والے تھے (یعنی ایک قنطار مال دولت رکھتے تھے)۔

يُوشِكُ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَنْ يُخْرِجُوا أَهْلَ الْعِرَاقِ مِنْ عِرَاقِهِمْ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب قنطور کی اولاد (یعنی ترک لوگ) عراق میں سے عراق والوں کو نکال دیں گے (اور خود وہاں کے حاکم بن جائیں گے۔ یہ حدیث پوری ہو گئی ترکوں نے خلافت عباسیہ کو تباہ کر دیا اور بغداد اور عراق کے حاکم ترک ہوگئے۔ کہتے ہیں قنطورا ایک چھوکری تھی حضرت ابراہیمؑ کی اسی کی اولاد میں سے چین والے اور ترک ہیں مگر یہ صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ترک اور چین والے اسی طرح روس یافث بن نوح کی اولاد ہیں، بعضوں نے کہا قنطورا ترکوں کے جدِ اعلیٰ کا نام تھا ایک روایت میں ہے: يُوشِكُ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَنْ يُخْرِجُوا أَهْلَ الْبَصْرَةِ مِنْهَا كَأَنِّي بِهِمْ خُنْسَ الْأُنُوفِ خُزْرَ الْعُيُونِ عِرَاضَ الْوُجُوهِ۔ یعنی وہ زمانہ قریب ہے جب ترک لوگ قنطورا کی اولاد بصرے والوں کو بصرہ سے نکال دیں گے گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، ان کی ناکیں چپٹی آنکھیں چھوٹی منہ چوڑے چوڑے)۔

يُوشِكُ بَنُو قَنْطُورَاءَ أَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ

اَدۡنَی الۡبَصۡرَۃِ۔ قریب ہو کر بنو قنطورا (ترک لوگ) تم کو بصرہ سے نکال دیں گے (وہاں کے حاکم بن جائیں گے چنانچہ کئی سو برس تک ترکوں کا قبضہ بصرے پر رہا)۔

اِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَآءَ بَنُوۡ قَنۡطُوۡرَآءَ۔ جب زمانہ آخر ہوگا تو ترک لوگ آئیں گے (ترکوں کا غلبہ ہوگا سارے ملک عرب پر قبضہ کرلیں گے تاتاری اور مغل یہ سب ترک ہیں۔ اسی طرح بخارا اور خیوا والے یہاں تک کہ روسی فوج کے سپاہی کاسک وہ بھی ترک ہیں)۔

اِنۡ تَمَنَّانِیۡ قَنَّطَنِیۡ۔ جب مجھ کو کوئی آرزو دلاتا ہے تو ناامید کر دیتا ہے (وعدہ خلافی کرکے، یہ شیطان کی صفت ہے)۔

قَنۡعٌ۔ اپنے ٹھکانے کی طرف مڑنا، اپنے لوگوں کی طرف جانا بلند ہونا، منہ موڑنا۔

قُنُوۡعٌ۔ مانگنا، عاجزی کرنا، چڑھنا، اوپر ہونا۔

قَنَاعَۃٌ اور قَنَعٌ اور قُنۡعَانٌ۔ جو قسمت میں آئے اُس پر راضی رہنا زیادہ کی طمع اور حرص نہ کرنا۔

تَقۡنِیۡعٌ اور اِقۡنَاعٌ۔ راضی کرنا۔

قِنَاعٌ۔ پہنانا، ڈھانپ لینا۔

اِقۡنَاعٌ۔ محتاج کرنا، بلند کرنا، منہ سیدھا رکھنا اِدھر اُدھر نہ دیکھنا۔

تَقَنُّعٌ۔ قناعت کرنا، قناع پہننا۔

اِقۡتِنَاعٌ۔ قناعت کرنا۔

قِنَاعٌ۔ گھونگھٹ یا سربندھن یا اوڑھنی جس سے عورتیں سر اور چہرہ چھپاتی ہیں۔

قِنۡعٌ۔ ہتھیار، سلاح۔

کَانَ اِذَا رَکَعَ لَا یُصَوِّبُ رَاۡسَہٗ وَلَا یُقۡنِعُہٗ آں حضرتؐ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ جھکاتے نہ اونچا رکھتے (یعنی پشت سے بلکہ پشت اور سر برابر رکھتے)

وَتُقۡنِعُ یَدَیۡکَ۔ اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (یعنی دعا کے لئے اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے اور جس نے اس کو مکروہ رکھا ہے اس کا قول غلط ہے۔ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے بھی نماز میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا منقول ہے)۔

لَا تَجُوۡزُ شَھَادَۃُ الۡقَانِعِ مِنۡ اَھۡلِ الۡبَیۡتِ۔ اُس شخص کی گواہی قبول نہ ہوگی جو کسی گھر کا خادم اور تابع ہو (یعنی اس گھر والوں کے فائدے کے لئے کیونکہ وہ ان کا محتاج ہے اس کا گزارا انہی کے دینے پر ہوتا ہے وہیں کھاتا پیتا ہے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ اپنی محتاجی کی وجہ سے گھر والوں کی طرفداری کرے اور سچی بات نہ کہے البتہ گھر والوں کے خلاف اس کی گواہی قبول ہوگی، تو قانع سے سائل مراد ہے جس کو گھر والے کھلاتے ہوں یا جو کسی گھر کا ہو رہا ہو۔ مثلاً ان کا نوکر ہو یا وکیل ہو البتہ اجیر مشترک کی گواہی قبول ہوگی۔ یعنی جو اجرت لے کر متعدد گھروں کا کام کرتا ہو، جیسے دھوبی، سقا، بھنگی حجام وغیرہ)۔

فَاَکَلَ وَاَطۡعَمَ الۡقَانِعَ وَالۡمُعۡتَرَّ۔ اس نے کھایا اور قناعت کرنے والے اور مانگنے والے فقیر کو کھلایا (قَنِعَ قناعت کی قَنَعَ مانگا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "اور مانگنے والے اور نہ مانگنے والے فقیر کو کھلایا مجمع البحار میں ہے کہ "مُعۡتَرّ" وہ فقیر جو سامنے آئے اس کی صورت سوالی ہو، لیکن سوال نہ کرے۔)

اَلۡقَنَاعَۃُ مَالٌ لَّا یَنۡفَدُ۔ (ایک روایت میں کَنۡزٌ لَّا یَنۡفَدُ ہے یعنی قناعت ایسا خزانہ ہے جو تمام نہیں ہوتا (کیونکہ جو شخص قانع ہے اس کو جتنا ملے گا اسی پر خوش رہے گا تو اس کا خزانہ ہمیشہ معمور ہے برخلاف حریص اور لالچی کے اس کو کتنا ہی بہت ملے لیکن محتاج رہتا ہے، اور زیادہ مانگتا ہے)۔

عَزَّ مَنۡ قَنِعَ وَذَلَّ مَنۡ طَمِعَ۔ جو شخص قناعت کرے وہ عزت دار ہوگا اور جو طمع رکھے وہ ذلیل و خوار

ہوگا (کیونکہ قانع آدمی جو اس کو ملتا ہے اسی پر اکتفا کر کے کسی کے سامنے دستِ سوال نہیں پھیلاتا، اپنی عزت محفوظ رکھتا ہے اور طامع آدمی ہمیشہ مانگتا رہتا ہے لوگوں کی نگاہ میں ذلیل اور خوار ہوتا رہتا ہے)۔

لَا یُصَبِّیْ رَاْسَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَلَا یُقْنِعُهٗ۔ آں حضرتؐ رکوع میں نہ سر کو پیٹھ سے نیچا رکھتے نہ اونچا (بلکہ برابر سُرین سے لے کر سر تک سب ایک ہموار تختے کی طرح)

کَانَ الْمَقَانِعُ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُوْنَ کَذَا۔ آں حضرتؐ کے اصحاب میں سے جو علم میں پسندیدہ تھے ایسا کہتے تھے (یہ جمع ہے مَقْنَعٌ کی، یعنی جس کا علم و فضل لوگوں میں مُسلّم اور پسندیدہ ہو)۔

اَتَاهُ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ۔ ایک شخص آں حضرتؐ کے پاس آیا جو ہتھیاروں سے ڈھنپا ہوا تھا (یعنی خوب مسلح تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، اس کا سر خود سے ڈھنکا ہوا تھا جو لوہے کا ہوتا ہے)۔

شَاهِدٌ مَقْنَعٌ۔ وہ گواہ جس کی گواہی پسندیدہ اور مقبول ہو۔

فَیُغْنِیْ مَفَاقِرَهٗ اَعَفَّ مِنَ الْقُنُوْعِ۔ مال آدمی کو اس کی احتیاجوں سے قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ کر دیتا ہے (مال دار آدمی کسی سے سوال نہیں کرتا۔ قانع سے بھی زیادہ بے پرواہ رہتا ہے کیونکہ قانع اپنے نفس پر زور ڈالتا ہے اور مال دار کو اس کی بھی ضرورت نہیں پڑتی)۔

اِنَّهٗ زَارَ قَبْرَ اُمِّهٖ فِیْ اَلْفِ مُقَنَّعٍ۔ آں حضرتؐ نے اپنی والدہ ماجدہ (حضرت آمنہ) کی قبر کی زیارت کی ہزار سواروں میں جو ہتھیار بند تھے (یعنی ایسی شان اور جلوس کے ساتھ)۔

فَانْکَشَفَ قِنَاعُ قَلْبِهٖ۔ ان کے دل کا گھونگھٹ (پردہ) اٹھ گیا (دل کو عورت سے تشبیہ دی اور اس پر جو غفلت کا پردہ پڑا رہتا ہے اس کو عورت کے قناع یعنی گھونگھٹ سے)۔

نہایہ میں ہے کہ قِنَاعٌ مِقْنَعَۃ سے بڑا ہوتا ہے)۔

اِنَّهٗ رَاٰی جَارِیَةً عَلَیْهَا قِنَاعٌ فَضَرَبَهَا بِالدِّرَّةِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا آزاد عورتوں کی طرح گھونگھٹ نکالے (بڑے دُپٹے سے) جا رہی ہے۔ آپ نے اس کو دُرّہ سے مارا (اور فرمایا آزاد بیویوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

اَتَیْتُهٗ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ۔ میں تازہ کھجور کا ایک طباق لے کر آپ کے پاس آئی۔

قِنَاعٌ۔ طباق جس پر کھانا کھاتے ہیں (اس کو قنع بھی کہتے ہیں)

اِنْ کَانَ لَیُهْدٰی لَنَا الْقِنَاعُ فِیْهِ کَعْبٌ مِنْ اِهَالَةٍ فَنَفْرَحُ بِهٖ۔ (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں) کوئی ہم کو ایک طباق چربی کے ٹکھی کا تحفہ بھیجتا تو ہم خوش ہو جاتے۔

مَنْ لَا یَزَالُ دَمْعُهٗ مُقَنَّعًا لَا بُدَّ یَوْمًا اَنَّهٗ یُهْرَاقُ یا وَمَنْ لَا یَزَالُ الدَّمْعُ فِیْهِ مُقَنَّعًا فَلَا بُدَّ یَوْمًا اَنَّهٗ مُهْرَاقٌ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ وفات کے قریب بے ہوش ہو گئے تو حضرت عائشہؓ نے یہ شعر پڑھا) جس کے آنسو پیٹ میں یا آنکھوں میں چھپے ہوئے ہوں تو ایک نہ ایک دن ضرور بہہ نکلیں گے۔

فَذُکِرَ لَهُ الْقُنْعُ فَلَمْ یُعْجِبْهُ ذٰلِكَ۔ آں حضرتؐ سے لوگوں کو نماز کے لئے جمع کرنے کے واسطے قنع کا ذکر کیا گیا آپ کو وہ پسند نہ آیا (قُنْع شبور یعنی بوق (نرسنگا) کو کہتے ہیں جس کو یہودی لوگ بجاتے ہیں تاکہ لوگ نماز کے لئے آ جائیں۔ (ایک روایت میں قُبْع ہے ایک میں قُنْبُع ہے ایک میں قُثْع ہے ثائے مثلثہ سے، ایک میں قَتَع ہے، مطلب وہی ہے لیکن مشہور روایت قُنْع ہے نون کے ساتھ)۔

لَمْ اَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ نے جنب کو تیمم جائز ہونے میں صرف حضرت عمارؓ کے قول پر قناعت نہیں کی (حالانکہ حضرت عمارؓ نے آں حضرتؐ کی حدیث بیان کی جس سے جنب کو تیمم جائز ہونا ثابت ہوتا ہے مگر حضرت

عمرؓ کو اس وجہ سے شبہ رہا کہ وہ بھی اس سفر میں آں حضرتؐ کے ساتھ تھے اور ان کو اس واقعہ کی مطلق خبر نہیں ہوئی تھی گو حضرت عمرؓ کو شبہ رہا مگر دوسرے تمام علماء اور مجتہدین نے حضرت عمار کی حدیث پر عمل کیا اور جنب کو اگر پانی نہ ملے تو اس کے لئے تیمم جائز رکھا ہے)۔

قَنَّعَهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کو قناعت نصیب کرے۔

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا۔ یہ سامنے اللہ کے رسول آرہے ہیں جو سر یا منہ پر کپڑا ڈالے ہیں (دھوپ کی حرارت سے بچنے کے لئے)۔

تَقَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَأَسْرَعَ آں حضرتؐ نے اپنے سر پر کپڑا ڈال لیا اور جلدی سے نکل گئے۔

ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهٗ۔ پھر اپنا سر چھپالیا یا جھکالیا (ادھر اُدھر نہیں دیکھا کیونکہ اس مقام والوں پر اللہ کا عذاب اترا تھا)

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّهٗ ثَوْبُ زَيَّاتٍ۔ آنحضرتؐ سر میں تیل بہت ڈالا کرتے اور سر پر اکثر ایک کپڑا رکھتے تاکہ تیل کی چکنائی سے عمامہ خراب نہ ہو۔ آپ کے سر کا کپڑا ایسا معلوم ہوتا جیسے تیلی کا کپڑا چکنا، تیل لگا ہوا)

تَقَنَّعْتُ إِزَارِيْ۔ میں نے ازار پہن لی۔

عَادُ الْمُقَنَّعُ۔ قوم عاد کا شخص جو سر پر خود رکھتا تھا۔

ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ۔ پھر (جب نماز سے فارغ ہو اور سلام پھیرے) تو دونوں ہاتھ اٹھا (دعا کے لئے) (معلوم ہوا کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے گو آں حضرت سے یہ منقول نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ ایسا کرتے تھے اس لئے چاہے تو نماز کے بعد دعا کرے چاہے نہ کرے سلام پھیرتے ہی اٹھ کر چلا جائے اور جس نے نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو لازم قرار دیا ہے، وہ غلط ہے اور جس نے اس کو مکروہ کہا ہے اس کا قول بھی غلط ہے)۔

اَلْقَانِعُ غَنِيٌّ وَإِنْ جَاعَ وَعَرِيَ۔ قناعت کرنے والا شخص غنی ہے گو وہ بھوکا اور ننگا ہو۔

مَنْ قَنَعَ اسْتَرَاحَ مِنْ أَهْلِ زَمَانِهٖ وَاسْتَطَالَ عَلٰى أَقْرَانِهٖ وَمَنْ قَنَعَ فَقَدِ اخْتَارَ الْغِنٰى عَلَى الذُّلِّ وَالرَّاحَةَ عَلَى التَّعَبِ۔ جو شخص قناعت اختیار کرے، وہ زمانہ کے لوگوں سے راحت میں رہے گا اور اپنے برابر والوں پر عزت دار اور غالب رہے گا اور جو شخص قناعت اختیار کرے اس نے بے پرواہی کمائی ذلت کے بدلے اور راحت تکلیف کے بدلے۔

اَلدُّنْيَا إِنَّمَا تُرَادُ لِثَلَاثٍ الْعِزِّ وَالْغِنٰى وَالرَّاحَةِ فَمَنْ قَنَعَ عَزَّ وَاسْتَغْنٰى وَاسْتَرَاحَ۔ آدمی دنیا کو تین ہی غرض سے کماتا ہے، عزت اور تونگری اور راحت کے لئے پھر جس نے قناعت کی اس نے عزت بھی پائی تونگر بھی ہوا، آرام بھی پایا (تو تینوں چیزیں قناعت سے حاصل ہوتی ہیں)

خَيْرُ الْغِنٰى الْقُنُوْعُ۔ بہترین تونگری قناعت ہے۔

أَمْرُنَا مَسْتُوْرٌ مُقَنَّعٌ بِالْمِيْثَاقِ۔ (ائمہ اہل بیت رضی اللہ عنہم نے فرمایا) ہماری حکومت پوشیدہ ہے عہد و پیمان سے ڈھکی ہوئی ہے (جو لوگ سچے مومن تھے وہ ائمہ اہل بیت سے خفیہ بیعت کرتے اور انہی کو امام وقت سمجھتے۔ خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کے ڈر سے علانیہ بیعت نہ کرسکتے)

مُقَنَّعٌ۔ ایک کتاب ہے سید مرتضیٰ کی غیبت امام کے بیان میں۔

قَنْفٌ۔ پھٹ جانا۔

تَقْنِيْفٌ۔ کاٹنا۔

إِقْنَافٌ۔ کان لٹک آنا، لشکر بہت ہونا، رائے قرار پانا (جیسے اِسْتِنْقَافٌ ہے)۔

قِنَافٌ۔ بڑی ناک والا، گھنی ڈاڑھی والا، لمبا، غلیظ

قُنْفُذٌ یا قُنْفَذٌ۔ خارپشت ایک مشہور جانور ہے جس کے بدن پر نوکدار کانٹے ہوتے ہیں ہندی میں اس کو سیئی کہتے ہیں (اس کی جمع قَنَافِذُ ہے)۔

هَلْ يَأْكُلُ الْقُنْفُذَ أَحَدٌ۔ سیئی کو کوئی کھاتا ہے؟

قَنٌّ۔ لٹہ لگانا، ڈھونڈھنا، لکڑی سے مارنا۔

اِقْتِنَانٌ۔ سیدھا ہونا، غلام رکھنا، خاموش رہنا۔
اِسْتِقْنَانٌ۔ اپنی بکریوں میں رہ کر ان کا دودھ پیتے رہنا
قَانُوْن۔ اصل، معیار، قاعدہ اور ایک قسم کا باجا ہے۔
قِنٌّ۔ غلام
قُنٌّ۔ چھوٹا پہاڑ۔
قَنَنٌ۔ طریقہ، روش (جیسے سَنَنٌ ہے)۔
اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْکُوْبَۃَ وَالْقِنِّیْنَ۔ اللہ نے طبلہ اور طنبورہ کو حرام کیا ہے یعنی ان کا بجانا (بعضوں نے کہا قِنِّیْن ایک کھیل ہے رومیوں کا جس پر جوا کرتے ہیں)
تَقْنِیْنٌ۔ قنین بجانا۔
لَمْ نَکُنْ عَبِیْدَ قِنٍّ اِنَّمَا کُنَّا عَبِیْدَ مَمْلَکَۃٍ۔
ہم قِن (نسلی غلام۔ غلام ابن غلام) نہ تھے لیکن عبد مملکت تھے (قِنٌّ۔ وہ غلام جو خود بھی مملوک ہو اور اس کے ماں باپ بھی مملوک ہوں اور عبد مملکت وہ کہ خود غلام بن گیا ہو جنگ میں گرفتار ہو کر) لیکن ماں باپ غلام نہ ہوں۔ (قِنٌّ کی جمع اَقْنَانٌ اور اَقِنَّۃٌ ہے)۔
قُنَّۃٌ۔ پہاڑ کی چوٹی۔
کُنْتُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ کَھْفًا وَّقُنَّۃً رَاسِیًا وَّحِصْنًا
(حضرت علی نے فرمایا) میں تو مسلمانوں کی پناہ اور مضبوط ہوئی پہاڑ کی اور قلعہ تھا (مسلمان میری پناہ میں رہتے تھے)۔
قَوَانِیْن۔ اصول اور قواعد اور ایک کتاب ہے اصول کی امامیہ مذہب میں۔
قُنُوٌّ۔ جمع کرنا، کمانا، پیدا کرنا، لازم کرنا۔
قَنًا۔ بلند ہونا۔
قَنَاوَۃٌ۔ بدلہ۔
اِقْنَاءٌ۔ بارش موقوف ہو جانا، لازم کرنا، عطا کرنا۔
تَقَنِّیْ۔ اکتفا کرنا اور کچھ بچے تو رکھ چھوڑنا۔
اِقْتِنَاءٌ۔ کمانا لازم کرنا۔
قِنْوٌ اور قُنْوٌ۔ خوشہ۔

قَنَاۃٌ۔ برچھا، نیزہ۔
قَنَّاءٌ۔ برچھے والا اور جو زمین میں پانی کی جگہ پہچانتا ہو۔
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْنَی الْعِرْنِیْنِ
آنحضرتؐ بلند بینی تھے۔ (نہایہ میں ہے کہ قنا کہتے ہیں ناک لمبی ہونا اور نرمہ بینی باریک ہونا اور درمیان میں احدداب ہونا۔ محیط میں ہے کہ قَنَا فِی الْاَنْفِ یہ ہے کہ ناک کا اوپر کا حصہ بلند اور درمیانی حصہ محدب ہو۔ مرد کو اَقْنَی الْاَنْفِ اور عورت کو قَنْوَاء
قَنْوَاءُ فِیْ حُرَّتَیْھَا لِلْبَصِیْرِ بِھَا
عِتْقٌ مُّبِیْنٌ وَّفِی الْخَدَّیْنِ تَسْھِیْلٌ
(یہ شعر کعب بن زہیر کے قصیدے کا ہے) لمبی ناک والی، اس کے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے اس کے رخسار بھرے ہوتے ہیں (یعنی برابر ہموار نہ کہ پھولے ہوئے گویا قَنْوَاء کے معنی لمبی ناک والی)۔
اِنَّہٗ خَرَجَ فَرَاٰی اَقْنَاءً مُعَلَّقَۃً قِنْوٌ مِّنْھَا حَشَفٌ
آں حضرتؐ برآمد ہوئے آپ نے کھجور کے چند خوشے لٹکے ہوئے دیکھے ایک خوشہ اس میں خراب کھجور کا تھا (قِنْوَانٌ اور اَقْنَاءٌ جمع ہے)۔
اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اِقْتَنَاہُ فَلَمْ یَتْرُکْ لَہٗ مَالًا وَّلَا وَلَدًا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنے لئے چن لیتا ہے نہ اس کا مال رہنے دیتا ہے نہ اولاد (تاکہ وہ مال اور اولاد کی محبت میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہو جائے تو بلا شرکت اپنی محبت میں غرق کرنے کو اس کا مال اور اولاد سلب کر لیتا ہے)۔
فَاقْنُوْھُمْ۔ ان کو روٹی کمانے کے لئے کوئی علم (یا ہنر) سکھاؤ۔
قُنْیَۃٌ۔ (بہ ضمہ و کسرۂ قاف) کمائی اور ایک کتاب کا نام ہے فقہ حنفی میں۔
نُھِیَ عَنْ ذَبْحِ قَنِیِّ الْغَنَمِ۔ جو بکری دودھ یا نسل

کے پالتو ہو اس کے کاٹنے سے منع فرمایا۔
لَوْ شِئْتَ اَمَرْتُ بِقَنِيَّةٍ سَمِيْنَةٍ فَاُلْقِيَ عَنْهَا شَعْرُهَا۔ اگر آپ چاہیں تو میں ایک پالتو موٹی بکری کٹواؤں اس کے بال نکلوا ڈالوں۔
فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ الْقُنِيُّ الْعُشُوْرُ۔ جو کھیتی آسمان کے پانی اور کاریزوں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے (قُنِیُّ جمع ہے قَنًا کی اور وہ قَنَاۃٌ کی یعنی جو کنویں ایک کے بعد ایک برابر کھودے جاتے ہیں تاکہ ان کا پانی اوپر آجائے، ایسی کھیتیوں میں دسواں حصہ پیداوار کا حاکم لے سکتا ہے۔ لیکن جو ڈول سے کھینچ کر سینچا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے)۔
فَنَزَلْنَا بِقَنَاةٍ۔ پھر ہم قناۃ میں اترے (جو مدینہ طیبہ کی ایک وادی کا نام ہے اس میں کھیتی باڑی ہے)
سَالَ الْوَادِیْ قَنَاةٌ یا قَنَاةً۔ قناۃ کی وادی بہنے لگی (اتنا زور کا مینہ برسا کہ اس میں سیلاب آگیا یا قناۃ کی وادی کی طرح زمین پر پانی بہنے لگا)۔
فَغَلَّفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَ الْكَتَمِ حَتّٰى قَنَا لَوْنُهَا۔ ابوبکر صدیقؓ نے اپنی ڈاڑھی پر مہندی اور وسمہ کا غلاف چڑھایا یہاں تک کہ اس کا رنگ سرخ ہو گیا (اسی سے ہے اَحْمَرُ قَانٍ یعنی ڈہڈہاتا سرخ رنگ)۔
وَ الْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ۔ (ایک روایت میں مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ ہے)
وَ اِنْ اَقْنَاكَ النَّاسُ عَنْهُ یا اَقْنَوْكَ۔ گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ اس پر تجھ سے رضامند ہوں (ایک روایت میں اسی طرح ہے لیکن زمخشری نے فائق میں کہا ہے کہ محفوظ × × × × × × × × × × × × × × × × × ×
× × وَ اِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ ہے فائے موحدہ سے یعنی گو قاضی اور مفتی تجھ کو ظاہری روئداد پر فتویٰ بھی دیدیں جب بھی ان کے فتوے سے کچھ نہ ہوگا۔ جب تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے اور وہ تیرے دل میں کھٹکتا ہے)۔
قَنًا۔ رضامندی۔
اَقْنَاهُ۔ اس کو راضی کیا۔
اَقْنٰى بِالْحِنَّاءِ۔ مہندی سے اپنی ڈاڑھی سرخ کی۔ (دیکھیے قَنَاهُ ہے)۔
مُقَنِّيَه۔ خضاب لگانے والی عورت یا مغلانی نشاطہ جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے۔
اِذَا اَقْنَيْتِ الْجَارِيَةَ فَلَا تَغْسِلِيْ وَجْهَهَا بِالْخَزَفِ۔ جب تو چھوکری کو سنوارے تو اس کا منہ ٹھیکرے سے رگڑ کر مت دھو (دوسری روایت میں ہے کہ ٹھیکری سے رگڑنا جسم کو گلا دیتا ہے)۔

بابُ القاف مع الواوٌ

قَوْبٌ۔ زمین کھودنا انڈا چر جانا، بھاگ جانا، نزدیک ہونا۔
تَقْوِيْبٌ۔ زمین کھودنا، اوکھاڑنا، نشان ڈالنا۔
تَقَوُّبٌ۔ جڑسے اکھڑ جانا۔ پوست اتر جانا۔
اِنْقِيَابٌ۔ چر جانا، کھد جانا۔
اِقْتِيَابٌ۔ اختیار کرنا۔
تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِّنْ قُوْبٍ۔ بچہ انڈے سے چھوٹ گیا (یہ ایک مثل ہے جو جدائی کے وقت کہی جاتی ہے)۔
قُوْبَاءُ۔ ایک مشہور جلدی بیماری ہے۔
لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعُ قِدِّهٖ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ تم میں سے کسی کے کمان برابر جگہ یا تسمہ یا کوڑا رکھنے کی جگہ جو بہشت میں اس کی ہو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (یعنی بہشت میں اتنی ذرا سی جگہ جس میں کوڑا رکھا جائے ساری دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے وجہ ظاہر ہے کیونکہ دنیا اور دنیا کی سب چیزیں فانی اور متغیر ہیں کسی حال میں دنیا میں ہمیشہ سکھ نہیں ہو سکتا کوئی

نہ کوئی درد اور رنج فرد ہوگا بر خلاف بہشت کے وہاں ہمیشہ راحت اور صحت ہے۔ دکھ بیماری ناخوشی کا نام نہیں)۔

قَابَ قَوْسَیْنِ۔ دو کمانوں کے برابر (بعضوں نے کہا اس میں قلب ہے اور اصل میں قَابَیْ قَوْسٍ تھا۔ یعنی کمان کے دونوں قاب برابر۔ قاب کہتے ہیں چلّے کے اس مقام سے لے کر جہاں سے تیر مارتے ہیں چلّے کے سرے تک کو تو ہر ایک کمان میں دو قاب ہوتے)۔

اِنِ اعْتَمَرْتُمْ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مَا اَیْمَتُهٗ مُجْزِئَةً مِّنْ حَجِّكُمْ فَكَانَتْ قَائِبَةً قُوْبٍ عَامِهَا۔ اگر تم حج کے مہینوں میں عمرہ کرکے اس کو حج کے بدلے کافی سمجھ لوگے تو اس سال کو (حاجیوں سے اس طرح خالی رہے گا جیسے انڈے کا پوست جب بچہ اس میں سے نکل جاتا ہے)۔

مَا قَابَ قَوْسَیْنِ قَالَ مَا بَیْنَ سِیَتِهَا اِلٰی رَاْسِهَا۔ قاب قوسین مقبض (مٹھی) سے لے کر چلّے کے سرے تک ہے۔

قُوْتٌ۔ یا قُوْتٌ یا قِیَاتَةٌ۔ روزی دینا۔

اِقَاتَةٌ۔ توانا کرنا، قادر کرنا، اللہ تعالیٰ کا ایک نام اَلْمُقِیْتُ ہے یعنی طاقت دینے والا، حفاظت کرنے والا، روزی دینے والا۔

اَقَاتَهٗ۔ اس کو روزی دی (جیسے قَاتَهٗ اس کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا۔ یا اللہ محمدؐ کی آل کو قوت کے موافق روزی دے (یعنی بقدر کفاف جس سے زندگی محفوظ رہے بہت مال داری اور روزی کی کثرت آپ نے اپنی اولاد کے لئے پسند نہ رکھی کیونکہ ایسی حالت میں اکثر خدا سے غفلت ہو جاتی ہے)

کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُّضَیِّعَ مَنْ یَّقُوْتُ۔ (ایک روایت میں مَنْ یَّقِیْتُ ہے یہ بھی ایک لغت ہے یعنی) آدمی کے لئے یہ گناہ بس کرتا ہے (اس کی ہلاکت اور تباہی کے لئے کافی ہے) کہ جن لوگوں کا کھلانا اس کے ذمہ ہے (مثلاً اولاد، بیوی، بچے، غلام، لونڈی، نوکر چاکر، اسی طرح گائے بکری، بھینس، گھوڑا، بیل، پرندے اور بلی وغیرہ جن کو پال رکھا ہو) ان کو تلف ہونے دے (ان کے دانے پانی گھانس چارے کی خبر نہ لے، وہ بھوک پیاس سے ہلاک ہوتے رہیں یا تکلیف اٹھاتے رہیں)۔

یَقُوْتُنَا کُلَّ یَوْمٍ۔ ہر دن ہم کو کھانے پینے کو دیتے۔

قُوْتُوْا طَعَامَكُمْ یُبَارَكْ لَكُمْ فِیْهِ۔ اپنے کھانے کی جنس کو ماپ لیا کرو، اس میں برکت ہوگی (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ آٹے کی چھوٹی چھوٹی روٹیاں بناؤ، بعضوں نے یوں کیا ہے کہ ہر ایک آدمی کو بقدر کفاف کھانا کھلاؤ۔ یعنی ضرورت کے موافق جتنے سے زندگی قائم رہے، بغیر اسراف اور شکم پری کے اس صورت میں برکت ہونا ظاہر ہے، دو آدمیوں کا کھانا چار کو کفایت کرے گا اور پھر چاروں صحیح اور تندرست رہیں گے۔ ساری بیماریوں کی جڑ پُرخواری ہے)۔

وَجَعَلَ لِكُلٍّ مِّنْهُمْ قِیْتَةً مَّقْسُوْمَةً مِّنْ رِزْقِهٖ۔ ہر ایک آدمی کے لئے اس کی روزی میں سے بٹا ہوا حصہ قوت کا مقرر کیا (وہ آدمی کو خواہ مخواہ پہنچے گا جب تک وہ زندہ ہے پھر اس کے لئے نالائق اور جاہل نوابوں اور ساہوکاروں اور دنیا داروں کی خوشامد کرنا، اپنے اوپر گناہ مول لینا، فریب اور دغا بازی کرنا کیا ضرور ہے، مولانا روم فرماتے ہیں "رزق تو بر تو ز تو عاشق تر است"

قَوْحٌ۔ پیپ پڑ جانا پھاڑ دینا۔

تَقْوِیْحٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِقَاحَةٌ۔ سوال کے بعد نہ دینے کا ارادہ مضبوط کرنا۔

تَقَوُّحٌ۔ پیپ پڑنا۔

قَاحَةٌ۔ صحن جیسے سَاحَةٌ اس کی جمع قُوْحٌ (جیسے سُوْحٌ ہے۔

اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ

دَھُوَصَائِمٌ۔ آں حضرتؐ نے قاحہ میں پچھنے لگائے اور آپ روزہ دار تھے (قاحہ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان یہ قَاحَةُ الدَّارِ سے ماخوذ ہے یعنی گھر کے سامنے جو کھلا ہوا صحن ہوتا ہے اس کو سَاحَه اور بَاحَه بھی کہتے ہیں)۔

مَنْ مَلَأَ عَيْنَيْهِ مِنْ قَاحَةِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يُؤْذَنَ لَهٗ فَقَدْ فَجَرَ۔ جو شخص آنکھیں بھر کر کسی گھر کے صحن میں اذن ہونے سے پہلے دیکھ لے، اس نے بُرا کام کیا (وہ فاسق اور فاجر ہو گیا اس لئے کہ بدوں اجازت کسی کے گھر میں جھانکنا تک درست نہیں چہ جائے کہ آنکھ بھر کر دیکھنا)۔

قَوْدٌ یا قِيَادَةٌ یا مَقَادَةٌ یا قِيْدُوْدَةٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

اِقْتِيَادٌ۔ آگے سے کھینچنا۔

قَوَدٌ۔ پشت اور گردن لمبی ہونا۔

تَقْوِيْدٌ۔ (بمعنی قَوْدٌ ہے)۔

اِقَادَةٌ۔ کھینچنے کے لئے دینا، کشادہ ہونا، آگے بڑھ جانا قصاص لینا۔

قَوَدٌ۔ قصاص۔

اِسْتِقَادَةٌ۔ قصاص کی درخواست کرنا۔

اِنْقِيَادٌ۔ اطاعت کرنا، تابعداری کرنا، رام ہونا، واضح ہونا۔

قِيْدٌ۔ مقدار، اندازہ۔

فَرَسٌ قَيِّدٌ۔ غریب تابعدار گھوڑا۔

قَوَّادٌ۔ کٹنا جو فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آئے، دلال۔

مَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ۔ جو شخص جان بوجھ کر مار ڈالے (خون کرے) تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔

اَقَادَتْ بِهِ الْخُلَفَاءُ۔ خلیفوں نے اس میں قصاص لیا ہے۔

يُقَادُ الْمَرْاَةُ مِنَ الرَّجُلِ۔ عورت کا قصاص مرد سے لیا جائے گا (یعنی عورت کو اگر مرد مار ڈالے یا اس کا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو مرد سے قصاص لے سکتے ہیں)۔

فَلَا قَوَدَ وَلَا قِصَاصَ۔ اس میں قصاص نہیں (قَوَدٌ اور قِصَاصٌ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ بعضوں نے کہا قَوَدٌ جان کے بدلے جان لینا اور قصاص مطلق بدلہ لینا اس صورت میں تکرار نہ ہو گی)

اِمَّا اَنْ يُّفْدِىَ اَوْ يُقِيْدَ۔ یا تو فدیہ دے یا قصاص لینے دے (یہ ابو جعفر منصور نے اپنے بھائی جعفر کے حق میں کہا جب اس نے امام مالکؒ کو کوڑوں سے مارا اور ان کا ہاتھ کھنچوایا، یہاں تک کہ کندھے سے اُکھڑ گیا یہ سارا ظلم اس لئے کیا کہ امام مالکؒ کا مذہب یہ تھا کہ جس شخص پر زبردستی کی جائے اور وہ قسم کھا لے جان سے ڈر کر تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں، اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے کہ مُکرَہ کی (جس پر زبردستی کریں) نہ طلاق واقع ہوتی ہے نہ عتاق نہ یمین کیونکہ وہ مجبور ہوتا ہے)۔

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ۔ قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا (گو قاتل نے کسی اور طرح مقتول کو مارا ہو مگر قاتل سے قصاص اس طرح لیں گے کہ اس کی گردن تلوار سے اُڑا دیں گے۔ بعضوں نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ قصاص اسی صورت میں لازم آتا ہے جب قاتل نے تلوار یعنی آلہ جارحہ سے مقتول کو مارا ہو)۔

لَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ۔ بچہ کے قصاص میں اس کے باپ کو قتل نہ کریں گے (یعنی اگر کوئی اپنی اولاد کو مار ڈالے تو اُس سے قصاص نہ لیا جائے گا لیکن دوسری جو سزا حاکم وقت مناسب سمجھے اس کو دے سکتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیٹے پر اگر قصاص لازم ہو تو اس کے بدلے باپ کو قتل نہ کریں گے جیسے جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی باپ کا بدلہ بیٹے سے اور بیٹے کا باپ سے لیتے تھے)۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَقَادَ فِى الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں قصاص لینے سے منع فرمایا (کیونکہ وہاں خون وغیرہ گر کر مسجد آلودہ

دگی)۔

اِقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ۔ اپنے اونٹوں کو کھینچ کر لے گئے۔

اِقْتَادُوا الرَّوَاحِلَ۔ اونٹوں کو اِس مقام سے بھالے جاؤ (کیونکہ یہاں شیطان کا اثر ہے جس نے ازھنا کرادی)۔

عَجِبَ مِنْ قَوْمٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ۔ للہ تعالیٰ ان لوگوں پر تعجب کرتا ہے جو بہشت کی طرف زنجیروں میں جکڑے ہوئے کھینچے جاتے ہیں (یعنی دنیا میں بادلِ ناخواستہ مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہوتے ہیں پھر خوشی سے مسلمان ہو جاتے ہیں تو گویا زنجیروں میں جکڑ کر ان کو بہشت میں جانا ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا زنجیروں سے جذباتِ الٰہیہ مُراد ہیں اُن کو گمراہیوں سے نکال کر ہدایت کی طرف لے جاتے ہیں۔ بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ کفر اور ضلالت میں نہایت مضبوط اور سخت تھے پھر اللہ تعالیٰ کے جذبات شامل حال ہوئے تو یکایک اسلام میں داخل ہو گئے)۔

یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ۔ اللہ کی کتاب کے موافق تم کو چلائے (اصولِ اسلام پر قائم رہے)

اِنَّ قُرَیْشًا قَادَةٌ ذَادَةٌ۔ قریش کے لوگ لشکر کو چلانے والے اور ہانکنے والے ہیں (لشکر کی سرداری اُن کا حق ہے، کہتے ہیں قصّی نے جو قریش کا جدِّ اعلیٰ تھا ان کاموں کو بانٹ دیا تو لشکر کی سرداری عبدِ مناف کو دی، اس کے بعد عبدِ شمس کو ملی، اس کے بعد اُمیّہ کو، اس کے بعد حرب کو، اس کے بعد ابو سفیان کو اِسی وجہ سے ابو سفیان قریش کا سردار سمجھا جاتا تھا)۔

اِنَّ اِخْوَانَنَا بَنُوْ اُمَیَّةَ قَادَةٌ ذَادَةٌ۔ ہمارے بھائی بنی اُمیّہ لشکروں کو چلانے والے ہانکنے والے ہیں (یعنی فوجی افسری ان کا کام ہے)۔

فَانْطَلَقَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ یَتَقَاوَدَانِ حَتّٰی اَتَیَاهُمْ۔ (آں حضرتؐ کی وفات کے بعد یہ خبر جو سُنی کہ انصاری لوگ سقیفہ میں جمع ہو کر خلافت کا مشورہ کر رہے ہیں) تو ابو بکرؓ اور عمرؓ بے تحاشا لپکے گویا ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچ گئے۔

وَعَمُّهَا خَالُهَا قَوْدَاءُ شِمْلِیْلٌ۔ اس کا چچا اُس کا ماموں ہے لمبی تڑنگی ہلکی پھُلکی بھاگنے والی ہے (یہ اونٹنی کی تعریف میں کہا)

رَمْلٌ مُّنْقَادٌ۔ لمبی ریتی ہے۔

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِی الْقَوَدِ۔ قصاص کے مقدمات میں عورتوں کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

اَلْمُجْتَهِدُوْنَ قُوَّادُ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ جو لوگ قرآن سکھانے اور سیکھنے میں کوشش کرتے ہیں وہ بہشتوں کے کھینچنے والے ہوں گے (سردار ہوں گے دوسرے بہشتی ان کے پیچھے پیچھے بہشت میں جائیں گے)

اُنْظُرُوْا اِلٰی عَزَمَاتِ مَنْ اَقَادَهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ۔ اس شخص کے مقاموں کو دیکھو جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے علم کا قائد یعنی سردار بنایا ہو (مجمع البحرین میں ہے کہ صحیح اَفَادَہٗ معلوم ہوتا ہے، فائے موحّدہ سے)

وَاسْتَظْمَأْنَا لِصَوَارِخِ الْقَوْدِ۔ ہم چلانے والے گھوڑوں کی آوازوں سے پیاسے ہو گئے۔

سَلِسُ الْقِیَادِ۔ تابع فرمان، رام غریب، اطاعت گزار۔

تَعِزُّ وَلَا تُمَکِّنِ النَّاسَ مِنْ قِیَادِكَ۔ اپنی عزت قائم رکھ اور لوگوں کے ہاتھ میں اپنی رسّی نہ دے (کہ وہ جس طرف چاہیں تجھے کھینچ کر لے جائیں، یعنی خاموشی اختیار کر، اتنا ذلیل بھی مت بن اپنا بُرا بھلا خود سمجھ)۔

مَنْ سَیَّبَ عِذَارَهٗ قَادَهٗ اِلٰی کُلِّ کَرِیْهَةٍ۔ جو شخص اپنے رخسار کو چھوڑ دے گا (ہر شخص کے سامنے جو چاہے گا بک دے گا ذلت اختیار کرے گا) وہ اس کو ہر بلا میں کھینچ کر لے جائے گا۔

قَوْرٌ۔ پاؤں کی نوک پر چلنا تاکہ چلنے کی آواز نہ سنائی

دے، دھوکا دینا، گول کاٹنا، فتنہ کرنا۔

قَوَرٌ۔ کانا ہونا۔

تَقْوِیْرٌ۔ گول کاٹنا۔

تَقَوُّرٌ۔ گزر جانا، کنڈلی مارنا (سانپ کا)۔

اِنْقِیَارٌ۔ واقع ہونا، گر جانا۔

اِقْتِیَادٌ اور اِقْتِوَارٌ۔ گول کاٹنا، محتاج ہونا۔

اِقْوِرَارٌ۔ دُبلا ہونا، بدل جانا، تشنج ہونا موٹا ہونا

قُوَارَۃٌ۔ کٹا ہوا ٹکڑا۔

قَارٌ۔ ایک کڑوا درخت ہے۔

قَارَۃٌ۔ چھوٹی پہاڑی دوسرے پہاڑوں سے الگ یا بڑا پتھر۔

اَقْوَرِیَاتٌ۔ آفتیں۔

فَتَقَوَّرَ السَّحَابُ۔ ابر کے گول گول ٹکڑے پھٹ کر ہو گئے۔

قُوَارَۃُ الْجَیْبِ۔ جیب کا گول دائرہ۔

وَفِیْ فِنَائِہٖ اَعْنُزٌ دَرُّھُنَّ غُبْرٌ مَحْلَبُہُنَّ فِیْ مِثْلِ قُوَارَۃِ حَافِرِ الْبَعِیْرِ۔ اُس کے آنگن میں چند بکریاں ہیں ان کا دُودھ خاکی رنگ کا گدلا اور نچوڑنے کا ہے میں ہیں، چھوٹے چھوٹے برتنوں میں جو اونٹ کے سُم کے برابر ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہ محتاج اور بخیل ہے)۔

وَلَا مُقَوَّرَۃُ الْاَلْیَاطِ۔ نہ پوست لٹکی ہوئی (یعنی دُبلی سوکھی)

کَجِلْدِ الْبَعِیْرِ الْمُقَوَّرِ۔ جیسے اونٹ کی کھال جو لٹکی ہوئی ہو۔

فَلَہٗ مِثْلُ قُوْرِ حِسْمٰی۔ اس کو حسمی کی پہاڑی کی طرح ملے گا (حسمے ایک مقام کا نام ہے)

صَعِدَ قَارَۃَ الْجَبَلِ۔ پہاڑ پر جو پہاڑی تھی اُس پر چڑھ گیا (جیسے صَعِدَ قُنَّۃَ الْجَبَلِ اس کے بھی یہی معنی ہیں یعنی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا)۔

وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُوْرِ الْعَسَاقِیْلُ۔ ٹیکریوں کو سراب نے ڈھانپ لیا تھا۔

زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ قَوْرٍ وَعْثٍ۔ میرا خاوند کیا ہے گویا دُبلے اونٹ کا گوشت جو ایک رتیلی پہاڑی یا ٹیکرے پر رکھا ہو (جہاں پر پہنچنا دُشوار ہو۔ وَعْث وہ مقام جو رتیلا اور نرم ہو اس پر چلنا دشوار ہو، پاؤں اندر گھُس جائیں وہاں وحشی جانور کثرت سے ہوں)۔

وَھُوَ سَیِّدُ الْقَارَۃِ۔ وہ (یعنی ابن دغنہ) قارہ کا سردار تھا۔ (قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے نجد کی طرف جس کے لوگ بڑے تیرانداز تھے)

اَلْعَیْشُ فِیْ ثَلٰثَۃٍ دَارٍ قَوْرَاءَ وَجَارِیَۃٍ حَسْنَاءَ وَفَرَسٍ قَبَّاءَ۔ زندگی کا مزہ تین چیزوں میں ہے۔ ایک تو گھر میں جو کشادہ ہو اور وسیع ہو، دوسرے چھوکری میں جو خوبصورت اور حسین ہو، تیسرے باریک کمر والے گھوڑے میں (جو خالص عربی گھوڑے کی علامت ہے)۔

یَوْمُ ذِیْ قَارٍ۔ ذی قار کا دن (جس دن عربوں نے عجم والوں پر فتح پائی تھی)۔

ذُوْ قَارٍ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے قریب وہاں حضرت علی رضؓ نے خطبہ سنایا تھا۔

دَخَلْتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِذِیْ قَارٍ وَھُوَ یَخْصِفُ نَعْلًا فَقَالَ لِیْ مَا قِیْمَۃُ ھٰذَا النَّعْلِ فَقُلْتُ لَہٗ لَا قِیْمَۃَ لَھَا قَالَ وَاللّٰہِ لَھِیَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اِمْرَتِکُمْ اِلَّا اَنْ اُقِیْمَ حَقًّا اَوْ اَدْفَعَ بَاطِلًا۔ (عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا) میں امیر المومنین حضرت علی رضؓ کے پاس گیا آپ ایک (پرانی) جوتی ٹانک رہے تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا عبد اللہ اِس جُوتی کی قیمت کیا ہوگی؟ میں نے کہا اس کی کچھ قیمت ہی نہیں (پرانی جُوتی کچھ مال ہی نہیں، ایک دمڑی کو بھی کوئی نہ لے گا) فرمایا دیکھو یہ جُوتی مجھ کو تمھاری سرداری سے زیادہ پسند ہے (خلافت اور سرداری میرے نزدیک

اِس سے بھی زیادہ حقیر ہے) مگر جب میں کسی حق بات کو قائم کروں اور ناحق بات کو دفع کردوں (یعنی اصل مقصود خلافت اور سرداری سے یہ ہے کہ حق داروں کا حق دلایا جائے اور جو لوگ ظالم ہوں اور ناحق پر ہوں ان کو سزا دی جائے، توحید اور اتباعِ شریعت کی اشاعت ہو، شرک و بدعت کی سرکوبی اور اماتت ہو اگر یہ امور خلافت اور سرداری میں نہ ہوں تب وہ ایک پرانی جوتی سے بھی زیادہ بے قدر اور بے وقعت ہے)۔

قَوْزٌ ریتی کا گول ٹیکرہ (اس کی جمع اَقْوَاز اور قِیْزَان اور اَقَاوِیْز اور اَقَاوِز ہے)۔

قُوْزَۃٌ ٹیلا چھوٹی بھیڑ۔

تَقْوِیْزٌ۔ بہت ہونا یا گول ٹبہ بنانا۔

تَقَوُّزٌ گر جانا۔

اِقْتِیَازٌ کھا جانا۔

زَوْجِیْ لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰی رَأْسِ قَوْزٍ وَعْثٍ میرا خاوند ایک دُبلے اونٹ کے گوشت کا ٹکڑا ہے جو ایک دشوار گزار ریتیلے پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو۔

مُحَمَّدٌ فِی الدَّهْمِ بِهٰذَا الْقَوْزِ۔ حضرت محمد لوگوں کے اِس جھنڈ میں ہیں ریتی کے اِس ٹیلہ پر۔

قَوْسٌ۔ آگے بڑھ جانا، مثال پر اندازہ کرنا۔

قَوَسٌ۔ پشت خم ہونا (جیسے تَقْوِیْسٌ اور تَقَوُّسٌ ہے)۔

قَوْسٌ۔ کمان کو بھی کہتے ہیں۔

رَمَوْهُمْ عَنْ قَوْسٍ وَّاحِدٍ۔ سب نے بالاتفاق اُن پر حملہ کیا۔

اَطْعِمْنَا مِنْ بَقِیَّةِ الْقَوْسِ الَّذِیْ فِیْ نَوْطِكَ تمہاری زنبیل میں اس کے نیچے مراد میں جو بچی ہوئی کھجور ہے اس میں سے ہم کو کھلاؤ (آخر میں جو کھجور بوری میں رہ جاتی ہے تو وہ مڑ کر کمان کی طرح ہو جاتی ہے)۔

تَضَیَّفْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ فَاَتَانِیْ بِقَوْسٍ وَّ کَعْبٍ وَّ ثَوْرٍ۔ میں خالد بن ولید کا مہمان ہوا وہ تھیلے میں بچی ہوئی کھجور اور گھی اور پنیر لے کر آئے۔

قَوْسٌ۔ ایک برج کا بھی نام ہے آسمان کے بارہ برجوں میں سے۔

قَوْصَرَّۃٌ۔ کھجور کا تھیلہ۔

اَفْلَحَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ قَوْصَرَّۃٌ۔ جس کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ ہو وہ کامیاب ہوا (اس کو کھانے میں کسی کی محتاجی نہ ہوگی)۔

قَوْصَفٌ۔ کملی، چادر۔

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَةٍ عَلَیْهَا قَوْصَفٌ۔ ایک لمبی گدھی پر سوار ہو کر نکلے اُس پر ایک حاشیہ دار چادر پڑی تھی۔

قَوْضٌ۔ گرانا، منہدم کرنا، توڑنا۔

تَقَوُّضٌ۔ آنا جانا، متفرق ہونا۔

قَوْضٌ بِقَوْضٍ۔ اَدَل بَدَل عوض معاوضہ۔

فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَقُوِّضَ۔ (اعتکاف کے قصہ میں ہے کہ) آنحضرتؐ نے جو خیمہ کھڑا کروایا تھا اُس توڑ ڈالنے کا حکم دیا وہ اٹھا دیا گیا۔

تَقْوِیْضُ الْخِیَامِ۔ خیموں کا کھول ڈالنا۔

مَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ وَّفِیْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ فَاَخَذْنَاهُمَا فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ وَهِیَ تَقَوَّضُ۔ ہم ایک درخت پر سے گزرے دیکھا تو اُس پر لال کے دو بچے بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے ان کو پکڑ لیا اب اُن کی ماں لال کی مادہ بار بار ہمارے پاس آتی اور جاتی تھی (اپنے بچوں کے لئے تڑپ رہی تھی)۔

قَوْفٌ۔ پیچھے جانا، بات سکھلانا کہ اس طرح کہہ۔

تَقَوُّفٌ۔ روکنا۔

اِقْتِیَافٌ۔ قیافہ دیکھنا۔

قَائِفٌ۔ جو علم قیافہ جانتا ہو، ہاتھ، پاؤں، چہرہ

بَيْنَ النَّاسِ۔ تم جانتے ہو بہتان اور افترا کیا ہے، لوگوں میں چغل خوری کرنا (ایک کی بات دوسرے سے لگانا آپس میں عداوت اور فساد ڈالنا)۔

فَفَشَتِ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ۔ پھر وہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔

سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو پسند کیا اور اُس کو اپنے لئے اختیار فرمایا یا اُس عزت کی وجہ سے غالب ہوا۔

اَلْعَرُوْسُ تَكْتَحِلُ وَتَقْتَالُ وَتَحْتَفِلُ۔ دُلہن کو سُرمہ لگانا اور اپنے خاوند پر غالب آنا اور اُس کے لئے تیار رہنا چاہئے (یعنی بناؤ سنگار کرکے خاوند کا دل اپنی طرف مائل کرنا چاہئے)۔

قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ اَوْ بِبَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ۔ جیسا تم کہا کرتے ہو یا جیسے کچھ کہتے ہو وہی کہو ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو دلیر کردے (حد سے زیادہ تم کو بڑھا دے اور تم میری تعریف اور منقبت میں وہ الفاظ کہنے لگو جو شرک اور کفر ہیں۔ یہ حدیث آپ نے اُس وقت فرمائی جب صحابہ رض نے آپ کو سیّد کہا جس کے معنی سردار اور مالک کے ہیں)۔

سَمِعَ امْرَاَةً تَنْدُبُ عُمَرَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا قَالَتْهُ وَلٰكِنْ قُوِّلَتْهُ۔ حضرت علی رض نے ایک عورت کو سُنا جو حضرت عمر رض پر رو رو کر آپ کے اوصاف بیان کر رہی تھی، تو فرمایا یہ اس کی خود کی بات نہیں ہے کوئی اس سے کہلوا رہا ہے (پروردگار اُس کے دل میں ڈال رہا ہے وہ سچے اوصاف حضرت عمر رض کے بیان کر رہی ہے)۔

قِيْلَ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِيْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَقُوْلُ مَا قَوَّلَنِيَ اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ سعید بن مسیبؒ سے پوچھا (جو سب بڑے درجے کے تابعی تھے) تم حضرت عثمان اور حضرت علی کے باب میں کیا کہتے ہو انھوں نے کہا وہی کہتا ہوں جو اللہ تعالےٰ نے مجھ سے کہلوایا ہے پروردگار ہم کو بخشدے اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں (سعید بن مسیب کا مطلب یہ ہے کہ ہم حضرت عثمان اور حضرت علی دونوں کو مومنین سابقین بالایمان میں سے سمجھتے ہیں اور ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔ شاید یہ پوچھنے والا خارجی ہوگا جو ان دونوں بزرگوں کو اچھا نہیں سمجھتا)۔

اِنَّهٗ سَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يَقْرَاُ بِاللَّيْلِ فَقَالَ اَتَقُوْلُهٗ مُرَائِيًا۔ رات کو ایک شخص کے قرآن پڑھنے کی آواز سُنی تو فرمایا کیا تو اس کو ریاکار سمجھتا ہے۔

اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ۔ (آں حضرتؐ نے مسجد میں اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا خیمہ لگوایا۔ دیکھا تو آپ کی بیویوں نے بھی مسجد میں تمام ڈیرے لگوائے ہیں، فرمایا) کیا تم سمجھتے ہو کہ انھوں نے ثواب کی نیت سے ایسا کیا ہے (نہیں بلکہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور ریجھ سے۔ نہایہ میں ہے کہ جب قول کلام کے معنی میں آتا ہے تو اپنے مابعد میں کچھ عمل نہیں کرتا۔ چنانچہ کہتے ہیں قُلْتُ زَيْدٌ قَائِمٌ اور اَقُوْلُ عَمْرٌو مُنْطَلِقٌ اور بعضے عرب لوگ عمل دیتے ہیں وہ کہتے ہیں قُلْتُ زَيْدًا قَائِمًا۔ لیکن اگر قول ظن اور گمان کے معنی میں ہو تو استفہام کے ساتھ عمل کرتا ہے)۔

فَقَالَ بِالْمَاءِ عَلٰى يَدِهٖ۔ پانی کو اپنے ہاتھ پر بہایا (عرب لوگ قول کو تمام افعال کے لئے استعمال کرتے ہیں، جیسے کلام لسانی کے لئے۔ کبھی کہتے ہیں قَالَ بِيَدِهٖ ہاتھ سے پکڑا قَالَ بِرِجْلِهٖ پاؤں سے چلا)۔

قَالَتْ لَهُ الْعَيْنَانِ سَمْعًا وَّطَاعَةً۔ آنکھوں نے اشارہ کیا کہ جو ارشاد ہوگا سنوں گا اور مانوں گا۔

فَقَالَ مَاذَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوْا صَدَقَ آں حضرتؐ نے صحابہ سے پوچھا ذوالیدین کیا کہتا ہے (کہ میں نے

دُو ہی رکعتیں پڑھیں) انھوں نے کہا (یعنی اشارہ کیا نہ یہ کہ زبان سے کہا) وہ سچ کہتا ہے (آپ نے دُو ہی رکعتیں پڑھیں)۔
نہایہ میں ہے کہ قَالَ بمعنی اَقْبَلَ اور مَالَ اور اِسْتَرَاحَ اور ضَرَبَ اور غَلَبَ بھی آتا ہے)۔

وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ۔ اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا۔

فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ آں حضرت ﷺ نے پردہ ڈال لیا۔

ثُمَّ قَالَ بِیَدِہٖ هٰکَذَا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ اس طرح مارا۔

فَاسْمَعَتِ الْقَوْلِیَّۃُ اِلٰی صَوْمَعَتِہٖ۔ بدمعاش اور عام لوگ اس کے عبادت خانہ کی طرف لپکے (یہودی لوگ عام لوگوں کو یعنی بازاری اور جاہل آدمیوں کو قولیّہ کہتے ہیں دوسرے عرب لوگ غوغا کہتے ہیں)

بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ۔ جو انصاری لوگوں نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں کہا تھا (فخر اور بیہودہ کلام)

مَرَّ بِشَاۃٍ فَقَالَ عَنْ جِلْدِھَا۔ ایک بکری پر سے گذرے اس کی کھال کو پکڑا۔

وَیَقُوْلُ لِلسَّائِبِ وَکَانَ السَّائِبُ یَقُوْلُ۔ اور سائب کی نسبت یہ کہتے تھے کہ سائب کہتا تھا۔

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْوٰی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے۔

قَالَ لِیْ اِبْرَاهِیْمُ۔ مجھ سے ابراہیم نے کہا (محدثین خصوصاً امام بخاری رح یہ لفظ اس مقام پر کہتے ہیں جہاں شیخ نے بر سبیل تذکرہ کوئی بات یا روایت کی ہو، نہ کہ بر طریق تحدیث اور تحمیل)۔

فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَقُوْلُهٗ۔ عبداللہ بن عباس تفاضل کو ربوا نہیں کہتے تھے جب دونوں طرف نقد انقد ہوں (ان کے نزدیک ربوا اسی وقت ہوتا ہے جب ایک طرف اُدھار ہو، مثلاً سیر بھر گیہوں کے بدلے کوئی دو سیر گیہوں ایک میعاد پر دینا قبول کرلے لیکن اگر نقدا نقد سیر بھر گیہوں کے بدلے دو سیر گیہوں لے تو وہ ربوا نہ ہوگا مگر اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ جب جنس ایک ہو تو نقدا نقد بھی تفاضل درست نہیں ہے گو ایک طرف کھرا اور عمدہ مال ہو اور دوسری طرف خراب)۔

فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ۔ اگر اچھی بات کا حکم دے تو اس کو اجر اور ثواب ہوگا اگر بُری بات کا حکم دے (تو اُس پر وبال ہوگا)۔

فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَیَّ مَکَانٍ نَزَلَ۔ حضرت عمر رض نے یہودیوں کے جواب میں کہا میں خوب جانتا ہوں جہاں یہ آیت (الیوم اکملت لکم دینکم) اتری ہے (یہود نے کہا تھا کہ اگر ہم پر کوئی آیت اس مضمون کی اترتی تو ہم اس دن کو عید اور خوشی کا دن مقرر کر لیتے حضرت عمر رض کا جواب، سوال کے مطابق اس وجہ سے ہوا کہ حضرت عمر رض نے کہا، میں جانتا ہوں جہاں یہ آیت اتری ہے یعنی عرفات میں عرفہ کے دن اور مسلمانوں نے اس کو عید مقرر کیا ہے کیونکہ عرفہ کے بعد عید ہی کا دن ہوتا ہے)

قُلْتُ اَنَا مَنْ مَّاتَ وَھُوَ لَا یَدْعُوْا نِدًّا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص اس حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کا ہمسر کسی کو نہ کرتا ہو (تو وہ بہشت میں جائے گا گو یہ حدیث میں نہیں ہے یعنی اس حدیث میں جس کو ابن مسعود رض نے روایت کیا مگر دوسری حدیث میں اس کی تصریح ہے، مطلب یہ ہے کہ جس کا خاتمہ توحید پر ہو شرک میں مبتلا نہ ہو اس کی نجات کی امید ہے)۔

قُلْتُ اَنَا وَمَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جو شخص شرک سے پاک رہ کر مرے۔

اِئْذَنْ فِیْمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو (توحید کا قائل ہو) اس کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت دے۔

کہ یقُل یوماً ربِّ اغفِر لی۔ اُس نے تو ساری عمر میں ایک دن بھی یوں نہ کہا، پروردگار مجھ کو بخش دے (گویا قیامت کا قائل ہی نہ تھا تو آج اُس کو نجات کیونکر ہو سکتی ہے)۔

فذکروا فقال۔ انھوں نے ذکر کیا تب حاضرین میں سے ایک شخص بولا۔

وقال لاصحاب الحجر۔ اصحاب حجر کی شان میں فرمایا الرجل الذی قلت لہ انفا۔ میں نے جس شخص کا ابھی ذکر کیا۔

قولی السلام علی اھل الدار۔ جب تو مسلمانوں کے قبرستان میں جائے تو یوں کہو سلام ہے اس گھر والوں پر (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو قبور کی زیارت کرنا درست ہے، اس میں علماء کے تین قول ہیں ایک ممانعت ایک جواز ایک کراہت۔ مجمع البحار میں ہے کہ ان تینوں قولوں میں اصح قول ممانعت کا ہے۔

مترجم کہتا ہے میرے نزدیک اصح یہ ہے جن عورتوں سے رونے پیٹنے چلانے کا ڈر ہو، ان کو تو قبرستان میں لیجانا منع ہے اور جہاں یہ ڈر نہ ہو، مثلاً کوئی مسلمان عورت مومنین کے قبرستان پر سے گزرے یا آں حضرتؐ یا صحابہ رضؓ کے قبور کی زیارت کرے تو اس میں کوئی قباحت معلوم نہیں ہوتی)

فقالت ھذہ زینب۔ انھوں نے کہا یہ زینب ہیں (آنحضرتؐ ان کو عائشہ رضؓ سمجھے جن کی باری تھی اور اُن دنوں گھروں میں چراغ کی روشنی نہ تھی)۔

فقال ابن جبیر۔ انھوں نے کہا کیا تم جُبیر کے فرزند ہو۔

یقول لنا فیما استطعت۔ (صحابہ بلا شرط بیعت میں کہتے تھے ہم آپ کی اطاعت کریں گے) آپ اتنا اور بڑھا دیا کرتے کہ یوں کہو جہاں تک ہم سے ہو سکے گا (یہ آپ کی کمال شفقت اور مرحمت تھی اپنی اُمت پر)۔

ائذن لی فلاقل۔ مجھ کو اجازت دیجیے میں کعب بن اشرف کے سامنے جو چاہوں وہ آپ کی نسبت کہوں (تاکہ اس کے دل میں میری طرف سے وہم نہ رہے وہ یہ یقین کرلے کہ میں آپ سے پھرا ہوا ہوں اور میں اس کے قتل کا موقع حاصل کرلوں)۔

وبلال قائل بثوبہ۔ بلال رضؓ اپنا کپڑا کھولے ہوئے تھے (اس میں خیرات لیتے جاتے تھے)

الا قیل لی اھکذا کنت۔ (جب مجھ کو وہ کوئی میرا وصف بیان کرکے روتے تھے۔ مثلاً کہتے تھے واجبلاہ یعنی ہائے وہ شخص جو ایک پہاڑ تھا) تو فرشتے کہتے تھے کیا تو ایسا ہی تھا (پہاڑ کی طرح مضبوط اور محفوظ تھا، گویا مجھ سے ٹھٹھا کرتے تھے)۔

اذا دخل بیتہ قال بالسواک۔ جب آنحضرتؐ گھر میں داخل ہوتے تو مسواک کرتے (کیونکہ خاموش رہنے سے منہ میں تغیر آجاتا ہے اور آپ راستے میں اکثر خاموش رہتے)۔

فقولوا مثل ما یقول المؤذن۔ جب موذن اذان دے تو تم بھی وہی کہتے جاؤ جو موذن کہتا جاتا ہو (گو بے وضو ہو یا حائض ہو یا جنب ہو سب کو اذان کا جواب دینا سنت ہے صرف حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے، البتہ جو شخص پاخانہ یا پیشاب کر رہا ہو یا جماع میں مصروف ہو وہ جواب نہ دے اب اس میں اختلاف ہے کہ ہر موذن کی اذان کا جواب دے یا صرف پہلے موذن کا)

صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ۔ اس برکت والے میدان میں نماز پڑھ اور عمرے کو حج میں شامل کردے (یعنی اس نماز کا ثواب حج اور عمرے کے برابر ہے)۔

ھم الاخسرون الا من قال ھکذا۔ وہی لوگ ٹوٹا پانے والے ہیں مگر وہ شخص پھر آپ نے اس طرح اشارہ کیا (داہنے بائیں آگے پیچھے یعنی ہر طرف سے خیرات کرے اللہ کی

راہ میں اپنا مال خرچ کرے تو ایسے دولتمند کو ٹوٹا نہ ہوگا)۔

ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا پھر آں حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے ایسا اشارہ کیا گویا ان کتابوں کو ڈال دیا۔

أُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک فرشتہ آیا کہنے لگا (ظاہر میں) آپ کی آنکھ سوتی ہے لیکن آپ کا کان سُنتا ہے اور آپ کا دل بیدار اور ہوشیار ہے۔

فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَلِمْتَ خَيْرًا۔ پھر اُس سے کہا جائے گا تجھے کوئی اپنی نیکی معلوم ہے (یہ سوال قبر میں ہوگا۔ بعضوں نے کہا قیامت میں)۔

أَتَقُولُ هٰذَا مُرَائِي قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ۔ کیا تم اس کو ریاکار (منافق) سمجھتے ہو، نہیں وہ مومن ہے (یہ ابو موسیٰ اشعریؓ کی نسبت فرمایا جب وہ رات کو پکار کر قرآن پڑھ رہے تھے)۔

بَايِعْنَا تَعْنِي صَافِحْنَا قَالَ قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ۔ عورتوں نے آں حضرتؐ سے درخواست کی ہم سے بیعت لیجئے (یعنی ہاتھ ملائیے اور جُدا جُدا ایک ایک عورت سے اقرار لیجئے) آپ نے فرمایا میرا زبان سے کہہ دینا کافی ہے (ہاتھ ملانا ضروری نہیں) اور جیسے ایک عورت سے کہدینا ویسے ہی سو عورتوں سے کہدینا (یعنی علیحدہ علیحدہ ہر ایک عورت سے بیعت لینے کی ضرورت نہیں)۔

فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ۔ اللہ کی تعریف کرنی چاہیٔ، پھر اس کے حکم سے اس کی توفیق سے اس کی تعریف کی۔

أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ۔ کیا تمہارے دل میں یہ گمان گزرتا ہے کہ وہ زیادہ نادان ہے یا اس کا اونٹ زیادہ نادان ہے (دونوں میں کون زیادہ نا سمجھ ہے) یہ آں حضرتؐ نے اُس شخص کی نسبت فرمایا جس نے یوں دُعا کی تھی، یا اللہ مجھ پر اور حضرت محمدؐ پر رحم کر بس اور کسی پر نہ کر)۔

تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ وَقَالَ عِيسَىٰ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَقَالَ أُمَّتِي۔ آں حضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ حضرت عیسیٰؑ نے یوں دُعا کی، خداوندا اگر تو ان کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اخیر تک یاد کیا اور فرمایا پروردگار میری امت پر بھی رحم فرما۔

لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ۔ کوئی تم میں یوں نہ کہے کہ جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے۔ (کیونکہ ایسا کہنے سے گویا وہ شخص اللہ کے برابر والا کر دیا جاتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے جو اللہ تعالےٰ چاہے پھر فلاں شخص چاہے)

جَعَلْتَنِي لِلّٰهِ نِدًّا قُلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهُ۔ تو نے مجھ کو اللہ کے برابر کر دیا، یوں کہہ جو اللہ تعالےٰ چاہے بس (اُس کا اکیلا چاہنا کافی ہے دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ یہ آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جس نے یوں کہا تھا جو اللہ تعالیٰ اور محمدؐ چاہیں، معلوم ہوا ایسا کہنے میں شرک کی بُو ہے اس لئے آپ نے اس سے منع فرمایا)

مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ جس شخص نے اللہ کی کتاب یعنی قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا (جس رائے کی تائید احادیث اور اقوالِ صحابہ اور سلف صالحین سے نہیں ہوتی) پھر اس کی رائے ٹھیک نکلی تب بھی اُس نے غلطی کی (کیونکہ وہ قرآن کی تفسیر میں اصولِ مسلّمہ کے خلاف چلا۔ اصل مسلم یہ ہے کہ قرآن آنحضرتؐ پر اُترا تھا پس جو معنی آنحضرتؐ نے قرآن کے سمجھے ہیں اور دوسروں کو سمجھائے ہیں وہ تو سب پر مقدم ہیں اس کے بعد وہ معنی ہیں جو صحابہؓ نے سمجھے اس لئے کہ انھوں نے آں حضرتؐ کی صحبت اُٹھائی تھی، اور جس وقت قرآن اُتر رہا تھا وہ اس وقت موجود اور حاضر تھے دوسرے اہلِ زبان تھے۔ اس کے بعد وہ معنی ہیں جو تابعینؒ اور سلف صالحینؒ نے سمجھے ہیں اس لئے کہ انھوں نے صحابہ کی صحبت اُٹھائی تھی۔ یہ تینوں قسم کے معانی اور مطالب

قرآنی مستند ہیں اس کے جو معانی اور مطالب اور نکات متأخرین نے اپنی رائے سے نکالے ہیں وہ سند نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً اس صورت میں جب کہ لغت اور قواعدِ عربیت کے بھی خلاف ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُباً۔ اسی طرح مطلق کہا جب جنابت کی حالت میں صبح کرے۔

قِيْلَ لِيْ اَنْتَ مِنْهُمْ۔ مجھ سے کہا گیا تو بھی ان لوگوں میں سے ہے (کہنے والے حضرت جبرئیلؑ تھے)۔

مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ۔ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے (جو بات میں نے نہ کہی ہو وہ مجھ پر چیپ دے)۔

يُقَوِّلُ الْاَنْبِيَاءَ۔ پیغمبروں پر جھوٹ باندھے۔

قَوْلُ الْحَقِّ۔ سچی بات۔

قَالَ بِهٖ۔ اس کو مار ڈالا۔

قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ يَكْفِيْكَ۔ میں نے عرض کیا، کیا کہوں؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ لے۔ بس یہ تینوں سورتیں تجھ کو کافی ہیں (ہر برائی اور آفت کو دفع کرنے کے لئے)۔

لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ۔ اگر تو یہ بات (کہ میں مسلمان ہوں) اس وقت کہتا جب تو اپنا خود مالک تھا آزاد تھا قید نہیں ہوا تھا)۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ۔ جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا (یعنی قیامت کے دن تو قَالَ یہاں يَقُوْلُ کے معنی میں ہے)۔

قِيْلَ لِيْ فَقُلْتُ۔ مجھ کو یہ سورتیں یعنی معوذتین پڑھائی گئیں حضرت جبرئیلؑ نے پڑھائیں تو میں نے پڑھیں (اس سے عبداللہ بن مسعودؓ کا قول رد ہو گیا جو معوذتین کو قرآن میں داخل نہ کرتے تھے)۔

وَلَيْسَ اَنْ تَقُوْلَ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الصُّبْحَ۔ صبح صادق اس طرح نہیں ہے یعنی لمبی اوپر سے نیچے تک وہ تو صبح کاذب ہے بلکہ صبح صادق وہ روشنی ہے جو آسمان کے کنارے میں مشرق کی طرف عرض میں پھیلتی ہے۔

حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا۔ یہاں تک کہ اس طرح لمبی ہو کر آسمان کے کنارے میں پھیلے داہنے اور بائیں طرف۔

حَتّٰى قَالَتِ السَّمَاءُ۔ یہاں تک کہ آسمان پانی برسانے لگا۔

فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا يَمِيْناً وَشِمَالاً۔ آنحضرتؐ نے حاجت سے فارغ ہو کر ان دونوں درختوں کو سر سے اشارہ کیا کہ داہنے بائیں اپنے اصلی مقام پر چلے جاؤ (وہ چلے گئے یہ آپ کا ایک کھلا معجزہ تھا جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فعل تھا نہ کہ پیغمبر صاحب کا فعل اور جن لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو کائناتِ عالم پر اختیار دے دیا تھا کہ اس میں جس طرح چاہیں تصرف کریں، ان کا خیال غلط اور مشرکانہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندہ کو ایسا کوئی اختیار نہیں دیا ہے وما کان لرسول ان یاتی بآیة الا باذن اللہ اس پر شاہد عادل ہے بلکہ جب وہ چاہتا ہے تو اپنے کسی بندے کے ہاتھ پر اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے)۔

فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلاً ثُمَّ انْصَرَفَ۔ عاصم بن عدی نے اس باب میں ایک بات کہی پھر اس سے رجوع کیا۔

وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ۔ بیوقوں کی سی بات نہیں کہی۔

قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا۔ میں نے ابن عباسؓ سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو۔

قَالَ لِعَائِشَةَ۔ حضرت عائشہؓ سے نقل کیا یا ان سے پوچھا۔

مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ۔ انھوں نے کہا ہاں۔

اَلَا تَقُوْلُوْهُ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے (اصل میں تقولونه تھا نون کو تخفیف کر دیا یا یہ واحد مخاطب کا صیغہ ہے اور واو اشباع ضمہ کی ہے)۔

لَوْشِئْتُمْ لَقُلْتُ فِیْهِ ۔ اگر میں چاہوں تو اُس کی قباحتیں
بیان کروں۔

فَلْیَقُلْ اِنِّیْ اَحْسِبُ کَذَا اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّهٗ
کَذٰلِكَ وَحَسِیْبُهُ اللّٰهُ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا۔
(کسی شخص کی نسبت قطعی طور سے یوں نہ کہے کہ وہ بہشتی ہے
یا اللہ کا مقبول اور محبوب ہے) بلکہ یوں کہے میں سمجھتا ہوں
یا گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے یعنی نیک بندہ ہے اگر واقعی
ایسا سمجھتا ہے لیکن در باطن تو اللہ تعالےٰ اس کے اعمال کا حساب
لینے والا ہے (اسی کو اس کا اصل حال معلوم ہے) اور اللہ کے
نزدیک کسی کو قطعی طور سے پاک قرار نہ دے (کیونکہ ہم کو معلوم
نہیں کہ اس کے اعمال کیسے ہیں اور وہ مخلص ہے یا ریاکار
ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا واقعی مرتبہ کیا ہے اور آیا فی الحقیقت
وہ بہشتی ہے یا نہیں البتہ جن لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ یا اس کے
رسولؐ نے خبر دیدی کہ وہ بہشتی ہیں جیسے عشرۂ مبشرہ اور
بلالؓ اور خدیجہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ ان کو ہم
قطعی بہشتی کہہ سکتے ہیں)۔

فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ ۔ (جب کوئی تم میں سے کھانے
کو بلایا جائے اور وہ روزہ دار ہو) تو کہدے میں روزہ دار
ہوں (تاکہ صاحبِ خانہ کو رنج نہ ہو)۔

فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔ وہ دونوں کہنے لگے سبحان اللہ
(کیا ہم آپ کی نسبت ایسا بدگمان کر سکتے ہیں)۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا قَالَ نَعَمْ ۔ پروردگار ہمارے
ہم کو مت پکڑ (جب بندہ یہ دعا کرتا ہے) تو اللہ تعالےٰ فرماتا
ہے اچھا۔

کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ ۔ آپ روزے رکھنا شروع
کرتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے (ایک روایت میں حَتّٰی تَقُوْلَ
ہے یہاں تک کہ تو کہنے لگے اگر تو آپ کو دیکھتا)۔

مَا اَظُنُّ اَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتَ
میں نہیں سمجھتا کہ آں حضرت صلعم نے وہ فرمایا ہو جو تو نے کہا۔

مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ یُبْقِیْ مِنْ دَرَنِهٖ ۔ تم کیا کہتے ہو یہ
اس کے بدن پر کوئی میل کچیل باقی رکھیگا۔

فَقَالَ بِهَا عَلَیْهَا ۔ (اللہ تعالےٰ نے جب زمین کو پیدا
کیا، وہ ہلنے لگی، جھکولے کھانے لگی گھومنے میں تو پہاڑوں
کو بنایا پھر پہاڑوں کو اس پر ڈال دیا تاکہ بوجھل ہو جائے
اور حرکت کرنے میں اِدھر اُدھر نہ جھکے، جھکولے نہ کھائے)۔

اَلْاٰخَرُ یَقُوْلُ مُذْنِبٌ ۔ دوسرا کہتا ہے میں گنہگار
ہوں۔

اَوْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ ۔ یا یوں کہنے لگے میں نے
دعا کی، لیکن قبول نہیں ہوئی۔

فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ حِلُّوْا وَاَصِیْبُوا
النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ یَعْزِمْ عَلَیْهِمْ ۔ ہم کو آنحضرت
نے حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں (حج کا) عطاء نے کہا،
پھر صحابہ نے احرام کھول ڈالا، عورتوں سے صحبت کی
عطاء نے کہا مگر یہ حکم آپ کا بطور وجوب کے نہ تھا)۔

یَقُوْلُ الْحَجَرُ یَا مُسْلِمُ هٰذَا یَهُوْدِیٌّ ۔ یہاں تک کہ پتھر
(جس کی آڑ میں یہودی چھپا ہوگا) بول اُٹھے گا کہے گا او مسلمان
اِدھر آ یہ یہودی ہے اس کو قتل کر)

رَجُلٌ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ ایک شخص کو چھینک آئی۔ وہ کہنے لگا الحمد
للہ والسلام علیٰ رسول اللہ (اس نے اپنی طرف سے والسلام
علیٰ رسول اللہ بڑھا دیا) تب عبداللہ بن عمرؓ نے کہا۔ میں
بھی الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ کہتا ہوں۔ مگر یہ موقع
اس کے کہنے کا نہیں ہے۔ چھینک کے بعد ہم کو آں حضرتؐ نے
صرف الحمد للہ یا الحمد للہ علیٰ کل حال کہنا تعلیم فرمایا ہے
اب اپنی طرف سے کوئی عبارت بڑھانا گو اس کا مضمون صحیح
اور عمدہ ہو، خوب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے)۔

قَالَ سُلَیْمَانُ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کَذَا وَکَذَا۔ سلیمان نے کہا، میں تو نہیں جانتا مگر یہ کہ آں حضرت ﷺ نے ایسا فرمایا (یعنی کیا) آپ دو رکعتوں میں فلاں فلاں سورتیں پڑھتے۔

قَالَتِ الْجَنَّۃُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ۔ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے بہشت مانگے) تو بہشت کہتی ہے یا اللہ اس کو بہشت میں داخل کر۔ (بہشت کا بات کرنا کئی حدیثوں سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے)۔

وَقَدْ قَالَتْ بِالْمِلْحَفَۃِ عَلٰی وَجْھِہٖ مَیِّتًا۔ اس کے منہ پر چادر ڈال دی وہ مر گیا تھا۔

قَوَّالٌ۔ باتونی، بڑا بات کرنے والا۔

مِقْوَلٌ۔ زبان۔

قَوْمٌ یا قَوْمَۃٌ یا قِیَامٌ یا قَامَۃٌ۔ کھڑا ہونا، معتدل ہونا، جم جانا، تھک جانا، رائج ہونا، ظاہر ہونا، ثابت ہونا، قیمت لگنا، متولی ہونا، خروج کرنا، شروع کرنا۔

تَقْوِیْمٌ۔ سیدھا کرنا۔ جنتری جس سے تاریخ معلوم کرتے ہیں۔ اس کی جمع تَقَاوِیْمُ ہے۔

مُقَاوَمَۃٌ۔ مقابلہ کرنا ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا، قائم مقام ہونا۔

اِقَامَۃٌ۔ سکونت کرنا، ٹھہرنا، کھڑا کرنا، کجی رفع کرنا، ظاہر کرنا، قائم کرنا، نماز کے لئے پکارنا۔

تَقَاوُمٌ۔ ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔

تَقَوُّمٌ۔ سیدھا ہو جانا۔

اِقْتِیَامٌ۔ کاٹنا۔

اِسْتِقَامَۃٌ۔ اعتدال، ایک حالت پر قائم رہنا، درست ہونا۔

قِوَامٌ۔ وہ مال ومتاع جس سے آدمی زندگی بسر کرتا ہے، گھر کا چلانے والا۔

قَوْمٌ۔ جماعت مردوں اور عورتوں کی یا صرف مردوں کی۔

اَوْ لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ حَتّٰی یُصِیْبَ قِوَامًا مِّنْ عَیْشٍ۔ یا اس شخص کے لئے جس کو محتاجی نے مٹی میں ملا دیا ہو یہاں تک کہ گزر کے موافق کچھ مال کما لے۔

قِوَامُ الشَّیْءِ۔ اس کا ستون جس کے بل وہ کھڑی ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ قِوَامُ اَھْلِ بَیْتِہٖ فلاں شخص اپنے گھر والوں کا قوام ہے یعنی سب کا پالنے والا اور سنبھالنے والا)

قِوَامُ الْاَمْرِ کسی کام کا بڑا رکن اور اہم ترین جزء۔

اِنْ نَسَّانِیَ الشَّیْطَانُ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِیْ فَلْیُسَبِّحِ الْقَوْمُ وَلْیُصَفِّقِ النِّسَاءُ۔ اگر شیطان مجھ کو نماز میں کچھ بھلا دے تو مرد لوگ سبحان اللہ کہیں اور عورتیں دستک دیں (اس حدیث سے نکلتا ہے کہ "قوم" مردوں کی جماعت کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ عورتوں کے کام چلانے والے ہیں)

مَنْ جَالَسَہٗ اَوْ قَاوَمَہٗ فِیْ حَاجَتِہٖ صَابَرَہٗ۔ جو شخص اس کے ساتھ بیٹھے یا کھڑا ہو اس کی حاجت پوری کرنے کو تو حاجت پوری ہونے تک صبر کرے۔

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ قَوَّمْتَ لَنَا فَقَالَ اللّٰہُ ھُوَ الْمُقَوِّمُ۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ ہمارے لئے نرخ ٹھہرا دیجئے (یعنی غلے اور کھانے پینے کی چیزوں کا نرخ مقرر کر دیجئے کہ سوداگر اور بنئے اس سے کم نہ بیچ سکیں) آپ نے فرمایا نرخ ٹھہرانے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے (جب وہ اپنے بندوں پر مہربان ہوتا ہے تو موسم عمدہ ہوتا ہے ہر ایک چیز بہ کثرت پیدا ہوتی ہے ورنہ گراں ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ ارزانی اور گرانی اس کے ہاتھ میں ہے اس میں حکومت کو دخل نہ دینا چاہئے البتہ اگر بنئے لوگ غلہ وغیرہ ضروری سامان کو روک کر رکھیں کہ جب گراں ہوگا اس وقت بیچیں گے تو حکومت ان کو فروخت پر مجبور کر سکتی ہے)

اِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَقْدٍ فَلَا بَاْسَ بِہٖ وَاِذَا اسْتَقَمْتَ بِنَقْدٍ فَبِعْتَ بِنَسِیْئَۃٍ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ۔ جب تو کسی مال کی

نقد قیمت ٹھہرائے پھر اس کو نقد قیمت پر بیچے تو کچھ قباحت نہیں اور اگر نقد قیمت ٹھہرا کر اس کو اُدھار بیچے تو وہ اچھا نہیں (نہایہ میں ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو ایک کپڑا دے وہ اس کی قیمت تیس ۳۰ روپے لگائے اب کپڑے کا مالک اس سے کہے، اچھا اس قیمت پر بیچ ڈال اگر زیادہ کو بکے تو جتنی زیادتی ہو وہ تو لے۔ پھر اگر وہ تیس سے زیادہ کو نقد بیچے تو بیع جائز ہوگی اور زیادتی کو وہ لے سکتا ہے اگر اُدھار بیچے تو بیع ناجائز ہوگی)

حِيْنَ قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ۔ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہو یعنی سایہ ایسا معلوم ہو گویا ٹھہر گیا ہے۔

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا۔ (حکیم بن حزام ؓ نے کہا) میں نے آنحضرت ؐ سے اِس بات پر بیعت کی کہ مرتے وقت اسلام ہی پر مروں گا (مرنے تک اسلام پر قائم رہوں گا)۔

اِسْتَقِيْمُوْا لِقُرَيْشٍ مَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَضَعُوْا سُيُوْفَكُمْ عَلٰى عَوَاتِقِكُمْ فَاَبِيْدُوْا خَضْرَاءَهُمْ۔ دیکھو قریش کے لوگ جب تک تم سے سیدھے رہیں (شریعت کے موافق تم پر حکومت کریں) تو تم بھی ان سے سیدھے رہو (ان کی اطاعت کرو) اگر وہ ایسا نہ کریں (شریعت کے خلاف چلنے لگیں، نماز چھوڑ دیں، بیت المال کو اپنے باوا کا مال سمجھیں، صلاح و مشورہ لینا چھوڑ دیں، استبداد اور خود رائی اختیار کریں) تب اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر رکھو اور ان کے جماؤ کو فنا کر دو

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ۔ علم دین تین چیزوں سے عبارت ہے ایک تو قرآن شریف کی محکم آیت، دوسرے وہ حدیث جس پر برابر عمل ہوتا چلا آیا ہو (یعنی صحیح اور ثابت اور مشہور اور معمول بہ حدیث ہو) تیسرے انصاف کے موافق ترکے کا حصہ (مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث اور علم فرائض بس یہی دینی علوم ہیں باقی سب فضول۔ اب قرآن اور حدیث اور علم فرائض کے سمجھنے کے لئے جس قدر صرف و نحو اور لغت اور حساب کی ضرورت ہو وہ بھی دینی علوم کے تابع ہوں گے۔ ان کا حاصل کرنا بھی دین میں داخل ہے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ منطق اور پرانا فلسفۂ الٰہیات اور طبیعیات وغیرہ محض بے کار ہے) بعضوں نے فریضۂ عادلہ سے قیاس مراد رکھا ہے۔ یعنی جو کتاب و سنت سے مستنبط ہو اور طب اور علم اخلاق قرآن و حدیث سے ثابت ہیں وہ بے کار نہیں بلکہ مفید ہیں)۔

لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَقَامَ لَكُمْ۔ اگر تم اس پر بھروسا نہ کرتے تو وہ ہمیشہ تمہارے لئے قائم رہتا۔

لَوْ تَرَكْتَهُ مَا زَالَ قَائِمًا۔ اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو برابر قائم رہتا۔

مَا زَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَهَا۔ برابر اُس کی نانخورش قائم رکھی۔

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ يا تَسْوِيَةُ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ صف (یا صفوں) کا برابر اور سیدھا کرنا نماز قائم کرنے میں داخل ہے (یعنی یہ بھی نماز کی تکمیل کا ایک جزو ہے اگر صف برابر نہ کریں تو نماز ناقص ہوگی)۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز قائم ہوگئی (یعنی اس کے قائم ہونے کا وقت آپہنچا (گویا قائم ہو چکی) یا نمازیوں کے کھڑے ہونے کا وقت آگیا (یہ جملہ تکبیر میں کہا جاتا ہے۔ جب مؤذن یہ جملہ کہے تو مقتدی سب کھڑے ہو جائیں اور کہیں اَقَامَهَا اللّٰهُ اَبَدًا وَّ اَدَامَهَا۔ اللہ تعالیٰ نماز کو ہمیشہ ہمیشہ قائم رکھے)۔

فِى الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ اگر کوئی شخص دوسرے کی آنکھ کی بصارت (بینائی) کھو دے (ایسی ضرب لگائے یا صدمہ دے) لیکن آنکھ صحیح و سالم قائم رہے (دیکھنے میں آنکھ اچھی معلوم ہوتی ہو) تو اُس پر تہائی دیت لازم ہوگی۔

رَبُّ قَائِمٍ مَشْكُورٌ لَهُ وَنَائِمٍ مَغْفُورٌ لَهُ۔ کوئی تہجد پڑھنے والا ایسا ہے کہ اس کی عبادت کی قدر کی جاتی ہے اور کوئی سونے والا ایسا ہے جس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے (یعنی جو شخص رات کو تہجد پڑھتا ہے اور عبادت کرتا ہے اور سونے والے بھائی مسلمان کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کی قدر و منزلت کرتا ہے اور اس کی دعا کی وجہ سے سونے والے کو بخش دیتا ہے)

اِنَّهُ اَذِنَ فِي قَطْعِ الْمَسَدِ وَالْقَائِمَتَيْنِ مِنْ شَجَرِ الْحَرَمِ۔ آں حضرتؐ نے مونجھ کی رسی یا چھال کی رسی بنانے اسی طرح کجاوے کی آگے اور پیچھے کی لکڑیوں کے لئے حرم کا درخت کاٹنے کی اجازت دی (جیسے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت دی، کیونکہ ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے)۔

يُوحَى اِلَيْهِ فَقُمْتُ۔ آپ پر وحی آ رہی تھی، میں کھڑا ہو گیا تاکہ آپ کا دل پریشان نہ ہو یا دوسرے لوگوں سے آڑ کرنے کے لئے)۔

قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یا قَيُّومُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ آسمان اور زمین کے قائم رکھنے والے اُن کو سنبھالنے والے (قَيُّوم وہ ذات جو اپنے آپ قائم ہو اور دوسروں کو قائم رکھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہے جس کے سایۂ وجود سے تمام دنیا کی چیزیں موجود ہیں۔ اگر وہ اپنا سایہ اُٹھا لے تو آسمان زمین اور دنیا کی سب چیزیں فنا ہو جائیں)۔

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ زندہ سب چیزوں کا قائم رکھنے والا (اکثر لوگوں کے نزدیک یہ اسمِ اعظم ہے)۔

اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ۔ جب آپ کو چلنے کی جلدی ہوتی (سفر میں) تو مغرب کی نماز کے لئے صرف تکبیر کہلواتے (اذان نہ دلواتے)۔

فَبَالَ قَائِمًا۔ آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا (بیانِ جواز کے لئے یا وہاں بیٹھنے کا موقع نہ ہونے سے یا گھٹنوں میں زخم کی وجہ سے یا پشت کے درد کا معالجہ کرنے کے لئے جیسے عرب لوگوں کی عادت ہے۔ بعضوں نے کہا جس گھورے پر آپ نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا وہ نجس تھا بیٹھنے میں کپڑوں کے آلودہ ہونے کا ڈر تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گھر کے قریب پیشاب کر سکتے ہیں۔ اگرچہ دُور جانا اولیٰ ہے اور پیشاب کی حالت میں ضرورت سے بات کر سکتے ہیں)۔

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) کھڑے کھڑے پیشاب کرنا دُبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے حدث نہیں نکلتا)۔

حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلَى اَهْلِهٖ نماز کا وقت آگیا اب جن لوگوں کا گھر نزدیک تھا وہ تو اپنے گھروں میں گئے (وضو کرنے کے لئے) اور جن لوگوں کے گھر دُور تھے ان کے وضو کے لئے پانی کا ایک ظرف لایا گیا۔

عَدَلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا۔ صفیں برابر کھڑی ہو گئیں۔

صَلّٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٌ فِي السَّفِيْنَةِ قَائِمًا۔ ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہما نے کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی (گو بیٹھ کر بھی درست ہے خصوصاً جب گرنے کا ڈر ہو یا سر میں چکر ہو)۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔ مقام ابراہیم وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیمؑ کے قدم کا نشان ہے اس کو دُعا کا مقام بناؤ یا نماز کا (یعنی اس کے قریب نماز پڑھو)۔

اَقَامَ سِلْعَةً۔ کسی مال کو چلایا (بیچا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ۔ جو شخص رمضان کی راتوں میں قیام کرے (تراویح پڑھے)۔

وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے (یہ جمع ہے قَائِمٌ کی)

مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ جو شخص اللہ کے حکموں پر قائم ہو (خود بھی عمل کرتا ہو اور دوسروں کو بھی اچھی بات کا حکم کرتا ہو، بُری بات سے منع کرتا ہو) اس کی مثال۔

لَا اَقُوْمُ۔ (جب حضرت عائشہؓ کی عصمت اور براءت

اللہ تعالیٰ نے اُتاری تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کہا، اُٹھو اور آنحضرتؐ کے ہاتھ کا بوسہ دے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا، میں تو کبھی نہیں اُٹھوں گی (حضرت عائشہؓ نے ناز اور رفتاً کے طور پر کہا۔ کیونکہ سب لوگوں کو اُن کے معاملہ میں اشتباہ رہا اور آں حضرت کو بھی شبہ رہا)

اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ بِمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي قَوْمِهِ وَ قَوْمِكَ. اگر تم چاہو تو آں حضرتؐ نے جو اس کی قوم اور تمہاری قوم کے باب میں فرمایا ہے اس کو بیان کردوں (علقمہ نخع قبیلہ سے تھے جو یمن والوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کی آنحضرتؐ نے تعریف کی تھی اور زید اسد قبیلہ سے تھے جس کی آں حضرتؐ نے بُرائی کی ہے)۔

بَابُ مُقَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ
آں حضرتؐ مکہ میں کس جگہ ٹھہرے تھے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا. کھڑے رہ کر اللہ کی یاد کرو۔

اِذْ قَامَ عَلَيَّ - اونٹ تھک کر کھڑا رہ گیا۔

فَاَقَمْنَاهُ فَاَخَذَهُ بَعْضُنَا - ہم نے اس کی قیمت لگائی اور ایک وارث نے اسی قیمت کے حساب سے اس کو لے لیا۔

وَهُوَ اٰخِذٌ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ - وہ عرش کا پایہ تھامے ہوئے تھے۔

فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ - آپ نے زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیا (اکثر علماء نے اسی کو مستحب رکھا ہے کہ زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیے۔ عکرمہ نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ اس وقت اونٹ پر سوار تھے تو کھڑے رہ کر کیوں کر پی سکتے تھے)۔

قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ - اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو (مجمع البحار میں ہے کہ اس حدیث سے علماء نے اہل فضل کے لئے قیام مستحب رکھا ہے اور یہ قیام وہ نہیں ہے جس کی ممانعت ہے۔ ممانعت اس قیام سے ہے کہ صاحب فضل بیٹھا رہے اور لوگ اس کے گرد کھڑے رہیں جیسے عجم کے اُمراء اور سرداروں کے دربار میں ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ قیام تعظیمی نہ تھا، بلکہ سعد بن معاذ زخمی تھے ان کو گدھے پر سے اُتارنے کے لئے آپ نے لوگوں کو کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ اگر قیام تعظیمی مراد ہوتا تو یوں فرماتے قُوْمُوْا لِسَيِّدِكُمْ۔ دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اِلٰى سَيِّدِكُمْ سے یہ مقصود ہے کہ ان کے پاس جا کر ان کو لو اُن کی تعظیم اور تکریم کے لئے، اور سَيِّدِكُمْ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ بہرحال جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ اہل فضل کے لئے تعظیماً کھڑا ہونا جائز ہے جب وہ آئیں اور اس قیام کی ممانعت نہیں ہے بلکہ ممانعت اس قیام سے ہے کہ فضیلت والا شخص بیٹھا رہے اور لوگ اس کے گرداگرد کھڑے رہیں جیسے عجمیوں کا دستور ہے)۔

لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا - عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو جیسے وہ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں (عجم کے ملک میں یہ دستور ہے کہ دنیا داروں کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور جس قدر کسی کا مال یا منصب یا عہدہ زیادہ ہوتا ہے اسی قدر اس کی تعظیم زیادہ کی جاتی ہے بلکہ بعض تو اس کے سلام کا جواب دیتے وقت سر قد کھڑے ہونا لازم اور ضروری جانتے ہیں اگر پورے کھڑے نہ ہو سکیں تو ذرا سرین ہی زمین سے بلند کر کے جواب دیتے ہیں یہ رسم خلاف شرع ہے)۔

وَلَوْ اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لَهٗ - صحابہؓ جب آنحضرتؐ کو دیکھتے (آپ تشریف لاتے ہیں) تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے (الامر فوق الادب آپ کو ایسی تعظیم پسند نہ تھی)

لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ فِيْهِ - کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے (جہاں وہ پہلے سے بیٹھا ہو) اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے (یہ ممانعت عام ہے خواہ مسجد میں ہو خواہ کسی اور مقام میں۔ مجمع البحار میں ہے بعضوں نے اس ممانعت میں سے اس کو مستثنیٰ کیا ہے جب کوئی شخص مسجد

کے کسی خاص مقام سے مالوف ہو کر وہاں درس تدریس یا افتا یا قرأت کرتا ہو، ایسی حالت میں وہ اس مقام کا زیادہ حقدار ہوگا۔
مترجم کہتا ہے اس استثنار کی کوئی دلیل نہیں ہے اور مناسب یہ ہے کہ اگر اُس جگہ بھی کوئی دوسرا مسلمان بھائی بیٹھ گیا ہو تو اس کو نہ اٹھائے اور آپ دوسری جگہ بیٹھ جائے)۔
لَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔ (مسجد میں جب تم لوگ بیٹھے ہو تو) اُس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھ کو نہ دیکھو (یعنی نماز کے لئے پہلے سے کھڑے ہو جانا بے فائدہ بات ہے جب امام آجائے اس وقت لوگ کھڑے ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ہر ایک مجلس کے لئے عام ہے)۔
قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا۔ پہلے آں حضرت جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے پھر آپ بیٹھنے لگے (کھڑا ہونا موقوف کر دیا) ہم بھی بیٹھ رہے (جنازے کے لئے قیام موقوف کر دیا)۔
اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔ تم جو جنازہ دیکھ کر کھڑے ہوتے ہو تو جنازے کی تعظیم کے لئے نہیں کھڑے ہوتے بلکہ ان فرشتوں کی تعظیم کے لئے جو جنازے کے ساتھ ہوتے ہیں)
وَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ۔ وہ راتوں کو قرآن کی تلاوت کرتا ہے یا اس پر عمل کرتا ہے۔
حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ۔ جب تک رکوع اور سجدے میں اپنی پشت سیدھی نہ کرے (اطمینان کے ساتھ ادا نہ کرے) تو نماز صحیح نہیں ہوتی۔
رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ۔ پروردگار قیامت قائم کر دے (تاکہ میں بہشت میں اپنے مقام پر جا کر عیش کروں۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ مجھ کو دوبارہ زندہ کر تاکہ دنیا میں جا کر اور زیادہ نیک اعمال کروں)۔
اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ۔ (حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا۔ جب انھوں نے ایک حدیث بیان کی، اس پر ایک دوسرا

گواہ لا (یہ زیادتی اطمینان اور تثبت اور احتیاط کے لئے فرمایا، نہ اس وجہ سے کہ وہ ابو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتے تھے)۔
قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اس کے بعد ایمان کی تمام شرائط اور ارکان پر جما رہ (جس میں اعمالِ صالحہ اور معاصی سے اجتناب بھی داخل ہے)۔
مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ۔ آدمی کا درجہ خاموشی سے ہے (جتنا زیادہ خاموش رہے گا اتنا ہی درجہ بلند ہوگا۔
قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام میں کھڑے ہوئے اور سب باتیں جو قیامت تک ہونے والی تھیں ہم کو بتلائیں کوئی بات نہ چھوڑی۔
قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ۔ چکّی کی طرف گئی اس کو رکھ کر دعا مانگی، یا اللہ مجھ کو کھانے کو دے
مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ۔ جو شخص مر گیا اُس کی قیامت قائم ہوگئی (کیونکہ موت قیامتِ صغریٰ ہے جیسے بڑی قیامت میں اس عالم کے حالات روشن ہوں گے اسی طرح موت سے بھی کچھ حالات اُس عالم کے معلوم ہوتے ہیں تو وہ بھی ایک چھوٹی قیامت ہے)۔
فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ۔ اس کے پاؤں پکڑ کر (دوزخ میں ڈال دیں گے)۔
وَكُلٌّ حَسَنٌ فَيَجِيْءُ قَوْمٌ يُقِيْمُوْنَهٗ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ۔ سب طرح قرآن کا پڑھنا اچھا ہے، لیکن آئندہ زمانہ میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جو قرآن کو تیر کی طرح سیدھا اور درست کریں گے (خوب تجوید کے ساتھ پڑھیں گے بس ان کی توجہ صرف الفاظ اور مخارج کی درستی کی طرف رہے گی نہ معنی سے غرض ہو نہ عمل سے وہ شیطان کے پھندے میں پھنس گئے)۔
هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ۔ یہ اس کا مقام ہے جو تیری پناہ لیتا ہے۔
مَتٰى تَقُوْمُ مَقَامَكَ۔ تم اپنی جگہ کب کھڑے ہوگے۔

قُوْمِیْ عَنِّیْ۔ میرے پاس سے جا۔

یُقِیْمُ بِالسُّوْقِ حُلَّةً۔ بازار میں ایک جوڑا کپڑا بیچنے کے لئے رکھے۔

فَاَبیٰ عَلَیْنَا قَوْمُنَا۔ ہماری قوم کے لوگوں (یعنی نبیؐ کے سرداروں) نے یہ مقررہ حصہ خمس الخمس ہم کو نہ دیا۔

یَرْجِعَ قَائِمُکُمْ۔ جو نماز میں کھڑا ہے وہ لوٹ آئے سحری کھانے کو۔

لَعَلَّهٗ اَنْ یَّقُوْمَ فِی اللّٰهِ مَقَامًا یُّحْمَدُ عَلَیْهِ۔ شاید یہ شخص (یعنی سہیل) اللہ کی راہ میں ایسے مقام میں کھڑا ہو جس پر اللہ تعالیٰ اس کی تعریف کرے (یہ پیشین گوئی پوری ہوئی آنحضرتؐ کی وفات کے بعد جب مکہ والوں نے اسلام سے پھر جانے کا قصد کیا تو سہیل نے ان کو خطبہ سنایا اور اسلام پر جمے رہنے کی ترغیب دی)۔

لَا یُقَامُ شَیْءٌ لِغَضَبِهٖ اِذَا تَعَرَّضَ لِلْحَقِّ بِشَیْءٍ۔ جب حق پر آپ کو غصہ آتا تو کسی چیز سے وہ غصہ نہ جاتا (جب تک حق کو قائم نہ کر لیتے اور ظالم سے بدلہ نہ لیتے)۔

قَاوَمَهٗ۔ اس کے ساتھ کھڑا ہوا۔

اَلْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ۔ شفاعت کا بڑا مقام (بعضوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ سے بہت قریب)۔

اَلصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ۔ نماز کا مالک جو ہمیشہ قائم رہنے والی ہے (قیامت تک موقوف اور منسوخ نہ ہوگی)۔

بَعْدَ حُسْنِ التَّقْوِیْمِ۔ اچھے حال کے بعد۔

قَامَ بِالْاَمْرِ وَاَقَامَهٗ۔ اس کام کو اچھی طرح کیا (خراب نہیں کیا)۔

اُمَّةٌ قَائِمَةٌ۔ وہ امت جو اپنے دین پر قائم ہو۔

مَنْ قَامَ بِعَشْرَةِ اٰیَاتٍ۔ جو شخص قرآن کی دس آیتوں کو محفوظ کرلے (ان کو یاد کرلے معنی سمجھ کر ان پر عمل کرے) تو اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا (بلکہ اللہ کے یاد کرنے والوں میں اس کا شمار ہوگا)۔

وَقَامَ۔ یعنی رات کو تہجد میں قرآن پڑھے۔

مَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَاَ وَقَامَ بِهٖ۔ جو شخص قرآن سیکھے پھر اس کو پڑھے اور تہجد کی نماز میں پڑھے یا ہمیشہ پڑھتا رہے

قَامَ بِاٰیَةٍ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ اِلٰی اَصْبَحَ۔ آنحضرتؐ تہجد کی نماز میں یہ آیت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اخیر تک پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی (یہ حضرت عیسیٰؑ قیامت کے دن اپنی امت کی نسبت اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے آں حضرتؐ کو اس آیت سے اپنی امت کا خیال آگیا اور رات بھر اس کو پڑھتے رہے اور اپنی امت کے لئے دعا کرتے رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

مَا بَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَطُّ۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں) آں حضرتؐ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا (جیسے عرب کے گنواروں کا طریق ہے۔ یعنی انھوں نے کبھی آنحضرتؐ کو کھڑے کھڑے پیشاب کرتے نہیں دیکھا ورنہ اوپر ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر ایک گھورے (کوڑے کے ڈھیر) پر پیشاب کیا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے باہر کا یہ واقعہ نہ دیکھا ہوگا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ۔ یا اللہ تیری پناہ برے ہمسایہ سے جو سکونت کے مقام میں ہو (اگر سفر وغیرہ میں برا ہمسایہ ملے تو چنداں فکر نہیں ہوتی کیونکہ وہ جلد جدا ہو جاتا ہے لیکن دار الاقامۃ میں برے ہمسایہ سے زندگی تلخ ہو جاتی ہے)

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا۔ اعتدال سے کام کرو، کیونکہ سارے نیک کام تم نہ کرسکوگے (تو جو کچھ ہو سکتا ہے وہ بجالاؤ۔ سب نیک اعمال میں نماز مقدم ہے اس کا خیال رکھو)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ اَللّٰهُ اَللّٰهُ۔ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہے گا (مادیت اور الحاد کا ایسا غلبہ ہوگا کہ کوئی اللہ

کا نام تک نہ لے گا)۔

سُبْحَانَكَ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۔ جب کسی مجلس سے تو اُٹھے (جس میں دنیا کی بات چیت ہوئی ہو) تو کہہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔

مَنْ خُتِمَ لَهٗ بِقِيَامِ اللَّيْلِ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔ جس شخص کا خاتمہ تہجد پر ہو اس کے بعد مر جائے تو اس کو بہشت ملے گی۔

طَالَ هُجُوْعِیْ وَقَلَّ قِيَامِیْ۔ میرا سونا بہت ہے اور عبادت تھوڑی ہے۔

اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ قَامَ بِهِ الْعَرْشُ وَ الْكُرْسِیُّ۔ میں تیرے اُس نام کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کے سبب سے عرش اور کرسی قائم ہیں۔

قِيْمَةُ الْمَرْءِ مَا يُحْسِنُهٗ۔ آدمی کی قدر و قیمت عمدہ صفات سے ہوتی ہے۔

مَا فِیْ قُدُوْرِكُمْ فَقَالَ حُمُرٌ لَنَا كُنَّا نَرْكَبُهَا فَقَامَتْ فَذَبَحْنَاهَا۔ تمہاری ہانڈیوں میں کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہمارے پاس چند گدھے تھے، ہم ان پر سواری کیا کرتے تھے وہ کھڑے رہ گئے (یعنی سقط اور درماندہ ہو گئے) تو ہم نے اُن کو کاٹ ڈالا (اُن ہی کا گوشت اِن ہانڈیوں میں ہے)۔

اَلْقَائِمُ۔ حضرات امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا لقب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ غار سرمن رائے میں جا کر غائب ہو گئے اور قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے اور وُہی امام مہدی ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔

اِنَّ الْقَائِمَ اِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَوَجَّهَ اِلَی الْكُوْفَةِ نَادٰی مُنَادِيْهِ اَلَا لَا يَحْمِلُ اَحَدُكُمْ طَعَامًا وَّلَا شَرَابًا وَّيَحْمِلُ حَجَرَ مُوْسَی ابْنِ عِمْرَانَ وَ هُوَ وِقْرُ بَعِيْرٍ فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا انْبَعَثَ عَيْنٌ مِنْهُ فَمَنْ كَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئًا رَوِیَ فَهُوَ زَادُهُمْ حَتّٰی يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوْفَةِ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: قائم (یعنی امام مہدی) مکہ میں ظاہر ہوں گے، جب کوفہ کا عزم کریں گے تو آپ کا منادی پکار دے گا، لوگو! کوئی تم میں سے کھانا پانی اپنے ساتھ نہ لے بلکہ حضرت موسیٰؑ کا پتھر آپ ایک اونٹ پر لاد کر ساتھ لے لیں گے جس منزل پہنچیں گے اس میں سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہوگا جو کوئی بھوکا ہوگا وہ اُس کو پی کر شکم سیر ہو جائے گا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہو جائے گا یہی پانی ان کا توشہ رہے گا یہاں تک کہ کوفہ کی پشت پر نجفِ اشرف میں جا کر ٹھہریں گے (جہاں حضرت علیؓ کا مزار ہے)۔

اِنَّ مِنَّا اِمَامًا مُسْتَتِرًا فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اِظْهَارَ اَمْرِهٖ نَكَتَ فِیْ قَلْبِهٖ فَظَهَرَ فَقَامَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، ہم لوگوں میں ایک امام پوشیدہ رہے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنا چاہے گا تو اس کے دل میں ڈال دے گا۔ پھر وہ اللہ کے حکم سے ظاہر ہوگا۔

قَوْنَسٌ۔ وہ اُٹھی ہوئی ہڈی جو گھوڑے کے دونوں کانوں کے درمیان ہوتی ہے، اور خود کا بالائی حصہ۔

وَاَضْرَبُ مِنَّا بِالسُّيُوْفِ الْقَوَانِسَا۔ اور ہم سے بڑھ کر تلواروں سے خودوں کو مارنے والا۔

قُوْهَةٌ۔ بگڑا ہوا دودھ۔

قُوْهِیٌّ۔ سفید کپڑے۔

تَقْوِيَةٌ۔ چلانا۔

تَقَاوُدٌ۔ آواز کرنا ایک دوسرے کو نشانی کے لئے۔

اِسْتِقْوَاهٌ۔ شکار کے جانور کو اپنے مقام سے ہٹانے کی درخواست کرنا۔

قَاةٌ۔ جاہ اور اطاعت، خوش گزرانی، غلبہ اور

حکومت۔

اِنَّا اَهْلُ دَارِهٖ وَاِذَا کَانَ قَاهُ اَحَدِنَا دَعَا مَنْ يُّعِيْنُهٗ فَعَمِلُوْا لَهٗ فَاَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ مِنْ شَرَابٍ يُّقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ اَلَهٗ نَشْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَشْرَبُوْهُ۔ زمین والوں میں سے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا) ہم لوگ دوسروں کے محکوم ہیں (اپنے سردار کی اطاعت کرتے ہیں) جب کوئی سردار آتا ہے تو مدد کے لئے لوگوں کو بلاتا ہے وہ اس کا کام کاج کرتے ہیں، پھر وہ ان کو کھلاتا ہے۔ اور مزر ایک قسم کی شراب ہے وہ ان کو پلاتا ہے۔ آں حضرت ﷺ نے پوچھا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں نشہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا، اس کو نہ پیو۔

مَالِيْ عِنْدَهٗ جَاهٌ وَّلَا لِيْ عَلَيْهِ قَاهٌ۔ میرا اس کے نزدیک کوئی مرتبہ نہیں، نہ میری اطاعت اس پر لازم ہے۔

قُوَّةٌ۔ طاقتور ہونا (یہ ضد ہے ضُعْفٌ کی)۔

قِيٌّ اور قَوَايَةٌ۔ خالی ہونا۔

تَقَوِّی۔ بہت بھوکا ہونا، رک جانا۔

تَقْوِيَةٌ۔ زور دینا۔

مُقَاوَاةٌ۔ دینا باہم زور آزمائی کرنا۔

اِقْوَاءٌ۔ مالدار ہونا۔ محتاج ہونا۔

تَقَوِّی۔ زور دار ہونا۔

تَقَاوِی۔ بڑھانا، بھوکا رہنا (اب عرف میں تقاوی اس کو کہتے ہیں جو کاشتکاروں کو قحط کے زمانہ میں کچھ پیشگی روپیہ جانور یا تخم خریدنے کے لئے دیا جاتا ہے)۔

اِقْتِوَاءٌ۔ زوردار ہونا۔

اِسْتِقْوَاءٌ۔ زوردار ہونا۔

يُنْقَضُ الْاِسْلَامُ عُرْوَةً عُرْوَةً كَمَا يُنْقَضُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً۔ اسلام کا (آخری زمانہ میں) ایک ایک کنڈہ توڑا جائے گا جیسے رسی کا ایک ایک بل توڑا جاتا ہے یا رسی کی ایک ایک تہہ توڑی جاتی ہے۔

يَذْهَبُ الْاِسْلَامُ سُنَّةً سُنَّةً كَمَا يَذْهَبُ الْحَبْلُ قُوَّةً قُوَّةً۔ اسلام کا ایک ایک طریق مٹتا جائے گا جیسے رسی کا ایک ایک بل ٹوٹتا جاتا ہے یا ایک ایک تہہ ٹوٹتی جاتی ہے۔

اِنَّا قَدْ اَقْوَيْنَا فَاَعْطِنَا مِنَ الْغَنِيْمَةِ۔ ہم محتاج ہوگئے ہمارے توشہ دان خالی ہوگئے تو لوٹ کے مال میں سے ہم کو دلائیے (عرب لوگ کہتے ہیں: مِزْوَدُهٗ قَوَاءٌ اس کا توشہ دان خالی ہے)۔

اِنِّيْ اَقْوَيْتُ مُنْذُ ثَلٰثٍ فَخِفْتُ اَنْ يَّحْطِمَنِي الْجُوْعُ میں تین دن تک بھوکا رہا، یہاں تک کہ میں ڈرا کہیں بھوک مجھ کو ہلاک نہ کرے۔

وَاِنَّ مَعَادِنَ اِحْسَانِكَ لَا تَقْوٰی۔ تمہاری نیکیوں کی کانیں خالی نہیں رہتیں (ہمیشہ اُن میں سے جود اور عطا کے جواہر نکلتے رہتے ہیں)۔

وَبِيْ رُخِّصَ لَكُمْ فِيْ صَعِيْدِ الْاَقْوَاءِ۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں) میری وجہ سے تم کو خالی میدان کی مٹی سے تیمم کی اجازت دی گئی۔ (جب پانی نہ ملے، حضرت عائشہ رض نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا جب اُن کا ہار ایک منزل میں گم گیا تھا اور آنحضرت ﷺ اُس کے ڈھونڈھنے کے لئے ٹھہر گئے تھے۔ آخر نماز کا وقت آگیا اور وہاں پانی نہ تھا تب تیمم کی آیت اُتری)۔

لَا يَصْحَبَنَّا مَعَنَا اِلَّا رَجُلٌ مُقْوٍ۔ (آنحضرت ﷺ نے غزوہ تبوک میں فرمایا) ہمارے ساتھ کوئی نہ نکلے مگر جو زبردست جانور رکھتا ہو (کیونکہ دور کا سفر تھا کم طاقت جانور راستے ہی میں گر جاتا)۔

وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حَاذِرُوْنَ قَالَ مُقْوُوْنَ مُؤْدُوْنَ۔ ہم سب کیل کانٹے سے درست ہیں (حاذرون کی تفسیر یہ کی کہ سواری کے لئے زبردست جانور رکھتے ہیں، ہتھیار سے پورے آراستہ ہیں)۔

لَمْ يَكُنْ يَرٰى بَاْسًا بِالشُّرَكَاءِ يَتَقَاوَوْنَ الْمَتَاعَ۔ ابن سیرین

اِس امر میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے تھے کہ ساجھی لوگ کسی چیز کی قیمت بڑھائیں پھر جو زیادہ قیمت لگائے وہ اس کو لے لے (عرب لوگ کہتے ہیں بَیْنِیْ وَبَیْنَ فُلَانٍ ثَوْبٌ فَتَقَاوَیْنَاہُ ہم میں اور فلاں شخص کے درمیان ایک کپڑا تھا پھر ہم نے اس کی قیمت بڑھانا شروع کی)

اِقْتَوَیْتُ مِنْهُ الْغُلَامَ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَنَا۔ میں نے اس سے غلام کا وہ حصہ لے لیا جو اس کا تھا (یعنی اس غلام کا جو ہم دونوں میں مشترک تھا۔ نہایہ میں ہے کہ جب کوئی چیز دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر وہ دونوں اس کی قیمت لگائیں تو دونوں مقاواۃ میں برابر ہوں گے۔ اب اگر ان دونوں میں سے ایک اس کو خرید لے تو وہ مقتوی ہوگا نہ کہ اُس کا ساتھی۔ اور اِقْتِوَاء ہمیشہ ساجھیوں میں ہوا کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ قُوَّةٌ سے نکلا ہے یعنی کسی چیز کی قیمت انتہا کو پہنچا)۔

اِنَّهٗ اَوْصٰی فِیْ جَارِیَةٍ لَّهٗ اَنْ قُوْلُوْا لِبَنِیَّ لَا تَقْتَوُوْهَا بَیْنَكُمْ وَلٰكِنْ بِیْعُوْهَا اِنِّیْ لَمْ اَغْشَهَا وَلٰكِنِّیْ جَلَسْتُ مِنْهَا مَجْلِسًا مَا اُحِبُّ اَنْ یَّجْلِسَ وَلَدٌ لِّیْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسَ۔ مسروق نے ایک لونڈی کے باب میں وصیت کی کہ میرے بیٹوں سے کہدو کہ اس کی قیمت بڑھا کر کوئی تم میں سے اس کو نہ لے بلکہ اس کو بیچ ڈالو، میں نے اس سے جماع نہیں کیا (اگر جماع کرتا تو تم پر قطعاً حرام ہو جاتی) لیکن میں اس کے ساتھ اس طرح بیٹھا کہ ویسا اس کے ساتھ بیٹھنا اپنے کسی لڑکے کے لئے گوارا نہیں کر سکتا۔

اِنِ اقْتَوَتْهُ فُرِّقَ بَیْنَهُمَا وَاِنْ اَعْتَقَتْهُ فَهُمَا عَلٰی نِکَاحِهِمَا۔ (عطاء نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا ایک عورت کا خاوند غلام تھا عورت نے اس کو خرید لیا تو اب کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا) اگر عورت نے غلام کی طرح اس سے خدمت لی، تب تو دونوں کو جدا کر دیں گے (کیونکہ غلام اپنی مالکہ کا محرم ہوتا ہے) اور اگر عورت نے خریدتے ہی اس کو آزاد کر دیا تو ان کا نکاح اپنے حال پر باقی رہے گا (یہ خاص عبید اللہ کا مذہب ہوگا۔ لیکن مشہور مذہب یہ ہے کہ عورت اگر اپنے خاوند کو خرید لے تو وہ اسی وقت اس کی محرم ہو جاتی ہے اور نکاح باطل)۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الضَّعِیْفِ۔ زوردار مومن (جس کا ایمان قوی ہو ہر معاملہ میں وہ مسبب الاسباب پر اعتماد رکھتا ہو اسباب پر بھروسا نہ کرے) کمزور مومن سے (جس کا اعتقاد ضعیف ہو اسباب پر نظر رکھتا ہو پروردگار پر اُس کو پورا بھروسا نہ ہو) بہتر ہے مگر دونوں اچھے ہیں دونوں میں بھلائی موجود ہے (یعنی ایمان گو ایک میں کمزور ہے ایک میں زوردار بعضوں نے زوردار مومن سے مضبوط اور بہادر دل کا مسلمان مراد ہے جو مخالفوں سے سخت مقابلہ کر سکے اور دنیا کی تکالیف پر اس کو صبر ہو)۔

اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے جو قرآن میں فرمایا کہ تم کافروں کے مقابلے کے لئے اپنی قوت تیار رکھو تو قوت سے مراد تیر اندازی ہے (یہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی جب توپ اور بندوق ایجاد نہیں ہوئی تھی اور تیر سب سے عمدہ ہتھیار تھا جو دور سے دشمن پر پھینکا جاتا تھا۔ اب جب سے بندوق نکلی تو تیر بے کار ہو گیا تو اب بندوق اندازی قوت ہو گئی اور توپ رانی)۔

مُقْوِیْنَ۔ مسافر (چونکہ وہ قواء یعنی چٹیل پٹپر یعنی ویران اور بنجر میدان میں اترتے ہیں)۔

قُوٰی ظَاهِرِیَّه۔ سننا، دیکھنا، سونگھنا، چکھنا، چھونا۔

قُوٰی بَاطِنِیَّه۔ حسِ مشترک خیال، وہم، حافظہ متصرفہ یا قوت ہاضمہ ہاضمہ۔ اور دافعہ اور جاذبہ وغیرہ۔

هٰذِهِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَیْهَا کَحَلْقَةٍ فِیْ فَلَاةٍ قِیٍّ۔ یہ زمین مع ان سب چیزوں کے جو اس پر ہیں ایک چھلے کی طرح ہے جو کھلے پٹپر (چٹیل) میدان میں پڑا ہو (یعنی عرش کے سامنے۔

باب القاف مع الہاء

قَھْبٌ۔ سفید جس پر تیرگی ہو۔

اَقْھَبَ عَنِ الطَّعَامِ۔ کھانا چھوڑ دیا، بھوک نہیں رہی۔

قَھْدٌ۔ چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا، سفید صاف رنگ جس پر تیرگی ہو۔

قَیْسُ بْنُ قَھْدٍ۔ حدیث کا ایک راوی ہے۔

قِھَاد۔ ایک موضع کا نام ہے۔

قَھْرٌ۔ زبردستی کرنا، غالب ہونا۔

قُھِرَ اللَّحْمُ۔ گوشت گرم ہو کر اس کا پانی بہہ نکلا۔

مُقَاھَرَۃٌ۔ ایک دوسرے پر غلبہ کرنا۔

اِقْھَارٌ۔ مغلوب ہو جانا یا مغلوب پانا ذلیل ہو جانا۔

قَاھِرَہ۔ مصر کا پایۂ تخت جو مشہور شہر ہے۔

قُھْرَۃٌ۔ بیقراری۔

قِھَاۃٌ۔ کم گوشت۔

قَھَّارٌ اور قَاھِرٌ۔ اللہ تعالےٰ کے نام ہیں کیونکہ وہ تمام مخلوقات پر غالب ہے۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔ یا اللہ تیری پناہ قرض داری کے غلبہ اور لوگوں کے قہر اور جبر سے یا نفس اور شیطان کے قہر سے جو وہ لوگوں پر کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَا فَقَھَرَ۔ شکر اس خدا کا جو بلند ہوا اور سب پر غالب ہوا۔

قَھْرَمَانٌ۔ ایک عجمی لفظ ہے۔ عرب لوگ اس کو وکیل اور امین اور خزانچی کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اہل ایران اپنے بادشاہ کو بھی قہرمان کہتے ہیں اس لئے کہ ملک کا امین اور خزانچی وہی ہوتا ہے۔

کَتَبَ اِلٰی قَھْرَمَانِہٖ۔ اپنے ایجنٹ اور وکیل کو لکھا۔

قَھْزٌ۔ کودنا اور ایک اون کا کپڑا جو سرخ ہوتا ہے (جیسے قِھْزٌ اور قِھْزِیٌّ ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ مِّنْ قِھْزٍ۔ ایک شخص حضرت علی رضؓ کے پاس آیا وہ اونی ریشمی سفید کپڑا پہنے ہوئے تھا (نہایہ میں ہے کہ قِھْزٌ سفید کپڑے جن میں ریشم ملا ہو، زمخشری نے کہا قِھْزٌ ایک قسم کے اونی کپڑے ہیں کبھی ان میں ریشم بھی ہوتا ہے)۔

قَھْقَرَۃٌ۔ اُلٹے پاؤں پیچھے پھرنا (جیسے تَقَھْقُرٌ ہے)۔

یَارَبِّ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ اِنَّھُمْ کَانُوْا یَمْشُوْنَ بَعْدَکَ الْقَھْقَرٰی۔ آنحضرتؐ قیامت کے دن اپنی امت کے لوگوں کو (جب فرشتے اُن کو دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے) دیکھ کر عرض کریں گے، پروردگار یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ ارشاد ہوگا، یہ لوگ تمہارے بعد اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے (اسلام چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے)۔

فَرَجَعَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَھْقِرُ۔ آنحضرتؐ اُلٹے پاؤں پھرے (آپ کو ڈر ہوا کہیں حمزہ رضؓ کی طرف پیٹھ پھیریں تو وہ اور کچھ کر بیٹھیں۔ کیونکہ وہ نشہ میں تھے بعضوں نے ترجمہ یوں کیا ہے "آپ فوراً لوٹے")

رَجَعَ الْقَھْقَرٰی۔ ابوبکر صدیق رضؓ اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹ آئے (تاکہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہ ہو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جس شخص نے بعد کو تکبیر تحریمہ کہی ہو، اُس کی اقتداء وہ شخص کر سکتا ہے جس نے پہلے تکبیر کہی ہو، کیونکہ ابوبکر صدیق رضؓ آں حضرتؐ سے پہلے تکبیر کہہ چکے تھے)۔

فَنَزَلَ الْقَھْقَرٰی۔ آپ اُلٹے پاؤں منبر پر سے اُتر آئے (تاکہ منہ قبلہ کی طرف رہے سجدہ کرنے کے لئے اُترے معلوم ہوا کہ عمل یسیر سے نماز میں خلل نہیں آتا کیونکہ منبر کی صرف تین سیڑھیاں تھیں اور شاید آپ دوسری سیڑھی پر کھڑے ہوں گے تو اُترنے اور چڑھنے میں صرف دو قدم ہوں گے)۔

یُضِلُّوْنَ النَّاسَ عَنِ الصِّرَاطِ الْقَھْقَرٰی۔ بنی امیہ لوگوں کو اُلٹے پاؤں پھرا کر گمراہ کر دیں گے (یعنی کفر اور فسق

کی طرف لے جائیں گے، گویا پیچھے پھرائیں گے، جہاں سے آئے تھے)۔

قَحَلٌ یا قُحُولٌ۔ سوکھ جانا یا کثرت عبادت سے سوکھ جانا، ناشکری کرنا، بُری تعریف کرنا۔

قَحَلٌ۔ سوکھنا۔

اِقْحَالٌ۔ بے فائدہ تکلیف کرنا، اپنے تئیں ناپاک کرنا۔

تَقَحُّلٌ۔ سوکھنا۔

اِنْقِحَالٌ۔ ضعیف ہو جانا، گر جانا۔

اَتَاهُ شَيْخٌ مُتَقَحِّلٌ۔ ایک بوڑھا میلا کچیلا، پریشان حال ان کے پاس آیا۔

بابُ القاف مع الیاء

قَيْءٌ۔ اُلٹی کرنا، یعنی کھایا ہوا منہ سے پھر نکال لینا، قے کرنا، متلی ہونا۔

تَقْيِئَةٌ اور اِقَاءَةٌ۔ قے کرنا۔

تَقَيُّؤٌ اور اِسْتِقَاءَةٌ۔ بہ تکلف قے کرنا (مثلاً انگلیاں حلق میں ڈال کر)۔

تَقَيَّأَتِ الْمَرْاَةُ لِبَعْلِهَا۔ عورت اپنے خاوند پر گر پڑی۔

قُيَاءٌ۔ بمعنی قے۔

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَاءَ عَامِدًا فَاَفْطَرَ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادے سے قے کی، پھر افطار کیا (کیونکہ عمداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

قَاءَ فَاَفْطَرَ۔ قے کی پھر افطار کیا۔

مَنْ قَاءَ اَوْ رَعَفَ فِيْ صَلٰوتِهٖ۔ جو شخص نماز میں قے کرے یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے۔

لَوْ يَعْلَمُ الشَّارِبُ قَائِمًا مَاذَا عَلَيْهِ لَاسْتَقَاءَ مَا شَرِبَ۔ اگر کھڑے رہ کر پانی پینے والا جانے (جو اس میں قباحت ہے یا جو گناہ اس پر ہوگا) تو جتنا پیا ہو اس کو قے کر ڈالے گا (کھڑے ہو کر پانی پینا اسی حدیث سے مکروہ رکھا ہے صرف زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے)۔

مَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔ اگر بھول کر کھڑے ہو کر پانی پی تو اس کو قے کر ڈالے (یہ حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً)۔

مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْاِعَادَةُ۔ جس شخص کو روزے میں خود بخود قے آ جائے تو اس پر کچھ لازم نہ ہوگا (روزہ نہ ٹوٹے گا) لیکن جو شخص اپنے ارادہ سے قے کرے تو وہ دوسرا روزہ اس کے بدلہ رکھے (اس کا روزہ ٹوٹ گیا)۔

تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے (یعنی خزانے کانیں وغیرہ) قے کر دے گی (اوپر نکال کر پھینک دے گی۔ یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی۔ اس آخری زمانہ میں کان کنی اور معدنیات کا کام ہر ملک جاری ہو رہا ہے اور زمین کے تمام جواہر اور خزانے اور اشیاء نکالی جا رہی ہیں)۔

وَبَعَجَ الْاَرْضَ فَقَاءَتْ اُكُلَهَا۔ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا، انہوں نے زمین کو چیر ڈالا اس نے اپنے تمام میوے اور پھل اور خزانے قے کر دیئے۔ (اوپر نکال کر پھینک دیئے مطلب یہ ہے کہ آپ کی خلافت میں بہت زیادہ ملک فتح ہوئے اور مسلمان مالا مال ہو گئے)۔

لَيْسَ فِي الْقَيْءِ وُضُوْءٌ۔ قے ہو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا (صحیح مذہب یہی ہے۔ بعضوں نے منہ بھر کر قے ہو جانے کو ناقض وضو کہا ہے)۔

قَيْحٌ۔ پیپ جو زخم میں پڑ جاتی ہے۔

تَقْيِيْحٌ اور اِقَاحَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔ اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ پھیپھڑے تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے اس کا پیٹ بھرے (کیونکہ

شاعری ایک بے فائدہ اور لغو چیز ہے اکثر شاعر مضامین بندی کی فکر میں فرائض اور عبادات سے غافل ہو جاتے ہیں اور مبالغہ کر کے زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ بعضے شعر گوئی میں مصروفیت کی وجہ سے دینی علوم کی تحصیل نہیں کرتے۔ بعضے شعر گوئی کو ذریعہ معاش بنا لیتے ہیں لوگوں کی مدح یا ہجو کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں غرض اس مقام میں وہی شعر مراد ہیں جن میں فسق و فجور اور مبالغہ اور کذب کے مضامین ہوں)

فَمَا اَصَابَ عَلَیَّ وَلَا قَاحَ۔ نہ اس زخم نے مجھ کو تکلیف دی نہ اس میں پیپ پڑی۔

قَیْدٌ۔ اندازہ اور قدر (جیسے قِیْدٌ ہے) وہ رسی جو جانور کے پاؤں میں باندھتے ہیں۔

قَیَّدَ الْاِیْمَانُ الْفَتْکَ۔ ایمان نے فتک کو قید کر دیا ہے (فتک کہتے ہیں غفلت میں کسی کو مار ڈالنا۔ یعنی جو لوگ ایماندار ہوتے ہیں وہ ایسا کام نہیں کرتے)۔

ھُوَ قَیْدُ الْاَوَابِدِ۔ یہ گھوڑا وحشی جانوروں کو قید کر لینے والا ہے (یعنی اس قدر تیز اور جلد بھاگنے والا ہے کہ جنگلی جانوروں کو جیسے ہرن وغیرہ ہیں جھٹ پکڑ لیتا ہے)۔

اَلدَّھْنَاءُ مُقَیَّدُ الْجَمَلِ۔ دہنا ایسا مقام ہے جہاں اونٹ قید ہو جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ وہاں چارہ پانی کی ایسی کثرت ہے کہ اونٹ اس کو چھوڑ کر دوسرے مقام میں نہیں جاتا، گویا وہاں کا قیدی بن جاتا ہے)۔

قَالَتْ لَھَا امْرَأَۃٌ اُقَیِّدُ جَمَلِیْ۔ ایک عورت نے حضرت عائشہ رض سے کہا۔ کیا میں اپنے اونٹ کو باندھ دوں (قید کر دوں، مطلب یہ ہے کہ کوئی افسوں یا عمل کر کے اپنے خاوند کو ایسا کر دوں کہ وہ دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے)

اِنَّہٗ اَمَرَ اَوْسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَسْلَمِیَّ اَنْ یَسِمَ اِبِلَہٗ فِیْ اَعْنَاقِھَا قَیْدَ الْفَرَسِ۔ آنحضرت ؐ نے اوس بن عبد اللہ اسلمی کو حکم دیا کہ وہ آپ کے اونٹوں کو ان کی گردنوں پر داغیں۔ یعنی وہ داغ کریں جو گھوڑے کے قید کی طرح ہوتا ہے (اس میں دو دائرے ہوتے ہیں)۔

حِیْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ قِیْدَ الشِّرَاکِ۔ جب جوتی کے تسمے برابر سورج ڈھل جائے (یعنی سایہ نصف النہار سایہ اصلی کے سوا اتنا سایہ اور بڑھے گویا یہ زوال کا کم سے کم سایہ ہے۔ اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھنا نہیں)۔

حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ قِیْدَ رُمْحٍ۔ یہاں تک کہ سورج ایک نیزے برابر بلند ہو جائے۔

لَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اَوْ قِیْدُ سَوْطِہٖ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ ایک کمان برابر یا کوڑے برابر بہشت میں جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے (قاب کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)۔

مَنْ ظَلَمَ قِیْدَ شِبْرٍ۔ جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے چھین لے۔

مَنْ غَصَبَ قِیْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَ سَبْعَ اَرَضِیْنَ۔ جو شخص بالشت برابر زمین کسی کی زبردستی چھین لے، تو قیامت کے دن سات زمینوں کے طوق (اسی بالشت برابر جگہ کے) اس کی گردن میں پہنائے جائیں گے

مَنْ خَرَجَ قِیْدَ شِبْرٍ۔ جو شخص جماعت سے ایک بالشت برابر نکل جائے (کوئی بدعت نکال کر جماعت اسلام علیحدہ ہو جائے یا بیعت توڑ دے)

اِنْحَرْھَا قِیَامًا مُّقَیَّدَۃً۔ اونٹوں کو کھڑا کر کے ان کا بایاں پاؤں باندھ کر نحر کر (یہ سنت کا طریق ہے)۔

اِنَّمَا الدُّنْیَا عِنْدَکَ مُقَیَّدُ الْجَمَلِ۔ دنیا تیرے نزدیک گویا اونٹوں کا بندی خانہ ہے (اونٹ سرسبز اور شاداب مقام کو چھوڑ کر نہیں جاتا گویا وہاں قید ہو جاتا ہے، اسی طرح دنیا دار آدمی کسی طرح دنیا کو نہیں چھوڑتا)۔

اَنْتَ رَجُلٌ قَدْ قَیَّدَتْکَ ذُنُوْبُکَ۔ تو ایسا شخص ہے کہ تجھ کو تیرے گناہوں نے قید کر رکھا ہے (وہ نیک کام نہیں کرنے دیتے یا نور الٰہی دل پر آنے سے مانع ہوتے

ہیں۔ اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ گناہ کرنے سے عبادت اور ذکرِ الٰہی کی حلاوت جاتی رہتی ہے، نہ قرآن کی تلاوت میں جی لگتا ہے نہ نماز میں)۔

مُقَیَّدٌ۔ پازیب کا مقام یا گھوڑے کے پاؤں کا وہ مقام جہاں پر رسّی باندھتے ہیں۔

قِیْرٌ یا قَارٌ۔ کالا روغن جو کشتیوں اور اونٹوں کو ملتے ہیں (ڈامر)۔

تَقْیِیْرٌ۔ قار ملنا۔

قَیْرَوَانٌ۔ سواروں اور لشکر کی ایک جماعت (یہ معرب ہے کاروان کا یعنی قافلہ)

یَغْدُو الشَّیْطَانُ بِقَیْرَوَانِہٖ اِلَی السُّوْقِ فَلَا یَزَالُ یَھْتَزُّ الْعَرْشُ مِمَّا یَعْلَمُ اللّٰہُ مَا لَا یَعْلَمُ۔ صبح سویرے شیطان اپنا قافلہ (اپنے ساتھی اور مددگار) لے کر بازار میں جاتا ہے (وہاں لوگوں سے جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے وہ کہتے ہیں اللہ جانتا ہے یہ چیز میں نے اتنے کو لی ہے یا اتنے کو مجھ کو پڑی ہے) حالانکہ اللہ اس کے خلاف جانتا ہے (کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے) بس عرش ایسی قسم سے ہلنے لگتا ہے۔

اَلْمُقَیَّرُ۔ روغنی برتن۔

لَا یَسْجُدُ عَلَی الْقِیْرِ۔ تارکول پر سجدہ نہ کرے۔

لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْقَارِ۔ تارکول پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (بعضوں نے کہا قَادِ سے یہاں مراد ایک بھاجی ہے)۔

قَیْسٌ یا قِیَاسٌ۔ ایک چیز کو اپنے مثل پر آنکنا، ناز کرنا، سخت ہونا، بھوکا ہونا۔ قیاس کرنا۔

مُقَایَسَۃٌ۔ ایک دوسرے سے قیاس کرنا، دو امروں میں موازنہ کرنا۔

تَقَیُّسٌ۔ قیس قبیلے سے مل جانا، مشابہت کرنا۔

اِنْقِیَاسٌ۔ اٹک جانا، منطبق ہو جانا۔

اِقْتِیَاسٌ۔ قیاس کرنا، پیروی کرنا۔

قاس اور قِیْسٌ۔ اندازہ، مقدار۔

قیاس۔ شرعی یہ ہے کہ علتِ جامعہ کی وجہ سے منصوص کا حکم غیر منصوص کو کر دیا جائے۔ مثلاً تاڑی یا بھنگ حرام ہے اس کو شراب کا حکم دیا علتِ جامعہ یعنی نشہ کی وجہ سے۔

قِیَاس مَنْطِقِیْ۔ چند قضیوں سے مرکب ہوتا ہے، جب ان کو کوئی تسلیم کر لے تو اس سے ایک دوسرے قول کی تسلیم لازم آتی ہے۔ مثلاً کہیں زید انسان ہے اور ہر انسان حیوان ہے، جب ان قضایا کو مان لیں تو یہ قضیہ بھی ماننا پڑے گا کہ زید حیوان ہے۔

لَیْسَ مَا بَیْنَ فِرْعَوْنَ مِنَ الْفَرَاعِنَۃِ وَفِرْعَوْنِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قِیْسُ شِبْرٍ۔ اگلے فرعون اور اس امت کے فرعون میں ایک بالشت کا بھی فرق نہیں ہے (دونوں شرارت اور گمراہی میں ایک دوسرے کی جوڑ ہیں)۔

خَیْرُ نِسَاءِکُمُ الَّتِیْ تَدْخُلُ قَیْسًا وَّتَخْرُجُ مَیْسًا۔ تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جو برابر قدم رکھتی ہوئی آتی ہے (یعنی اعتدال سے متوسط قدم رکھ کر چلتی ہے نہ بہت دوڑ کر نہ بالکل آہستہ اور سب قدم اس کے برابر سرابر ہوتے ہیں) اور جب نکلتی ہے تو جھک کر ناز کے ساتھ۔

قَضٰی بِشَھَادَۃِ الْقَائِسِ مَعَ یَمِیْنِ الْمَشْجُوْجِ۔ شعبی نے زخم ماپنے والے کی گواہی اور زخمی کی قسم پر فیصلہ کیا (زخم ماپنے والا وہ جرّاح یا ڈاکٹر جو سلائی ڈال کر زخم کا گہراؤ دریافت کرتا ہے)۔

اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ۔ سب سے پہلے جس نے (نص کے مقابل) قیاس کیا وہ ابلیس تھا (اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کر لیکن اس مردود نے صریح حکم کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر عمل کیا، کہنے لگا میں آدم سے افضل ہوں وہ خاک سے پیدا ہوا ہے میں آگ سے، تو آدم کو چاہیے

کہ مجھ کو سجدہ کرے نہ یہ کہ میں اُس کو سجدہ کروں)۔
عَبْدُ الْقَيْسِ۔ ایک شاخ ہے قبیلۂ اسد کی۔
اِمْرَءُ الْقَيْسِ۔ مشہور شاعر ہے عرب کا۔
قَيْضٌ۔ جوڑ سے گر جانا، حرکت کرنا۔
تَقْيِيْضٌ۔ بیکار اور ضائع ہونا۔
اِنْقِيَاضٌ۔ بہت پانی ہونا گر جانا۔
قَيْضَانَة۔ گول زرد رنگ کی مچھلی۔
قَيْضٌ۔ چیرنا، چر جانا، مماثل کرنا، بہت پانی ہونا۔
تَقْيِيْضٌ۔ پتھر سے داغ دینا، مقرر کرنا، مامور کرنا۔
مُقَايَضَةٌ۔ معاوضہ دینا، بدل دینا، جنس کو جنس کے بدلے بیچنا۔
تَقَيُّضٌ۔ گر جانا۔
اِنْقِيَاضٌ۔ گر جانا، پھٹ جانا۔
مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ۔ جب کوئی جوان شخص بوڑھے شخص کی تعظیم کرے اس کی عمر کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی ایک شخص کو مامور کر دے گا جو بڑھوتی وقت میں اس کی تعظیم کرے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: هٰذَا قَيْضٌ لِهٰذَا یا قِيَاضٌ لِهٰذَا۔ یہ اس کے برابر ہے هُمَا قَيْضَانِ۔ یہ ایک دوسرے کے جوڑ اور مشابہ ہیں)۔
ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى وَاَصَمُّ۔ پھر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ اس پر مقرر کر دیا جاتا ہے (جو برابر اس کو مارتا رہتا ہے، نہ اس کی درد دکھ کی حالت دیکھتا ہے نہ کان سے اس کی فریاد چیخ پکار سنتا ہے کہ کچھ رحم آئے)۔
قَالَ لِسَعِيْدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَوْ مُلِئَتْ لِيْ غُوْطَةُ دِمَشْقَ رِجَالًا مِّثْلَكَ قِيَاضًا بِيَزِيْدَ مَا قَبِلْتُهُمْ۔ معاویہ نے سعید بن عثمان بن عفانؓ سے کہا اگر دمشق کا غوطہ (جو ایک مقام کا نام ہے) تمہاری طرح کے لوگوں سے بھر جائے تو میں ان سب کو یزید کے بدلے منظور نہ کروں (مطلب یہ ہے

کہ یزید ہزاروں سعید سے بہتر ہے)۔
لَا تَكُوْنُوْا كَقَيْضِ بَيْضٍ (پوری روایت نہایہ میں یوں ہے لا تکونوا کقیض بیض فی اداحی یکون کسرھا وزرا ویخرج حضانھا شرا۔ یعنی) انڈے کے چھلکے کی طرح مت ہو۔
اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيْمِ فَاِذَا كَانَ كَذٰلِكَ قِيْضَتْ هٰذِهِ السَّمَاءُ الدُّنْيَا عَنْ اَهْلِهَا۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ زمین کھینچ کر اس طرح پھیلائی جائے گی جیسے چمڑے کو کھینچ کر پھیلاتے ہیں (جب تو ساری مخلوقات کی اس پر گنجائش ہوگی۔ فرض کرو ایک بالشت کا دل رہا تو کروڑوں میل پھیل جائے گی) پھر جب ایسا ہوگا تو دنیا کا آسمان اپنے لوگوں پر سے چر جائے گا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں: قَاضَ الْفَرْخُ الْبَيْضَةَ چوزے نے انڈے کو چیر ڈالا فَانْقَاضَتْ۔ وہ چر گیا
قِضْتُ الْقَارُوْرَةَ فَانْقَاضَتْ۔ میں نے شیشی کو چیرا وہ چر گئی (پھوٹ گئی گو ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوئی)۔
كَمَا يَنْقَاضُ الشَّنُّ۔ جیسے پرانی مشک پھٹ جاتی ہے (ایک روایت میں يَنْقَاضُ ہے بہ تشدید ضاد)
قَيْظٌ۔ سخت گرم ہونا، اقامت کرنا۔
تَقْيِيْظٌ۔ گرمی کے لئے کافی ہونا، اقامت کرنا۔
مُقَايَظَةٌ اور قِيَاظٌ اور قُيُوْظٌ۔ گرمی میں معاملہ کرنا۔
تَقَيُّظٌ۔ گرم ہونا۔
سِرْنَا مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ قَائِظٍ۔ ہم آں حضرتؐ کے ساتھ ایک سخت گرمی کے دن میں چلے۔
مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَدُ غَيْظًا وَّالْمَطَرُ قَيْظًا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اولاد رنج اور تکلیف اور غصہ کا باعث ہوگی (اولاد نالائق اور ناخلف پیدا ہوگی ماں باپ کو اُس پر غصہ آئے گا) اور بارش سے شدت کی گرمی ہوگی (حالانکہ بارش ہوا کو سرد کر دیتی

کے لیے ہوتی ہے)۔

اِنَّمَا هِيَ اَصْوُعٌ مَا يُقَيِّظْنَ بَنِيَّ۔ یہ تو چند صاع ہیں جو گرمی میں میرے بچوں کے لئے کافی نہ ہوں گے (عرب لوگ کہتے ہیں: قَيَّظَنِي گرمی میں کافی ہوئی۔ شَتَّانِي جاڑے میں کافی ہوئی صَيَّفَنِي گرمی میں کافی ہوئی)

قَيْظ۔ ایک موضع کا نام ہے مکہ کے قریب۔

قَيْعٌ یا قَوْعٌ یا قِيَاعٌ۔ نر کا مادہ پر کودنا۔

قَوَعَانٌ۔ لنگڑا ہو جانا، پیچھے ہٹ جانا۔

تَقَوُّعٌ۔ چلنے میں ادھر ادھر مڑنا۔

قُوَاعٌ۔ خرگوش۔

اِقْتِيَاعٌ۔ ہیجان ہونا۔

قَاعٌ۔ نرم ہموار زمین۔ اس کی جمع اَقْوُعٌ اور قِيعَانٌ اور قِيعَةٌ ہے۔

قَاعَ الْخِنْزِيرُ۔ سور نے آواز کی۔

كَيْفَ تَرَكْتَ مَكَّةَ فَقَالَ تَرَكْتُهَا قَدِ ابْيَضَّ قَاعُهَا۔ تم نے مکہ کو کس حال میں چھوڑا؟ انھوں نے کہا میں نے اس حال میں چھوڑا کہ وہاں کا میدان سفید ہوگیا تھا (پانی برس کر زمین صاف ہوگئی تھی یا کثرتِ بارش سے سب جگہ پانی بھرا ہوا تھا)۔

اِنَّهَا قِيعَانٌ وَاِنَّ غِرَاسَهَا هٰذَا۔ بہشت کی زمین صاف چٹیر (چٹیل) ہے (درختوں کا نام نہیں) وہاں کے درخت یہ ہیں تسبیح اور تہلیل اور تمام عبادات اور نیک اعمال (مطلب یہ ہے کہ بہشت کی زمین اصلی حالت میں صاف تھی جھاڑ جھنڑولے سے خالی تھی، پھر تسبیح اور تہلیل اور نیک اعمال وہاں درختوں کی صورت میں ظاہر ہونے اور بہشت ایک سرسبز باغ بن گئی)

اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ۔ وہ صاف زمینیں تھیں انھوں نے پانی کو روک لیا بہنے نہ دیا)۔

قَاعٍ قَرْقَرٍ۔ ایک کھلے ہموار میدان میں (قَرْقَرٌ اور قَاعٌ دونوں کے معنی ہموار زمین اور تکرار صرف مبالغہ کے لئے ہے یعنی خوب ہموار)۔

قَيْلٌ یا قَائِلَةٌ یا قَيْلُولَةٌ یا مَقَالٌ یا مَقِيلٌ۔ دوپہر دن کو سونا یا دوپہر دن کو پینا۔

تَقْيِيلٌ۔ دوپہر دن کو پلانا، یا آرام کرانا۔

اِقَالَةٌ۔ بیع کو فسخ کرنا، دوپہر دن کو پانی پلانا، معاف کرنا۔

تَقَيُّلٌ۔ جمع ہونا، دوپہر دن کو سونا یا پینا۔

تَقَايُلٌ۔ بیع کو فسخ کرنا۔

اِقْتِيَالٌ۔ بدل ڈالنا۔

اِنَّهُ كَتَبَ اِلَى الْاَقْيَالِ وَالْعَبَاهِلَةِ۔ آں حضرتؐ نے حمیر کے بادشاہوں اور رئیسوں کو خط بھیجے (یہ قَيْلٌ کی جمع ہے بمعنی بادشاہ حمیر جو بڑے بادشاہ کے ماتحت ہو)۔

اِلٰى قَيْلِ ذِي رُعَيْنٍ۔ ذی رعین کے بادشاہ کی طرف (ذی رعین ایک قبیلہ ہے یمن میں)۔

كَانَ لَا يُقِيلُ مَالًا وَلَا يُبَيِّتُهُ۔ آں حضرتؐ کوئی مال جو صبح کو آتا اس کو دوپہر تک نہ رکھتے اور جو شام کو آتا اس کو رات بھر نہ رکھتے (بلکہ اسی وقت مستحقوں کو تقسیم کر دیتے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ ایک مال کا خیال آپ کو فرض نماز کے بعد آیا تو سنتیں تک نہ پڑھیں اور گھر میں تشریف لے گئے اس مال کو تقسیم کر دیا)۔

مَا مُهَاجِرٌ كَمَنْ قَالَ یا مُهَجِّرٌ كَمَنْ قَالَ۔ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کرے یا دوپہر کو چل کھڑا ہو وہ اس کی طرح نہیں ہے جو دوپہر کو آرام کرے (اپنے گھر میں سو رہے)۔

رَفِيقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ۔ دو رفیق ام معبد کے خیمہ میں دوپہر دن کو اترے (وہاں آرام لیا)۔

اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا۔ آنحضرتؐ تعہن میں تھے اور سقیا میں

دوپہر کو آرام کرنے والے تھے (تعھن اور سقیا دونوں مواضعات کے نام ہیں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں)۔

هٰذِهٖ فُلَانَةٌ مَاتَتْ الظُّهْرَ وَأَنْتَ صَائِمٌ قَائِلٌ۔ یہ فلاں عورت ہے جو ظہر کے وقت مر گئی اور آپ روزہ دار رکھے دوپہر کو گھر میں آرام فرما رہے تھے۔

اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ۔ آج ہم تم کو قرآن کے حکم کے موافق جو اترا ہے ماریں گے اور ایسی مار لگائیں گے کہ سر اپنے مقام سے جدا ہو جائے گا۔

وَاكْتَفٰى مِنْ حَمْلِهٖ بِالْقَيْلَةِ۔ دوپہر دن کو پینے پر اکتفا کرتا ہے اپنے ساتھ اس کو نہیں لے جاتا (کیونکہ ملک میں ارزانی ہے لاد کر لے جانے کی ضرورت نہیں)۔

مَا كُنَّا نَقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔ ہم دوپہر کا قیلولہ اور دن کا کھانا جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد کرتے تھے (معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز عید کی طرح زوال سے پہلے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے دن نماز ہی کے اہتمام میں رہتے دوپہر کا آرام اور کھانا بھی نماز کے بعد رکھتے تھے)

مَشْرَبُهُمْ وَمَقِيْلُهُمْ۔ کھانا، پینا، دوپہر کو سونا (یعنی عیش اور آرام سے بسر کرنا)

فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ۔ دوپہر کا وقت آ لگا، یا دوپہر کو آرام کرنے کا

فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا۔ آنحضرتؐ ام سلیم کے پاس دوپہر دن کو سو جاتے (ام سلیم اور ام حرام دونوں رضاعی یا نسبی رشتوں سے آپ کی محرم تھیں اور جاہلوں کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ آنحضرتؐ کو اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت درست تھی کیونکہ آپ معصوم تھے)۔

وَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَيَّلَتِ الْمَاءَ۔ بعضی زمینیں ایسی تھیں کہ انھوں نے پانی چوس لیا (جذب کر لیا)۔

فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيْلًا۔ ہمارے لئے دوپہر کو آرام کرنے کا مقام تیار کر۔

يَمْنَعُكَ ابْنَا قَيْلَةَ۔ قیلہ کے دونوں بیٹے آپ کی حفاظت کریں گے (یعنی انصاری لوگ اوس اور خزرج قبیلے ان دونوں قبیلوں کی ماں ایک عورت تھی، جس کا نام قیلہ تھا)

مَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ یا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ۔ جو شخص کوئی معاملہ کر کے پھر اس پر شرمندہ ہو (اس کو نقصان معلوم ہو) تو دوسرا فریق اگر معاملہ فسخ کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں جانا معاف کر دے گا یا اس کا گناہ معاف کر دے گا۔

لَا اَسْتَقِيْلُهَا اَبَدًا۔ حضرت عثمانؓ کے قتل کو میں کبھی معاف نہیں کروں گا (یہ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا)۔

وَلَا حَامِلَ الْقِيْلَةِ۔ نہ پھولے ہوئے خصیہ کا اٹھانے والا۔

قِيْلُوْا فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَا تَقِيْلُ۔ دوپہر کو سویا کرو کیونکہ شیطان دوپہر کو نہیں سوتے۔

اَنْ تُقِيْلَنِيْ۔ میرے گناہ بخش دے۔

اَلْقَيْلُوْلَةُ تُوْرِثُ الْغِنٰى۔ دوپہر کو آرام کرنے سے تونگری ہوتی ہے۔

اَلْقَيْلُوْلَةُ تُوْرِثُ الْفَقْرَ۔ صبح کی نماز کے بعد سونے سے محتاجی پیدا ہوتی ہے۔

فَيَا عَجَبًا بَيْنَا هُوَ يَسْتَقِيْلُهَا فِيْ حَيَاتِهٖ اِذْ عَقَدَهَا لِاٰخَرَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔ کیا تعجب کی بات ہے ایک شخص تو اپنی زندگی میں اپنی بیعت کو فسخ کراتا ہے اور دوسرا شخص اس کی وفات کے بعد اس کی خلافت کو قائم رکھتا ہے (یہ حضرت علیؓ سے مروی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابوبکر صدیق نے تو اپنی زندگی میں صحابہؓ سے کہہ دیا کہ میری بیعت فسخ کر ڈالو اور علیؓ سے بیعت کر لو۔ میں علیؓ کے موجود ہوتے

ہوئے تم میں افضل نہیں ہوں۔ اور حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ
کی وفات کے بعد ان کی خلافت کو قائم رکھا اور اپنی خلافت
ان کی خلافت پر مبنی رکھی۔ یہ شیعوں کی روایت ہے)۔
اَلْمَيِّتُ اِذَا مَاتَ فِيْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا يَقِيْلُ اِلَّا
فِيْ قَبْرِهٖ۔ جب کوئی شخص صبح کو سویرے مر جاتا ہے تو
دوپہر کا قیلولا اپنی قبر میں کرتا ہے (بشرطیکہ دوپہر سے پہلے
دفن ہو جائے)۔
قَيِّمٌ۔ سنبھالنے والا، قائم رکھنے والا۔
اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا قَيُّوْمُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ يَا قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی تو ہی آسمانوں اور زمین کا تھامنے
والا اور کام چلانے والا تمام عالم کا مدبر اور منتظم ہے۔
اَتَانِيْ مَلَكٌ فَقَالَ اَنْتَ قَيِّمٌ۔ ایک فرشتہ میرے
پاس آیا کہنے لگا، تم تو سیدھے رستہ پر ہو یا لوگوں کو طریق
مستقیم پر چلانے والے ہو۔
وَخُلُقُكَ قَيِّمٌ۔ تمہارے اخلاق درست ہیں۔
حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَّاحِدٌ۔
(قیامت کے قریب عورتوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ ایک مرد
پچاس عورتوں کی خبر گیری کرے گا۔
مَا اَفْلَحَ قَوْمٌ قَيِّمُهُمْ اِمْرَاَةٌ۔ اس قوم کی کبھی
بھلائی نہ ہوگی، جس کی کام چلانے والی اور حکومت کرنے
والی ایک عورت ہو (کیونکہ عورتیں اکثر ناقص العقل اور
جاہل ہوتی ہیں اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ نصاریٰ کی
سلطنتوں میں کئی عورتیں ایسی بادشاہ ہوئی ہیں، جیسے کوئن
الزبتھ، کوئن وکٹوریا، ملکہ کیتھرائن وغیرہا، جن کے عہد میں
بے حد ملکی توسیع اور ترقی ہوئی ہے تو اس کا جواب یہ
ہے کہ نصاریٰ نے اپنی سلطنت کا کام چلانے کے لئے ایسے
قاعدے مقرر کئے ہیں کہ بادشاہ لائق نہ ہو جب بھی اس کا
کوئی بُرا اثر ملک پر نہیں پڑتا انھوں نے سارا اقتدار
مجلس شوریٰ، اس کو مجلس المبعوثان بھی کہتے ہیں (یعنی
عامہ، ہاؤس آف کامنس) یا مجلس الامرائے خاصہ، اس
کو مجلس الاعیان بھی کہتے ہیں (یعنی ہاؤس آف لارڈز)
کو دیا ہے۔ جس میں تمام ملک کے بوڑھے اور تجربہ کار، ذی
علم اور دور اندیش سیاسی لوگ شامل ہیں، ان کی رائے
سے سب کام ہوتا ہے)۔
قِيَامَةٌ۔ مصدر ہے قَامَ کا کیونکہ اس دن تمام لوگ اپنی
قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے۔
وَذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔ اور یہی سچا اور سیدھا (عقل
سلیم کے موافق) دین ہے۔
قَيْنٌ۔ سیدھا کرنا، درست کرنا۔
تَقْيِيْنٌ۔ آراستہ کرنا، زیب دینا۔
تَقَيُّنٌ۔ آراستہ ہونا۔
قَيْنَةٌ۔ گانے والی لونڈی۔
قَيْنٌ۔ ایک قبیلے کا بھی نام ہے۔
دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعِنْدَ عَائِشَةَ قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ فِيْ
اَيَّامِ مِنًى۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عائشہؓ کے پاس
گئے، وہاں دو لونڈیاں گا رہی تھیں منا کے دنوں میں (یعنی
۱۰-۱۱-۱۲ ذی الحجہ کو جو ایام عید ہیں۔ ابوبکرؓ نے ان کو جھڑکا
لیکن آں حضرتؐ نے فرمایا۔ ابوبکر جانے دو، ہر قوم کی ایک
عید ہوتی ہے (سال میں ایک دو دن خوشی کے ہوتے ہیں)
یہ ہماری عید ہے (معلوم ہوا کہ خوشی کی تقریبوں میں اور
عید کے دنوں میں بچیوں کے گانے بجانے میں کوئی قباحت
نہیں ہے اور بعضوں نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے مگر ان
کی دلیل ضعیف ہے)۔
قَيْنَةٌ۔ کہتے ہیں گانے والی لونڈی (ڈومنی) کو اور
اس عورت کو جو عورتوں کا سنگار کرتی ہے (یعنی مشاطہ
جس کو مغلانی کہتے ہیں)۔
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْقَيْنَاتِ۔ گانے والی لونڈیوں کی
خرید و فروخت سے منع فرمایا (یعنی ان کا بیوپار کرنے سے

لَوْ بَاتَ رَجُلٌ یُعْطِی الْبِیْضَ الْقِیَانَ وَبَاتَ آخَرُ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَذْکُرُ اللہَ لَرَاَیْتُ اَنَّ ذِکْرَ اللہِ اَفْضَلُ۔ اگر ایک شخص رات بھر گوری گانے والی لونڈیاں دیتا رہے (خیرات کرتا رہے) اور دوسرا شخص قرآن پڑھتا رہے اللہ کی یاد کرتا رہے تو اللہ کی یاد کرنے والے کا درجہ میں سمجھتا ہوں افضل ہوگا (کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مال اسباب کی حاجت نہیں ہے نہ کچھ پرواہ ہے اس کو بڑی خوشی اس سے ہوتی ہے کہ بندہ اس کی یاد کرے اس کی تعریف کرے)۔

کَانَ لَهَا دِرْعٌ مَا کَانَتْ اِمْرَءَةٌ تُقَیَّنُ بِالْمَدِیْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ تَسْتَعِیْرُهٗ۔ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس ایک کرتہ تھا، جب کوئی عورت مدینہ میں بناؤ سنگار کرنا چاہتی (اس کی شادی ہوتی یا اور کوئی تقریب تو وہ عاریتاً منگوا بھیجتی یعنی یہ کرتا حضرت عائشہ رضؓ سے منگوا کر پہنتی)۔

اَنَا قَیَّنْتُ عَائِشَةَ۔ میں نے حضرت عائشہ رضؓ کا بناؤ کیا تھا۔ ان کو آنحضرتؐ کے لئے آراستہ کیا تھا)۔

اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقُیُوْنِنَا۔ اذخر گھانس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے وہ ہمارے سناروں کے کام آتی ہے۔ (اس سے زیور صاف کرتے ہیں)۔

کُنْتُ قَیْنًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔

اُمُّ سَیْفٍ اِمْرَءَةُ قَیْنٍ۔ ام سیف جو ایک لوہار کی بیوی تھی (حضرت ابراہیم آپ کے صاحبزادے اسی کو دودھ پلانے کے لئے دیئے گئے تھے)۔

اَبُوْ سَیْفِ الْقَیْنُ۔ ابوسیف جو لوہار تھا۔

وَاِنَّ فِیْ جَسَدِهٖ اَمْثَالَ الْقُیُوْنِ۔ حضرت زبیر رضؓ کے جسم میں جا بجا گھڈے اور ڈھیٹے تھے (تلواروں اور برچھیوں کے زخموں کے نشان تھے۔ آپ بڑے بہادر جنگی سپاہی تھے)

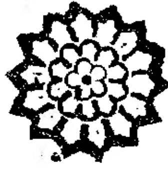
قَیْنُقَاعَ۔ ایک قبیلہ تھا یہودیوں کا۔ ایک بازار ان کی طرف منسوب تھا۔

قِیْعٌ۔ پٹپر چٹیل میدان، خالی زمین جس میں درخت وغیرہ نہ ہوں۔

مَنْ صَلّٰی بِاَرْضٍ قِیٍّ فَاَذَّنَ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلّٰی خَلْفَهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مَا لَا یُرٰی قُطْرَاهُ۔ (ایک روایت میں ہے مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ بِقِیٍّ مِنَ الْاَرْضِ یعنی جو مسلمان ایک پٹپر (چٹیل) اور صاف میدان میں نماز پڑھے اذان دیکر تو اس کے پیچھے اتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کا کنارہ دکھائی نہیں دیتا۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ!





مقدمہ ابن خلدون اردو

فلسفۂ تاریخ، تمدن و عوارضِ تمدن
پر جامع بحث اور بصیرت افروز
تاریخی نکات کا بیان

ناشر

میر محمد، کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی



میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو) ۶/-

فوائد جامعہ بر عجالۂ نافعہ (فارسی - اردو) تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد - ۵۰/-

فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۴/-

معجز نما متوسط قرآن مجید بڑا ترجمہ مع کامل تفسیر اردو (۵۳ خوبی والا درمیانہ سائز) عمدہ کاغذ۔

قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز) ۱۱۲/-

قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۲۴/-

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ کامل ۴ حصہ - اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پر) مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۱۸۶/-

کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد ریگزین سنہری ڈائی ۴۰/-

کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی ۴۰/-

کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۲۴/-

گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۲/-

لغات الحدیث (عربی۔ اردو)

مجلد پارچہ جلد اول (ا - ح) ۶۲/-

" " جلد دوم (خ - ز) ۶۲/-

" " جلد سوم (س - ض) ۶۲/-

مالابد منہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۶/-

مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۲/-

مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو) گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-

مصباح العوامل (شرح اردو شرح مأۃ عامل) مع شرح وترکیب بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ وحل مطالب وغیرہ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-

مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری) اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی ۱۱۲/-

معدن الحقائق (شرح اردو) کنزالدقائق اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔ ۱۲۰/-

مفتاح عربی (عربی صرف ونحو) از مولوی نعیم الرحمٰن ایم اے گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۸/-

مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ اعلیٰ کاغذ۔ ۸۸/-

منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔ ۱۸/-

موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔ اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی۔ ۱۴۰/-

میزان العلوم (شرح اردو) سُلّم العلوم۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۲۰/-

نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و مشقیں۔ اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی۔ ۴۲/-

نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل ۱۰/-

نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین (معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی ۱۲۰/-

تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

